وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو (الحشر)

تفہیم البخاری

شرح

صحیح البخاری

تالیف:

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی

فیصل آباد

تفہیم البخاری پبلیکیشنز

فیصل آباد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو

تفہیم البخاری

شرح

صحیح البخاری

تالیف:

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی

فیصل آباد

ناشر:

صاحبزادہ محمد حبیب الرحمن رضوی

P-41 سنت پورہ فیصل آباد

www.muhammadiah.net

marfat.com

Copyright ©
All Rights reservd
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act and should be a punishable.

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔ اور خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیگل ایڈوائزر رانا علی عباس خاں (ایڈووکیٹ) چیمبر نمبر 119 ضلع کچہری فیصل آباد

TAFHEEM-UL-BUKHARI PUBLICATIONS
P-41, Santpura Faisalabad. Mob:0300-9650272, Fax:+92-41-2643623

تفہیم البخاری پبلیکیشنز P-41 سنت پورہ فیصل آباد
Mob:0300-9650272, Fax:+92-41-2643623

Marfat.com

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ (الحشر)

تفہیم البخاری

شرح

صحیح البخاری

جلد نہم

تالیف:

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی

فیصل آباد

ناشر:
صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن رضوی
P-41 سنت پورہ فیصل آباد

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفہیم البخاری

جلد نہم

تعداد .... گیارہ سو (1100)

تالیف:

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ محدث کبیر

جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ اعظم آباد، فیصل آباد

حکیم محمود الحسن خاں اسلام پورہ، منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

علی پرنٹنگ پریس دربار ہسپتال روڈ لاہور

ہدیہ روپے

ناشر صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن رضوی P-41 سنت پورہ فیصل آباد

Mob:0300-9650272, Fax:+92-41-2643623

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجُزْءُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۷۴ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَلَا اَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوبیسواں پارہ

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم کا دم پڑھنا

Marfat.com

الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا

۶۲۷۵ـــ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَوِّذُ بَعْضَ اَهْلِهٖ یَمْسَحُ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِهٖ وَاَنْتَ

۶۲۷۴ـــ ترجمہ : عبدالعزیز بن صہیب نے کہا میں اور ثابت بن اسلم البنانی انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ثابت نے کہا اے ابا حمزہ میں بیمار ہوگیا ہوں۔ حضرت انس نے کہا کیا میں تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دم نہ کروں؟ ثابت نے کہا کیوں نہیں (ضرور دم کرو) انس نے کہا اے لوگوں کے پروردگار سختی کو دُور کرنے والے مجھے شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شافی نہیں ایسی شفاء دے جو بیماری نہ رہنے دے

۶۲۷۴ـــ شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں غیر مذکور نام سے اللہ تعالیٰ کو موسوم کر سکتے ہیں جبکہ اس میں وہم نقص نہ ہو اور قرآن کریم میں اس کا اصل موجود ہو چونکہ قرآن کریم میں "وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ" مذکور ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کو شافی نام سے یاد کر سکتے ہیں لیکن یہ اس تقدیر پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء توقیفیہ نہ ہوں تو مذکور شرط کے مطابق موسوم کر سکتے ہیں۔ حدیث کے مضمون سے واضح ہوتا ہے کہ حقیقۃً شافی اللہ ہی ہے اور اللہ کے غیر کو مجازاً شافی کہا جاتا ہے جبکہ مجاز قرآن میں کثیر ہے۔ اسی طرح حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہے لیکن مجازاً اس کے بندوں کو بھی مددگار کہہ سکتے ہیں؛ چنانچہ قرآن کریم میں ہے : "وَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ مِنْ قَبْلُ"، کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں منصۂ شہود میں تشریف لانے سے پہلے یہودی جنگوں میں آپ کے نام سے مدد چاہا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے اے اللہ نبی آخر الزمان کا واسطہ ہمیں فتح و نصرت عطا فرما۔

۶۲۷۵ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض بیبیوں کو دم کرتے اپنے دائیں دستِ اقدس سے تکلیف کی جگہ مسح کرتے اور فرماتے اے اللہ مخلوق کے پروردگار سختی دُور کرنے والے اس کو شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شافی نہیں ایسی شفاء دے جو بیماری نہ رہنے دے

Marfat.com

الشَّافِي لَاشِفَآءَ اِلَّاشِفَاؤُكَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَمًا وَقَالَ سُفْيٰنُ حَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ

۶۲۷۶۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ رَجَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِيْ يَقُوْلُ اِمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَآءُ لَاكَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ

۶۲۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيْقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا

سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث منصور سے بیان کی تو اُنہوں نے مجھے ابراہیم، مسروق کے ذریعہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح بیان کیا۔

۶۲۷۶ ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم پڑھتے فرماتے اے پروردگار عالم سختی دُور کر تیرے دستِ قدرت میں شفا ہے یہ سختی تُو ہی دُور کر سکتا ہے۔

۶۲۷۷ ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے لئے یہ دم پڑھتے تھے۔ اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہمارے تھوک سے ہمارے رب کی اجازت سے ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے۔

۶۲۷۷ ـــ شرح : حدیث شریف کے معنٰی یہ ہیں کہ جب اپنا متحرک انگوٹھے کے ساتھ

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

٦٢٧٨ــــ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرُّقْيَةِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا

والی انگلی پر لگائے پھر انگلی کو مٹی پر رکھے تو اس کے ساتھ مٹی چمٹ جائے گی۔ پھر بیمار جگہ پر مٹی سمیت انگلی رکھے اور مسح کی حالت میں مذکور دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ شفاء دے گا۔ اس حدیث کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ حدیث میں مذکور "تربت" سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی فطرت کی طرف اشارہ ہے گویا زبانِ حال سے تضرع کرتے ہیں کہ اے پروردگار عالم تو نے اصل اوّل کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس کو کمزور پانی سے پیدا کیا۔ لہٰذا یہ تیرے لئے آسان ہے کہ جس کی پیدائش ایسی ہو اس کو شفاء دے۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا "ارض" سے مراد مدینہ منورہ ہے کیونکہ اس کی مٹی متبرک ہے اور بَعْضِنَا سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ آپ کا تھوک مبارک افضل و اعلیٰ ہے! لیکن عموم پر محمول کرنا انسب ہے۔

٦٢٧٨ــــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے کسی کے تھوک سے اللہ کے اذن سے ہمارے بیمار کو شفاء دے گی۔

٦٢٧٨ ــــ شرح : قولہ تُرْبَةُ أَرْضِنَا، یہ مبتداء محذوف کی خبر ہے یعنی ہٰذِہٖ تُرْبَةُ أَرْضِنَا یہ ہماری زمین کی مٹی ہے۔ قاضی بیضاوی نے کہا طب کی تحقیق کے مطابق تھوک کو مزاج کی تبدیلی میں دخل ہے اور وطن کی مٹی کو حفظ مزاج اور دفع مضرات میں تاثیر ہے۔ اسی لئے مسافروں کی تدبیر میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ مسافر کو چاہیے۔ اگر وہ اپنے وطن کا پانی ساتھ رکھنے سے عاجز ہو تو وطن کی زمین کی مٹی اپنے ساتھ رکھے۔ حتیٰ کہ جب وہ مختلف پانیوں میں آئے تو تھوڑی سی مٹی مشکیزہ میں ڈال لے تاکہ اس کی مضرّت سے مامون رہے در اصل جھاڑ پھونک کے عجیب آثار ہیں ان کی حقیقت تک پہنچنے میں عقول قاصرہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم!

Marfat.com

بَابُ النَّفْثِ فِي الرُّقْيَةِ

۶۲۷۹ـــ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَإِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنَ الْجَبَلِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَمَا أُبَالِيهَا

باب جھاڑ پھونک کے وقت تھوکنا

۶۲۷۹ـــ ترجمہ : ابو قتادہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خواب اللہ کی طرف سے ہے اور حُلم شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر تم میں سے کوئی خواب میں کوئی شئ دیکھے جسے وہ مکروہ جانتا ہو تو جس وقت بیدار ہو تین بار تھوکے اور اس کی شر سے پناہ چاہے وہ اس کو ضرر نہ دے گا۔ ابوسلمہ نے کہا میں خواب دیکھتا ہوں جو میرے اُوپر پہاڑ سے گراں بار ہوتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث سُنی ہے اُن کی پرواہ نہیں کرتا ہوں

۶۲۷۹ـــ شرح : رؤیا اچھے خواب اور حلم مکروہ خواب ہیں۔ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے وہ اس طرح بندوں کو خوشخبری سناتا ہے تاکہ لوگوں کا اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن ہو اور اس کا مزید شکر کریں۔ اسی لئے حکم دیا کہ بُرے خواب دیکھنے کی صورت میں تھوکے اور اس کی شر سے پناہ چاہے۔ اس طرح شیطان دور ہوتا ہے۔ علامہ مازری نے کہا خواب کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سونے والے کے دل میں اعتقادات پیدا کر دیتا ہے۔ اگر یہ اعتقاد شر کی علامت ہو تو وہاں شیطان موجود ہوتا ہے اس لئے مجازاً اس کی نسبت شیطان کی طرف

Marfat.com

٦٢٨٠ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَبِالْمُعَوِّذَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا أَتَى إِلَى فِرَاشِهِ

٦٢٨١ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا بِحَيٍّ مِنْ

کی جاتی ہے، کیونکہ خلق حقیقۃً شیطان کا فعل نہیں جبکہ ہر شئ اللہ کی مخلوق ہے۔ بعض نے کہا پسندیدہ شئ اللہ کی طرف منسوب ہوتی ہے یہ نسبت تشریف کے لیے ہے بخلاف اس شئ کے جو ناپسندیدہ ہو اگرچہ دونوں محبوب اور مکروہ اللہ کی مخلوق ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار تھوکنے کا حکم دیا۔ اس میں شیطان کی تذلیل و تحقیر ہے۔ اس حدیث کی عنوان سے مناسبت صرف لفظ تعوذ میں ہے کیونکہ تعوذ رقیہ ہی ہے (کرمانی)

٦٢٨٠ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھ کر پھونکتے پھر اپنے چہرۂ انور اور جسم کے جس حصے تک آپ کے ہاتھ پہنچتے وہاں تک ہاتھ پھیرتے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب آپ بیمار ہوئے تو مجھے حکم فرماتے میں آپ سے اس طرح کرتی تھی۔ یونس نے کہا میں ابن شہاب کو دیکھتا تھا جب وہ اپنے بستر پر آتے تو اس طرح کرتے تھے

٦٢٨١ — ترجمہ: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ
ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ
هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ قَدْ نَزَلُوا بِكُمْ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ
شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ فَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ
وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَرَاقٍ وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ قَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا
أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتّٰى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِّنَ
الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَتّٰى لَكَأَنَّمَا
نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ
الَّذِيْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِيْ رَقٰى
لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰى نَأْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِيْ

کے صحابہ کرام سے چند آدمی ایک سفر میں روانہ ہوئے وہ سفر کرتے رہے حتی کہ عرب کے قبائل سے ایک قبیلہ کے پاس ٹھہرے اور ان سے ضیافت طلب کی انہوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ اچانک اس قبیلے کا سردار ڈسا گیا انہوں نے پوری کوشش کی لیکن کسی شئی نے اس کو نفع نہ دیا۔ ان میں سے کسی نے کہا اگر تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جو تمہارے پاس ٹھہرے ہیں شائد ان میں سے کسی کے پاس کوئی شئی ہو وہ ان کے پاس آئے اور کہا اے لوگو! ہمارا سردار ڈسا گیا (اس کو زہریلا جانور ڈس گیا ہے) ہم نے پوری کوشش کی ہے کسی شئی نے اس کو فائدہ نہیں پہنچایا کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی شئی ہے۔ بعض صحابہ نے کہا بخدا! ہاں میں دم کرنا جانتا ہوں لیکن ہم نے تم سے ضیافت طلب کی تم نے ہمیں کھانا نہیں دیا میں تمہارے لئے جھاڑ پھونک نہیں کروں گا حتی کہ تم ہمارے لئے اجرت مقرر کرو چنانچہ انہوں نے بکریوں کے ریوڑ پر ان سے مصالحت کر لی۔ صحابی روانہ ہوئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر جھاڑ پھونک

Marfat.com

كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ أَصَبْتُمْ اقْتَسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

بَابُ مَسْحِ الرَّاقِي الْوَجَعَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى

۶۲۸۱ — حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بَعْضَهُمْ

کرتے رہے حتی کہ وہ ایسا ہوگیا گویا کہ وہ رسیوں سے کھولا جارہا ہے پھر اس نے چلنا شروع کیا اس حال میں کہ اسے کچھ تکلیف نہ تھی انہوں نے صحابہ کو پوری اجرت دی جس پر انہوں نے مصالحت کی تھی ۔ بعض صحابہ کرام نے کہا بکریاں تقسیم کر لو تو اس شخص نے کہا جس نے دم کیا تھا تم بکریاں تقسیم نہ کرو حتی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور حضور ﷺ سے معاملہ ذکر کریں پھر دیکھیں حضور کیا فرماتے ہیں وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے پورا واقعہ ذکر کیا تو حضور نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے تم نے اچھا کیا ہے بکریاں تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھ لیں۔

۶۲۸۱ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ پہلی حدیث میں گزرا ہے کہ بکریوں کو اچھا نہ سمجھنے والے دم کرنے والے کے ساتھی تھے وہ تنہا نہ تھے اور یہ حدیث اس کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے پہلے مکروہ سمجھا تھا اور یہ آخری حال ہے ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اطمینانِ قلب کے لئے فرمایا کہ میرا بھی حصہ رکھ لو۔ اس میں یہ اشارہ تھا کہ یہ تمہارے لئے حلال ہے ۔ واللہ و رسولہ اعلم !

Marfat.com

يَمْسَحُهُ بِيَمِينِهِ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي
لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ

بَابُ الْمَرْأَةِ تَرْقِي الرَّجُلَ

٦٢٨٣ـــ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي
قُبِضَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفِثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ
وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ
يَنْفِثُ قَالَ يَنْفِثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ

باب دم کرنے والے کا دائیں ہاتھ سے "تکلیف کی جگہ پر دم کرنا"

٦٢٨٢ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں کو دائیں ہاتھ سے دم کرتے تھے اور یہ دم پڑھتے تھے اے لوگوں کے پروردگار خدا! سختی کو دور کر اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ صرف تیری ہی شفاء ہے ایسی شفاء جو بیماری کو نہ چھوڑے میں نے یہ منصور سے ذکر کیا تو انہوں نے مجھ سے ابراہیم اور مسروق کے ذریعہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح بیان کیا۔

٦٢٨٢ـــ شرح : یعنی سفیان ثوری نے کہا میں نے منصور بن معتمر سے حدیث ذکر کی تو انہوں نے

بَابُ مَنْ لَمْ يَرْقِ

۶۲۸۴ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ وَرَاَيْتُ سَوَادً

مجھ سے ابراہیم نخعی کے ذریعہ مسروق سے اُس حدیث کی طرح بیان کیا جو مسروق سے حدیث مذکور ہے

باب عورت مرد کو دم کرے

۶۲۸۳ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی اپنی ذاتِ کریمہ پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔ جب زیادہ بیمار ہوگئے تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپ پر دم کرتی تھی ۔ اور حضور کے دستِ اقدس کی برکت کے باعث اس کو حضور کے بدن شریف پر پھیرتی تھی ۔ میں نے ابن شہاب سے پوچھا کیسے دم کرتے تھے تو اُنھوں نے کہا پہلے اپنے ہاتھوں پر دم کرتے پھر اپنے چہرۂ جہاں آرا پر پھیرتے تھے ۔

باب جو دم نہ کرے

۶۲۸۴ ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ساری اُمتیں میرے سامنے پیش کی گئیں ایک نبی گزرتے حالانکہ اُن کے ساتھ ایک ہی آدمی ہوتا اور نبی گزرتے تو ان کے ساتھ دو آدمی ہوتے کسی نبی کے ساتھ چھوٹی سی جماعت ہوتی کسی کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا پھر میں نے بہت بڑی

www.muhammadiari.net

Marfat.com

كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى فِي
قَوْمِهِ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي
انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ
أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ
فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَ
رَسُولِهِ وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَ
عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

جماعت دیکھی جس نے افق روک رکھا تھا میرے خیال میں یہ میری اُمت ہوگی مجھے کہا گیا یہ موسیٰ اور ان کی امت ہے پھر مجھے کہا گیا آپ نگاہ اُٹھائیں تو میں نے بے شمار لوگ دیکھے جن سے تمام افق بھرے پڑے تھے پھر مجھے کہا گیا اِدھر اُدھر دیکھیں تو میں نے بہت لوگ دیکھے جنہوں نے افق روک رکھا تھا۔ مجھے کہا گیا یہ لوگ آپ کی امت ہیں اور ان کے ساتھ ستر ہزار ہیں جو جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔ پھر لوگ چلے گئے اور اُن سے حضور نے بیان نہ کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے آپس میں گفتگو کی۔ اُنھوں نے کہا ہم تو شرک میں پیدا ہوئے ہیں لیکن ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں؛ البتہ وہ ہماری اولاد ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو بدفال نہیں کرتے اور نہ جاہلیت کے جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ ہی داغتے ہیں اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اُن لوگوں میں سے ہوں؟ فرمایا ہاں! پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوگیا اور کہا کیا میں بھی اُن میں سے ہوں فرمایا تم پر عکاشہ سبقت لے گئے۔

(حدیث ۵۷۰۵، ۶۵۴۱ : بخاری شریف)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الطِّيَرَةِ

۶۲۸۵ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَالشُّؤْمُ فِىْ ثَلٰثٍ فِى الْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ

باب بدفال پکڑنا

۶۲۸۵ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدویٰ اور طیرہ کوئی شئی نہیں ۔ اور نحوست تین میں ہے عورت، مکان اور جانور میں ۔

۶۲۸۵ — شرح : عورت میں نحوست یہ ہے کہ اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں اور وہ امور خانہ داری میں موافقت نہ کرے ۔ مکان کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور اس کے ہمسائے اچھے نہ ہوں اور چارپایہ میں نحوست یہ ہے کہ وہ سست رفتار ہو ۔ طیرہ ،، بکسر التاء ہے ۔ جاہلیت میں لوگ ہرن یا پرندے کو بھگاتے یا اُڑاتے اگر وہ دائیں طرف بھاگ یا اُڑ جاتا تو وہ کام کرتے اور وہ بائیں جانب لیتے تو اس کو نحوست سمجھتے اور کام نہ کرتے ۔ شریعت مطہرہ نے اس کو باطل کیا کہ اس کو نفع و نقصان میں کچھ تاثیر نہیں ۔ ان تینوں میں نحوست کے معنی یہ ہیں کہ اگر کسی شئی سے اس کی شر کا خوف ہو اور اس سے بدفالی لی جائے تو یہ تین ہیں ۔ جاہلیت میں عدوی اور طیرہ سے جو گمان کرتے تھے اس طریقہ پر نہیں ۔ حدیث میں مذکور الفاظ ،، والشوم فی ثلاث ،، بظاہر ،، لَا طِيَرَةَ کے معارض ہیں ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ لَا طِيَرَةَ عام مخصوص البعض ہے یعنی طیرہ ممنوع ہے لیکن جس مکان میں رہائش اچھی نہ ہو یا عورت بدخلق ، بدزبان ہو یا گھوڑا سست رفتار ہو میں نحوست ہے گویا کہ یہ تین امور طیرہ سے مستثنیٰ ہیں ۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۲۸۶۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

بَابُ الْفَالِ

۶۲۸۷۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا طِیَرَةَ وَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ قَالَ وَمَا الْفَالُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

۶۲۸۷۔۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ

۶۲۸۶۔۔ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طیرہ کوئی شئی نہیں اس میں بہتر فال ہے۔ صحابہ کرام نے کہا فال کیا شئی ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ سننا جو کوئی تم میں سے سنے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ لَا هَامَةَ

۶۲۸۸ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَ لَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ

باب الفأل

۶۲۸۷ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ طیرہ کوئی شئ نہیں۔ اس میں بہتر فال ہے صحابہ کرام نے عرض کیا فال کیا شئ ہے فرمایا اچھا کرنا، سنا جو کوئی تم میں سے سُنے (حدیث ۶۲۸۵ کی شرح دیکھیں)

۶۲۸۷ـــ ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدوی اور طیرہ کچھ نہیں مجھے اچھی فال پسند ہے جو اچھا کلمہ ہے۔

۶۲۸۷ـــ شرح : عدوی کے معنی ہیں کسی سے مرض لگ جانا اور طیرہ کے معنی بدفالی کے ہیں جس کا جاہلیت میں رواج تھا۔ قولہ الکلمۃ الحسنۃ، یہ فال صالح کا بیان ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اچھا نام اور اچھی فال پسند فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نظر میں اس کی محبت کر دی ہے جیسے اچھی چیز دیکھ کر خوشی ہوتی ہے اور صاف پانی دیکھ کر سرور آتا ہے اگرچہ اسے نہ پیئے اور نہ استعمال کرے۔

باب ہامہ کوئی شئ نہیں

۶۲۸۸ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی سے مرض لگ جانا شگون (بدفالی) لینا، ہامہ اور صفر کوئی شئ نہیں (حدیث ۵۲۲۳ ج ۹ کی شرح دیکھیں)

marfat.com

Marfat.com

بَابُ الْكَهَانَةِ

٦٢٨٩ — حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ

بابُ کہانت

کہانت کے معنی ہیں علم غیب کا دعویٰ کرنا جیسے مستقبل میں زمین میں وقوع پذیر اشیاء کی نجوم یا عرافہ کے ذریعہ خبر دینا۔ عرافہ کے معنیٰ ہیں امور کے اسباب کے ساتھ ان پر استدلال کرنا عراف اور منجم پر کاہن کا اطلاق ہوتا ہے۔ عرب لوگ ہر اُس شخص کو کاہن کہتے تھے جو شئی کے وقوع سے پہلے اس کی خبر دے۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کاہن وہ لوگ ہیں جن کے ذہن بہت تیز، نفوس سخت اور طباع ناریہ ہیں شیطان اُن سے باہم مناسبت کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔ جاہلیت میں کہانت بہت تھی بکیونکہ ان میں نبوت کا سلسلہ منقطع تھا جب اسلام آیا تو اس کا خاتمہ ہوگیا۔

٦٢٨٩ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

نے قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں فیصلہ کیا جنہوں نے آپس میں جھگڑا کیا تھا اُن میں سے ایک نے دُوسری کو پتھر مارا جو اس کے پیٹ پر لگا، حالانکہ وہ حاملہ تھی اُس نے اس کے بچّہ کو قتل کر دیا جو اس کے پیٹ میں تھا لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا لے گئے تو حضور نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے پیٹ کے بچہ کی دیت غُرّہ یعنی غلام یا لونڈی ہے۔ عورت جس پر غُرّہ فیصلہ کیا گیا تھا کے ولی نے کہا یا رسُول اللہ! میں اس کا تاوان کیسے دوں جس نے پیا نہ کھایا نہ بولا۔ اور نہ چلّایا اِس کی مانند تو ہدر (لغو) ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قاتل تو کاہنوں کا بھائی ہے۔

۶۲۸۹ — شرح: غُرّہ دراصل گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی ہے۔ یہاں جزو کا کل پر اطلاق کیا اور سارا بدن سفید مراد ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ولی حمل بن مالک بن نابغہ کو کاہنوں کے بھائیوں سے تشبیہ دی کیونکہ سجع کے باعث اخوت مشابہت کو چاہتی ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام شریف میں بھی سجع واقع ہے، چنانچہ حضور نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ السَّحَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ نیز فرمایا: صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ، جیسا کہ غزوۂ خندق میں مذکور ہے۔

اس کا جواب یہ ہے دونوں سجعوں میں فرق ہے اس شخص نے شرعی حکم کا معارضہ کیا تھا اور اس کو باطل کرنا چاہا تھا نیز اُس نے یہ عبارت تکلف سے کہی تھی اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام شریف میں تکلف نہ تھا۔ اس حدیث میں کاہنوں کی مذمت ہے اور ان لوگوں کی بھی مذمت ہے جو الفاظ میں اُن سے مشابہت کرتے ہیں جبکہ وہ باطل امور میں یہ استعمال کرتے ہیں، کیونکہ اس شخص نے سجع سے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب کردہ حکم کی مدافعت کا ارادہ کیا تھا۔ اس لئے وہ مذمت کا مستحق ہُوا تھا۔ بایں ہمہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عقوبت نہ کی کیونکہ آپ جاہلوں سے درگزر کرتے تھے۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سجع کے باعث اس کا ردّ نہیں کیا تھا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عیب لگایا کہ اُس نے حضور کے حکم کو ردّ کیا تھا اور اپنے کلام کو سجع کے ساتھ مزیّن کیا جبکہ یہ طریقہ کاہنوں کا ہے کہ وہ اپنے باطل کلام کو سجع سے مزیّن کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو اس وہم میں مبتلا کرتے ہیں کہ اس میں نفع ہے۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

٦٢٩٠ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ ح وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ

٦٢٩١ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

٦٢٩٠ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا تو اس کے پیٹ کا بچہ مرگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں غرّہ یعنی غلام یا باندی کا فیصلہ کیا۔ ابن شہاب نے سعید بن مسیّب کے ذریعہ روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ جو اپنی ماں کے پیٹ میں قتل ہوگیا کے بدلہ غرّہ یعنی غلام اور باندی فیصلہ کیا تو جس پر فیصلہ کیا گیا اُس نے کہا ہم اس کا تاوان کیسے ادا کریں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا اور نہ چلایا۔ اس کی مانند تو باطل ہوتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص تو کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے۔

Marfat.com

۶۲۹۲ــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَا اَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهِ فَيَخْلِطُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُرْسَلٌ اَلْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ ثُمَّ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ اَسْنَدَهُ بَعْدُ

۶۲۹۱ــ ترجمہ : ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے ثمن اور فاحشہ عورت کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔

۶۲۹۲ــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ چند لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق دریافت کیا تو حضور نے فرمایا یہ کوئی شئی نہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ہمیں کبھی ایسی باتوں کی خبر دیتے ہیں جو حق ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حق کلمہ وہ جنوں سے سنتے ہیں اور اپنے دوست (کاہن) کے کان میں ڈال دیتے ہیں اور اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتے ہیں۔ علی بن عبداللہ نے کہا عبدالرزاق نے کہا : الکلمۃ من الحق ،، اس حدیث میں مرسل ہے۔ پھر مجھے پہنچا کہ اس کے بعد اس کو مسند ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۲ــ شرح : یعنی جب جنی اپنے ساتھی کاہن کے کان میں کلمہ ڈالتا ہے تو اس کو شیطان سن لیتے ہیں اور اس کو نقل کرتے ہیں جیسے مرغی آواز نکالتی ہے تو مرغ اس کی آواز سن کر اس کو اپنی آواز میں جواب دیتا ہے۔ حدیث شریف میں لفظ "مائۃ" کہ سو جھوٹ ملاتے ہیں۔ تعیین کے لئے نہیں مبالغہ کے لئے ہے۔ قولہ قال علی آہ " یعنی علی بن مدینی نے کہا کہ عبدالرزاق یہ کلمہ مرسل ذکر کرتے تھے پھر اس کے بعد ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذکر کر کے موصول ذکر کیا

Marfat.com

بَابُ السِّحْرِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ
خَلَاقٍ وقوله وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى وَقَوْلِهٖ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ
وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ وَقَوْلِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى وَقَوْلِهٖ
وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِى الْعُقَدِ وَالنَّفَّاثَاتُ السَّوَاحِرُ تُسْحَرُوْنَ
تُعَمَّوْنَ ۶۲۹۳ـ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا

باب سحر

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: لیکن شیطانوں نے کفر کیا وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر نازل ہوا۔ من خلاق تک اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جادوگر جہاں بھی آئے کامیاب نہیں۔ کیا تم جادو کرتے ہو؛ حالانکہ تم دیکھتے ہو۔ ان کے جادو سے یہ خیال ہوتا تھا کہ وہ حرکت کرتے ہیں اور عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ نفاثات جادوگر عورتیں تسحرون بمعنیٰ تعمون ہے۔

جادو

ثابت ہے اسی لئے امام نے قرآنی آیات اور صحیح حدیث سے اس پر استدلال کیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کے وجود میں شک نہیں اس میں تاثیر بھی ہے۔ یہ امر محال نہیں کہ اللہ تعالیٰ کلام مغلق کے

Marfat.com

عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِيْ لٰكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ كَانَ

نطق سے یا ترکیب اجسام وغیرہ سے خرق عادت کر دے جس کو ہر ایک انسان معلوم نہ کر سکے۔ جادو وہ شئی ہے جو عادت کے خلاف شریر نفس سے صادر ہوتا ہے اس کا معارضہ مشکل نہیں۔ سحر بھی بیماری کی قسم ہے جو مسحور کو بیمار کرتا ہے اس لئے سحر کو طب کے باب میں ذکر کیا ہے اس لئے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے سحر سے شفا دی ہے۔ کہانت اور سحر کو ایک ساتھ اس لئے ذکر کیا کہ دونوں کا مآل شیطان ہیں۔

۶۲۹۳ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بنی زریق کے کسی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا۔ اس شخص کو لبید بن اعصم کہا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال ہوتا کہ آپ کوئی کام کرتے ہیں، حالانکہ آپ نے وہ نہ کیا ہوتا تھا۔ حتی کہ ایک دن یا ایک رات جبکہ حضور میرے پاس تھے۔ آپ نے بار بار دعاء کی پھر فرمایا اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے؟ جو کچھ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے جواب دیا ہے اور وہ مجھے بتا دیا ہے۔ میرے پاس دو آدمی آئے اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس

www.muhammadilm.net

Marfat.com

مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ أَوْ كَانَ رُؤُسَ نَخْلِهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِيْنِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا اسْتَخْرَجْتَهُ قَالَ قَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ فَكَرِهْتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيْهِ شَرًّا فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ تَابَعَهُ أَبُوْ أُسَامَةَ وَأَبُوْ ضَمْرَةَ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ اللَّيْثُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُشَاطَةُ مَا يَخْرُجُ مِنَ الشَّعْرِ إِذَا مُشِطَ وَالْمُشَاقَةُ مِنْ مُشَاقَةِ الْكَتَّانِ

اور دُوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گئے۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اس مرد کو کیا بیماری ہے؟ دُوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے۔ اُس نے کہا کس نے جادو کیا ہے کہا لبید بن عاصم نے کیا ہے۔ کہا کس شئ میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں پر جادو کیا ہے اور کھجور کی کلی کے اُوپر والے چھلکے میں۔ اُس نے کہا وہ کہاں ہے۔ دوسرے نے کہا ذروان کے کنوئیں میں جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم چند صحابہ کرام کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے۔ پھر واپس آئے تو فرمایا اے عائشہ! گویا کہ اس کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سُرخ ہے اور گویا کہ اس کی کھجوروں کے سر شیطانوں کے سر ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسُول اللہ! کیا آپ نے اس کو نکالا نہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت دی ہے میں یہ مکروہ جانتا ہوں کہ لوگوں پر اس کی شر پھیلاؤں پھر آپ نے کنگھی کو دفن کرنے کا حکم دیا تو ان کو دفن کیا گیا۔ ابواُسامہ، ابوضمرہ اور ابن ابی زناد نے ہشام سے روایت کرنے میں عیسیٰ بن یونس کی متابعت کی۔ لیث اور سفیان بن عیینہ نے ہشام سے روایت میں مشط اور مشاقہ ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۳ — شرح : بعض مبتدعہ نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اُنہوں نے کہا نبی پر جادو کا اثر ہو جانا نبوّت کے منصب کے خلاف ہے اور اس طرح امورِ دین میں جو ان پر وحی نازل ہوتی ہے مشکوک ہو جائے گی جبکہ یہ احتمال ہے کہ یہ جادو کا اثر ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جادو کی حقیقت موجود ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السّلام بشر ہیں ان پر بشروں کے امراض و اعراض جاری ہو سکتے ہیں اور وہ امور دینیہ میں جادو کے اثر سے محفوظ ہوتے ہیں۔

(اس کی مکمل تفصیل حدیث ۳۰۵۵ ج : ۵ کی شرح میں دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الشِّرْكُ وَالسِّحْرُ مِنَ الْمُوبِقَاتِ

٦٢٩٤ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرَ

بَابُ هَلْ يَسْتَخْرِجُ السِّحْرَ

وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ أَوْ يُؤَخَّذُ عَنِ امْرَأَتِهِ أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنَشَّرُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ

باب شرک اور جادو مہلک ہیں

٦٢٩٤ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کرنے والی اشیاء سے بچو وہ اللہ کا شریک بنانا اور جادو ہیں۔

(حدیث ٢٥٧٨ ج : ٤ کی شرح دیکھیں)

٦٢٩٤ — شرح : صحیح بخاری میں ہے سات مہلک امور سے اجتناب کرو وہ اللہ کا شریک بنانا، بلا وجہ کسی کو قتل کرنا، یتیموں کا مال کھانا، جنگ میں سے بھاگ نکلنا، جادو کرنا، سود کھانا اور پاک دامن عورتوں کو متہم کرنا ہیں۔ یہاں اس حدیث کو مختصر ذکر کیا ہے اس لئے صرف دو کو ذکر کیا جیسے قرآن کریم میں ہے فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا، صرف دو پر اقتصار کیا ہے۔

باب کیا جادو نکالا جائے ؟

اور قتادہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے کہا ایک آدمی پر جادو کردیا گیا ہے

Marfat.com

۶۲۹۵ ــ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰى كَانَ يَرٰى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيٰنُ وَهٰذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا قَالَ فَانْتَبَهَ مِنْ نَوْمِهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي

یا وہ اپنی بیوی کے پاس جانے سے روک دیا گیا ہے تو کیا اس سے جادو نکال باہر کیا جائے۔ انہوں نے کہا اس میں کچھ حرج نہیں وہ اس توڑ سے صرف اصلاح چاہتے ہیں بہر حال جو چیز نفع دے اس سے منع نہیں کیا گیا۔

شرح : اس سے یہ اشارہ ہے کہ جادو کا توڑ کرنا جائز ہے۔ طِبّ بکسر الطاء یعنی جادو ہے اور یُنشر تنشیر سے ہے۔ نُشر بضم النون وسکون الشین ہے یہ تعویذ اور رقیہ کی مانند ہے جس سے مجنون کا علاج کیا جاتا ہے۔ ابن بطال نے کہا جادوگر سے مسحور کا علاج کرایا جائے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا مطلقاً جادوگر کے پاس جانا جائز نہیں۔ ابن مسیب وغیرہ نے کہا جادوگر کے پاس اس وقت جانا جائز نہیں جب اس سے کسی کو ضرر پہنچانے کے لئے پوچھا جائے۔ اگر جادو کے علاج کے لئے جادوگر کے پاس جائے تو اس میں نفع ہے یہ جائز ہے۔ کتب ابن منبہ میں جادو کا علاج ذکر کیا ہے۔ وہ یہ کہ سبز بیری کے سات پتے لے کر انہیں دو پتھروں کے درمیان رکھ کر باریک کیا جائے پھر انہیں پانی میں ڈال کر اس پر آیت الکرسی قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سورتیں پڑھی جائیں پھر وہ اس پانی سے تین گھونٹ پئے اور اس سے غسل کرے ان شاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا۔ اگر مرد بیوی کے پاس نہ جا سکے تو وہ یہ طریقہ استعمال اس کے لئے بہت مفید ہے۔

۶۲۹۵ ــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ کا یہ خیال ہوتا کہ آپ بیویوں کے پاس گئے ہیں؛

Marfat.com

رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَاسِي لِلْاٰخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيمَ قَالَ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ قَالَ فَاَيْنَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذِي اَرْوَانَ قَالَ فَاَتَى الْبِئْرَ حَتّٰى اسْتَخْرَجَهٗ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي اُرِيتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَالَتْ فَقُلْتُ اَفَلَا تَنَشَّرْتَ فَقَالَ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِي وَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيرَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ شَرًّا

حالانکہ ان کے پاس نہ گئے ہوتے تھے (یہ جادو کا اثر تھا) سفیان نے کہا جب ایسا ہو تو یہ سخت جادو ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جو اللہ سے پوچھا تھا اُس نے مجھے جواب دیا ہے (اس کی تفصیل یہ ہے) میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کے پاس دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ میرے سر کے پاس بیٹھنے والے نے دوسرے سے کہا اس آدمی کا کیا حال ہے اُس نے کہا کہ انہیں جادو کیا گیا ہے اُس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے کیا ہے جو یہودیوں کے حلیف قبیلہ بنی زُریق میں سے منافق شخص ہے۔ اُس نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے؟ اُس نے کہا کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں پر جادو کیا ہے۔ اُس نے کہا وہ کہاں ہے۔ دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوئیں میں کھجور کی کلی کے اُوپر والے چھلکے میں پتھر کے نیچے ہے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور جادو نکالا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کنواں جو مجھے دکھایا گیا۔ گویا کہ کچھ مہندی کے نچوڑ جیسا سُرخ ہے اور گویا کہ اس کی کھجوریں شیطانوں کے سر ہیں۔ راوی نے کہا پس جادو نکالا گیا۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ نے اس کو ظاہر نہیں کیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا! اللہ نے مجھے شفاء دی ہے اور میں اچھا نہیں سمجھتا ہوں کہ لوگوں میں سے کسی پر اس کی شر پھیلاؤں۔

۶۲۹۵ — شرح: راعوفہ وہ بھارا پتھر ہے جس کو کنوئیں کے سر پر رکھا جاتا ہے اس کو

Marfat.com

بَابُ السِّحْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ

اُٹھانا بہت مشکل ہوتا ہے اس پر کھڑے ہو کر کنوئیں سے پانی باہر نکالتے ہیں۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جب کنواں کھودا جائے تو اس کے نیچے پتھر رکھا جاتا ہے۔ الوعبید نے کہا کنوئیں کو جب کھودتے ہیں تو اس کے نیچے پتھر رکھا جاتا ہے۔ جس پر بیٹھ کر کنواں صاف کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کنواں کھودتے وقت بعض اوقات سخت پتھر آجاتا ہے جس کے باعث وہاں سے کھودنا مشکل ہو جاتا ہے تو اس کو اسی حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔ قولہ جُفِّ طَلْعِ نَخْلَةٍ ،، جف کا مضاف الیہ طلع ہے جو نخلہ کا مضاف ہے۔ جُفّ کھجور کا پردہ ہے جف کا اطلاق مذکر و مؤنث پر ہوتا ہے اس لئے اس کی صفت مذکر ذکر کی ہے

بَابُ السِّحْرِ

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کیا گیا یہاں تک کہ آپ کا یہ خیال ہوتا تھا کہ کوئی شئی کی ہے، حالانکہ وہ کی نہ ہوتی تھی۔ ایک روز آپ میرے پاس تھے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جواب دیا ہے جس کے متعلق میں نے پوچھا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہے؟ فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے اپنے ساتھی

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَشَفَانِي وَخَشِيتُ أَنْ أُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا وَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ

بَابٌ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

۶۲۹۶ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

سے کہا اس مرد کو بیماری کیا ہے۔ اُس نے کہا جادو کیا گیا ہے۔ کہا کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے کیا ہے جو قبیلہ بنی زریق سے تعلق رکھتا ہے۔ پہلے نے کہا کس شئی میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور اس سے جھڑنے والے بالوں میں اور مذکر کھجور کے غشا میں جادو کیا ہے۔ پہلے نے کہا وہ کہاں ہے؟ دوسرے نے کہا وہ ذی اروان کے کنوئیں میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کرام کے ساتھ کنوئیں کے پاس تشریف لے گئے اس کو دیکھا جبکہ اس پر کھجوریں تھیں پھر واپس ام المومنین کے پاس آئے اور فرمایا بخدا! اس کنوئیں کا پانی مہندی کے نچوڑ جیسا سرخ ہے۔ گویا کہ اس کی کھجوریں شیطانوں کے سر ہیں! میں نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے اسے نکالا ہے۔ فرمایا نہیں۔ بہرکیف مجھے اللہ نے شفا دی ہے اور مجھے ڈر تھا کہ میں اس سے لوگوں میں شر پھیلاؤں گا اور اس کو دفن کر دینے کا حکم دیا۔

Marfat.com

باب بعض بیان جادو ہوتے ہیں

۶۲۹۶ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمی مشرق سے آئے اُنھوں نے تقریر کی اور اپنے بیان سے لوگوں کو تعجب میں ڈال دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان جادو ہوتے ہیں

۶۲۹۶ — شرح : اس حدیث کی تفسیر میں اہلِ علم کی مختلف آراء ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ کے تلامذہ نے کہا کہ اس حدیث میں بیان کی مذمت ہے مدح نہیں ؛ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کو سحر سے تشبیہ دی ہے اور سحر مذموم ہے۔ اسی لئے امام مالک رضی اللہ عنہ نے اس کو مکروہ کلام کے باب میں ذکر کیا ہے کیونکہ بیان باطل کی تصویر کو حق کی تصویر میں ظاہر کرتا ہے جبکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے زیادہ مبغوض وہ لوگ ہیں جو منہ پھاڑ کر بہت باتیں کرتے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آدمی حق پر ہوتا ہے اور اپنے بیان سے لوگوں کو مسحور کرتا ہے تو حق جاتا رہتا ہے۔ بعض اہلِ علم نے کہا حدیث میں بیان کی مدح ہے کیونکہ لوگوں نے ان دو آدمیوں کے بیان پر تعجب کیا تھا اور تعجب اس کلام سے ہوتا ہے جس کی سماعت خوش کن ہو اور بیان کو سحر سے تشبیہ دیتے ہیں اس کی مدح ہے کیونکہ سحر کے معنی لوگوں کو مائل کرنا ہیں اور جو نہیں مائل کرے وہ مسحور کر لیتا ہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلاغت کی فضیلت میں ممتاز تھے ؛ کیونکہ آپ کائنات کے تمام بلغاء اور فصحاء سے بلیغ ترین درجات پر متمکن تھے اور اقصیٰ مدارج بلاغت پر فائز تھے باایں ہمہ حضور نے ان کے کلام پر تعجب کیا اور اس کو اچھا جانا اس لئے اس کو سحر سے تشبیہ دی۔ احسن بات یہ ہے کہ حدیث میں ہر بیان کی مدح بھی نہیں اور مذمت بھی نہیں اور ان من البیان سحرا ،، میں لفظ "من" ، تبعیض کے لئے ہے یعنی بعض سحر ہیں۔

علامہ عینی نے کہا بعض مبتدعہ نے اس حدیث کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ اگر نبیوں میں جادو کی تاثیر ظاہر ہونا ممکن ہو تو امورِ دین میں جو وحی نازل ہوتی ہے وہ مشکوک ہو کر رہ جائے گی جبکہ یہ احتمال ہوگا کہ یہ جادو کا اثر ہوگا ؛ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ جادو کی حقیقت موجود ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام بشر ہیں ان پر بشروں کے امراض اور اعراض جاری ہو سکتے ہیں البتہ ان کی بعض خصوصیات ہیں جن میں وہ محفوظ معصوم ہوتے ہیں اور وہ امورِ دینیہ ہیں اور جادو ان کے ابدان میں قتل اور زہر کی تاثیر سے زیادہ اثر نہیں کر سکتا حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو قتل کیا گیا اور خیبر میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ السلام کو زہر کھلایا گیا۔ اس سے ان کی فضیلت میں کمی نہیں آتی یہ محض اللہ کی طرف سے ابتلاء امتحان

www.muhammadilibrary.net

بَابُ الدَّوَاءِ بِالْعَجْوَةِ لِلسِّحْرِ

۶۲۹۷ـ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ اَخْبَرَنَا هَاشِمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ يَعْنِيْ حَدِيْثَ عَلِيٍّ

ہوتا ہے۔ جادو ایک بیماری ہے اس لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے شفا دیدی ہے اور بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الطب میں ذکر کیا ہے نبی بیمار ہو جائے تو ان کے کمال میں نقص واقع نہیں ہوتا۔ دوران تحریر میں ایک کتابچہ دیکھنے کا موقعہ ملا جس نے بڑی شدت سے نبیوں پر جادو کے اثر کو غلط کہا ہے ہم ایسے لوگوں سے بذل نظر کرتے ہیں اور ان کے رد میں شغل کو اضاعت وقت خیال کرتے ہیں۔ (ہم نے تفہیم البخاری کی حدیث ع ۲۰۵۵ ج : ۵ میں اس مسئلہ کو خوب واضح کیا ہے۔ مزید تحقیق کے لئے اسے دیکھیں)

باب عجوہ کھجور کے ساتھ جادو کا علاج

۶۲۹۷ـ ترجمہ : عامر بن سعد نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر روز صبح کو عجوہ کھجور کھائے اس کو رات تک زہر اور جادو ضرر نہیں دے گا۔ ان کے غیر نے کہا۔ سات کھجوریں ہر روز صبح کو کھائے۔

۶۲۹۷ـ شرح : حدیث میں کھجوروں کی تعداد مذکور نہیں اس حدیث کے علاوہ دیگر روایات میں تعداد مذکور ہے۔ حدیث میں صبح کے وقت کی قید ہے اگر شام کو کھائے تو یہ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ مدینہ منورہ سے نجد کی جانب بستیوں کو عوالی کہا جاتا ہے وہاں کی کھجوریں بہت عمدہ ہوتی ہیں انہیں عجوہ کہتے ہیں۔ عجوہ کھجوروں میں یہ خصوصیت اس لئے ہے کہ سید عالم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۲۹۸ـــ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

بَابٌ لَا هَامَةَ

۶۲۹۹ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لگایا تھا۔
نسائی میں حضرت جابر سے مرفوع حدیث مذکور ہے کہ عجوہ جنت کی کھجور ہے اس کے کھانے سے زہر سے شفاء ہوتی ہے۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا عجوہ زہر اور سحر سے اس لئے شفا دیتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی کھجوروں کے لئے دعاء فرمائی ہے۔ یہ صرف حضور کی دُعا کی برکت سے ہے کھجور کی کوئی خصوصیت نہیں۔ اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مدینہ منورہ کی کھجوروں سے زہر اور سحر سے نفع حاصل ہوتا ہے۔ یہ نفع سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شریف کے بعد بھی مستمر ہے؛ کیونکہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور کے بعد بھی اس کھجور کی یہ وصف بیان فرمائی تھی۔ سات کھجور کی تعداد توقیفی ہے اور اللہ تعالیٰ نے سات کے عدد میں اثر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمینیں سات اور آسمان بھی سات بنائے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا آپ پر سات مشکیزوں سے پانی ڈالا جائے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات تک کوئی زہر یا سحر ضرر نہ دے گا اس سے ظاہر ہے کہ مرات داخل ہونے کے بعد مذکور فائدہ نہ ہوگا۔

۶۲۹۸ـــ ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو کوئی صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے اس دن کوئی زہر اور سحر اس کو ضرر نہ دے گا۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ لَكَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ وَأَنْكَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ قُلْنَا أَلَمْ تُحَدِّثْ أَنَّهُ لَا عَدْوَى فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتُهُ نَسِيَ حَدِيثًا غَيْرَهُ

باب ہامہ کوئی شئ نہیں

۶۲۹۹ ——ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدویٰ صفر اور ہامہ کوئی شئ نہیں۔ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹوں کا کیسا حال ہے وہ ریت میں ہوتے ہیں گویا کہ وہ ہرن ہیں اُن سے خارشی اُونٹ آکر ملتا ہے اور سب کو خارشی بنا دیتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کو کس نے خارشی بنایا؟ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کے بعد ابوہریرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جائے اور ابوہریرہ نے پہلی حدیث کا انکار کیا ہم نے کہا کہ آپ نے یہ نہیں بیان کیا تھا ایک سے دوسرے کو بیماری نہیں لگتی۔ ابوہریرہ نے حبشی زبان میں بات کی ابوسلمہ نے کہا میں نے ابوہریرہ کو اس کے سوا کوئی حدیث بھولتے نہیں دیکھا ہے۔

۶۲۹۹ ——شرح : ہر زہریلی شئ جو قتل کر دے اس کو ہامہ کہتے ہیں اس کی جمع ہوام ہے جبکہ زہریلے جانور جو قتل نہ کرے کو سامہ کہتے ہیں جیسے بچھو اور زنبور وغیرہ زمین پر چلنے والے جانور کو بھی ہامہ کہا جاتا ہے اگرچہ وہ قتل نہ کرے جیسے حشرات ارض ہیں۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم امامان کریمان حسن و حسین علیہما السلام کو ان الفاظ سے

Marfat.com

بَابُ لَا عَدْوٰی

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ

تعویذ کرتے تھے اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ سَامَّۃٍ وَّ ھَامَّۃٍ"

ایک سے دوسرے کو مرض لگ جانے کو عدوی کہتے ہیں۔ طیرہ بدفالی جبکہ ہامہ نحوست ہے۔ اعرابی کے سوال کے جواب میں سرکار نے فرمایا پہلے اونٹ کو خارشی کس نے بنایا نہایت ہی بلیغ معانی پر مشتمل ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اونٹ کی طرف خارش نے کیسے سرایت کی اور وہ کیسے خارشی ہوگیا اگر تو کہے کہ دوسرے اونٹ سے خارشی ہوا تو یہ سلسلہ لاالی نہایہ چلے گا۔ اور اگر یہ کہے کہ جس نے پہلے کو خارشی کیا اُس نے ہی دوسرے کو خارشی کیا تو یہی مطلوب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام اونٹوں میں یہ فعل جاری کیا ہے، کیونکہ وہ ہر شئی پر قادر ہے۔

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت "لَا یُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ کے معنی یہ ہیں کہ بیمار اونٹ تندرست اونٹوں میں نہ لائے" لایوردن" نفی بمعنی نہی ہے۔ دراصل عبارت اس طرح ہے۔ لایورّن ممرضٌ ماشیتہٗ علی ماشیۃ مُصِحٍّ "، ممرض سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس بیمار اونٹ ہیں۔ اور مصح سے مراد وہ ہے جس کے اونٹ تندرست ہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لاعدوی کہ ایک سے دوسرے کو بیماری نہیں لگتی اور اس روایت میں ہے کہ بیماری اونٹ تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جا اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک سے دوسرے کو بیماری لگ جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "لَا عَدْوٰی" ، اس پر مبنی ہے کہ دراصل "عدوٰی" کی کوئی حقیقت نہیں۔ اور منع اس لئے فرمایا کہ تندرست اونٹوں والا یہ وہم نہ کرلے کہ اس کے اونٹ بیمار اونٹوں کے سبب بیمار ہوگئے ہیں تو وہ اپنے اس وہم کے سبب عدوٰی کا قائل ہو جائے گا، حالانکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عدوٰی کی نفی کی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا لَا عَدْوٰی" سے مراد

Marfat.com

٦٣٠١ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوٰى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِدُوا الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ الْإِبِلَ تَكُونُ فِي الرِّمَالِ أَمْثَالَ الظِّبَاءِ فَيَأْتِيهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ

جاہلوں کا اعتقاد ہے کہ بیماری طبعی طور پر ایک سے دوسرے کی طرف متجاوز ہوتی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حصولِ ضرر کی نفی نہیں کی۔ (حدیث ۵۲۶۰ ج : ۹ کی شرح دیکھیں)

باب عدوی کوئی شئ نہیں

٦٣٠٠ ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " عدوی اور طیرہ کوئی شئ نہیں نحوست تین میں ہے گھوڑے، عورت اور مکان میں "۔ (حدیث ۵۲۸۵ ج : ۹ کی شرح دیکھیں)

٦٣٠١ ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدوی کوئی شئ نہیں۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اونٹ تندرست اونٹوں کے پاس نہ لے جا۔ زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے سنان بن ابی سنان دؤلی نے خبر سنائی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدوی کوئی شئ نہیں ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا حضور جیں اُن

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۳۰۲ــــ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِیْ الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ

بَابُ مَا یُذْكَرُ فِیْ سَمِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۰۳ــــ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُهْدِیَتْ

اونٹوں کا حال بتائیں ریتلے میدان میں ہرنوں کی شل ہوتے ہیں۔ اُن کے پاس خارشی اونٹ آتا ہے تو سب کو خارشی کر دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے کو کس نے خارشی بنایا (حدیث ۵۲۸۵ کی شرح دیکھیں)

۶۳۰۲ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَدْوٰی اور طِیَرہ کوئی شئی نہیں۔ مجھے فال پسند ہے لوگوں نے کہا فال کیا شئی ہے فرمایا اچھی آواز سُننا۔

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیئے جانے میں جو مذکور ہے ،،

اس کو عُروہ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روائت کیا ،،

۶۳۰۳ــــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا اِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُوْدِ فَجُمِعُوْا
لَهٗ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنْ
عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا اَبُوْنَا فُلَانٌ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ
فَقَالُوْا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ
سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ وَاِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ
كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهٗ فِيْ اَبِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَهْلُ النَّارِ فَقَالُوْا نَكُوْنُ فِيْهَا يَسِيْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَنَا فِيْهَا فَقَالَ
لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَاللهِ لَا نَخْلُفُكُمْ
فِيْهَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ هَلْ اَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ

خیبر میں بکری کا گوشت نذرانہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں جتنے یہودی ہیں سب کو جمع کیا جائے۔ سب یہودی جمع کئے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا میں تم سے کچھ پوچھتا ہوں کیا تم اس کے متعلق مجھ سے سچ کہو گے اُنہوں نے کہا جی ہاں یا ابا القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا تمہارا باپ کون ہے؟ اُنہوں نے کہا ہمارا باپ فلاں ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا ہے بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ یہودیوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضور نے فرمایا اگر میں تم سے اور کچھ پوچھوں تو اس کے متعلق تم مجھ سے سچ کہو گے۔ اُنھوں نے کہا ہاں یا ابا القاسم! اگر ہم جھوٹ کہیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے جیسے ہمارے باپ کے بارے میں ہمارا جھوٹ پہچانا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سُمًّا فَقَالُوا نَعَمْ
فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَذَّابًا أَنْ نَسْتَرِيْحَ
مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ

بَابُ شُرْبِ السَّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهٖ وَبِمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيْثِ

۶۲۰۴ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ

نے فرمایا دوزخی لوگ کون ہیں؟ یہودیوں نے کہا تھوڑا سا وقت ہم دوزخ میں رہیں گے۔ پھر ہمارے بعد تم اس میں رہو گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دوزخ میں ذلیل ہو کر رہو گے بخدا! ہم کبھی تمہاری جگہ نہیں لیں گے۔ پھر حضور نے اُن سے فرمایا اگر میں تم سے کچھ پوچھوں تو کیا تم سچ کہو گے اُنھوں نے کہا جی! فرمایا کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا ہے۔ اُنہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا تمہیں اس پر کس نے اُبھارا ہے؟ یہودیوں نے کہا ہم نے چاہا اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہم آپ سے آرام پالیں گے اور اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو جھوٹ ضرر نہ دے گا۔

۶۲۰۳ــ شرح: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسموم گوشت پیش کرنے والی یہودیہ عورت تھی جس کا نام زینب تھا اُس نے بکری کے شانہ میں زہر ملایا تھا، کیونکہ اُس نے سُنا تھا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شانہ کا گوشت مرغوب ہے حضور نے گوشت پکڑ کر لقمہ منہ میں ڈالا تو فرمایا گوشت مجھے بتا رہا ہے کہ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔ اس یہودیہ کے قتل میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ اسے قتل کریں گے فرمایا نہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ بعض مسلمان گنہگار بھی دوزخ میں جائیں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں گے۔ گنہگار مسلمان دوزخ میں جائیں گے پھر باہر نکل آئیں گے۔ (حدیث ۲۹۵۷ ج ۴ کی شرح میں تفصیل مذکور ہے۔

Marfat.com

ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

باب زہر پینا اور اس کے ساتھ علاج کرنا اور جس چیز سے خوف ہو اسے دُور کرنا اور خبیث دوا

۶۳۰۴ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو قتل کیا وہ دوزخ کی آگ میں ہوگا، اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پہاڑ سے گرتا رہے گا جس نے زہر پیا اور اپنے آپ کو ہلاک کیا (خودکشی کرلی) اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اسے پیتا رہے گا جس نے تیز دھار آلے سے خودکشی کرلی وہ آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوزخ میں ہمیشہ اس کے ساتھ اپنا پیٹ پھاڑتا رہے گا۔

۶۳۰۴ — شرح : یہ حدیث بعینہٖ کافر کے بارے میں وارد ہے۔ راوی نے اسے ظاہر پر محمول کرلیا ہے اگر اسے عموم پر محمول کیا جائے تو مراد یہ ہے کہ یہ اس کے حق میں ہے جو مذکورہ امور کو حلال جانتا ہو اور خالدًا مخلّدًا سے مراد لمبا زمانہ ہے، کیونکہ مومن دوزخ میں ہمیشہ نہ رہیں گے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

www.nuraniadiah.net

Marfat.com

۶۳۰۵ـــ حَدَّثَنِی مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِیْرٍ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ یَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ

بَابُ اَلْبَانِ الْاُتُنِ

۶۳۰۶ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ

۶۳۰۵ـــ ترجمہ : عامر بن سعد نے کہا میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو صبح سات عجوہ کھجوریں کھائے اس روز اس کو زہر اور جادو ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۶۳۰۵ـــ شرح : الدعاء بالعجوہ کے باب میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ باب کے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ زہر پینا حرام ہے ؛ حالانکہ ابن ابی شیبہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جب حیرہ گئے تو ان سے کہا گیا کہ آپ زہر سے بچیں کہیں بھی انہیں زہر نہ پلا دیں۔ خالد بن ولید نے کہا زہر میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے زہر پیش کیا تو اسے ہاتھ میں پکڑ کر کہا میں اسے اللہ کے نام سے پیتا ہوں اور زہر پی گئے اور اس نے انہیں کچھ ضرر نہ پہنچائی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی۔ اس پر قیاس کرنا ممنوع ہے (عینی)

باب گدھیوں کے دودھ

۶۳۰۶ـــ ترجمہ : ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ذی ناب

Marfat.com

مِنَ السَّبُعِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ حَتّٰى أَتَيْتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَسَأَلْتُهُ هَلْ يُتَوَضَّأُ أَوْ تُشْرَبُ أَلْبَانُ الْأُتُنِ أَوْ مَرَارَةُ السَّبُعِ أَوْ أَبْوَالُ الْإِبِلِ قَالَ قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَتَدَاوَوْنَ بِهَا وَلَا يَرَوْنَ بِذٰلِكَ بَأْسًا وَأَمَّا أَلْبَانُ الْأُتُنِ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ أَلْبَانِهَا أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ وَأَمَّا مَرَارَةُ السَّبُعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

درندہ کھانے سے منع فرمایا۔ زہری نے کہا میں نے یہ نہ سُنا یہاں تک میں شام میں آیا لیث نے یہ اضافہ کیا کہ مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی کہا کہ میں نے اُن سے پوچھا کیا ہم گدھیوں کے دودھ سے وضوء کر سکتے ہیں یا پی سکتے ہیں یا درندوں کے پتے یا اونٹوں کے پیشاب استعمال کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا مسلمان ان سے دواء کرتے تھے اور اس میں کچھ حرج نہ دیکھتے تھے۔ بہرحال گدھیوں کے دودھ کے متعلق ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گوشت سے منع فرمایا اور ان کے دودھ کے متعلق کوئی امر یا نہی ہمیں نہیں پہنچی اور درندے کے پتے کے متعلق ابن شہاب نے کہا مجھے ابوادریس خولانی نے خبر دی کہ ابو ثعلبہ خشنی نے انہیں بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ذی ناب درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔

شرح: علامہ کرمانی نے کہا اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث کے جواب سے

۶۳۰۶ — معلوم ہوتا ہے کہ اونٹوں کے دودھ سے دواء کرنا جائز ہے۔ دوسرے دو کا مفہوم کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گدھیوں کے دودھ کی حرمت اس کے گوشت کی حرمت کے سبب ہے کیونکہ دودھ گوشت سے پیدا ہوتا ہے اور درندے کا پتا بھی حرام ہے کیونکہ

Marfat.com

بَابٌ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِى الْاِنَاءِ

۶۲۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلٰى بَنِىْ تَمِيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلٰى بَنِىْ زُرَيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِىْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَّفِى الْاٰخَرِ دَاءً

حدیث کے الفاظ درندے کے تمام اجزاء کے بارے میں ہے کہ وہ حرام ہیں۔

(حدیث ۶۰۷۵ ج : ۹ کی شرح دیکھیں

باب جب برتن میں مکھی گر جائے

۶۲۰۷ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو ساری مکھی کو اس میں ڈبو دے پھر باہر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔

۶۲۰۷ شرح : یعنی پانی یا دودھ کے برتن میں مکھی واقع ہو جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ساری مکھی کو برتن میں ڈبو کر باہر پھینک دے، کیونکہ اس کے جس پر میں شفاء ہے اس کو وہ اٹھائے رکھتی ہے اور جس پر میں بیماری ہے اس کو ڈبو دیتی ہے۔ اس لئے ساری کو ڈبونے کا حکم دیا تاکہ بیماری کی شفا کے پر سے مکافات ہو جائے۔

جوہری نے کہا ذباب جمع اور ذبابہ واحد ہے۔ ذباب جمع کثرت ہے اور اذبّہ جمع قلت ہے جیسے غُراب اور اغربہ ہے۔ مکھی کا نام ذباب اس لئے ہے کہ یہ حرکت بہت کرتی ہے۔ ابویعلیٰ نے اچھی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت کی کہ مکھی کی عمر چالیس روز ہے۔ شہد کی مکھی کے سوا اس کی ہر قسم دوزخ میں ہوگی تاکہ اس کے ساتھ دوزخیوں کو عذاب ہو افلاطون نے کہا یہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبَسُوْا وَتَصَدَّقُوْا فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِيْلَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مَاشِئْتَ وَالْبَسْ مَاشِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ اَوْ مَخِيْلَةٌ

تمام اشیاء سے زیادہ حریص ہے ۔ اپنے آپ کو ہر شے میں ڈال دیتی ہے ۔ اگرچہ اس میں اس کی ہلاکت ہو مکھی کی آنکھ بہت چھوٹی ہے اسے یہ اپنے ہاتھوں سے صاف کرلیتی ہے اس لئے اس کی پلک نہیں ہے یہ ہمیشہ آنکھ کو مس کرتی رہتی ہے ۔ اس کی خلقت میں از کم حکمت یہ ہے کہ اس سے جابر لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے ۔ یہ بُو کو کھا جاتی ہے ۔ اگر یہ نہ ہوتی تو دُنیا متعفن ہو جاتی "

مکھی کے دائیں پر میں شفا اور بائیں میں بیماری ہے ۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس کا وہی شخص انکار کرے گا جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے نورِ معرفت سے خالی رکھا ہو وہ مکھی پر تعجب نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں زہر اور شفا دونوں جمع کر دیئے ہیں یہ اُوپر والے پر سے شفا دیتی ہے اور نچلے پر سے بیمار کرتی ہے ۔ سانپ کا زہر قاتل ہے اور اس کے گوشت سے شفاء حاصل کی جاتی ہے وہ اس کے زہر کے لئے تریاقِ اکبر ہے اس کا مفوک بیماری اور گوشت دوا ہے ۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم !

---

www.muhammadilm.net

Marfat.com

۵۳۰۸ ـــ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ يُخْبِرُوْنَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! کہہ دیجئے اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا جو اُس نے اپنے بندوں کے لئے ظاہر کیا ہے"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! کھاؤ، پیو، لباس پہنو اور صدقہ کرو جس میں نہ اسراف ہو اور نہ ہی اس میں فخر کرتے"

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جو چاہے کھاؤ اور جو چاہو پیو جبکہ دو چیزوں سے بچتے رہو ایک اِسراف دوسرے تکبّر"

شرح : مذکورہ آیت کریمہ ہر مباح کے لئے عام ہے۔ فراء نے کہا لوگ حج کے دنوں میں گوشت نہیں کھاتے تھے اور ننگے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اس وقت یہ کریمہ آیت نازل ہوئی تھی۔ یعنی طواف میں لباس پہننے سے کس نے منع کیا ہے؟ اور جو انھوں نے بحیرہ وغیرہ کو حرام قرار دیا ہے یہ کس نے حرام کیا ہے؟ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ جَرَّ اِزَارَہٗ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ

۶۳۰۹ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ

عبداللطیف بغدادی نے کہا۔ یہ حدیث انسان کی تدبیر کے فضائل کو جامع ہے۔ اس میں دُنیا اور آخرت میں نفس اور جسم کی مصالح کی تدبیر ہے، کیونکہ ہر شئی میں اسراف معیشت کو نقصان دیتا ہے اور مال تباہ ہوتا ہے اور فخر نفس کو ضرر دیتا ہے اور اس میں تکبر پیدا کرتا ہے اور آخرت میں بھی ضرر دیتا ہے کہ گناہ کسب کرتا ہے اور دُنیا میں لوگ اسے بُرا جانتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اثر کا معنی یہ ہے کہ حلال شئی کھاؤ، پیئو اور پہنو۔ بشرطیکہ اسراف اور تکبر نہ کرو۔ واللہ اعلم

۶۳۰۸ — ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو نظر کرم سے نہ دیکھے گا جو اپنا کپڑا غرور سے زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔

۶۳۰۸ — شرح: جر ثواب میں تہبند، چادر، قمیص، شلوار، جبّہ، کوٹ وغیرہ سب داخل ہیں بلکہ حدیث میں عمامہ بھی اس میں داخل ہے۔ سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند، قمیص اور عمامہ میں اسبال ہے جو کوئی فخر و غرور سے ان میں سے لمبا لٹکا کر چلے گا قیامت میں اللہ تعالیٰ نے نظر کرم سے اس کی طرف نہ دیکھے گا (ابوداؤد)

باب جس نے تہبند غرور سے نہ گھسیٹا

۶۳۰۹ — ترجمہ: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی غرور سے اپنا کپڑا زمین پر لٹکا کر چلے

marfat.com

Marfat.com

اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ یَصْنَعُہٗ خُیَلَاءَ

۶۳۱۰ــــ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ
یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ
عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ یَجُرُّ ثَوْبَہٗ مُسْتَعْجِلًا حَتّٰی
اَتَی الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فَجُلِّیَ عَنْہَا ثُمَّ
اَقْبَلَ عَلَیْنَا وَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ
اٰیَاتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْہَا شَیْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰہَ حَتّٰی یَکْشِفَہَا

گھسیٹ کر چلے قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ کرم نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے تہبند کا ایک کنارہ ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کی نگہداشت کرتا رہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اُن لوگوں میں سے نہیں جو غرور سے یہ کرتے ہیں۔

۶۳۰۹ــــ شرح: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کمر کبڑی تھی اس لئے تہبند آگے سے زمین پر گھسنے لگتا تھا۔ نیز آپ کا بدن نحیف تھا اس لئے دائیں بائیں جانب تہبند گھسنے لگتا تھا، کیونکہ غالباً نحیف انسان اپنا تہبند برابر نہیں باندھ سکتا۔ علامہ کرمانی نے کہا کپڑا گھسیٹ کر غرور سے چلنا حرام ہے۔ اگر غرور سے نہ ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ محدثین نے کہا قمیص کا کنارا اور تہبند کا نچلا حصہ نصف پنڈلی تک لٹکانا مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا کراہت جائز ہے۔ اگر ٹخنوں سے نیچے غرور سے کرے تو مکروہ تحریمی ہے ورنہ تنزیہاً مکروہ ہے۔

۶۳۱۰ــــ ترجمہ: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سورج کو گرہن لگا جبکہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ حضور جلدی سے اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے حتی کہ مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی جمع ہو گئے۔ حضور نے دو رکعتیں پڑھیں تو سورج روشن ہو گیا پھر حضور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جب ان میں سے کسی کو دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو حتی کہ اللہ تعالیٰ گرہن کھول دے۔

Marfat.com

بَابُ التَّشَمُّرِ فِى الثِّيَابِ

۶۳۱۱ — حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِى زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ اَبِى جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِى جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَاَيْتُ بِلَالًا جَاءَ بِعَنَزَةٍ فَرَكَزَهَا ثُمَّ اَقَامَ الصَّلٰوةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِى حُلَّةٍ مُشَمِّرًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلَى الْعَنَزَةِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَّرَاءِ الْعَنَزَةِ

۶۳۱۰ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جرّ آنار عزور سے نہ ہو تو جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں۔
(حدیث : ۹۸۷ ، ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

باب — کپڑا سمیٹنا

۶۳۱۱ — ترجمہ : ابو جحیفہ نے کہا میں نے بلال کو دیکھا جبکہ وہ نیزہ لیکر آئے اور اسے گاڑ دیا پھر نماز کی اقامت کہی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سرخ لکیردار بڑی چادر میں باہر تشریف لائے جو سمیٹی ہوئی تھی۔ حضرت نے دو رکعتیں نیزہ کی طرف پڑھیں میں نے لوگوں اور چارپاؤں کو دیکھا کہ وہ نیزہ کے پیچھے سے حضور کے آگے سے گزرتے تھے۔
(حدیث ۴۹۹ ج ۱ کی شرح دیکھیں) سترۃ الامام سترۃ من خلفہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَفِي النَّارِ

۶۳۱۲۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ

بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ

۶۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔

باب "جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے"

۶۳۱۲۔ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔

۶۳۱۲۔ شرح: حدیث میں تعمیم کے پیش نظر تہبند کو ذکر نہیں کیا جبکہ یہ حکم قمیص وغیرہ کو بھی شامل ہے۔ علامہ کرمانی نے کہا یہ مطلق ہے اس کو مقید پر محمول کرنا واجب ہے یعنی جو ملبوس غرور سے ٹخنوں سے نیچے کرے اس کا یہ حکم ہے۔

باب جس نے غرور سے کپڑا گھسیٹا

۶۳۱۳۔ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۳۱۴ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ اَبُوالْقٰسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

۶۳۱۵ — حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِى الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَابَعَهٗ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ —

نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو نظرِ کرم سے نہ دیکھے گا جو اپنا تہبند غرور سے گھسیٹ کر چلتا ہے۔

۶۳۱۴ — ترجمہ: محمد بن زیاد نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم یا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ ایک آدمی حلہ (بڑی چادر) پہنے ہوئے اور بالوں کو کنگھی کیے ہوئے فخر سے چل رہا تھا کہ اچانک اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا وہ قیامت تک دھنستا رہے گا۔

۶۳۱۴ — شرح: قولہ او ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یہ راوی کا شک ہے۔ تجلجل یعنی یتحرک وینزل ہے یعنی وہ زمین میں حرکت کرتا ہوا دھنستا رہے گا۔ بظاہر یہ آدمی پہلی امتوں میں سے ہے بعض کہتے ہیں یہ قارون ہے۔ علامہ کرمانی نے کہا ہو سکتا ہے کہ یہ آدمی اس اُمت میں سے ہو اور قیامت سے پہلے یہ واقع ہو۔ اگر پہلی امتوں میں سے ہے تو

Marfat.com

۶۳۱۶ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمِّهِ جَرِيرِ بْنِ زَيْدٍ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۶۳۱۷ — حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ لَقِيتُ مُحَارِبَ ابْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَأْتِي مَكَانَهُ الَّذِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ أَذَكَرَ إِزَارَهُ قَالَ مَا خَصَّ إِزَارًا

۶۳۱۵ — ترجمہ : سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ ایک آدمی فخر سے اپنا تہبند گھسیٹ کر چل رہا تھا کہ اچانک اس کو زمین میں دھنسایا گیا وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ یونس نے زہری سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن خالد کی متابعت کی اور شعیب نے ابوہریرہ سے مرفوع روایت نہیں کیا

۶۳۱۶ — ترجمہ : جریر بن عبداللہ نے کہا میں سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ اُن کے مکان کے دروازہ پر تھا۔ انھوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سُنا۔

۶۳۱۷ — ترجمہ : شعبہ نے کہا میں محارب بن دثار سے ملا جبکہ وہ گھوڑے پر سوار تھے اور وہ اس جگہ جا رہے تھے جہاں فیصلے کرتے ہیں۔ میں نے اُن سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو اُنہوں نے بیان کیا اور کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنے وہ

Marfat.com

وَلَا قَمِيصًا تَابَعَهُ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ

بَابُ الْإِزَارِ الْمُهَدَّبِ

وَيُذْكَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً ۶۳۱۸۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ

کہتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فخر سے کپڑا گھسیٹ کر چلے قیامت کے دن اللہ اس کو نظرِ کرم سے نہ دیکھے گا (شعبہ نے کہا) میں نے محارب سے کہا کیا تہبند کو ذکر کیا تھا۔ محارب نے کہا تہبند اور قمیص کو خاص نہیں کیا (یعنی یہ حکم مطلق ہے تمام کپڑوں کو شامل ہے) جبلہ بن سحیم، زیدبن اسلم اور زیدبن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں سالم کی متابعت کی ہے۔ لیث نے نافع اور ابن عمر کے ذریعہ اس طرح روایت کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ، عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے سالم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں جریکی متابعت کی ہے۔ حضور نے فرمایا مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ۔

Marfat.com

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا وَهُوَ بِالْبَابِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهٰى هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ فَصَارَ سُنَّةً بَعْدُ

باب حاشیہ دار تہبند

زہری، ابوبکر بن محمد، حمزہ ابن ابی اُسید اور معاویہ بن عبداللہ ابن جعفر کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ اُنہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے تھے "

۶۳۱۸ ـــــ ترجمہ : عروہ بن زُبیر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ محترمہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رفاعہ قُرظی کی بیوی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ میں آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ اُس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی۔ اُس نے مجھے طلاق دیدی اور تین طلاقیں دی ہیں۔ میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زَبیرؓ سے نکاح کیا۔ خدا کی قسم اس کا یہ حال ہے یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اس پھندنے کے سوا اس کے پاس کچھ نہیں اور اپنی چادر کا حاشیہ

Marfat.com

بَابُ الْاَرْدِيَةِ

وَقَالَ اَنَسٌ جَبَذَ اَعْرَابِيٌّ رِدَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۳۱۹ ــــ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهٖ فَارْتَدٰى بِهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ

پکڑا۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اس کی باتیں سُن رہے تھے۔ جبکہ دروازے پر کھڑے تھے اور انہیں اجازت نہیں دی گئی تھی۔ خالد نے کہا اے ابا بکر کیا آپ اس عورت کو منع نہیں کرتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بلند آواز سے کیسی گفتگو کر رہی ہے۔ بخدا! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تبسّم فرمایا اس پر زیادہ نہ ہنستے تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا شائد تو رفاعہ کی طرف لوٹنا چاہتی ہے تو اس سے نکاح نہیں کر سکتی حتی کہ وہ تیری لذت نہ چکھ لے اور تو اس کی لذت نہ چکھے یہ فیصلہ بعد والوں کے لئے قانون بن گیا۔

۶۳۱۸ ــــ شرح : مہذب وہ کپڑا ہے جس کے کنارے پر حاشیہ ہو ایسا کپڑا پہننے میں حرج نہیں اور اس کے پہننے میں فخر بھی نہیں۔ ابو داؤد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور بڑی چادر پہنے ہوئے تھے اس کا کنارہ قدم شریف پر تھا۔ عُسَیلہ جماع کی لذت ہے یعنی مطلقہ ثلاث۔ پہلے شوہر کے لئے جائز نہیں ہو سکتی جب تک دوسرے شوہر سے جماع کی لذت نہ پائے۔ واللہ و رسولہٗ اعلم!

باب چادریں

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کھینچی

۶۳۱۹ ــــ ترجمہ : زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا علی بن حسین (زین العابدین) نے

Marfat.com

وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ

بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ

وَقَالَ يُوسُفُ اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا

۶۳۲۰ــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

خبر دی کہ امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دی کہ حضرت علی علیہ السلام نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگا کر پہنی پھر روانہ ہوئے اور میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ آپ اس گھر میں آئے جہاں حمزہ تھے۔ حضور نے اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دی۔

۶۳۱۹ــ شرح : عبدان حضرت عبداللہ بن عثمان کا لقب ہے۔ قولہ اذنوا، یعنی حمزہ اور ان کے ساتھیوں نے اجازت دی۔ (حدیث ۲۸۸۳ ج ۴، کی شرح دیکھیں)

باب قمیص پہننا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد (حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ)

Marfat.com

۶۳۲۱ — **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ وَوُضِعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللهُ أَعْلَمُ

۶۳۲۲ — **حَدَّثَنَا** صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتَ فَآذِنَّا

بیان کرتے ہوئے میری یہ قمیص لے جاؤ اور میرے والد کے چہرے پر رکھ دو "

۶۳۲۰ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ محرم (احرام باندھنے والا) کون سے کپڑے پہنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم قمیص، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے مگر یہ کہ جوتی نہ پائے تو موزے ٹخنوں سے نیچے پہن لے۔

(حدیث : ۱۳۴۷ ، ج : ۱ کی شرح دیکھیں)

۶۳۲۱ — ترجمہ : جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا عبد اللہ بن اُبی بن سلول کو قبر میں داخل کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس کو باہر نکالنے کا حکم دیا گیا۔ اسے نکالا گیا اور حضور کے دونوں گھٹنوں پر رکھا گیا۔ حضور نے

Marfat.com

فَلَمَّا فَرَغَ اٰذَنَهُ بِهٖ فَجَاءَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ اَلَيْسَ
قَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ
اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً الْاٰيَةَ فَنَزَلَتْ
وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ

حضور نے اس کے منہ میں اپنا لعاب شریف ڈالا اور اس کو اپنی قمیص پہنائی۔ واللہ اعلم!
(حدیث ۱۲۷۱ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۳۲۲ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب عبداللہ بن اُبَیّ مر گیا تو اس کا بیٹا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص دیجئے میں اس میں اپنے باپ کو کفن دوں گا اور آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں اور اس کی مغفرت کی دعاء فرمائیں۔ حضور نے اسے اپنی قمیص دی اور فرمایا جب اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا ہوگا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو حضور کو خبردار کیا۔ آپ تشریف لائے تاکہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں تو حضرت عمر فاروق نے بڑے ادب سے حضور کو کھینچا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان کے لئے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں اگر ان کے لئے ستّر بار بخشش کی دعاء کریں اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور منافقوں میں سے جو مر جائے تم ان میں سے کسی کی نمازِ جنازہ نہ پڑھو اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو پھر حضور نے ان کی نماز جنازہ پڑھنا ترک کر دیا (اس کی شرح سورۂ براءت کی تفسیر میں دیکھیں حصہ ہفتم)

۶۳۲۲ — شرح : ان احادیث سے غرض یہ ہے کہ قمیص پہننا کوئی نئی چیز نہیں اگرچہ عرب عموماً تہبند اور چادر پہنتے ہیں۔ قرآن کریم کی مذکور آیت کریمہ میں اور اس حدیث میں قمیص کے ذکر کے علاوہ اور احادیث میں بھی قمیص کا ذکر ہے؛ چنانچہ جنائز میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں قمیص اور عمامہ نہ تھا۔ امام ترمذی نے ام المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص بہت پسند تھی۔ نیز اسماء بنت یزید بن سکن نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین پہنچے تک تھی۔ نیز ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب جناب رسول اللہ

Marfat.com

بَابُ جَيْبِ الْقَمِيْصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهٖ

٤٣٢٣ـ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِيْلِ

صلی اللہ علیہ وسلم قمیص پہننے تو دائیں جانب سے شروع کرتے نیز ترمذی نے ابوسعید سے روایت کی کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام عمامہ یا قمیص یا چادر ذکر کرتے لہٰذا ابن عربی کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ میں نے قرآن کریم کی مذکورہ آیت کریمہ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا ،، کے سوا قمیص کا صحیح ذکر نہیں دیکھا یا عبداللہ بن ابی کے قصہ میں قمیص کا ذکر ہے اس کے علاوہ تیسری جگہ میں نے قمیص کا ذکر نہیں دیکھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو۔

شیخ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا کہ اللہ زیادہ جانتا ہے کہ اس حال میں کیا راز تھا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منافق کے مرنے کے بعد اس سے یہ سلوک کیا کہ اس کو اپنی قمیص پہنائی اور اس کے منہ میں لعاب شریف ڈالا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب عبداللہ کی قوم اور اس کے علاوہ اور کی قوم نے حضور کا یہ خلق عظیم دیکھا تو وہ سب مشرف با یمان ہو گئے یہ حدیث کتاب الجنائز میں بھی مذکور ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ قمیص اس قمیص کا بدل تھا جو اس نے غزوۂ بدر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پہنائی تھی جبکہ وہ برہنہ اسیر کئے گئے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غایت ادب کے پیش نظر بطریق استفہام یہ عرض کیا اور تنہا عبداللہ کی تخصیص نہ کی یہ لحاظ کرتے ہوئے کہ شاید اس عموم سے عبداللہ کی تخصیص ہوگی۔

باب قمیص وغیرہ کی جیب سینے کے قریب ہونا ،،

جَیب بفتح الجیم و سکون الیاء ہے اس کے معنی ہیں کپڑے کو کاٹنا تاکہ اس سے سر نکل سکے یعنی قمیص کا گریبان سینہ وغیرہ کے قریب ہونا ،،

Marfat.com

وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تُغَشِّيَ أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا فِي جَيْبِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابَعَهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْأَعْرَجِ جُنَّتَانِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَاوُسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ جُبَّتَانِ

۶۳۲۳ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال بیان کی کہ ان کی مثال دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں اُن دونوں کے ہاتھ ان کے پستانوں اور ہنسلیوں تک پہنچے ہیں صدقہ کرنے والے جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو زرہ کشادہ ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی انگلیوں کے پوروں چھپ جاتے ہیں اور اس کا نشان مٹ جاتا ہے اور بخیل جب بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ کو سخت پکڑے ہوتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اُنگلی جیب میں ڈال کر فرماتے کہ اس طرح۔ اگر تو اس کو دیکھے کہ وہ اسے کشادہ کرتا ہے وہ کشادہ نہیں ہوتی۔ حسن بن مسلم نے اور ابوالزناد نے اعرج سے جُبّتین روایت کرنے میں ابن طاؤس کی متابعت کی۔ حنظلہ نے کہا میں نے طاؤس سے سُنا اُنہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ کو جُبّتان کہتے ہُوئے سُنا اور جعفر نے اعرج سے جُنّتان روایت کیا ہے۔

۶۳۲۳ — شرح : قولہ لَوْ رَأَيْتَهُ الخ حرف لَوْ شرط کے لئے ہو تو اس کا جواب محذوف ہے اور وہ لَعَجِبْتَ مِنْهُ کہ تو اس سے تعجب کرے گا یا لَوْ تمنّی کے لئے ہے، سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے متصدّق اور بخیل کو دو آدمیوں سے تشبیہ دی جنہوں نے زرہ پہننے کا ارادہ کیا۔ خرچ کرنے والے کی مثال وہ شخص ہے جس نے پوری زرہ پہنی وہ اس پر ڈھیلی ہوتی گئی حتیٰ کہ

Marfat.com

بَابُ مَنْ لَبِسَ جُبَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ فِي السَّفَرِ

۶۳۲۴ — حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الضُّحٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَسْرُوْقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ فَتَلَقَّيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ

اس کے سارے بدن کو ڈھانپ لیا اور پاؤں کی انگلیوں تک پہنچ گئی اور اس کی حفاظت کی اور بخیل کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کا ہاتھ اس کی گردن سے چپٹا ہوا ہے اور ہنسلی کو سخت پکڑے ہوئے ہے اور اس پر زرہ بھاری اور بوجھ بن گئی ہے اور وہ ڈھیلی نہیں ہوتی بلکہ اور زیادہ سخت ہوتی جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ سخت ہو جاتا ہے اور اس کی حفاظت نہیں کرتی۔ (حدیث ۱۳۶۱ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

باب جس نے سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنا،،

۶۳۲۴ — ترجمہ : مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں پانی لے کر آپ کے پاس آیا۔ حضرت نے وضو فرمایا جبکہ آپ پہ شامی جبہ تھا۔ حضور نے کلی کی اور ناک مبارک میں پانی ڈالا اور چہرۂ انور کو دھویا پھر ہاتھ دھوئے سر مبارک اور موزوں پر مسح فرمایا (حدیث : ۱۸۱ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadilibrary.net
marfat.com
Marfat.com

بَابُ لُبْسِ جُبَّةِ الصُّوفِ فِي الْغَزْوِ

۶۳۲۵ـــ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

باب غزوہ میں صوف کا جُبّہ پہننا

۶۳۲۵ ـــ ترجمہ : عروہ بن مغیرہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں سفر کی ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضور نے فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت اپنی سواری سے اُترے اور چلتے گئے حتی کہ رات کے اندھیرے میں چھپ گئے پھر تشریف لائے تو میں نے مشکیزہ سے آپ پر پانی ڈالا تو حضرت نے چہرۂ انور اور دونوں ہاتھ مبارک دھوئے آپ پر اُون کا جُبّہ تھا۔ آپ اپنے ہاتھ اس سے باہر نہ نکال سکے حتی کہ ان کو جُبّہ کے نیچے سے نکالا۔ آپ نے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے۔ پھر سر مبارک پر مسح کیا پھر آپ کے موزے اُتارنے کے لئے جُھکا تو فرمایا انہیں چھوڑو میں نے ان میں پاک کرکے داخل کئے تھے اور ان پر مسح فرمایا (حدیث ۲۰۵ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُّوجِ حَرِيرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ

وَيُقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

٦٣٢٦ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ

باب قبا اور ریشمی فروج اور وہ قبا ہے

اور کہا جاتا ہے جس کے پیچھے شق ہو وہ قبا ہے!

یعنی فروج وہی قبا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جس فروج کے لئے پیچھے شق ہو وہ قبا ہے۔ قرطبی نے کہا قبا اور فروج دونوں وہ کپڑا ہے جس کی آستینیں تنگ ہوں اور پیچھے درمیان میں شق ہو یہ لڑائی اور سفر میں پہنا جاتا ہے کیونکہ اس میں حرکت کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ابن بطال نے کہا قبا عجمیوں کا لباس ہے۔

٦٣٢٦ — ترجمہ : مسور بن مخرمہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبا (کوٹ) تقسیم کیے اور مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو میں ان کے ساتھ گیا تو کہا اندر جاؤ اور حضور کو میرے لئے بلاؤ میں نے حضور کو ان کے لئے بلایا تو آپ اس کے پاس باہر تشریف لائے حالانکہ آپ قبا پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا یہ میں نے تیرے لئے چھپا رکھا ہے۔ حضور نے مخرمہ کی طرف دیکھا کہا مخرمہ راضی ہے!

www.muhammadiah.net

marfat.com

Marfat.com

۶۳۲۷ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُّوجٌ حَرِيرٌ

بَابُ الْبَرَانِسِ

وَقَالَ لِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ بُرْنُسًا أَصْفَرَ مِنْ خَزٍّ

۶۳۲۸ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ

۶۳۲۷ — ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی قبا ہدیہ بھیجا گیا۔ آپ نے اس کو پہنا پھر اس میں نماز ادا کی پھر فارغ ہو کر اس کو جلدی سے اُتار دیا گویا کہ اس کو مکروہ جانتے ہیں پھر فرمایا یہ اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے مناسب نہیں۔ عبداللہ بن یوسف نے لیث سے روایت کرنے میں قتیبہ کی متابعت کی۔ اس نے فروجٌ حریرٌ کہا ہے (حدیث ۳۷۰ ج: ا کی شرح دیکھیں)

قولہ فروج حریر اس میں چند صورتیں ہیں۔ اوّل تنوین اور اضافت ہے جیسے ثوبُ خزٍّ بالاضافہ وثوبٌ خزٌّ بالصفۃ، دوم ضم الفاء وفتحہا ابن تین نے کہا فتح زیادہ اچھا ہے کیونکہ فعول کے وزن پر صرف سَبُّوح، قُدُّوس، فَرُّوخ آتے ہیں۔ قرطبی نے ضمہ اور فتح دونوں پڑھا ہے۔ انہوں نے کہا ضمہ معروف ہے۔ سوم راء مشدد اور مخفف دونوں طرح چہارم اس کے آخر میں جیم یا خاء ہے

Marfat.com

وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ

باب ٹوپیاں

ترجمۃ الباب: معتمر نے کہا میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت انس بن مالک پر زرد رنگ کی ریشمی ٹوپی دیکھی "

شرح الباب: برانس برنس کی جمع بضم الباء والنون" اس کے معنی لمبی ٹوپی ہیں حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا ٹوپی پہننے کو آپ مکروہ سمجھتے ہیں؟ کیونکہ یہ نصاریٰ کی پہننے میں انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ لوگ اسے پہنتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق، ابن عباس، ابوقتادہ، ابن ابی اوفیٰ، سعد بن وقاص، جابر، انس، ابوسعید خدری، ابوہریرہ، ابن زبیر اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہم پہنتے تھے۔ خز خرگوش کے بالوں سے بنایا جاتا ہے۔

کرمانی نے کہا یہ ابریشم اور صوف سے بنایا جاتا ہے توضیح میں ذکر کیا کہ ریشم کو صوف سے ملایا جاتا ہے۔ ابوداؤد نے عبداللہ بن سعد کے ذریعہ سعید سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے بخارا میں خچر پر سوار ایک آدمی دیکھا وہ خز کا سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھا اس نے کہا یہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے۔ نسائی نے کہا یہ آدمی خراسان کا امیر عبداللہ بن حازم سلمی تھا۔ (عینی)

۶۳۲۸ — ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم " محرم (احرام باندھنے والا) کون سے کپڑے پہنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قمیصیں، عمامے، شلواریں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو، لیکن کوئی شخص جوتی نہ پائے تو موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور کپڑوں میں سے وہ کپڑا پہنو۔ جو زعفران اور ورس سے رنگا ہوا نہ ہو۔

(حدیث: ۱۳۴، ج : ۱ اور حدیث ۱۴۵ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ السَّرَاوِيلِ

٦٣٢٩ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ٦٣٣٠ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَالْبَرَانِسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ

باب پائجامہ

٦٣٢٩ ـــ ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تہبند نہ پائے وہ شلوار پہن لے اور جو کوئی جوتی نہ پائے وہ موزے پہن لے

٦٣٣٠ ـــ ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم احرام باندھیں تو کونسا لباس پہننے کا آپ حکم فرماتے ہیں؟ حضور نے فرمایا قمیص، شلوار، عمامے اور ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو لیکن کسی شخص کی جوتی نہ ہو تو وہ موزے پہن لے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہنو جسے زعفران اور ورس لگا ہو۔

Marfat.com

بَابُ الْعَمَائِمِ

۶۳۳۱ ــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

۶۳۲۹ ــــ ۶۳۳۰ ــــ شرح : احناف کے مذہب میں اگر کوئی محرم تہبند نہ پاسکے اور شلوار میسّر ہو تو وہی پہن لے اور دم دے یعنی حرم میں بکری ذبح کرے۔ سراویل غیر منصرف سروالہ کی جمع ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شیخ زین الدین رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ہمیں ابوہریرہ کی مرفوع حدیث پہنچی ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شلوار پہنی تھی۔ ابونعیم اصبہانی نے بھی یہ روایت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا؛ چنانچہ بخاری، مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے؛ چونکہ لباس کی اس قسم میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے زیب تن کیا تھا۔ شرمگاہ کی بہت حفاظت ہے اس لئے انہیں قیامت میں یہ جزاء دی گئی کہ قیامت میں سب سے پہلے انہیں لباس پہنایا جائے گا۔

ترمذی نے ابن مسعود سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس روز موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا اُن پر صوف کا کمبل، جبہ اور صوف کی شلوار تھی اور صوف کی چھوٹی ٹوپی تھی۔

(حدیث : ع ۱۳۴ ج : ا کی شرح دیکھیں)

باب عمامے

۶۳۳۱ ــــ ترجمہ : سالم نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

Marfat.com

ی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم قمیص، عمامہ، شلوار، ٹوپی نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا پہنے جسے زعفران اور ورس لگا ہو اور نہ ہی موزے پہنے مگر جو کوئی جوتی نہ پائے تو وہ ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ ڈالے۔ (تاکہ جوتی بن جائے)

٦٣٣١ — **شرح:** عمائم عمامہ کی جمع ہے۔ عمامہ سیادت کی علامت ہے کیونکہ عمائم عرب کے تاج ہیں۔ امام بخاری نے عمامہ کے متعلقہ کوئی حدیث ذکر نہیں کی گویا کہ ان کی شرط کے مطابق کوئی حدیث انہیں نہیں ملی ہوگی۔ ابن ابی عاصم نے کتاب الجہاد میں اپنے اسناد سے ذکر کیا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا اے ابا عبدالرحمٰن کیا عمامہ سنت ہے؟ عبداللہ بن عمر نے کہا ہاں امامہ سنت ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو عمامہ پہنایا اور آگے پیچھے عذبہ لٹکایا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنے اسناد سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو سیاہ عمامہ پہنایا۔
ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن ابن عوف کو سیاہ عمامہ پہنایا اور پیچھے کی طرف چار انگلیوں کی مقدار عذبہ رکھا۔ بعض علماء نے کہا دونوں کندھوں کے درمیان عذبہ لٹکائے۔ بعض نے کہا آگے کی طرف لٹکائے۔ ابوداؤد نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر سیاہ عمامہ پہنے ہوئے دیکھا جبکہ اس کا ایک کنارہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا تھا۔

طبرانی نے اوسط میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ پہنتے تو اس کے کنارے آگے اور پیچھے لٹکاتے تھے۔ ابوعبیدہ حمصی نے عبداللہ بن بشر سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کے روز وہاں بھیجا اور انہیں سیاہ عمامہ پہنایا اور اس کا ایک کنارہ پیچھے کی طرف دونوں کندھوں کے درمیان کیا اور دوسرا بائیں کندھے کی جانب آگے لٹکایا۔

علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شیخ زین الدین رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ جب عذبہ آگے کی جانب لٹکائے جیسے بعض صوفی کرتے ہیں اور بعض علماء بھی اسی طرح کرتے ہیں کیا اس کو بائیں جانب سے لٹکائے جیسا کہ معروف ہے یا دائیں جانب شرافت کے سبب لٹکائے؟ میں نے دائیں جانب کی تعیین کی کوئی روایت نہیں دیکھی۔ نیز انھوں نے عبدالاعلیٰ بن عدی سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غدیر خم کے روز بلایا اور انہیں عمامہ پہنایا اور عمامہ کا عذبہ پیچھے لٹکایا پھر فرمایا اس طرح عمامہ پہنا کرو کیونکہ عمامے اسلام کی علامت ہیں اور یہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان فرق کرتے ہیں ابوعبدالسلام کی حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے اُن سے پوچھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کیسے پہنتے تھے۔ انھوں نے کہا عمامہ کو سر مبارک پر لپیٹتے تھے اور آخری کنارہ پیچھے کی جانب

Marfat.com

بَابُ التَّقَنُّعِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ وَقَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ

۶۳۳۲ـــ حدثنی إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ

سرِ مبارک روک کر دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب منہ اور سر کو ڈھانپنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ پر سیاہ پٹی بندھی ہوئی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک پر چادر کا کنارہ باندھا ہُوا تھا

شرح الباب : دسماء بمعنی سودا ہے۔ علامہ عینی نے توضیح سے نقل کیا کہ ضرورت کے وقت آدمی کے لئے نقنع پہننا مباح ہے۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی گرمی یا سردی یا کوئی ضروری شئی جس میں وہ معذور ہو نقنع پہننے میں حرج نہیں۔ ابہری نے کہا مفسر

Marfat.com

عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ
لِأَبِي بَكْرٍ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي
سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًى لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللّٰهِ إِنْ
جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ
مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي
قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ
فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ
أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ فَلِذٰلِكَ
كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ

دفع کرنے کے لئے نقع کرنا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے۔

۶۲۳۲ — ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چند مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کرنے کے لئے سامان تیار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے حال پر رہو۔ مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت دی جائے گی۔ ابوبکر نے کہا میرا باپ قربان ہو کیا آپ ہجرت کی امید رکھتے ہیں؟ فرمایا ہاں (میں بھی امید رکھتا ہوں) ابوبکر نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی کے لئے اپنی ذات کریمہ کو روک لیا اور اپنی دو سواریوں کو چار ماہ کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔ عروہ نے کہا ام المؤمنین نے فرمایا ایک روز ہم دوپہر کے وقت اپنے گھر بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے ابوبکر سے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ سر اور منہ کو ڈھانپے ہوئے اس طرف تشریف لائے ہیں حضور اس وقت کبھی ہمارے گھر نہیں آتے تھے۔ ابوبکر نے کہا میرا باپ اور میری ماں آپ پر فدا ہوں بخدا!

Marfat.com

بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَدْخُلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ
مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُمَا
بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى
أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهُ عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ
فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ
كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلٰثِ

حضور اس وقت کسی اہم کام کے لئے تشریف لائے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اجازت طلب فرمائی اور آپ کو اجازت دی گئی تو آپ اندر تشریف لے آئے اور جب داخل ہوئے تو ابوبکر سے فرمایا جو کوئی تمہارے پاس ہے اس کو باہر نکال دو۔ ابوبکر نے فرمایا ہاں۔ رسول اللہ! میرا باپ قربان ہو میں آپ کا ہم سفر ہوں اور کہا یا رسول اللہ! میری ان دو سواریوں میں سے ایک لے لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ قیمت سے لیتا ہوں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے دونوں سواریوں کا سامان جلدی سے تیار کیا

اور ہم نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کر کے توشہ دان میں رکھ دیا اور اسماء بنت ابوبکر نے اپنا کمربند کاٹا اور اس کے ساتھ توشہ دان باندھا اس لئے اسماء کو ذات نطاقین کہا جاتا ہے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پہاڑ کی غار میں تشریف لے گئے جس کو ثور کہا جاتا ہے اور اس میں تین دن رہے۔ حضرت ابوبکر کا بیٹا عبداللہ ان کے پاس رات بسر کرتا تھا جبکہ نوجوان اور قوی اور ذہین تھا وہ ان کے پاس سے سحری کے وقت روانہ ہوتا اور مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس صبح کو ہوتا تھا جیسا کہ وہ رات مکہ میں ہی تھا۔ وہ کوئی شئی نہ سنتا جو وہ تدبیر کرتے تھے مگر اس کو یاد کر لیتا اور جس وقت اندھیرا ہوتا تو اس کی ساری خبر حضور کو پہنچا دیتا اور ابوبکر کا مولیٰ (آزاد کردہ غلام) عامر ابن فہیرہ ان کے پاس چند بکریاں چراتا تھا اور شام کو واپس لے آتا حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر جاتا اور حضور اور ابوبکر دونوں دودھ سے رات گزارتے تھے حتیٰ کہ عامر بن فہیرہ اندھیرے میں بکریوں کو ہانک لے جاتا وہ تین راتیں اسی طرح کرتے رہے۔

۵۲۳۲ — **شرح**: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت لفظ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا۔ میں ہے۔ نطاق کمربند ہے۔ (حدیث ۲۱۲۲-۲۱ ج ۳ اور حدیث ۳۹۰۵ ج ۵ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ الْمِغْفَرِ

٦٢٣٢ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ

بَابُ الْبُرُودِ وَالْحِبَرَةِ وَالشَّمْلَةِ

وَقَالَ خَبَّابٌ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ

باب خود پہننا

٦٢٣٢ ـــ ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، حالانکہ آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

٦٢٣٢ ـــ شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس حدیث کی موافقت جابر کی حدیث سے کس طرح ہوگی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ میں داخل ہوئے آپ نے سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ حضور نے دونوں مختلف اوقات میں پہنے ہوں چنانچہ جس وقت داخل ہوئے اس وقت آپ پر خود ہو پھر اس کو اتار کر عمامہ سیاہ پہن لیا ہو، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضور نے خطبہ دیا جبکہ آپ سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھے جبکہ کعبہ میں داخل ہونے کے بعد کعبہ کے دروازہ کے پاس خطبہ دیا تھا۔ ابن بطال نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں خود پہن کر داخل ہوئے تھے۔ آپ جنگ کی حالت میں داخل ہوئے محرم نہیں تھے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک پر خود پر سیاہ عمامہ پہن رکھا تھا یا سیاہ عمامہ پر خود تھا یا بالعکس ہوگا۔ واللہ ورسولہ اعلم!

Marfat.com

۶۳۲۴ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مٰلِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

باب دھاری دار، حاشیہ دار اور بڑی چادریں

خبّاب نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکائت کرنے گئے جبکہ آپ دھاری دار چادر سے تکیہ لگائے ہوئے تھے"

شرح: بُرُود بُردہ کی جمع ہے یہ چھوٹی کالی چادر ہے اس کے چاروں اطراف برابر ہوتے ہیں۔ یہ اعراب پہنتے ہیں۔ حِبرہ بکسر الباء عنبہ کے وزن پر ہے۔ یہ یمنی چادر ہے داؤدی نے کہا یہ سبز چادر ہے، کیونکہ یہ جنتیوں کا لباس ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ پر اوڑھی گئی تھی۔ سفید اس سے اچھی ہے اس میں حضور کو کفن دیا گیا تھا۔ ہروی نے کہا یہ دھاری دار چادر ہے۔ ابن بطال نے کہا برد یمنی چادریں ہیں جو روئی سے بنائی جاتی ہیں۔ یہی حبرات ہیں۔ عربوں کے نزدیک یہ بہترین کپڑے ہیں اور تمام کپڑوں سے افضل ہیں۔ اگر ان سے کوئی اور کپڑا افضل ہوتا تو ان میں حضور کو کفن دیا جاتا "شملہ بڑی چادر ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی کفار کی اذیت کی شکائت کرنے دربار رسالت میں حاضر ہوئے تھے (حدیث ۳۶۰۲ ج ۵ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۲۳۵ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالَ نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي نَسَجْتُ هٰذَا بِيَدِيَ اَكْسُوكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا

۶۲۳۴ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا جبکہ آپ پر نجرانی موٹے حاشیہ والی چادر تھی۔ ایک اعرابی (دیہاتی) آپ کو ملا اور آپ کی چادر سے حضور کو زور سے کھینچا حتی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کا کنارہ دیکھا کہ اعرابی کے سخت کھینچنے سے چادر کے حاشیہ نے اس پر نشان کر دیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے لئے اللہ کے مال سے جو آپ کے پاس ہے حکم کریں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے پھر ہنس پڑے پھر اس کے لئے عطیہ کا حکم صادر فرمایا"

۶۲۳۴ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ایک روایت میں ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ شریفہ میں پہنچے تو اعرابی نے آپ کی چادر شریف کھینچی تھی جس کی رگڑ سے مونڈھے پر نشان پڑ گیا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعرابی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں ملا تھا جبکہ آپ حجرہ شریفہ میں داخل ہونے والے تھے۔ جب حضور مسجد میں تھے اس وقت اس نے چادر پکڑی اور جب دیکھا کہ حضور حجرہ شریفہ میں داخل ہو رہے ہیں تو زور سے کھینچا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بہت برد بار حلیم ذی وقار تھے اور جان و مال میں لوگوں کی اذیتیں برداشت کرتے اور صبر کرتے تھے اور جس سے اسلام کی امید کرتے اس کی سختی کو درگزر فرماتے تھے

۶۲۳۵ — ترجمہ : سہل بن سعد نے کہا ایک عورت بُردہ لے کر آئی سہل نے ابو حازم سے کہا جانتے ہو بُردہ کیا شئی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! یہ چادر ہے جس کے حاشیے بنے ہوتے ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ چادر اپنے اس ہاتھ سے بُنی ہے آپ کو پہنانا چاہتی ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لے لی اس حال میں کہ آپ کو اس کی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

وَاَنَّهَا اِزَارُهُ فَجَسَّهَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكْسِنِيْهَا قَالَ
نَعَمْ فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللّٰهُ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا اِلَيْهِ
فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَهَا اِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ
الرَّجُلُ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهَا اِلَّا لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ يَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ

۶۳۳۶ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هِيَ سَبْعُوْنَ
اَلْفًا تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ يَرْفَعُ نَمِرَةً
عَلَيْهِ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ

ضرورت تھی۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور وہ چادر تہبند باندھے ہوئے تھے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کو مس کیا اور کہا یا رسول اللہ! یہ مجھے عطا کر دیں فرمایا ہاں لے لو حضور کچھ وقت مجلس شریف میں بیٹھے پھر گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر لپیٹ کر اس کی طرف بھیج دی لوگوں نے اس آدمی سے کہا تو نے بنا ہیں نے وہ چادر حضور سے صرف اس لئے مانگی تھی کہ جس دن میں مروں وہ میرا کفن ہو سہل نے کہا وہ اس کا کفن بنائی گئی۔ (حدیث ۱۳۰۶ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی تھے اور صالحین سے تبرکات کا سوال کرنا جائز ہے ،،

۶۳۳۶ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت سے جنت میں ستر ہزار کا گروہ داخل ہوگا جن کے چہرے چاند کی

Marfat.com

٦٢٣٨ــــ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ

٦٢٣٩ــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ

٦٢٤٠ــــ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ

طرح درخشاں ہوں گے۔ عکاشہ بن محصن اسدی اُٹھ کھڑے ہوئے اس حال میں کہ اپنی چادر اُٹھائے ہوئے تھے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ سے دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اُن میں سے کر دے۔ حضور نے فرمایا اے اللہ! عکاشہ کو اُن میں سے کر دے۔ پھر ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ! اللہ سے دُعاء فرمائیں کہ مجھے بھی اُن میں سے کر دے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔

٦٢٣٦ــــ شرح : نمرہ وہ چادر ہے جس میں رنگ دار پھول ہوتے ہیں گویا کہ وہ چیتے کی چمڑے سے بنائی گئی ہے، کیونکہ دونوں کا رنگ ایک جیسا ہوتا ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبقک بہا عکاشہ فرما کر تسلسل کو مسدود کر دیا، کیونکہ اس طرح ہر ایک استدعا کر سکتا تھا حضور نے کمالِ نبوی اظہار کر کے پروردگارِ عالم کے حضور ادب ملحوظ رکھا۔

٦٢٣٧ــــ ترجمہ : حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے انس سے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سے کپڑے پسند تھے۔ انس نے کہا حبرہ پسند تھی کیونکہ اس میں زیادہ

Marfat.com

بَابُ الْاَكْسِيَةِ وَالْخَمَائِصِ

۶۰۴۱ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا

زینت نہیں اور اس میں میل کچیل عموماً رہتی ہے)

۶۲۳۹ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ پسند کا کپڑا حبرہ تھی۔

۶۲۴۰ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی۔ حبرہ چادر سے آپ کو کفن پہنایا گیا۔

باب چادریں اور کمبل

شیخ دہلوی نے کہا خمائص خمیصہ کی جمع ہے اس کے معنی سیاہ کمبل ہیں جو مربع ہوتا ہے۔ اس میں صوف یا خز کے پھول ہوتے ہیں۔ بعض علماء نے کہا خمیصہ کا یہ نام صرف اس لئے ہے کہ وہ سیاہ علمدار ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ نے کہا یہ سلف صالحین کا لباس ہے۔

۶۲۴۱ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض موت نازل ہوئی تو آپ چہرہ انور پر سیاہ کمبل ڈالتے جب دم گھٹنے لگتا تو اس کو چہرۂ انور سے ہٹا دیتے۔ حضور نے فرمایا حالانکہ آپ اسی

Marfat.com

۶۳۴۲ ـــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَّإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ

۶۳۴۳ ـــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَّهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلٰى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلٰى أَبِي جَهْمٍ

حال میں تھے ۔یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو اُنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ اس فعل سے جو اُنہوں نے کیا صحابہ کو ڈراتے تھے

۶۳۴۱ ـــ شرح : ایک قول یہ ہے کہ انہوں نے اپنی نبیوں کی قبروں کو قبلہ بنا لیا اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے ۔سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ حضور کی قبر شریف کو ایسا نہ بنائیں (حدیث : ۱۲۵۲ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۳۴۲ ـــ ترجمہ : ابو بردہ نے کہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس چادر اور گاڑھا تہبند لائیں اور فرمایا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو کپڑوں میں وفات پائی ۔

۶۳۴۳ ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کالے کمبل جس پر گلکاری تھی میں نماز پڑھی حضور ؐ نے اس کے نقش و نگار کو ایک نگاہِ پاک سے دیکھا جب سلام پھیرا تو فرمایا میری اس خمیصہ کو ابو جہم کے پاس لے جاؤ کیونکہ اس نے مجھے نماز میں مشغول کیا ہے۔ ابوجہم بن حذیفہ بن غانم جو بنی عدی بن کعب سے ہیں کی بنائی ہوئی انبجانیہ چادر لے آؤ ۔

۶۳۴۳ ـــ شرح : کمبل میں نقش و نگار ہو تو اسے خمیصہ کہتے ہیں ، ورنہ انبجانیہ چادر لے آؤ۔ (حدیث : ۳۶۸ ج : ۱ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ
ابْنِ غَانِمٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ

بَابُ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

۶۳۴۴ ـــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ

باب نمازی کا اپنے پر چادر لپیٹنا

اشتمالِ صمّاء وہ ہے کہ آدمی اپنا کپڑا اپنے جسم پر لپیٹ لے اور اس کا کوئی کنارہ نہ اُٹھائے۔ اس کو صمّاء اس لئے کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو کپڑے میں بند کر دیتا ہے اور اُن کے نکلنے اور حرکت کرنے کو روک دیتا ہے جیسے سخت پتھر میں کوئی سوراخ وغیرہ نہیں ہوتا اسے صخرہ صمّاء" کہتے ہیں۔ بعض نے یہ معنی ذکر کئے ہیں کہ آدمی ایک کپڑے میں لپٹا ہو پھر ایک کنارہ اُٹھا کر کندھے پر کر دے اور اس کی شرمگاہ برہنہ ہو۔

۶۳۴۴ ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا اور دو نمازوں سے منع فرمایا فجر کے بعد حتی کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کے بعد حتی کہ سورج غروب ہو جائے اور ایک کپڑے میں گھوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا جبکہ اس کی شرمگاہ پر اس کے اور آسمان کے درمیان کوئی شے نہ ہو اور اشتمالِ صمّاء سے منع فرمایا (حدیث ۳۶۳ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

۶۳۴۵ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ
الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ
بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى
الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذَلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ
وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَانِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ
عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ
بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

۶۳۴۵ — ترجمہ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور خرید و فروخت کی دو قسموں سے منع فرمایا، چنانچہ ملامسہ اور منابذہ بیع سے منع فرمایا۔ ملامسہ بیع یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے ہاتھ سے دن یا رات میں دوسرے کی طرف کپڑا پھینک دے اور اس کو الٹ پلٹ کر دیکھنا صرف یہی ہو۔ منابذہ بیع یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف اپنا کپڑا پھینکے اور دوسرا آدمی اس کی طرف اپنا کپڑا پھینکے اور یہ ان کے دیکھنے اور رضامندی کی طرف بیع ہوتی تھی۔ دو لباسوں سے حضرت نے منع فرمایا ان میں سے ایک اشتمال صما ہے وہ یہ کہ آدمی اپنا کپڑا اپنے ایک کندھے پر ڈالے اور اس کی دوسری طرف ننگی ہو اس پر کپڑا نہ ہو۔ دوسرا لباس احتباء ہے وہ یہ گھوٹ مار بیٹھے اور اس کی شرمگاہ پر کوئی شئی نہ ہو۔

(حدیث ۳۶۲ ج : ۱ اور حدیث ۵۶۲ ج : ۱ و حدیث : ۲۰۱۴ ج : ۳ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ الْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

٦٣٤٦ — حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبْسَتَیْنِ اَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الواحد لیس علٰی فرجه منه شیٔ وَاَنْ یَّشْتَمِلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی اَحَدِ شِقَّیْهِ وَعَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

٦٣٤٧ — حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ

باب ایک کپڑے میں گھوٹ مار کر بیٹھنا

٦٣٤٦ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا (ایک یہ کہ) کوئی آدمی ایک کپڑے میں گھوٹ مارے جبکہ اس کی شرمگاہ پر کوئی شئ نہ ہو (دوسرے یہ کہ) ایک کپڑا اس طرح پہنے کہ اس کے ایک مونڈھے پر کوئی شئ نہ ہو اور بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا (حدیث ع ٥٢٤٢)

٦٣٤٧ — ترجمہ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں گھوٹ مارنے جبکہ اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو سے منع فرمایا۔

Marfat.com

بَابُ الْخَمِيصَةِ السَّوْدَاءِ

۶۳۴۸ــ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ أَنْ نَكْسُوَ هٰذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهْ وَسَنَاهْ بِالْحَبَشِيَّةِ

باب کالے رنگ کا کمبل

۶۳۴۸ــ ترجمہ : ام خالد بنت خالد نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے لائے گئے جن میں چھوٹا سا کالا کمبل بھی تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کس کو دیکھتے ہو کہ اسے ہم یہ پہنائیں۔ لوگ خاموش رہے تو حضور نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ ام خالد کو لایا گیا جبکہ اسے اٹھایا ہوا تھا۔ حضرت نے اپنے دست اقدس سے خمیصہ کو پکڑا اور اس کو پہنایا اور فرمایا اس کو پرانا کرو اور بوسیدہ کرو۔ اس کمبل میں نقش ونگار، سبز یا زرد تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام خالد یہ خمیصہ بہت اچھی ہے۔ سناہ حبشیوں کی لغت میں بمعنی حسن ہے۔

۶۳۴۸ــ شرح : ام خالد کمسن تھیں اس لئے انہیں اٹھا کر حضور کے پاس لایا گیا۔ بایں ہمہ وہ عاقلہ تھی اور حضور کا کلام سمجھتی تھی۔ اس لئے فرمایا یہ کمبل پرانا کرو اور بوسیدہ کرو۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حبشی کلمات استعمال کرنے میں ام خالد سے انس کرنا مقصود تھا کیونکہ ام خالد حبشہ کی زمین میں پیدا ہوئی تھی (کرمانی)

(حدیث : ۲۸۶۴ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۳۴۹ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ

بَابُ الثِّيَابِ الْخُضْرِ

۶۳۵۰ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ

۶۳۴۹ــ ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب اُم سُلیم نے بچّہ کو جنم دیا تو مجھے کہا : اے انس! اس بچّہ کو دیکھو یہ کوئی چیز نہ کھانے پائے حتیٰ کہ صبح اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس لے جاؤ حضور اسے گھٹی دیں میں صبح کے وقت اس کو لے گیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم باغ میں تھے اور آپ کالا کمبل حریثیہ پہنے ہوئے تھے۔ حالانکہ آپ اونٹوں کو داغ لگا رہے تھے جو فتح مکہ میں آپ کے پاس آئے تھے۔

۶۳۴۹ــ شرح : خمیصہ کالا کمبل ہے حریثیہ حریث طرف منسوب ہے جو قبیلہ قضاعہ کا ایک شخص ہے۔ کرمانی نے کہا : حونکیہ بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ حونکی کی طرف منسوب ہے۔ حونکی چھوٹا سا آدمی ہے یعنی کالا کمبل چھوٹا سا تھا۔ بعض نسخوں سے صحیح کہا ہے بعض نسخوں میں حوتیہ مذکور ہے۔ حوت قبیلہ کا نام ہے یا حُوت یعنی مچھلی سے تشبیہ ہے، کیونکہ اس میں لمبے خطوط تھے۔ بعض نسخوں میں جونیہ ہے۔ جون قبیلہ کی طرف منسوب ہے یا اس کا رنگ سیاہ و سفید تھا، کیونکہ جون لفظ اور ابیض میں مشترک ہے (کرمانی)

Marfat.com

فَشَكَتْ إِلَيْهَا وَأَرَتْهَا خُضْرَةً بِجِلْدِهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَلْقَى
الْمُؤْمِنَاتُ لَجِلْدُهَا أَشَدُّ خُضْرَةً مِنْ ثَوْبِهَا قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدْ أَتَتْ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ
وَاللّٰهِ مَا لِيَ إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنَّ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي مِنْ هٰذِهِ
وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبَتْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَنْفُضُهَا
نَفْضَ الْأَدِيمِ وَلٰكِنَّهَا نَاشِزٌ تُرِيدُ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكِ لَمْ تَحِلِّي لَهُ أَوْ لَمْ تَصْلُحِي لَهُ حَتّٰى يَذُوقَ
مِنْ عُسَيْلَتِكِ قَالَ وَأَبْصَرَ مَعَهُ ابْنَيْنِ لَهُ فَقَالَ بَنُوكَ هٰؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ
قَالَ هٰذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللّٰهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ
الْغُرَابِ بِالْغُرَابِ

ظہر کے معنی اونٹ ہیں کیونکہ وہ اپنی پشتوں پر بوجھ اُٹھاتے ہیں۔ سیّدعالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو اس لئے داغتے تھے کہ دوسرے اونٹوں سے ممتاز رہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدعالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت متواضع تھے اور اپنے ہاتھوں سے کام کرتے تھے اور مسلمانوں کے مصالح میں بھی مصروف ہوتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نومولود بچہ کو گھٹی دینا مستحب ہے اور نیک لوگوں سے گھٹی دلوانی چاہیئے تاکہ اس کے پیٹ میں سب سے پہلے نیک لوگوں کا تھوک جائے۔

باب سبز کپڑے

٦٣٥٠— ترجمہ : عکرمہ سے روایت ہے کہ رفاعہ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو اس سے

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی نے نکاح کرلیا۔ اس نے ام المؤمنین سے شکایت کی اور انہیں اپنے چمڑے پر سبزی دکھائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے عادۃً عورتیں ایک دوسری کی مدد کیا کرتی ہیں۔ ام المؤمنین نے فرمایا میں نے اس چیز کی مثل نہیں دیکھی جو مومن عورتیں اپنے شوہروں سے تکلیف پاتی ہیں؛ البتہ اس عورت کا چمڑا اس کے سبز دوپٹے سے زیادہ سبز ہے۔ راوی نے کہا عبدالرحمٰن نے سُنا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی ہے۔ وہ بھی اپنے ساتھ اپنے دو بیٹے لے کر آئے جو پہلی بیوی سے تھے۔ اس عورت نے کہا بخدا! اس کی طرف سے کوئی گناہ نہیں مگر جو چیز اس کے پاس ہے (آلۂ جماع) مجھے اس سے زیادہ بے نیاز نہیں کرتا اور اپنے کپڑے سے ایک کنارہ پکڑا عبدالرحمٰن نے کہا بخدا یارسول اللہ! یہ جھوٹ بولتی ہے میں اسے خوب ملتا ہوں جیسے چمڑا ملا جاتا ہے (قوت کے ساتھ اس سے جماع کرتا ہے) لیکن یہ نافرمان رفاعہ کی خواہش کرتی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا ہی ہے تو اس کے لئے تو حلال نہیں یا اس کے لئے نکاح کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ حتی کہ وہ تیرا شہد چکھے پھر عبدالرحمٰن نے حضور کو اپنے دو بیٹے دکھائے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے بیٹے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وہ بات ہے جو تو گمان کرتی ہے۔ بخدا! وہ اس کے ساتھ کوّے کی کوّے سے مشابہت سے زیادہ مشابہ ہیں۔

۶۲۵۰ــــ شرح: رفاعہ بکسر الراء ابن شموال قرظی بنی قریظہ کے قبیلہ سے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے رفاعہ کی بیوی کا نام تمیمہ بنت وہب ذکر کیا ہے۔ اس کا دوسرا شوہر عبدالرحمٰن ابن زَبیر بفتح الزاء وکسر الباء ہے۔ وہ بھی بنی قریظہ کے قبیلہ سے ہیں۔ زَبیر غزوہ بنی قریظہ میں قتل ہو گیا تھا۔

لَجِلْدُہٗ ،، کا لام مفتوح تاکید کے لئے ہے۔ قولہ الا ان ما معہ ،، یعنی اس کا آلۂ جماع کمزور ہے میری شہوت دفع نہیں کرتا۔ اُس نے کپڑے کے کنارے سے اس کے قصور کی طرف اشارہ کیا۔

قولہ ھُدبَۃ ،، یہ کپڑے کا کنارہ ہے جو بُنا ہُوا نہیں ہوتا۔ اسے آنکھ کی پلک سے تشبیہ دی گئی ہے۔

قولہ انی انفضھا ،، نفض سے ماخوذ ہے۔ اس سے کمال قوتِ مباشرت کی طرف اشارہ کیا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفاعہ کی بیوی سے فرمایا وہ تمہارا شہد چکھے جب اس کا آلۂ تناسل کپڑے کے کنارے کی طرح تھا تو وہ اس کا شہد کیسے چکھ سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ باریک اور چھوٹا ہونے میں ھُدبہ کی مانند تھا بالکل جماع سے قاصر نہ تھا اس کی دلیل اس کے دو بیٹے ہیں جو اس کے ساتھ آتے تھے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع حدیث ہے کہ عُسَیلہ جماع ہے۔ شہد کی لذت اور حلاوت میں اس سے تشبیہ دی ہے تحلیل کے لئے نکاح ثانی میں انزال شرط نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کی نافرمانی پر شوہر اس کو پیٹ سکتا ہے۔ اگر ضرب شدید سے اس کا چمڑا متاثر ہو اس میں کچھ حرج نہیں۔ نیز یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اگر عورتوں کے شوہران کی حاجت پُوری نہ کرسکیں تو وہ حاکم کے پاس اس کو طلب کرواسکتی ہیں اس میں کوئی عار و ننگ نہیں۔ جب شوہر پر اس قسم کا دعویٰ کیا جائے تو وہ اپنی قوت کی خبر دے سکتا ہے۔ واللہ اعلم!

www.muhammadian.net

Marfat.com

بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ

۶۳۵۱ـــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمِيْنِهٖ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يَوْمَ اُحُدٍ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

باب سفید کپڑے

سفید کپڑے فرشتوں کا لباس ہے جنہوں نے جنگِ اُحد میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی سفید لباس پہنتے تھے اور اس کی ترغیب دلاتے تھے اور اس میں اموات کی تکفین کا حکم فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روائت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنو یہ تمہارے لئے بہترین لباس ہے۔ اس میں اپنے اموات کو کفن پہناؤ،،

(ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، ذکرہ عینی)

۶۳۵۱ـــ ترجمہ : سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں اور دائیں دو آدمی دیکھے جنہوں نے اُحد کی جنگ میں سفید لباس پہنے ہُوا تھا۔ میں نے ان کو اس سے پہلے اور بعد نہیں دیکھا۔

۶۳۵۱ـــ شرح : یہ دو آدمی جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام تھے وہ مردوں کی شکل میں تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں نے جنگ بدر کے سوا اور جنگوں میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگیں لڑی ہیں۔

www.muhammadah.net

Marfat.com

۶۳۵۲ — حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ اَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِىْ ذَرٍّ وَكَانَ اَبُوْذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَ الْمَوْتِ اَوْ قَبْلَهُ اِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلُ

۶۳۵۲ — **ترجمہ** : ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر آیا جبکہ حضور پر سفید کپڑا تھا اور آپ آرام فرما رہے تھے۔ میں پھر دوبارہ حاضر ہُوا، حالانکہ آپ بیدار ہو چکے تھے۔ حضور نے فرمایا جو کوئی آدمی لا الہ الا اللہ کہے پھر اسی پر فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ اُس نے زناء اور چوری کی ہو فرمایا اگرچہ زناء اور چوری کی ہو پھر میں نے عرض کیا اگرچہ زناء اور چوری کی ہو فرمایا اگرچہ زناء اور چوری کی ہو پھر میں نے عرض کیا اگرچہ زناء اور چوری کی ہو فرمایا اگرچہ زناء اور چوری کی ہو ابوذر کی ناک خاک آلود کرنے پر۔ ابوعبداللہ بخاری نے کہا یہ حکم اس وقت ہے جبکہ موت کے وقت یا اس سے پہلے تائب او، "دم ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو اس سے پہلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۶۳۵۲ — شرح : حدیث کا معنی یہ ہے کہ جو کوئی توحید پر فوت ہو جائے وہ جنت

Marfat.com

میں داخل ہوگا اگرچہ کبائر کا ارتکاب کرتا رہا ہو وہ دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ اس میں خوارج اور معتزلہ کا رد ہے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ جو کوئی کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہوا مرجائے اور توبہ نہ کی ہو تو وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کبیرہ کے مرتکب سے ایمان مسلوب نہیں ہوتا اور کبیرہ گناہ کرنے سے اس کے نیک اعمال ضائع نہیں ہوتے وہ بہرحال جنت میں داخل ہوگا اگرچہ سزا بھگتنے کے بعد ہو وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا۔ حدیث میں زنا اور چوری کو ذکر کیا ہے کیونکہ معاصی کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے اور وہ زنا ہے۔ دوسرے وہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے وہ چوری وغیرہ ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ نے از روئے استبعاد تکرار کیا کہ کبائر کے مرتکب کا جنت میں داخل ہونا عظیم امر ہے اور ہر مرتبہ وہی سُنا جو حضور نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ آخر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جانے پر بھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار پوچھا اس سے واضح ہوتا ہے کہ معاذ اللہ انہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر تصدیق میں توقف تھا، حالانکہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں اُن سے یہ استبعاد ناممکن ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ابوذر کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان جو اعمال میں جدّوجہد کرتے ہیں۔ یہ حدیث سُن کر ان سے تکاسل اور تہاون کا احتمال تھا اگرچہ یہ کلمہ عین ایمان ہے، لیکن اعمال حسنہ سے ایمان روشن ہوتا ہے اور بہشت میں درجات کا حصول، فرائض، واجبات، مستحبات کرنے اور ترک معصیات اور منہیات سے اجتناب پر موقوف ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ حکم کہ اس کلمہ کا قائل بہشت میں داخل ہوگا اس سے مراد یہ ہے کہ موت کے وقت یا موت سے پہلے تائب یا نادم ہو، لیکن یہ حکم بظاہر حدیث کے مخالف ہے؛ کیونکہ اگر توبہ شرط ہوتی تو حضور یہ نہ فرماتے اگرچہ زنا اور چوری کی ہو بظاہر حدیث کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص بھی جب حالتِ اسلام میں مرجائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ دوزخ میں داخل ہونے سے پہلے یا دوزخ میں داخل ہونے کے بعد داخل ہو۔ تمام اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ یہ حکم حقوقِ خدا میں ہے، لیکن حقوق العباد میں ضروری ہے کہ وہ ادا کرے یا اللہ تعالیٰ صاحب حق کو کسی طرح راضی کر دے اور وہ شخص جو گناہ پر اصرار کرتا ہوا مرجاتے اور توبہ نہ کی ہو وہ شخص اللہ کی مشیت پر ہے اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اگر چاہے تو معاف کر دے۔ (قسطلانی)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرِ مَا يَجُوْزُ مِنْهُ

٦٣٥٣ــ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمٰنَ النَّهْدِيَّ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فِيْمَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ يَعْنِي الْاَعْلَامَ

٦٣٥٤ــ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِي عُثْمٰنَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ

باب ریشم پہننا اور مردوں کے لئے اس کو بچھانا اور جس قدر وہ جائز ہے

٦٣٥٣ــ ترجمہ : ابو عثمان نہدی نے کہا ہمارے پاس عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط آیا جبکہ ہم آذربیجان میں عتبہ بن فرقد کے ہمراہ تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم استعمال کرنے سے منع فرمایا مگر اتنی مقدار میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا جو انگوٹھے سے

www.muhammadilah.net

Marfat.com

۶۳۵۵ــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَمْ يَلْبَسْ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ وَأَشَارَ أَبُوْ عُثْمٰنَ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى

متصل ہیں (سبابہ اور وسطیٰ) راوی نے کہا جو کچھ ہمیں علم ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے نقش و نگار مراد لئے ہیں۔

۶۳۵۴ــ ترجمہ : ابوعثمان نے کہا ہمیں عمر فاروق نے خط لکھا جبکہ ہم آذربیجان میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر اس کی مقدار جائز ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انگلیوں سے اشارہ کرکے بیان فرمایا زہیر نے سبابہ اور وسطیٰ کو اٹھا کر بتایا۔

۶۳۵۵ــ ترجمہ : ابوعثمان نے کہا ہم عتبہ کے ساتھ تھے انہیں عمر فاروق نے خط لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم نہیں پہنتا مگر وہ شخص پہنتا ہے جو آخرت میں ریشم سے کچھ نہ پہنے گا۔ ابوعثمان نے اپنی دو انگلیوں مسبحہ اور وسطیٰ سے اشارہ کیا۔

شرح : پہلی احادیث کے مطابق ابوعثمان نے اشارہ کیا کہ مسبحہ اور وسطیٰ کی مقدار
۶۳۵۳ــ کے مطابق ریشم جائز ہے۔ مسبحہ اور سبابہ انگوٹھے سے ملنے والی
۶۳۵۴ــ انگلی ہے اس کو سبابہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ لوگ سب و شتم کے وقت
۶۳۵۵ــ اس سے اشارہ کرتے ہیں اور مسبحہ اس لئے کہ اس کے ساتھ نمازی اللہ تعالیٰ کی
توحید و تنزیہہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ مردوں کے لئے ریشم کی تحریم میں حکمت یہ ہے کہ اس میں فخر و مباہات اور عورتوں سے مشابہت پائی جاتی ہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت کرنے پر لعنت فرمائی ہے سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پہننے میں کفار سے مشابہت ہے جبکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ریشم کافروں کے لئے دنیا میں ہے ہمارے لئے آخرت میں ہے "

جمہور علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ریشم مردوں کے لئے حرام ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ بعض روایات کے مطابق چار انگلیوں کی مقدار ریشم جائز ہے بشرطیکہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں کھلی نہ ہوں۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عمامہ میں چار انگلیوں کی مقدار چاندی کی گلکاری جائز ہے اور سونے کی مکروہ ہے۔

Marfat.com

۶۳۵۶ — حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ
اَبِي حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ
فَاسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ
اِنِّيْ لَمْ اَرْمِهٖ اِلَّا اَنِّيْ نَهَيْتُهٗ فَلَمْ يَنْتَهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحَرِيْرُ وَالدِّيْبَاجُ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ ۶۳۵۷ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

۶۳۵۶ — ترجمہ : ابن ابی لیلی نے کہا حضرت حذیفہ بن یمان مدائن میں تھے۔ انہوں نے پانی طلب کیا تو ایک زمیندار چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ حذیفہ نے اس کو پھینک دیا اور کہا میں اس کو اس لئے پھینکتا ہے کہ میں نے اس کو منع کیا تھا اور یہ نہیں رکا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا، چاندی، ریشم اور دیباج دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور تمہارے لئے یہ آخرت میں ہیں۔

۶۳۵۶ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اشیاء کا استعمال مردوں کے لئے حرام ہے۔ اس سے بعض نے یہ استدلال کیا کہ ریشم وغیرہ عورتوں کے لئے بھی حرام ہے! کیونکہ چاندی کے برتن میں پانی پینا مردوں اور عورتوں کے لئے حرام ہے لہٰذا ریشم بھی حرام ہے لیکن یہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ عورتوں کے لئے سونا اور ریشم کی اباحت میں روایات مذکور ہیں؛ چنانچہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہے عورتوں کے لئے جائز ہے۔

۶۳۵۷ — ترجمہ : عبدالعزیز نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا کہ شعبہ نے کہا کیا انس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے؟ انھوں نے بطورِ سختی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا جو کوئی مرد ریشم دنیا میں پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہ پہنے گا۔

www.muhammadanism.net

Marfat.com

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مٰلِكٍ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَدِيْدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْاٰخِرَةِ

٦٣٥٨ — حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

٦٣٥٩ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ ذِبْيَانَ خَلِيْفَةَ بْنِ كَعْبٍ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ لَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا

٦٣٥٧ — شرح : یعنی شعبہ نے کہا میں نے عبدالعزیز سے کہا کیا انس بن مالک نے ریشم کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے ؟ عبدالعزیز نے سخت غصّہ سے فرمایا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ غصّہ کا سبب یہ تھا کہ یہ سوال کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

٦٣٥٨ — ترجمہ : ثابت نے کہا میں نے ابن زبیر کو خطبہ بیان کرتے ہوئے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دُنیا میں ریشم پہنے گا وہ اسے آخرت میں نہ پہنے گا۔

٦٣٥٩ — ترجمہ : ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عمر فاروق کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دُنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت

Marfat.com

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ قَالَتْ مُعَاذَةُ اَخْبَرَتْنِيْ اُمُّ عَمْرٍو بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۶۳۶۰ — **حَدَّثَنِيْ** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَرِيْرِ فَقَالَتْ ائْتِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْحَفْصٍ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَاخَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ اَبُوْحَفْصٍ

میں اسے نہیں پہنے گا۔ امام بخاری نے کہا ابو معمر نے کہا ہم سے عبدالوارث نے یزید سے بیان کیا کہ معاذہ نے کہا مجھے اُمّ عمرو بن بنت عبداللہ نے خبر دی کہ میں نے عبداللہ بن زبیر سے سُنا اُنھوں نے عمر فاروق سے اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سُنا ،،

۶۳۵۹ — شرح : قولہ قال لنا معمر ،، یہ ابن زبیر کا عمر فاروق سے روائت کا دُوسرا اسناد ہے۔

اسماء رجال : علی بن جعد جوہری بغدادی ہیں۔ بخاری نے کہا وہ رجب کے آخر میں ۲۳۰ ہجری میں بغداد میں فوت ہوئے۔ (۲) ابوذبیان کا نام خلیفہ بن کعب ہے وہ تمیمی بصری ہیں۔ نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ (۳) ابو معمر کا نام عبداللہ بن عمر ابن حجاج یہ امام بخاری کے شیخ بطریق مذاکرہ ہیں، کیونکہ امام نے اُن سے حدثنا کے لفظ سے روائت نہیں کی ع۴ عبدالوارث وہ ابن سعید ہیں ع۵ یزید یشک ہیں، ایک سو تیس ہجری

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ وَقَصَّ الْحَدِیْثَ

بَابُ مَسِّ الْحَرِیْرِ مِنْ غَیْرِ لُبْسٍ

وَیُرْوٰی فِیْہِ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۶۳۶۱ — حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ

کو مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے ع ۶ معاذہ بنت عبداللہ عدویہ بصریہ ہیں اور ع ۷ ام عمرو بنت عبداللہ ابن زبیر ہیں رضی اللہ عنہم "

۶۳۶۰ — ترجمہ : عمران بن حطان نے کہا میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ریشم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا ابن عباس کے پاس جاؤ ان سے پوچھو میں نے ابن عباس سے پوچھا تو انہوں نے کہا ابن عمر سے پوچھ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے ابو حفص یعنی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم تو دنیا میں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ میں نے کہا سچ فرمایا ابو حفص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں کہا عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم سے حرب نے یحیٰی سے بیان کیا کہ مجھے عمران نے خبر دی اور پوری حدیث بیان کی۔

۶۳۶۰ — شرح : آخرت میں حصہ سے مراد یہ ہے کہ اسے آخرت میں ریشم نصیب نہ ہوگا۔ عمران بن حطان سدوسی ہے۔ خارجیوں کا رئیس اور ان کا شاعر تھا اسی نے حضرت علی علیہ السلام کے قاتل ابن ملجم کی تعریف مشہور ابیات سے کی تھی۔ اگر سوال پوچھا جائے کہ حضرت علی علیہ السلام کے قاتل کے مداح کا قول کیسے قبول کیا جائے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مؤلف نے اپنے قاعدہ کے مطابق اس کو ذکر کیا ہے کہ بدعتی جب صادق اور متدین ہو تو اس سے وہ روایت کرتے ہیں۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس کی حدیث ذکر کرنے میں بخاری کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ مسلم نے اس کی حدیث ذکر نہیں کی یہ صادق اور متدین کیسے ہو سکتا ہے، حالانکہ اس نے ابن ملجم کی مدح میں فحش جھوٹ بولا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام جیسے جلیل القدر صحابی کے قتل پر کیسے خوشی ہو سکتی ہے اور ان کے قاتل کی مدح کیسے جائز ہے؟

www.muhammadiah.net

Marfat.com

Marfat.com

اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اُهْدِیَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ
حَرِیْرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمَسُہٗ وَنَتَعَجَّبُ مِنْہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ھٰذَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنَادِیْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی
الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنْ ھٰذَا بَابُ افْتِرَاشِ الْحَرِیْرِ وَقَالَ عَبِیْدَۃُ ھُوَ کَلُبْسِہٖ

باب جس نے ریشم کو پہننے کے بغیر مس کیا

اس میں زُبیدی، زُہری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روائت کی ،،

۶۲۶۱ — ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو ریشمی کپڑا نذرانہ پیش کیا گیا۔ ہم اسے چھوتے اور اس سے تعجب کرتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا اس سے تم تعجب کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

۶۲۶۱ — شرح : حضرت سعد بن معاذ اوسی انصار کے سردار تھے اسی لئے ان کو خصوصاً ذکر کیا ہے اور ریشم کو چھونے والے بھی انصار تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے رومال ذکر کئے، کیونکہ عموماً ان سے پسینہ صاف کیا جاتا ہے ہاتھ پونچھے جاتے ہیں اور اس کی طرف نگاہِ احترام نہیں اٹھتی جب سعد کے رومال قابل ستائش ہیں تو اس کے علاوہ دوسرا لباس بطریق اَولیٰ قابل ستائش ہوگا۔

(حدیث ۳۵۵۸ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

باب ریشم بچھانا

اور عَبیدہ نے کہا ریشم کو بچھانا پہننے کی مانند ہے (لہٰذا حرمت میں دونوں مساوی ہیں)

www.muhammadan.net

Marfat.com

٦٣٦٢ — حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ

بَابُ لُبْسِ الْقَسِّيِّ

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قُلْنَا لِعَلِيٍّ مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا حَرِيرٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْأُتْرُجِّ

٦٣٦٢ — ترجمہ : حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں پینے اور ان میں کھانے سے منع فرمایا اور حریر اور دیباج پہننے اور حریر پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا

٦٣٦٢ — شرح : اس حدیث سے مالکیہ اور شافعیہ نے ریشم پر بیٹھنے کی تحریم پر استدلال کیا۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جائز کہا ہے۔ ابن ماجشون، بعض شوافع اور عبدالعزیز بن ابی سلمہ بھی یہی کہتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ مسعر نے راشد مولی بنی تمیم سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس میں ریشمی بچھونا دیکھا انہوں نے مذکورہ حدیث کا جواب یہ دیا کہ اس میں لفظ "نھیٰ" میں صراحتًہ حریر کی تحریم نہیں ہوسکتا ہے کہ نہی پہننے اور بچھونے دونوں کے مجموعہ سے ہو صرف تنہا جلوس سے نہ ہو۔ نیز جلوس لُبس نہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے قُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ "، یعنی انس نے کہا میں اپنی چٹائی کی طرف گیا جو زیادہ دیر بچھانے سے سیاہ ہو چکی تھی۔ اس میں لبس کا اطلاق جلوس پر ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ لمبا زمانہ استعمال کے باعث وہ سیاہ ہوگئی تھی کیونکہ ہر شئ کا لبس اس کے اعتبار سے ہوتا ہے (عینی)

www.muhammadilibrary.net

وَالْمِيْثَرَةُ كَانَتِ النِّسَآءُ يَصْنَعْنَهُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَمْثَالَ الْقَطَائِفِ يُصَفِّفْنَهَا وَقَالَ جَرِيْرٌ عَنْ يَزِيْدَ فِيْ حَدِيْثِهِ الْقَسِّيَّةُ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيْهَا الْحَرِيْرُ وَالْمِيْثَرَةُ جُلُوْدُ السِّبَاعِ

۶۳۶۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ ابْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالْقَسِّيِّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَوْلُ عَاصِمٍ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ فِي الْمِيْثَرَةِ

باب قسّی پہننا

عاصم نے ابوبردہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا قسیّہ کیا شئی ہے انہوں نے کہا یہ کپڑے جو شام یا مصر سے ہمارے پاس آتے تھے ان میں اترنج کی طرح ریشمی دھاریاں بنی ہوتی تھیں میثرہ وہ کپڑا ہے جو عورتیں شوہروں کے لئے زرد رنگ کی چادروں کی طرح بناتی تھیں ان کو سواری پر شوہروں کے نیچے بچھاتی ہیں۔ جریر نے یزید سے اپنی حدیث میں کہا۔ قسیّہ،، دھاری دار کپڑے ہیں جو مصر سے لائے جاتے ہیں۔ ان میں ریشم ہوتا تھا اور میثرہ درندوں کی کھالیں ہیں۔ امام بخاری نے کہا عاصم کی روائت اکثر ہے۔

شرح : شور دریا کے کنارے ایک شہر ہے جسے قسی کہتے ہیں وہاں ریشمی دھاریدار کپڑے بنتے جاتے تھے۔ اب وہ ویران ہوچکا ہے۔ قولہ کانت النساء آہ ،، بعولہ بعل بمعنی شوہر کی جمع ہے۔ عورتیں زرد رنگ کی چادریں بناتی ہیں جنہیں ان کے شوہر سواری پر اپنے نیچے رکھتے ہیں۔ وہ ریشمی اور سوتی بھی ہوتی ہیں۔ قطائف قطیفہ بمعنی چادر کی جمع ہے یہ زرد یا سُرخ رنگ کی چادریں ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا میثر کی درندوں کی کھالوں سے تفسیر کرنا باطل ہے اور

www.muhammadilm.net

Marfat.com

بَابُ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكَّةِ

٦٢٦٤۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا

مشہور تفسیر جس پر محدثین کا اتفاق ہے کہ خلاف ہے۔ کرمانی نے کہا درندوں کی کھالیں ممنوع نہیں۔ قولہ "یُصَفِّرُنَہا"، تصفیر سے ہے۔ یصفونہا بھی روایت کی جاتی ہے۔ یعنی چادروں کو زین کے اوپر بچھاتے ہیں۔ عجمی لوگ اونٹوں کے کجاوں پر اپنے نیچے زرد یا سُرخ ریشمی یا سُوتی چھوٹی چادر بچھاتے ہیں۔

٦٢٦٣ — ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سُرخ میثرہ اور قسّی کپڑوں سے منع فرمایا۔

٦٢٦٣ — شرح : سرخ میثرہ جس سے منع کیا گیا ہے وہ دیباج یا ریشمی کپڑا ہے جسے عجمی لوگ سواریوں پر بچھاتے ہیں۔ ابو یعلی موصلی نے مسند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی قِسّی کپڑوں اور سُرخ میثرہ سے منع فرمایا۔

باب خارش کے باعث مردوں کے لئے ریشمی لباس پہننے کی رخصت ہے"

٦٢٦٤ — ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زُبیر بن عوام اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کو خارش کے سبب ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دی"

٦٢٦٤ — شرح : حدیث کے اطلاق سے یہی مفہوم ہے کہ سفر اور حضر میں عارضہ کے سبب ریشمی لباس پہننا جائز ہے۔ عارضہ خارش ہو یا جوئیں پڑ جائیں اسی طرح جہاد میں جائز ہے"

Marfat.com

بَابُ الْحَرِيْرِ لِلنِّسَآءِ

۶۳۶۵ـــ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَسَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ

باب عورتوں کے لئے ریشمی لباس

۶۳۶۵ـــ ترجمہ : علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی حُلّہ دی۔ ایک دن میں وہ پہن کر باہر نکلا تو میں نے حضور کے چہرہ انور میں غصہ کا اثر پایا تو اس کو اپنے گھر کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۶۳۶۵ـــ شرح : حلّہ تہبند اور چادر کا نام ہے۔ سِیَرا بکسر السین وفتح الیاء ہے اور آخر میں راء ممدودہ ہے۔ اصمعی نے کہا یہ ریشمی دھاری دار کپڑا ہے۔ حُلّۃٌ یہ اکثر تنوین پڑھتے ہیں اور سیراء اس کا عطف بیان ہے یا اس کی صفت ہے۔ خطابی نے کہا حُلّۃٌ سیَرآءُ ناقۃ عشرآءُ کی طرح ہے۔ بعض نے اضافت سے پڑھا ہے اور یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف ہے جیسے ثوب خز میں ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ ،، ایک دوسری روایت میں ہے ،، بین الفواطم ،، یعنی میں نے یہ تمہارے پاس اس لئے بھیجی تھی کہ اس کو فواطم میں تقسیم کر دو۔ فواطم فاطمہ کی جمع ہے اور وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ ہے۔

(حدیث ۸۴۸ - ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۳۶۶ — حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ ابْتَعْتَهَا تَلْبَسُهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ وَالْجُمُعَةِ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلٰى عُمَرَ حُلَّةً سِيَرَاءَ حَرِيرًا فَكَسَاهَا إِيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا

۶۳۶۷ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مٰلِكٍ أَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ

رضی اللہ عنہ کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ ہے ۔ (حدیث ۸۴۸ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۳۶۶ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حُلّہ سیراء فروخت ہوتی دیکھی تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اگر آپ یہ خرید لیں تو وفد کی آمد کے وقت جب وہ آپ کے پاس آئیں پہنا کریں اور جمعہ کے روز بھی پہنیں۔ حضورؐ نے فرمایا اس کو وہ پہنتا ہے جس کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا ، پھر اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق کی طرف حلّہ سیراء ریشمی بھیجا ۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے مجھے یہ دیا ہے ، حالانکہ میں نے آپ سے سُنا تھا کہ آپ اس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں جو فرما چکے ، پس سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہاری طرف صرف اس لیے یہ بھیجی تھی کہ اس کو فروخت کر دو یا کسی کو پہنادو۔ (حدیث : ۸۴۸ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۳۶۷ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ام کلثوم علیہا السلام بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی سُرخ چادر پہنے ہوئے دیکھا ۔

Marfat.com

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ وَالْبُسْطِ

۶۳۶۸ — حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبِثْتُ سَنَةً وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

۶۳۶۷ — شرح : سیدہ ام کلثوم علیہا السلام حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی رفیقہ حیات ہیں وہ سات ہجری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں وفات فرما گئی تھیں۔ ایک روایت میں سیدہ زینب علیہا السلام مذکور ہیں وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ ان کا ابوالعاص سے نکاح تھا جنگ بدر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ کو اپنے پاس بلوا لیا اور فتح مکہ میں ابوالعاص کے اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی طرف واپس بھیج دیا تھا اور تجدید نکاح نہ کی تھی وہ آٹھ ہجری کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں وفات فرما گئی تھیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا سیدہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا کیسے جائز تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت حضرت بالغ نہیں ہوئے تھے یا یہ واقعہ حجاب سے پہلے کا ہے؛ کیونکہ سیدہ ام کلثوم بدر کے روز وفات پا گئی تھیں اور حجاب امّ المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کے وقت نازل ہوا۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم!

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر لباس اور بچھونے میں آسانی کرتے تھے"

یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم لباس میں وسعت کرتے تھے۔ ایک قسم کے لباس پر اقتصار سے تنگی نہیں فرماتے تھے۔ بعض نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ نفیس لباس نہیں طلب کرتے تھے بلکہ جو بھی میسر ہوتا، اسی پر اکتفاء فرماتے تھے بسط کے معنی ہیں جس کو بچھا کر اس پہ بیٹھا جائے۔ بُسُط بساط کی جمع ہے۔

www.muhammadian.net

Marfat.com

تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَهَابُهُ فَنَزَلَ يَوْمًا
مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْاَرَاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ
ثُمَّ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعُدُّ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ وَ
ذَكَرَهُنَّ اللّٰهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذٰلِكَ عَلَيْنَا حَقًّا مِنْ غَيْرِ اَنْ نُدْخِلَهُنَّ
فِيْ شَيْءٍ مِنْ اُمُوْرِنَا وَكَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ امْرَأَتِيْ كَلَامٌ فَاَغْلَظَتْ
لِيْ فَقُلْتُ لَهَا وَاِنَّكِ لَهُنَاكِ قَالَتْ تَقُوْلُ هٰذَا لِيْ وَابْنَتُكَ تُؤْذِيْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا اِنِّيْ اُحَذِّرُكِ
اَنْ تَعْصِيَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَتَقَدَّمْتُ اِلَيْهَا فِيْ اَذَاهُ فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ
فَقُلْتُ لَهَا فَقَالَتْ اَعْجَبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتَ فِيْ اُمُوْرِنَا
فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَزْوَاجِهِ
فَرَدَّدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غَابَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُهُ اَتَيْتُهُ بِمَا يَكُوْنُ وَاِذَا غِبْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۶۳۶۸ — ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں ایک سال ٹھہرے رہا؛ حالانکہ میں چاہتا تھا کہ عمر فاروق سے اُن دو عورتوں سے متعلق پوچھوں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غلبہ کر لیا تھا میں اُن سے ڈرتا رہا ایک دن وہ سفر کے ایک مقام میں ٹھہرے اور پیلو کے درختوں میں چلے گئے جب اُن سے باہر آئے تو میں نے اُن سے دریافت کیا تو کہا وہ عائشہ اور حفصہ ہیں "رضی اللہ عنہا"، پھر کہا ہم جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کو کوئی شئی نہ شمار کرتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا تو ہم نے اپنے اُوپر اُن کا حق دیکھا لیکن اُن کو اپنے کسی معاملہ میں ان کو داخل نہ ہونے دیا (واقعہ یہ ہے) میرے اور میری بیوی کے درمیان کوئی بات ہو رہی تھی تو اُس نے سختی سے کلام کیا۔ میں نے اسے کہا تو اسی جگہ رہ (میرے پاس

www.muhammadiah.net

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ اَتَانِي بِمَا يَكُوْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ
لَهُ فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنَّا نَخَافُ اَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ
بِالْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا هُوَ اَجَاءَ
الْغَسَّانِيُّ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نِسَآءَهُ فَجِئْتُ فَاِذَا الْبُكَاءُ مِنْ حُجَرِهَا كُلِّهَا وَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلٰى بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيْفٌ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ
اِسْتَاذِنْ لِي فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ
قَدْ اَثَّرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَاْسِهِ مِرْفَقَةٌ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ
وَاِذَا اُهُبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرَظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَاُمِّ
سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ اُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ

نہ بیٹھ) اُس نے کہا تُم مجھے یہ کہتے ہو، حالانکہ تمہاری بیٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچاتی ہے۔ میں حفصہ کے پاس گیا اور اسے کہا میں تجھے اللہ اور اس کے رسُول کی نافرمانی کرنے سے ڈراتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت کے بارے میں پہلے حفصہ کے پاس گیا پھر ام سلمہ کے پاس گیا اور اس سے کہا تو اُس نے مجھے جواب دیا اے عمر تجھ پر تعجب کرتی ہوں کہ تو ہمارے کاموں میں دخل دیتا رہا ہے۔ اب باقی نہ رہا مگر یہ کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی بیویوں کے درمیان بھی دخل دینے لگے ہو۔ ام سلمہ نے بار بار یہ کہا (میری تردید کر دی) ایک انصاری آدمی تھا جب وہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غائب ہوتا اور میں حضور کے پاس حاضر ہوتا تو جو خبریں ہوتی ہیں اس کو خبردار کرتا تھا اور اگر میں جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غائب ہوتا اور وہ حاضر ہوتا تو

Marfat.com

٦٢٦٩ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار شاد ہوتے مجھے اُن سے خبردار کرتا تھا اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد و نواح کے تمام سلاطین آپ کے تابع ہوچکے تھے صرف شام میں غسان کا بادشاہ باقی رہ گیا تھا ہمیں ڈر تھا کہ وہ ہم پر حملہ کر دے گا۔ میں نے انصاری کو دیکھا جبکہ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ عظیم حادثہ ہوگیا ہے میں نے اسے کہا وہ کیا ہے کیا غسانی نے حملہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا اس سے بھی عظیم تر حادثہ رونما ہُوا ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔
میں جلدی سے مسجد نبوی میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تمام بیویوں کے گھروں سے رونے کی آوازیں سُنائی دیتی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالاخانہ میں تشریف فرما ہیں۔ اس کے دروازہ پر ایک خادم ہے میں اس کے پاس گیا اور کہا میرے لئے اجازت طلب کرو۔ حضور نے مجھے اجازت دے دی۔ میں بالاخانہ میں داخل ہُوا تو کیا دیکھتا ہُوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر تشریف فرما ہیں۔ اُس نے آپ کے پہلو میں نشان لگائے ہُوئے ہیں اور حضور کے سر مبارک کے نیچے کھال کا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہُوئی ہے اور چند کچی کھالیں لٹک رہی ہیں اور کیکر کے پتّے پڑے ہیں۔ میں نے حفصہ اور ام سلمہ کا واقعہ ذکر کیا جو میں نے انہیں کہا تھا تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ حضور انتیس (۲۹) روز بالاخانہ میں رہے پھر نیچے تشریف لے آئے۔

٦٢٦٨ — شرح: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ حضور کے نیچے چٹائی تھی جس نے آپ کے پہلو پر نشان لگا رکھے تھے۔ یہ نہایت ہی سادہ زندگی اور سادگی سے رہنا سہنا ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حضور نے طلاق نہ دی تھی تو یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا کہ طلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب یہ ہے کہ حضور نے ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ انصاری نے اپنے گمان سے

Marfat.com

فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدٌ لَهَا أَزْرَارٌ فِي كُمَّيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا

سے کہہ دیا ہے کہ حضور نے طلاق دے دی ہے۔ اُھُبٌ اِھاب یعنی خام چرم کی جمع ہے۔ قرظ درخت کے پتے ہیں جن کے ساتھ دباغت کرتے ہیں،، (حدیث ۲۳۰۵ ج: ۳ کی شرح میں دیکھیں)

۶۳۶۹ — **ترجمہ** : ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، حالانکہ آپ فرما رہے تھے :
لا الٰہ الا اللہ آج رات کس قدر فتنے نازل ہوئے ہیں کس قدر خزانے نازل ہوئے۔ کوئی ہے جو حجروں والیوں کو بیدار کرے۔ بہت سی عورتیں ہیں جو دُنیا میں پہنتی ہیں وہ قیامت میں ننگی ہوں گی۔ زُہری نے کہا ہند کی آستینوں میں اس کی انگلیوں کے پاس بٹن لگے ہوئے تھے۔

۶۳۶۹ — **شرح** : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس کلام سے زہری کا کیا مقصد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں حدیث کی سماعت کے ضبط کی طرف اشارہ ہے یا یہ مقصود ہے کہ ہند اپنا بدن ڈھانپنے میں مبالغہ کرتی تھیں یا اس طرف اشارہ ہے کہ ہند اس عضو کو بھی ڈھانپ رکھتی تھیں جو عادۃً ظاہر ہوتے ہیں جیسے کفِ دست کہ عادۃً اسے ڈھانپا نہیں جاتا۔ اس حدیث کو اس باب میں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات اور تمام مومن عورتوں کو باریک لباس جس سے جسم ظاہر ہو پہننے سے منع فرمایا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو عورتیں باریک لباس پہنتی ہیں جس میں بدن نظر آتا ہو اس کا عذاب اور عقوبت یہ ہے کہ وہ قیامت میں برہنہ ہوں گی۔

یہ ہند حارث کی بیٹی ہے اور معبد بن مقداد کی بیوی تھی۔ اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی ہند ہے وہ بنت امیّہ ہیں۔ حدیث شریف میں استفہام تعجب اور تعظیم کے معنی کو متضمن ہے یعنی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے بعد عنقریب فتنے نازل ہوں گے اور لوگوں کے لئے خزانے کھل جائیں گے۔ حضور نے رحمت کی تعبیر خزائن سے اور عذاب کی تعبیر فتنوں سے فرمائی؛ کیونکہ یہ عذاب کے اسباب ہیں۔ قولہ کَمْ کَاسِیَۃٍ عَارِیَۃٌ ،، یعنی باریک لباس جس میں بدن کا رنگ بھی نظر آئے پہننے والی عورتوں کو آخرت میں اس طرح عذاب دیا جائے گا کہ انہیں ذلیل و رسوا کرنے کے لئے برہنہ کیا جائیگا یا نفیس قیمتی لباس عورتیں آخرت میں نیکیوں سے خالی ہوں گی اس میں یہ اشارہ ہے کہ عورتوں کو قیمتی لباس پہن کر اسراف نہیں کرنا چاہئیے انہیں چاہیے کہ بقدر کفایت لباس پہنیں اور زائد مال اللہ کی راہ میں صدقہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۶۳۷۰ ـــ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُو هٰذِهِ الْخَمِيصَةَ فَأُسْكِتَ الْقَوْمُ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي مَرَّتَيْنِ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَلَمِ الْخَمِيصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ قَالَ إِسْحٰقُ حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ

کردیں۔ ہند بنت حارث کی آستینیں فراخ تھیں انہوں نے جسم کا کوئی حصہ ظاہر ہونے کے باعث آستینوں پر بٹن لگائے ہوئے تھے تاکہ اُن کے بدن سے کوئی حصہ ظاہر ہونے کے باعث حدیث میں مذکور وعید میں داخل نہ ہوں (حدیث ع۱۱۵ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

باب جو کوئی نیا لباس پہنے اِس کے لئے دُعاء کی جائے

۶۳۷۰ ـــ ترجمہ : اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

www.muhammadiyah.net

Marfat.com

بَابُ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ

۶۳۷۱ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

لیئے کپڑے لائے گئے جن میں ایک کالی چادر تھی۔ حضور نے فرمایا تم کس کے لئے دیکھتے ہو کہ ہم اسے یہ چادر پہنائیں لوگ خاموش رہے۔ حضور نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ تو مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ حضور نے اپنے دستِ اقدس سے اسے چادر پہنائی اور دو بار یہ دعاء فرمائی کہ اس کو پرانا کر، پھر حضور چادر کے نقش و نگار دیکھنے لگے اور اپنے دستِ اقدس سے اشارہ فرمایا اے امِ خالد یہ بہت اچھی ہے اے ام خالد یہ بہت اچھی ہے۔ حبشی زبان میں سنا کے معنی حسن ہیں۔ اسحاق نے کہا میرے گھر والوں سے ایک عورت نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ام خالد پر وہ چادر دیکھی ہے۔

۶۳۷۰ — **شرح** : قولہ رَأَتْہُ ،، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ام خالد طویل زمانہ زندہ رہی تھی۔ نیا کپڑا پہننے والے کے لئے دعاء کرنا مسنون ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق پر کپڑا دیکھا تو فرمایا: البس جدیدًا وعش حمیدًا ومت شہیدًا ،، نیا کپڑا پہنو زندگی محمود بسر کرو اور شہید فوت ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کفار بھی تعریف کرتے ہیں اور شہید ہوئے۔ ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

ابوداؤد اور ترمذی نے ابوسعید سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کا نام لے کر عمامہ یا قمیص یا چادر دعاء فرماتے: اے اللہ تیری حمد ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جس کے لئے بنایا گیا ہے اس کی خیر کا طالب ہوں میں تیرے ذریعہ اس کی شر سے پناہ چاہتا ہوں اور جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ترمذی نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث ذکر کی کہ جس نے نیا کپڑا پہنا اور کہا: اللہ کی حمد ہے جس نے مجھے کپڑا دیا کہ میں اس سے شرمگاہ ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ساتھ خوبصورتی ظاہر کرتا ہوں۔ پھر پرانا کپڑا صدقہ کر دے تو وہ زندگی اور موت

Marfat.com

بَابُ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ

۶۳۷۲ــ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَرْسٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ

باب مردوں کا زعفرانی رنگ کرنا

۶۳۷۱ــ ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ کرنے سے منع فرمایا۔

۶۳۷۱ــ شرح : ابن تین نے کہا یہ نہی جسم کے ساتھ خاص ہے اور کراہت پر محمول ہے کہ جسم پر زعفرانی رنگ کرنے میں تزئین اور رفاہت ہے جس سے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا چنانچہ ارشاد ہے: "اَلْبَذَاذَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ" سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ حدیث میں نہی تحریم کے لئے نہیں، کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ اُن پر زرد رنگ تھا تو حضور نے ان کو منع نہ فرمایا اور نہ ہی اس کے دھونے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ نہی محض کراہت کے لئے ہے تحریم کے لئے نہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ابو داؤد میں ہے کہ حضرت عمار نے کہا میں رات کو اپنے گھر آیا جبکہ میرے ہاتھوں پر زخم تھے تو میرے گھر والوں نے ہاتھوں پر زعفران لگا دیا۔ میں صبح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو حضور نے نہ تو سلام کا جواب دیا اور نہ ہی مرحبا فرمایا بلکہ فرمایا جاؤ اس کو دھو ڈالو میں نے دھو کر اثر بھی زائل کر دیا اور حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حضور علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور مرحبا بھی فرمایا اور فرمایا فرشتے کافر کے جنازہ پر خیر سے نہیں آتے اور نہ زعفران رنگ کرنے والے کے پاس آتے ہیں اور نہ ہی اس گھر میں آتے ہیں جہاں جنبی ہو اس کا جواب یہ ہے کہ ابو داؤد کی حدیث اگرچہ صحیح ہے لیکن یہ بخاری کی صحیح کا مقابلہ نہیں کر سکتی (عینی)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

۶۳۷۳ — حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَآءَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا وَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ

باب زعفران سے رنگا ہوا کپڑا

۶۳۷۲ ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مُحرِم کو ورس اور زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

۶۳۷۲ شرح : محرم یعنی احرام باندھنے والے کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کوئی احرام سے نہ ہو وہ زعفرانی رنگ کا کپڑا پہن سکتا ہے۔

ابن بطال مالکی نے کہا امام مالک رضی اللہ عنہ نے زعفرانی کپڑا حلال کے لئے جائز کہا ہے۔ انہوں نے فرمایا: احرام باندھنے والے شخص کے لئے زعفرانی کپڑا ممنوع ہے۔ امام شافعی اور علماء کوفہ اس کو محرم اور غیر محرم سب پر محمول کرتے ہیں لیکن عبداللہ بن عمر کی حدیث جو نعال سبتیہ کے باب میں مذکور ہے۔ اس سے زعفرانی کپڑے کا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زرد رنگ والا کپڑا پہنا کرتے تھے۔ حاکم نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ پر دو کپڑے تھے جو زعفران سے رنگے ہوئے تھے۔

(حدیث : ع ۱۴۵۰ ج : ۲ اور ع ۱۳۴ ج : ۱ کی شرح دیکھیں)

باب سرخ کپڑا

۶۳۷۳ ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد شریف درمیانہ تھا۔ میں نے آپ کو سرخ چادر میں دیکھا آپ سے خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

Marfat.com

بَابُ الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَآءِ

۶۳۷۴ — حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

۶۳۷۳ — شرح : جن احادیث میں سرخ کپڑا پہننے کا جواز نظر آتا ہے ان کی اسناد مستقیم نہیں (عینی) شیخ دہلوی نے کہا سرخ معصفر کپڑے سے مردوں کو منع کیا گیا ہے۔ اس کے سوا سرخ رنگ والا کپڑا اکثر فقہاء کے نزدیک ممنوع ہے جس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ حلّہ پہنا تھا یعنی ازار اور چادر سرخ پہنے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ اس میں سرخ غیر معصفر دھاگے تھے۔ خطابی نے کہا دھاگے تھے۔ خطابی نے کہا دھاگہ کو سرخ رنگ دے کر کپڑا بنا جائے تو وہ منع نہیں ممنوع وہ ہے جو بُننے کے بعد سرخ رنگ کیا جائے۔ لیکن صحیح قول یہ ہے کہ جس کپڑے میں سرخ کے علاوہ اور رنگ مثلاً سیاہ و سفید ہو تو حرج نہیں جن احادیث میں سرخ رنگ کا کپڑا پہننا مذکور ہے۔ اس کا محمل یہ ہے کہ اس میں سرخ لکیریں تھیں خالص سرخ نہ تھا۔ (حدیث ع ۳۷۱ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

باب ریشمی سرخ چادر

۶۳۷۴ — ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات امور کا حکم فرمایا بیمار پرسی کرنا جنازوں کے ساتھ چلنا، چھینک کا جواب دینا اور حریر، دیباج، قسی، استبرق اور سرخ ریشمی چادر سے منع فرمایا

۶۳۷۴ — شرح : امام بخاری نے سات میں سے صرف تین کو ذکر کیا ہے۔ باقی

www.muhammadiarchive.net

Marfat.com

بَابُ النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ وَغَيْرِهَا

۶۳۷۵ــــ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ اَبِیْ مَسْلَمَۃَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا اَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ ۶۳۷۶ حَدَّثَنَا

چار یہ ہیں: دعوت قبول کرنا، سلام کہنا، مظلوم کی مدد کرنا اور قسم کھانے والے کو بری کرنا،، دیباج باریک ریشم ہے۔ استبرق موٹا ریشم یہ دو مستقل جنسیں ہیں۔ اس لئے ان کو خصوصًا ذکر کیا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے ریشم تو بہرحال حرام ہے۔ سرخ ہو یا نہ ہو اس کا جواب یہ ہے یہ قید اتفاقی ہے احترازی نہیں۔ اسی طرح جن سات سے منع فرمایا وہ حدیث میں مذکور پانچ کے علاوہ سونے کی انگوٹھی اور چاندی کے برتن ہیں۔

(حدیث: ع ۱۱۷۰ ج: ۲ کی شرح دیکھیں)

باب دباغت شدہ اور غیر دباغت شدہ جوتے

نعال نعل کی جمع ہے یہ وہ ہے جس کے ساتھ قدم محفوظ رہتا ہے۔ ابن عربی نے کہا نعل انبیاء کرام علیہم السلام کا لباس ہے سبتیہ نعال کی صفت ہے یہ سبت کی طرف منسوب ہے وہ یہ ہے کہ جس سے بال منڈائے جائیں۔ بعض کہتے ہیں یہ دباغت شدہ ہیں۔ عربوں کی عادت تھی کہ غریب لوگ بالوں والے جوتے پہنتے تھے اور امیر لوگ دباغت شدہ جوتے پہنتے تھے۔

۶۳۷۵ ــــ ترجمہ: سعید ابو سلمہ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتے میں نماز ادا فرماتے تھے؟ اُنھوں نے کہا جی ہاں!

(حدیث ع ۳۸۱ ج: ۱ کی شرح دیکھیں)

۶۳۷۶ ــــ ترجمہ: عُبَید بن جُرَیج سے روایت ہے کہ اُنھوں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ

Marfat.com

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَصْبَغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبَغَ بِهَا وَاَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى يَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ،

تم چار چیزیں کرتے ہو۔ آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو میں نے وہ کرتے نہیں دیکھا۔ عبداللہ بن عمر نے کہا اے ابن جریج وہ کیا ہیں کہا میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ طواف کے وقت ارکان میں سے صرف یمانین کو مس کرتے ہو اور میں نے تمہیں یہ بھی کرتے دیکھا ہے کہ سبتی جوتے پہنتے ہو اور کپڑے کو زرد رنگ کرتے ہو اور جب تم مکہ مکرمہ میں ہو لوگ جب چاند دیکھتے ہیں تو احرام باندھ لیتے ہیں اور تم احرام نہیں باندھتے ہو حتی کہ ترویہ کا دن ہو (یعنی آٹھ ذوالحجہ کو) عبداللہ بن عمر نے کہا بہرحال ارکان کو مس کرنا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ حضور یمانیین کے سوا کسی کو مس کرتے ہوں اور

www.muhammadilm.net

Marfat.com

۶۳۷۷ ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مٰلِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ۶۳۷۸ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

سبتی جوتے پہننا اس لئے ہے کہ میں نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا ہے کہ حضور وہ جوڑا پہنا کرتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے اور اُن میں وضور فرمایا کرتے تھے اس لیے میں انہیں پہننا پسند کرتا ہوں۔ میرا زرد رنگ کرنا اس لئے ہے کہ میں نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا ہے کہ حضور زرد رنگ کرتے تھے تو میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں کہ زرد رنگ کروں اور میرا احرام باندھنا اس لئے ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو نہیں دیکھا کہ حضور احرام باندھتے ہوں مگر جب سواری چل پڑتی تھی تو احرام باندھتے تھے۔

۶۳۷۶ ـــ شرح : یمانیین وہ رکن ہے جس میں حجر اسود ہے اور وہ جو اس کے قریب یمن کا جہت میں ہے ان کو تغلیباً یمانیین کہا جاتا ہے۔ یصبغ سے مراد یہ ہے کہ کپڑا کو زرد رنگ کرتے تھے۔ یوم ترویہ ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہے سِبتی جوتے وہ ہیں جن میں بال نہ ہوں اور انہیں کیکر کے چھلکوں سے دباغت کیا ہو۔

(حدیث : ع ۱۶۵ ج : ۱ کی شرح دیکھیں)

۶۳۷۷ ـــ ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس سے منع فرمایا کہ احرام باندھنے والا شخص زعفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا جو کوئی جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔

(حدیث : ع ۱۲۵۰ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۳۷۸ ـــ ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ

بَابُ يَبْدَأُ بِانْتِعَالِ الْيُمْنٰى

۶۳۷۹ — حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ

بَابُ يَنْزِعُ النَّعْلَ الْيُسْرٰى

۶۳۸۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مٰلِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔ (حدیث: ۱۴۵۰ ج: ۲ کی شرح دیکھیں)

باب پہلے دائیں پاؤں کا جوتا پہنے

۶۳۷۹ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم طہارت کرنے کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے۔ (حدیث: ۱۶۷ جلد: ۱ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنَى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

بَابُ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

۶۳۸۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا

باب پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اُتارے

۶۳۸۰ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی جوتے پہنے تو دائیں سے ابتداء کرے اور جب اُتارے تو بائیں سے اُتارنا شروع کرے۔ دایاں پہلے پہننا چاہیئے اور بایاں آخر میں اُتارنا چاہیئے۔

باب ایک جوتی میں نہ چلے

۶۳۸۱ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک جوتی پہن کر نہ چلے دونوں اُتار دے یا دونوں پہنے۔

۶۳۸۱ — شرح : نَعل مؤنث ہے کیونکہ اس کی تصغیر نُعَیْلَہ ہے۔ ایک جوتی میں چلنے میں مشقت کے علاوہ پھسلنے کا بھی احتمال ہے۔ علاوہ ازیں

Marfat.com

بَابُ قِبَالَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى قِبَالًا وَاسِعًا

۶۳۸۳ — حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ هٰذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دیکھنے والوں کی نگاہ میں بھی معیوب ہے۔ ابن عباس نے کہا اس طرح شیطان چلتا ہے۔ بیہقی نے کہا ایسے چلنے کی طرف نظریں اٹھتی ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ کٹ جائے تو دوسری جوتی میں نہ چلے حتی کہ پہلی کو درست کر لے جن حضرات سے منقول ہے کہ وہ ایک جوتی میں بھی چلتے تھے انہیں نہی کی حدیث نہیں پہنچی۔

باب ایک جوتی کے دو تسمے ہونا اور جس نے ایک تسمہ بھی جائز کہا

۶۳۸۳ — ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی شریف کے دو تسمے تھے۔

۶۳۸۳ — ترجمہ : عیسیٰ بن طہمان نے بیان کیا ہمارے پاس حضرت انس رضی اللہ عنہ جوڑہ پہنے ہوئے تشریف لائے جن کے دو تسمے تھے۔ ثابت بنانی نے کہا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی ہے۔"

Marfat.com

بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَآءِ مِنْ اَدَمٍ

٦٣٨٤ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَّرَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَبْتَدِرُوْنَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْهُ شَیْئًا اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِهٖ

٦٣٨٥ـــ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسٌ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مٰلِكٍ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْاَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِیْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ

باب چمڑے کا سُرخ قبّہ

٦٣٨٤ـــ ترجمہ : ابوجُحیفہ نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا جبکہ حضور چرم کے سُرخ قبّہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے بلال کو دیکھا اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لیا ہے اور لوگ حضور کے وُضو کے پانی کی طرف جلدی کر رہے ہیں۔ جس کسی نے حضور کے وضو کے پانی سے کچھ پایا وہ اپنے جسم پر مل لیا اور جس نے اس سے کچھ نہ پایا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری لے لی۔ (حدیث : ٤٨١ ج : ١ کی شرح دیکھیں)

٦٣٨٥ـــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْحَصِيْرِ وَنَحْوِهٖ

۶۳۸۶ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَحْتَجِرُ حَصِیْرًا بِاللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ وَیَبْسُطُ بِالنَّهَارِ فَیَجْلِسُ عَلَیْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ یَثُوْبُوْنَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ حَتّٰی کَثُرُوْا فَاَقْبَلَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ مَادَامَ وَاِنْ قَلَّ

پیغام بھیجا اور اُن کو چرم کے قُبّہ میں جمع کیا۔

۶۳۸۵ــ شرح : اس حدیث میں صرف قُبّہ ذکر کیا۔ سُرخ قُبّہ کا ذکر نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث بعض ترجمہ پر دلالت کرتی ہے۔ اکثر بخاری اس طرح کا مقصد بھی رکھتے ہیں۔ یہ حدیث طویل حدیث کا جزء ہے جس میں ان انعامات کا ذکر ہے، جو فتح مکہ کے موقعہ پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی تالیف کے لئے انعامات کئے تھے۔ انصار کے بعض نوجوانوں نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بزرگوں کو سُرخ قُبّہ میں جمع کر کے ان کی دلجوئی فرمائی۔ اس میں سُرخ قُبّہ مذکور ہے۔

باب چٹائی پر بیٹھنا

۶۳۸۶ــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چٹائی سے حجرہ بنا لیتے اور نماز پڑھا کرتے تھے اور

www.muhammadilibrary.net

بَابُ الْمُزَرَّرِ بِالذَّهَبِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَذَهَبْنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ ادْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دن میں اس کو بچھا دیتے اور اس پر بیٹھا کرتے تھے۔ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے شروع ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے حتیٰ بہت لوگ جمع ہوگئے۔ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اعمال میں سے وہ عمل اختیار کرو جن کی تمہیں طاقت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا یہاں تک تم اُکتا جاؤ اور اللہ تعالیٰ کو محبوب اعمال وہ ہیں جو ہمیشہ ہوں اگرچہ قلیل ہوں۔

۶۳۸۶— **شرح** : قولہ لایمل ملال سے ماخوذ ہے۔ یہ عدم قبول سے کنایہ ہے۔ حدیث کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تمہارے اعمال قبول کرتا ہے یہاں تک کہ تم اُکتا جاؤ تو ملالت سے جو عمل کیا جائے اللہ اس کو قبول نہیں کرتا ملال کو بطریق مشاکلہ ذکر کیا ہے۔ جیسے قرآن کریم میں ہے : تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ،، اللہ تعالیٰ کو نہ ملال آتا ہے اور نہ ہی اس کا نفس ہے صرف مشاکلت کے طور انہیں ذکر کیا ہے۔ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ملال ترک سے کنایہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ ثواب ترک نہیں کرتا جب تک تم عمل ترک نہ کرو!

(حدیث ۴۱ ج : ۱ اور حدیث ۶۹۸ ج : ۱ کی شروح دیکھیں)

باب سونے کے بٹن لگے ہوئے کپڑے پہننا

تَرْجَمَةُ الْبَاب : مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد مخرمہ نے اُن سے کہا اے میرے بیٹے مجھے خبر ملی ہے کہ نبی کریم

Marfat.com

فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرٌ بِالذَّهَبِ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ هٰذَا اخْبَأْنَاهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ

۶۳۸۷ — حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوٹ آئے ہیں اور وہ آپ تقسیم فرما رہے ہیں میرے ساتھ حضور کے پاس چلو؛ چنانچہ ہم گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر پایا۔ مجھے کہا اے میرے بیٹے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے پاس بلاؤ میں نے اس کلام کو بہت گراں محسوس کیا میں نے کہا کیا تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤں؟ اُنھوں نے کہا اے میرے بیٹے! حضور جابر نہیں ہیں (رحیم ہیں) میں نے حضور کو بُلایا تو آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے دیباج کا کوٹ پہنے ہوئے تھا جس کو سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا اے مخرمہ! میں نے یہ تمہارے لئے چھپا رکھا تھا وہ اسے عطا کیا۔

۶۳۸۷ — شرح : مخرمہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ اس لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے نرمی فرماتے تھے۔ مخرمہ کا یہ کلام کہ حضور کو میرے پاس بلاؤ۔ مسور پر ناگوار گزرا! کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقام نہیں کہ آپ کو کسی کے لئے بُلایا جائے اس لئے مسور نے اپنے والد سے بطورِ انکار کہا کہ میں تیرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤں؟ جب مخرمہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحیم شفیق ہیں۔ جبار اور ظالم نہیں تو حضور کو بلانے گئے لیکن اتفاق یہ ہُوا کہ حضور خود ہی تشریف لا رہے تھے۔ (حدیث : ۲۴۲۷ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

باب سونے کی انگوٹھیاں پہننا

خواتیم خاتم کی جمع ہے۔ اس میں چار لغات خاتَم بفتح و بکسرِ تا، خِیتام و خاتام ،، اس کی جمع خواتیم اور خاتَم ہے بعض لغویوں نے اس میں کئی لغات ذکر کی ہیں اور وہ خاتام، خاتَم، خاتِم، ختام، خیتوم اور ختیام ہیں۔

۶۳۸۷ — ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات

Marfat.com

أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ابْنَ عَازِبٍ نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَاَمَرَنَا بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ

۶۳۸۸ — حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ بَشِيْرًا مِثْلَهٗ

اشیاء سے منع فرمایا۔ سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلہ، حریر، استبرق، دیباج، سُرخ میثرہ، قسی اور چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا اور ہمیں سات اشیاء کا حکم دیا بیمار پُرسی کرنا، جنازوں کے ساتھ چلنے، چھینک لینے والے کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، قسم پورا کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا۔ (حدیث: ۱۱۷۰ ج: ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۳۸۸ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ عمرو بن مرزوق باہلی نے کہا ہمیں شعبہ نے قتادہ سے خبر دی کہ نضر سے اُنہوں نے بشیر سے اس طرح سُنا ہے۔

۶۳۸۸ — شرح: قولہ قَالَ عَمْرو، اس تعلیق سے غرض یہ ہے کہ قتادہ کا نضر سے اور نضر کا بشیر سے سماع ثابت ہے یہ اس لئے ذکر کیا کہ اسناد میں عَنْعَنَہ سے روایت کی ہے۔

www.muhammadilibrary.net

۶۳۸۹ ـــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِىْ كَفَّهٗ وَاتَّخَذَهُ النَّاسُ فَرَمٰى بِهٖ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ اَوْ فِضَّةٍ

۶۳۸۹ ـــ ترجمہ: نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ کف کی طرف کیا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پہنیں تو حضور نے اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہنی "

۶۳۸۹ ـــ شرح: یہ دونوں حدیثیں مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی کی تحریم پر دلالت کرتی ہیں۔ اس پر امام نووی نے اجماع ذکر کیا ہے۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ بعض صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ انہیں تحریم کی حدیث نہیں پہنچی یا انہوں نے نہی کو تنزیہہ پر محمول کیا ہوگا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنزہ کے طور پر سونے کی انگوٹھی پھینکی تھی جیسے اپنے ازواج مطہرات کو زیورات سے منع فرماتے تھے، حالانکہ ان کے لئے زیورات پہننے مباح تھے۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ان صحابہ کرام میں براء بن عازب بھی ہیں جنہوں نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی، حالانکہ صحیح میں اُن سے نہی کی روایت مذکور ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سونے کی انگوٹھی کی اجازت کے وقت براء بن عازب کم سن تھے بالغ نہیں تھے اور نابالغ کے لئے یہ جائز ہے اگرچہ اس میں مشہور اختلاف ہے۔ دُوسرے یہ کہ براء بن عازب سے یہ دونوں حدیثیں متعارض ہیں جب جواز اور حرمت کا تعارض ہو تو حرمت کو ترجیح ہوتی ہے۔ یہ اس وقت ہے جبکہ تاریخ معلوم نہ ہو اگر تاریخ معلوم ہو تو ظاہر ہے جواز حرمت سے مقدم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نہی کی حدیث صحیحین میں ہے اور جواز کی مسند امام احمد میں ہے وہ یہ کہ محمد بن مالک نے کہا میں نے براء کو دیکھا کہ انہوں نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہے۔ لوگ انہیں کہتے ہیں کہ تم نے سونے کی انگوٹھی کیوں پہنی ہے، حالانکہ اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ براء بن عازب نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال تقسیم کیا اور ایک انگوٹھی بچ گئی تو حضور نے وہ مجھے پہنا دی۔ اس کا جواب یہ بھی ہے کہ محمد بن مالک براء بن عازب سے یہ روایت

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ خَاتَمِ الْفِضَّةِ

۶۳۹۰۔ حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ بَاطِنَ كَفِّهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِثْلَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُمْ قَدِ اتَّخَذُوْهَا رَمٰى بِهٖ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَبِسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ حَتّٰى وَقَعَ مِنْ عُثْمَانَ بِئْرِ اَرِيْسَ

کرنے میں منفرد ہے اور ابن حبان نے اس کو ضعفاء میں شمار کیا ہے اور کہا یہ بہت خطا کرتا ہے۔ جب وہ کسی روایت میں منفرد ہو تو اس روایت سے استدلال جائز نہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں بھی ذکر کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اُس نے براء بن عازب سے کچھ نہیں سنا ہے صحیح تر جواب یہی ہے کہ نہی کی حدیث صحیحین میں ہے۔ اس پر اجماع ہے کما قال نووی رحمہ اللہ تعالیٰ

باب چاندی کی انگوٹھی

۶۳۹۰ ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا اس میں "محمد رسول اللہ" منقوش تھا لوگوں نے بھی اس جیسی انگوٹھیاں پہنیں ؛ جب حضور نے ان کو دیکھا کہ لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں پہن رکھی ہیں تو آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا میں اس کو کبھی نہ پہنوں گا پھر چاندی کی انگوٹھی پہن لی تو لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابٌ ۶۳۹۱ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ ۶۳۹۲ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ أَنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ تَابَعَهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ وَّ زِيَادٌ وَّ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

پہن لیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر صدیق، عمر فاروق پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے اسے پہنا پھر عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ اریس کے کنوئیں میں گر گئی۔

۶۳۹۰ــــ شرح : مثلہ سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی ہے۔ مثل سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں پھر حضور کے پھینکنے پر سب نے پھینک دیں اور آپ کی چاندی کی انگوٹھی حضرات خلفاء راشدہ نے بطور تبرک اپنے پاس رکھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گم ہو گئی۔ ابن منجویہ نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری کو انگوٹھی کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا اس کے ہاتھ سے بئر اریس میں گر گئی۔ واللہ و رسولہ اعلم!

باب

۶۳۹۱ــــ ترجمہ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی پھر اسے پھینک دیا اور فرمایا میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں

Marfat.com

بَابُ فَصِّ الْخَاتَمِ

٦٣٩٣ — حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا

٦٣٩٢ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور پہنیں [illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں [illegible] ابراہیم بن سعد اور شعیب نے زہری سے روایت کرنے میں یونس کی متابعت کی ہے۔ ابن مسافر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔

شرح : امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض محدثین سے نقل کیا کہ جب [illegible] ارادہ کیا تو حضور نے چاندی کی انگوٹھی پہنی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اس کے بعد حضور نے سونے کی انگوٹھی پھینک دی اور اس کا بدل چاندی کی انگوٹھی پہن لی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں اور ان کا بدل چاندی کی انگوٹھیاں پہن لیں۔ کرمانی نے کہا حدیث میں مطروح انگوٹھی چاندی کی نہ تھی بلکہ مطلق انگوٹھی ہے۔ لہٰذا یہ سونے کی انگوٹھی پر محمول ہے۔ ابن مسافر کا نام عبد الرحمٰن بن خالد بن مسافر ہے وہ مصری ہیں۔

باب انگوٹھی کا نگینہ

٦٣٩٧ — ترجمہ : حُمید نے کہا حضرت انس سے پوچھا گیا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے۔ انہوں نے کہا حضور نے ایک رات عشاء کی نماز نصف رات تک مؤخر کی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے گویا کہ میں اب آپ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم جب

Marfat.com

۶۳۹۴ــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدٌ سَمِعَ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ خَاتَمِ الْحَدِيْدِ

۶۳۹۵ــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

نماز کے انتظار میں رہے ہمیشہ نماز ہی میں رہے ہو

۶۳۹۴ــ ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ یحیٰی بن ایوب نے کہا مجھے حُمید نے خبردی کہ انھوں نے انس سے سُنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی،،

۶۳۹۴ــ شرح : اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ پہلی روایت میں ہے کہ معتمر نے کہا میں نے حُمید سے سُنا کہ وہ انس بن مالک سے حدیث بیان کرتے تھے اس میں تدلیس کا احتمال تھا اس روایت سے تدلیس کا رفع کیا کہ حُمید نے انس سے سُنا ہے۔

باب لوہے کی انگوٹھی

لوہے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ سُنن اربعہ میں عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد بریدہ سے حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا جبکہ اُس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہُوئی تھی۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھ سے بُت کی بو پاتا ہُوں۔ اُس نے انگوٹھی پھینک دی پھر وہ آیا حالانکہ اُس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہُوئی تھی۔ حضور نے فرمایا میں

www.muhammadiah.net

Marfat.com

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ جَاءَتْ
اِمْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ أَهَبُ
نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَنَظَرَ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا فَقَالَ
رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ عِنْدَكَ شَيْءٌ
تُصْدِقُهَا قَالَ لَا قَالَ اُنْظُرْ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ وَاللهِ إِنْ
وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مَا عَلَيْهِ
رِدَاءٌ فَقَالَ أُصْدِقُهَا إِزَارِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ
إِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ
شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا
فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ قَالَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا
لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

تجھ پر دوزخیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں اُس نے اس کو پھینک دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں فرمایا چاندی کی انگوٹھی پہنو اور مثقال سے کم ہو۔ اسی طرح لوہے کا چھلا وغیرہ بھی حرام ہے۔

۶۳۹۵ ترجمہ : عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے روایت کی کہ اُنھوں نے سہل کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ایک عورت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہا میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں وہ دیر تک کھڑی رہی۔ حضور نے اس کو دیکھ کر نظر نیچی کرلی جب وہ دیر تک کھڑی رہی تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیں حضور نے فرمایا تیرے پاس کوئی شئی ہے جو اسے مہر دے گا۔ عرض کیا نہیں فرمایا جا دیکھ وہ گیا پھر واپس

Marfat.com

بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ

۶۳۹۶ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى رَهْطٍ اَوْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَعَاجِمِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنِّيْ

آیا اور عرض کیا بخدا! میں نے کچھ نہیں پایا۔ فرمایا جا تلاش کر اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور واپس آیا اور کہا واللہ! کچھ نہیں پاتا ہوں حتٰی لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں پاتا ہوں۔ اُس نے تہبند پہنا ہُوا تھا جبکہ اس پر چادر نہ تھی۔ اُس نے کہا میں اپنا تہبند اس کو مہر دے دوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تہبند وہ لے گی تو اس سے تیرے اُوپر کچھ نہ ہوگا اور اگر تُو نے پہنا تو اس سے اُس پر کچھ نہ ہوگا! (یہ سُن کر) وہ آدمی ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا کہ وہ پیٹھ پھیرے ہُوئے ہے تو اس کے متعلق حکم دیا وہ بُلایا گیا۔ حضور نے فرمایا تجھے کچھ قرآن یاد ہے اُس نے چند سُورتیں شمار کر کے کہا کہ فلاں فلاں سُورت اسے یاد ہے۔ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے قرآن یاد ہونے کے سبب اس کا تجھے مالک بنادیا۔

۶۳۹۵ — شرح: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت "وَلَوْ خَاتَمًا"، کے لفظوں میں ہے۔ (حدیث ۴۷۰۶ ج ۷ ج: ۸ کی شرح دیکھیں)

باب انگوٹھی کا نقش

۶۳۹۶ — ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ عجم کی قوم یا چند لوگوں کو خطوط لکھیں تو حضور سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ خط پر مُہر نہ ہو تو اسے قبول نہیں کرتے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی مہر بنوائی جس کا نقش "محمد رسُول اللہ"، تھا۔ گویا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی میں یا ہتھیلی میں انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں

Marfat.com

بِوَبِيصٍ اَوْبِبَصِيصِ الْخَاتَمِ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْفِي كَفِّهِ

۶۳۹۷ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فِي يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِي يَدِ عُثْمٰنَ حَتّٰى وَقَعَ بَعْدُ فِي بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

۶۳۹۶ — شرح : وبیص اور بصیص دونوں کا معنی واحد ہے۔ راوی نے شک سے بیان کیا ہے کہ حضور نے وبیص فرمایا یا بصیص فرمایا۔ خطوط پر مہر اس لیئے لگائی جاتی ہے کہ اسرار یا سیاسی تدابیر محفوظ رہیں اور منتشر نہ ہونے پائیں اس پر اللہ کا ذکر ہو تو حرج نہیں لیکن استنجاء کے وقت اسے اُتار لے یا دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن لے۔ ادب کا مقتضی یہ ہے کہ اُتار کر استنجا کرے۔ انگوٹھی کے نگینہ میں کسی قسم کی تصویر نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صورتوں سے منع فرمایا ہے نہی کی مخالفت جائز نہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی چار انگوٹھیاں تھیں جو وہ پہنا کرتے تھے ایک کا نگینہ یاقوت تھا یا قلب کے لئے تھا اس پر لا الٰہ الا اللہ الحق المبین،، منقوش تھا۔ دوسری کا نگینہ فیروزج تھا یہ نصرت وامداد کے لئے تھا اس پر "اَللّٰهُ الْمَلِكُ" منقوش تھا۔ تیسری انگوٹھی چینی لوہے کی تھی۔ یہ قوت کے لیے تھی اس پر "اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ جَمِيْعًا،، منقوش تھا۔ چوتھی کا نگینہ عقیق تھا یہ حفاظت کے لئے تھی اس پر "ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ،، منقوش تھا۔ صاحب عمدۃ القاری نے کہا اس حدیث کے تمام راوی مامون ہیں لیکن ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی مامون نہیں۔ میں اس کی عدالت سے واقف نہیں گویا کہ اُس نے یہ وضع کی ہے۔

۶۳۹۶ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہنی وہ حضور کے دستِ اقدس میں رہی پھر ابو بکر صدیق کے ہاتھ میں پھر اس کے بعد عمر فاروق کے ہاتھ میں پھر اس کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ میں رہی حتی کہ اس کے بعد اریس کے کنوئیں میں گر گئی اس کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔ (حدیث : ۵۲۵۴ ج : ۹ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ الْخَاتَمِ فِي الْخِنْصَرِ

٦٣٩٧ ـ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اصْطَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِهِ بَابُ اتِّخَاذِ

باب چھنگلیا میں انگوٹھی پہننا

٦٣٩٧ — ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی پہنی ہے اس پر نقش کندہ کرایا ہے۔ اس پر کوئی شخص نقش کندہ نہ کرائے۔ انس نے کہا میں اس کی چمک حضور کی چھنگلیا میں دیکھتا ہوں۔

٦٣٩٧ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انگوٹھی پہننے کی انگلی چھنگلی ہے۔ سبابہ اور وسطی نہیں، چنانچہ مسلم، ابوداؤد، ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سبابہ اور وسطی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی انگوٹھی کے نقش پر نقش کندہ کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ حضور نے انگوٹھی اس لئے بنوائی تھی کہ ملوک وسلاطین کی طرف خطوط لکھتے وقت ان پر اپنی مہر ثبت کریں اگر کوئی اور شخص بھی اس طرح انگوٹھی پر نقش کندہ کرتا تو خلل واقع ہوتا اور مقصود فوت ہو جاتا۔ چھنگلیا میں انگوٹھی پہننے میں حکمت یہ ہے کہ یہ ہاتھ کے ایک طرف ہوتی ہے تو ہاتھ سے کوئی شئی پکڑتے وقت یہ بہت کم استعمال ہوتی ہے اس طرح اس کی شکستگی نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم!

باب انگوٹھی بنوانا تاکہ اس کے ساتھ کسی شئی پر یا اہل کتاب وغیرہ کی طرف خط لکھتے وقت مہر لگائی جائے

Marfat.com

الخاتم ليختم به الشئ أو ليكتب به إلى أهل الكتاب وغيرهم

٦٣٩٨ — حدثنا آدم بن أبي إياس قال حدثنا شعبة عن قتادة عن أنس قال لما أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن يكتب إلى الروم قيل له إنهم لن يقرءوا كتابك إذا لم يكن مختوما فاتخذ خاتما من فضة ونقشه محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكأنما أنظر إلى بياضه في يده

٦٣٩٨ — ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ روم کی طرف خط لکھیں تو آپ سے عرض کیا گیا وہ لوگ آپ کا خط ہرگز نہیں پڑھیں گے جب کہ اس پر مہر نہ ثبت ہو۔ اس لئے حضور نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش وہ "محمد رسول اللہ" تھا۔ گویا میں اس کی چمک کو اب دیکھ رہا ہوں"

٦٣٩٨ — شرح : ابوداؤد اور نسائی نے ابو ریحانہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب سلطنت کے سوا دوسروں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اس حدیث سے بعض علماء نے استدلال کیا کہ حاکم کے سوا دوسرا آدمی انگوٹھی نہیں پہن سکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غیر حاکم بھی انگوٹھی پہنتے تھے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور منسوخ کو دلیل بنانا جائز نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ سونے کی انگوٹھی پہننا منسوخ ہے۔ چاندی کی انگوٹھی پہننا منسوخ نہیں اور وہ حضرات صحابہ کرام سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پہنتے تھے، چنانچہ امامان حسن و حسین سلام اللہ علیہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے اور ان کی انگوٹھیوں میں اللہ کا ذکر تھا علاوہ ازیں تابعین ایسے قیس بن ابی حازم، عبداللہ بن اسود، قیس بن تمامہ اور شعبی بائیں ہاتھوں میں پہنتے تھے حالانکہ وہ حاکم نہ تھے، چونکہ ابو ریحانہ کی حدیث صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں اس لئے ظاہر یہ ہے کہ اس پر عمل اولیٰ ہے واجب نہیں اور غیر حاکم کے لئے انگوٹھی نہ پہننا بہتر ہے، کیونکہ اس میں تنزیین ہے جو مردوں کے لائق نہیں ابو ریحانہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہے اسے مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔

www.muhammadian.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ

۶۳۹۹ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ إِذَا لَبِسَهُ فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اصْطَنَعْتُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى

باب جس نے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا"

۶۳۹۹ — ترجمہ : نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ جس وقت اس کو پہنا تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا میں نے یہ انگوٹھی بنوائی تھی اور میں اس کو نہیں پہنتا ہوں اور اس کو پھینک دیا تو لوگوں نے بھی انگوٹھیوں کو پھینک دیا۔ جُویریہ نے کہا میں انس کو گمان نہیں کرتا مگر یہ کہ انہوں نے کہا دائیں ہاتھ میں پہنی تھی۔

۶۳۹۹ — شرح : دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے متعلق بہت احادیث مذکور ہیں۔ چنانچہ امام ترمذی نے ابن عباس سے روایت ذکر کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ نیز ترمذی نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ حدیث ذکر کی ہے۔ ابوداؤد اور نسائی نے بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ ذکر کیا ہے۔ نیز طبرانی نے کبیر

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْقَشَنَّ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ

۶۴۰۰ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ

ہیں یہ حدیث ذکر کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ علاوہ ازیں بائیں ہاتھ میں بھی انگوٹھی پہننے کی بہت احادیث مذکور ہیں۔ امام ترمذی نے صحیح حدیث جعفر بن محمد کے ذریعہ محمد سے روایت کی کہ امامان حسن و حسین سلام اللہ علیہما بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ بیہقی نے کتاب الادب میں جعفر بن محمد کے ذریعہ محمد سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق عمر فاروق، علی المرتضیٰ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ مذکور روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں طرح روایات مذکور ہیں۔ امام مالک رضی اللہ عنہ نے کہا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا مستحب اور افضل ہے اور دائیں میں مکروہ ہے البتہ ضرورت کے وقت دائیں میں بھی جائز ہے فقیہ ابو اللیث نے جامع صغیر کی شرح میں ذکر کیا کہ انگوٹھی دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں میں جائز ہے کیونکہ روایات مختلف ہیں۔ شرح سنتہ میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی پھر بائیں میں پہنی یہ آپ کا آخری امر ہے اور بائیں ہاتھ پہننے پر عمل ہے۔ سونے کی انگوٹھی تو بہر حال حرام ہے۔ لوہے تانبے اور پیتل وغیرہ کی بھی مطلقاً حرام ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ دوسری کا حبشی نگینہ تھا۔ اس میں نہ تھا تو بہتر ہے اور نہ ہی زینت ہے

(عینی و کرمانی)

خطابی نے کہا انگوٹھی پہننا عرب کا لباس نہیں۔ یہ عجمیوں کی عادت اور طریقہ ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس لئے پہنی تھی کہ اس کے ساتھ عجمی ملوک کی طرف خط لکھتے وقت مہر لگاتے تھے، کیونکہ وہ مہر کے بغیر خط نہ پڑھتے تھے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم!

Marfat.com

بَابٌ هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ

۶۴۰۱ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولُ سَطْرٌ

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کوئی آدمی اپنی انگوٹھی پر نقش کندہ نہ کرائے ،،

۶۴۰۰ — ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ کرایا اور فرمایا میں نے یہ انگوٹھی چاندی کی بنوائی ہے اور اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ کرایا۔ کوئی آدمی اپنی انگوٹھی پر یہ کندہ نہ کرائے ،،

۶۴۰۰ — شرح . سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش کی مثل نقش کندہ کرانے کی ممانعت حضور کی حیات طیبہ سے مختص ہے۔ آپ کے بعد یہ نقش کندہ کرانا جائز ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ کے بعد حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے یہ انگوٹھی پہنی ہے۔ جب یہ انگوٹھی چاہ اریس میں گر گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چاندی کی نئی انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ نقش کندہ کرایا تھا۔ طبرانی نے کبیر میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نگینہ سماوی تھا جو آنحضور نے انگوٹھی میں لگایا تھا اس پر یہ نقش کندہ تھا۔ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي (عینی)

باب کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں کندہ کرایا جائے ،،

Marfat.com

وَاللّٰهُ سَطْرٌ قَالَ اَبُوعَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَنِي اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ وَفِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَفِيْ يَدِ عُمَرَ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ
فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ فَاَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَجَعَلَ يَعْبَثُ
بِهٖ فَسَقَطَ قَالَ فَاخْتَلَفْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَنَزَحَ الْبِئْرَ فَلَمْ نَجِدْهُ

۶۴۰۱ ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو اُنہوں نے انس کو (زکوٰۃ کی مقادیر) لکھیں اور انگوٹھی کا نقش تین سطریں تھیں۔ محمد ایک سطر رسول دُوسری سطر اور اللہ تیسری سطر تھی۔ بخاری نے کہا احمد نے یہ زیادہ کیا کہ ہمیں انصاری نے خبر دی۔ اُنھوں نے کہا مجھے میرے والد نے ثمامہ سے اُنہوں نے حضرت انس سے روایت کی اُنہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی حضور کے ہاتھ میں اور آپ کے بعد ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں اور اُن کے بعد عمر فاروق کے ہاتھ میں رہی۔ جب حضرت عثمان خلیفہ تھے ایک روز وہ چاہِ اریس پر بیٹھے ہوئے انگوٹھی انگلی سے اُتاری اور اس سے کھیلنا شروع کیا تو وہ اس کنوئیں میں گر گئی۔ ہم تین روز عثمان کے ساتھ آتے رہے۔ ہم نے کنوئیں کا سارا پانی نکالا لیکن انگوٹھی نہ پائی۔

۶۴۰۱ شرح : ان تین سطروں کی ترتیب یہ تھی کہ ان کی کتابت نیچے سے اُوپر کو تھی۔ اس لئے لفظ اللہ تینوں سطروں سے اوپر اور لفظ محمد ان کے نیچے اور رسُول درمیان میں تھا۔ اس کی صورت یہ تھی "محمد رسول اللہ"۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ساتویں سال انگوٹھی کنوئیں میں گری جبکہ چھ برس اُن کے ہاتھ میں رہی۔ انگوٹھی سے کھیلنے کے معنی یہ ہیں کہ اسے بار بار اُتار کر پہنتے رہے۔ یہ بظاہر کھیل کی صُورت ہے۔ غالباً حضرت عثمان امورِ سلطنت میں تفکر کرتے ہوئے مستغرق ہوئے تو انگوٹھی سے بار بار اُتار چڑھا کرتے رہے حتی کہ وہ کنوئیں میں گر گئی۔

بعض علماء نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی میں راز تھا جیسے سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی میں راز تھا کیونکہ جب سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی گم ہو گئی تو اُن کا مُلک جاتا رہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی گم پائی تو ان کی سلطنت کا معاملہ مختل ہو گیا اور اُن پر بلوائیوں نے غلبہ کیا جو اُن کے شہید ہونے پر ختم ہُوا۔ واللہ و رسولہ اعلم!

Marfat.com

بَابُ الْخَاتَمِ لِلنِّسَآءِ وَكَانَ عَلٰى عَائِشَةَ خَوَاتِيْمُ ذَهَبٍ

۶۴۰۲ — حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاَتَى النِّسَآءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ

بَابُ الْقَلَآئِدِ وَالسِّخَابِ لِلنِّسَاءِ

يَعْنِيْ قِلَادَةً مِنْ طِيْبٍ وَسُكٍّ

۶۴۰۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

باب عورتوں کے لئے انگوٹھی

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں"

۶۴۰۲ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں حاضر تھا۔ حضور نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ بخاری نے کہا ابن وہب نے ابن جریج سے یہ زیادہ بیان کیا کہ حضور عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اُنھوں نے بلال کے کپڑے میں انگوٹھیاں اور چھلے ڈالنا شروع کر دیئے (حدیث : ۹۱۹ ج ۲ : کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِهَا وَسِخَابِهَا

بَابُ اسْتِعَارَةِ الْقَلَائِدِ

۶۴۰۴ — حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ

باب عورتوں کے لئے خوشبو کے ہار

قلائد قلادہ بمعنی ہار کی جمع ہے۔ سخاب بکسر السین ہار ہے جو خوشبو سے بنایا جاتا ہے اس میں موتی اور جواہر نہیں ہوتے۔ ابن اثیر نے کہا سخاب دھاگہ ہے جس میں موتی منظوم ہوتے ہیں اس کو بچے اور بچیاں پہنتی ہیں۔ مسک بضم السین وتشدید الکاف مشہور خوشبو ہے۔

۶۴۰۳ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن باہر تشریف لے گئے اور دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس کے بعد اور پہلے کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنی بالیاں اور ہار صدقہ کرنا شروع کیا۔

۶۴۰۳ — شرح : خرص بضم الخاء کانوں کی بالی ہے اور بفتح الخاء بمعنی کذب ہے بعض نے کہا بکسر الخاء اندازہ کی ہوئی شئی ہے۔

(حدیث : ع ۹۱۹ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

باب ہار مستعار لینا

۶۴۰۴ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اسماء کا ہار گم ہوگیا تو نبی کریم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلَكَتْ قِلَادَةٌ لِاَسْمَاءَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلَّوْا وَهُمْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ اِسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ

بَابُ الْقُرْطِ لِلنِّسَاءِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ

٥٤٠٦ — حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں آدمی بھیجے اس اثنا میں نماز کا وقت آگیا لوگ باوضو نہ تھے اور انہوں نے پانی نہ پایا تو انہوں نے نماز پڑھی؛ حالانکہ وہ بلا وضو تھے۔ انہوں نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ ابن نمیر نے ہشام سے مذکور سند سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ ذکر کیا کہ انہوں نے اسماء سے ہار مستعار لیا۔ (حدیث ۳۳۱ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

باب عورتوں کی بالیاں

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو میں نے عورتوں کو دیکھا وہ اپنے کانوں اور گلوں کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں۔

Marfat.com

وَلَا بَعْدَهَا ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي قُرْطَهَا

بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْيَانِ

۶۴۰۶ — حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَانْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ فَقَالَ أَيْنَ لُكَعُ ثَلَاثًا ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَمْشِي وَفِي عُنُقِهِ السِّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

۶۴۰۵ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھیں اُن سے پہلے اور بعد نماز نہیں پڑھی پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے جبکہ آپ کے ہمراہ بلال تھے۔ حضور نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو عورتیں اپنی بالیاں (بلال کی طرف) پھینکنے لگیں۔ (حدیث ۹۳۳ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

باب بچوں کے ہار

۶۴۰۶ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں

بَابُ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ

۶۴۰۷ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضور واپس آئے تو میں بھی واپس آیا۔ آپ نے فرمایا چھوٹا بچہ کہاں ہے یہ تین بار فرمایا حسن بن علی کو بلاؤ۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما اٹھے اور چلتے ہوئے آئے جبکہ ان کے گلے میں ہار تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے اشارہ کرتے ہوئے ہاتھ پھیلائے حسن نے اسی طرح ہاتھ پھیلائے اور حضور سے بغل گیر ہو گئے۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ ابوہریرہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے کے بعد مجھے حسن بن علی سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا (حدیث : ۱۹۹۲ ج ۳ : کی شرح دیکھیں)

باب عورتوں سے مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں سے مشابہت کرنیوالی عورتیں

۶۴۰۷ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔ غندر کی عمرو نے متابعت کی کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی۔

۶۴۰۷ — شرح : مردوں کی عورتوں سے مشابہت لباس اور زینت میں ہے جو عورتوں کے ساتھ مختص ہے جیسے عورتوں کا سا زیور اور دوپٹے وغیرہ پہننا جو مرد نہیں پہنتے ہیں اور عورتوں کی مردوں سے مشابہت باریک جوتیاں پہن کر مردوں کی محفلوں میں چلنا اور

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ إِخْرَاجِهِمْ

إِخْرَاجُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوْتِ

۶۴۰۸ — حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ قَالَ فَاَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانَةَ وَاَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا

چادریں اور طیلسان اور عمامے وغیرہ باندھنا ہے جو عورتوں کے استعمال میں نہیں ایسے ہی مردوں کے لئے عورتوں سے اُن افعال میں مشابہت جائز نہیں جو عورتوں کے ساتھ مختص ہیں جیسے اَجسام میں تکسّر اور کلام اور رفتار میں تلیّن وغیرہ بنانا اور جنس مرد کی خلقت میں عورتوں کے مزاج جیسے افعال و احوال ہوں اس کو ترک کرنے پر مجبور کیا جائے اور وہ مردوں جیسا حال بنائے۔ لباس کی ہیئت ہر علاقہ کی عادت کے اختلاف سے مختلف ہوتی رہتی ہے۔ کبھی یوں ہوتا ہے کہ عورتوں کی ہیئت مردوں سے مختلف نہیں ہوتی لیکن حجاب سے اُن میں امتیاز ہو جاتا ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب عورتوں سے مشابہت کرنے والوں کو گھروں سے نکال دینا

۶۴۰۸ — ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے مخنثوں پر لعنت فرمائی اور عورتوں سے مردوں کی مشابہت کرنے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا ان دونوں قسموں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانہ عورت کو نکال دیا اور عمر فاروق نے فلاں مرد کو نکال دیا۔

۶۴۰۸ — شرح : علامہ کرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا مخنّث بکسر النون اور بفتح النون مشہور

Marfat.com

۶۴۰۹ — حَدَّثَنَا مٰلِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ
اَبِیْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ عِنْدَهَا وَفِی الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اَخِیْ اُمِّ سَلَمَةَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنْ فُتِحَ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفُ فَاِنِّیْ اَدُلُّكَ عَلٰى بِنْتِ غَيْلَانَ
فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ

ہے۔ مخنث وہ ہے جو اقوال وافعال میں عورتوں سے مشابہت کرے کبھی تو یہ پیدائشی ہوتا ہے اور کبھی تکلف سے کیا جاتا ہے۔ یہ قسم مذموم ہے خلقی مذموم نہیں۔ علامہ عینی نے کہا اس زمانہ میں مخنث وہ ہے جس سے لواطت کی جائے۔ مترجلات وہ عورتیں ہیں جو مرد بننے میں تکلف کریں اور ہتھیار، تلوار و نیزہ وغیرہ اٹھانے میں مردوں سے مشابہت کریں اور مردوں جیسی حرکات کریں ان کو گھروں سے باہر نکالنے کا حکم اس لئے ہے کہ ان کا فعل کبھی شرارتی عورتوں کے فعل کی طرف پہنچاتا ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انجشہ کو باہر نکال دیا وہ کالا غلام تھا جو اپنی خوش آواز اشعار سے عورتوں کے اونٹوں کو چلایا کرتا تھا۔

۶۴۰۹ — ترجمہ: عروہ نے بیان کیا کہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف فرما تھے جبکہ گھر میں ایک مخنث تھا اس نے ام المؤمنین ام سلمہ کے بھائی عبداللہ سے کہا اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل تمہارے لئے طائف فتح کیا تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتاؤں گا اس کے آگے سے چار شکن اور پیچھے سے آٹھ شکن معلوم ہوتے ہیں (بہت فربہ ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ تمہارے پاس گھروں میں داخل نہ ہوں (مؤلف) امام بخاری نے کہا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ" سے مراد یہ ہے کہ یعنی اس کے پیٹ کے چار شکن ہیں وہ ان کے ساتھ آتی ہے۔

قولہ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ ،، یعنی ان چار شکنوں کے کنارے ہیں، کیونکہ وہ دونوں پہلوؤں کو گھیرے گھیرے ہوئے ہیں حتیٰ کہ وہ مل جاتے ہیں اور ثمان کہا ثمانیہ نہیں کہا اور اطراف کا واحد طرف ہے اور وہ مذکر ہے

Marfat.com

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ وَيَأْخُذُ هٰذَيْنِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللِّحْيَةِ

۶۴۱۰ — حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ

۶۴۱۱ — حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ

۶۴۰۹ — شرح: یعنی ہجڑوں کو گھروں سے نکال دیا جائے پھر داخل نہ ہونے دیا جائے کسی ایک ہجڑے کی تخصیص نہیں یہ حکم تمام کے لئے ہے۔ حدیث میں مذکور مخنث کا نام ہیت بکسر الراء۔ فربہ ہونے کے باعث پیٹ پر شکن پڑتے ہیں یعنی جب ام غیلان آتی ہے تو اس کے پیٹ کے دونوں طرف دو دو شکن پڑتے ہیں اور ہر ایک کے دو دو کنارے ہیں۔ اس لئے جب جاتی ہے تو اس کی پشت پہ آٹھ شکن پڑتے ہیں۔ قیاس تو یہ ہے کہ ثمانیہ کہا جاتا کیونکہ اس کا ممیز اطراف مذکر ہے اور مذکر کی تمیز مؤنث ہوتی ہے، لیکن مؤنث اس لئے ذکر کیا ہے کہ جب ممیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیث دونوں طرح جائز ہے اور ظاہر ہے کہ اطراف ممیز مذکور نہیں۔

باب مونچھیں کتروانا

عبداللہ بن عمر اپنی مونچھیں کترواتے تھے حتیٰ کہ جلد کی سفیدی دیکھی جاتی تھی اور یہ دونوں یعنی مونچھ اور داڑھی کے درمیان بال کترواتے تھے۔"

۶۴۱۰ — ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فطرت سے مونچھیں کتروانا ہے۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

۶۴۱۰ — شرح : مونچھیں کتروانے میں زینت ہے اس اعتبار سے یہ لباس کے اُن ابواب کے مناسب ہے جن میں زینت پائی جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ عمر فاروق مونچھیں کترواتے تھے لیکن صحیح یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر تھے؛ کیونکہ ابو داؤد میں عاصم بن محمد کے ذریعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنی مونچھیں اس قدر کترواتے تھے کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ قولہ یاخذ هذین، یعنی ہونٹوں کے دونوں طرفیں جو مونچھ اور داڑھی کے درمیان ہیں اور ان کے ملنے کی جگہ ہے۔ مونچھیں کتروانے کے وقت دونوں زاویے بھی بالوں سے صاف کئے جاتے ہیں۔ اس سے عنفقہ کی دونوں طرفیں بھی مراد ہو سکتی ہیں (کرمانی)

قولہ قص الشارب ،، قص کے معنی قطع کے ہیں۔ کہا جاتا طَیر" مقصوص" جس پرندے کے پر کٹے ہوئے ہوں اسے مقصوص کہا جاتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا علماء سلف کی کثیر تعداد نے کہا مونچھوں کا حلق اور استئصال ممنوع ہے۔ امام مالک کا مذہب بھی یہی ہے وہ فرماتے تھے مونچھوں کا حلق کرنا مثلہ ہے۔ وہ حلق کرنے والے کو تادیب کرتے تھے۔ مستحب یہ ہے کہ مونچھوں کے بال کتروائے حتیٰ کہ ہونٹوں کے کنارے ظاہر ہو جائیں۔ امام نووی نے کہا مونچھیں کتروانا سُنت ہے۔ مستحب یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف سے کتروانا شروع کرے خود کترے یا کسی سے کتروائے مونچھیں کتروانے کی حد میں مختار یہ ہے کہ ہونٹ کا کنارہ ظاہر ہو جائے ان کا حلق نہ کرے اور جن روایات میں " اِحْفُوا الشَّوَارِبَ ،، ہے اُن سے مُراد یہ ہے کہ جو ہونٹوں پر بال لٹکے ہوئے ہیں ان کو کتروائے۔ انتہیٰ ،،

۶۴۱۱ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فطرت پانچ اشیأ ہیں یا پانچ اشیاء فطرت سے ہیں۔ ختنہ کرنا۔ ناف کے نیچے والے بال صاف کرنا، بغل کے بال اکھاڑنا، ناخن کٹوانا اور مونچھیں کتروانا۔

۶۴۱۱ — شرح : کرمانی نے کہا ختنہ کرنا فرض ہے؛ کیونکہ یہ دین کا شعار ہے جیسے کلمۂ توحید دین کا شعار ہے۔ اس کے ساتھ مسلمان کافر سے ممتاز ہوتا ہے۔ اگر یہ فرض نہ ہوتا تو کشفِ عورت جائز ہوتا اور اس کو دیکھنا ممنوع نہ ہوتا اس کے علاوہ

Marfat.com

بَابُ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ

۶۴۱۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

باقی چار اشیاء سُنّت ہیں۔ اگر کوئی سوال پُوچھے کہ اگر ختنہ فرض ہے اور باقی چار سنت ہیں تو ان کو جمع کیوں کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فرض اور سُنّت کو جمع کرنا ممنوع نہیں، چنانچہ اس آیت کریمہ "کُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ" میں فرض و سُنّت کا اجتماع ہے "اِسْتِحْدَاد" استرہ استعمال کرنا ہے۔ یہ سُنّت ہے اس سے مراد اس جگہ کو صاف کرنا ہے۔ اس میں افضل حلق کرنا ہے۔ کترنا بھی جائز ہے۔ ایسے ہی بال اُکھاڑنا اور نورہ کا استعمال بھی جائز ہے۔ جیسے آلہ تناسل پر اور اس کے ارد گرد کے بال صاف کرنا سُنّت ہے۔ ابوالعباس بن سریج نے کہا مقعد کے حلقہ پر اُگنے والے بال صاف کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ شرمگاہ سے بال صاف کرنے کے وقت میں مختار یہ ہے کہ جب یہ صاف کرنے کی حاجت محسوس کرے تو صاف کر لیا جائے اور چالیس روز سے تجاوز نہ کرے۔

قولہ "تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ" تقلیم قلم سے ہے اس کے معنی قطع ہیں۔ اظفار ظفر کی جمع ہے ان کو کٹوانے میں مبالغہ کریں اور یہ خیال رہے کہ اس سے انگلیاں متاثر نہ ہوں اور ان کو ضرر نہ پہنچے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا کہ ناخن کٹواتے وقت دائیں ہاتھ کی سبابہ سے شروع کرے پھر درمیانی انگلی پھر بنصر پھر خنصر پھر ابہام تک اور بائیں ہاتھ میں چھنگلیا سے شروع کرے پھر ساتھ والی انگلی انگوٹھے تک اور پاؤں میں پہلے دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے انگوٹھے تک اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے چھنگلیا تک۔ ناخن کٹوانے کا وقت مقرر نہیں جب بھی کٹوانے کی حاجت محسوس ہو کٹوا لئے جائیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز ناخن کٹوانے کو اچھا جانتے تھے۔

باب ناخن کٹوانا

۶۴۱۲۔ ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

۶۴۱۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ

۶۴۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَفِّرُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

نے فرمایا زیرناف بال صاف کرنا، ناخن کٹوانا اور مونچھیں کتروانا فطرت سے ہیں۔

۶۴۱۳ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ پانچ چیزیں فطرتی ہیں۔ ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کتروانا، ناخن کٹوانا اور بغلوں کے بال اکھاڑنا۔

۶۴۱۴ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں کی مخالفت کرو! داڑھیاں بڑھاؤ، مونچھیں کترواؤ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو مٹھی سے اپنی داڑھی پکڑتے جو اس سے زیادہ ہوتا اسے کٹوا دیتے۔،،

۶۴۱۶ — شرح : وَاَحْفُوْا،، اِعْفَاء سے امر ہے۔ اِس کے معنی توفیر اور لمبا کرنے کے ہیں۔ ایک دُوسری روایت میں : اَدْفُوْا اللِّحٰی،، ہے فارس والے داڑھی کٹواتے تھے۔ اس لئے شریعتِ مطہرہ نے اس سے منع فرمایا۔ علامہ عینی نے طبری سے نقل کیا کہ اگر کوئی یہ سوال پوچھے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ داڑھی بڑھاؤ، حالانکہ یہ کسی پر مخفی نہیں کہ اِعفاء کے معنی اکثار ہیں اس کی اتباع کرتے ہوئے اگر کوئی داڑھی کے بال نہ کٹوائے اور ان کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور وہ طول و عرض میں بڑھنے لگیں تو وہ بہت زیادہ بڑھ جائیں گے حتیٰ کہ لوگ اس داڑھی

Marfat.com

بَابُ اِعْفَاءِ اللُّحٰى عَفَوْا كَثُرُوْا وَكَثُرَتْ اَمْوَالُهُمْ

۵۴۱۵ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى

کی باتیں کرنے لگتے ہیں اور لوگ مذاق کرنے لگتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مخصوص ہے اور داڑھی بڑھانا ممنوع ہے اور زیادہ لمبی کو کٹوانا واجب ہے سلف صالحین کے اس کے اندازے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض کہتے ہیں اگر مٹھی سے زیادہ بڑھائی جائے اور وہ طول وعرض میں پھیل جائے تو بہت برا محسوس ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کی داڑھی طول وعرض میں بہت بڑھی ہوئی تھی تو انھوں نے اس کی داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچی اور ایک آدمی کو فرمایا مٹھی سے اوپر کاٹ ڈالو پھر اسے فرمایا جاؤ اپنے بال درست کرو یا خراب کرو تم داڑھی بڑھاتے اور بال لمبے کرتے ہو گویا کہ وہ دیکھنے میں جنگل کا درندہ معلوم ہوتا ہے جیسے ریچھ ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی پکڑتے اور جو مٹھی سے زیادہ ہوتی اس کو کٹوا دیتے تھے۔ اس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حد معین نہیں جو بال زیادہ بڑھ جائیں وہ کٹوا دیئے جائیں اور داڑھی اتنی بڑھانے جو لوگوں میں معروف ہو اور چہرہ خوبصورت معلوم ہو۔ عطاء نے کہا اگر داڑھی بڑھ جائے تو طول وعرض سے بڑھے ہوئے بال کٹوا دیئے کیونکہ داڑھی زیادہ لمبی ہو جائے تو لوگ مذاق کرتے ہیں۔ ترمذی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور داڑھی شریف کے طول وعرض سے زائد بال پکڑ لیتے تھے۔ اقول دراصل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی شریف مٹھی کی مقدار تھی اس سے نہ بڑھی نہ تھی۔ راوی نے بظاہر رویت کے اعتبار سے روایت کی ہے۔ امام نووی نے کہا اگر عورت کے داڑھی کے بال نکل آئیں تو ان کو منڈوانا مستحب ہے اسی طرح اس کے لئے مونچھیں بھی منڈوانا مستحب ہے۔

باب داڑھی بڑھانا

اعفاء عفی سے ماخوذ ہے، چنانچہ جب بال بکثرت ہو جائیں تو کہا جاتا ہے "عفی الشعر" زیادہ بالوں کو عافی کہتے ہیں "مؤلف" نے کہا: "عَفَوْا كَثُرُوْا وكثرت اموالهم" یعنی عفی کا معنی مطلق کثرت ہے کثرت نفیل

Marfat.com

[illegible] ... في التشبيه [illegible]

٦٢١٤ [illegible]

أيوب عن محمد بن سيرين [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

فقال [illegible] الشيب إلا [illegible] حدثنا سليمان بن ٦٢٦٨

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

٦٢١٥ [illegible]

شرح: اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر ہیں، حالانکہ وہ خود مٹھی سے زائد کاٹ ڈالتے تھے [illegible] ذکر کیا ہے کہ اعفاء اللحیہ کی حدیث [illegible] کہ ابن عمر کا مذکور عمل حج اور عمرہ میں [illegible] واللہ ورسولہ اعلم

باب شیب عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بڑھاپے کے متعلق روایات

٦٢١٦ [illegible] محمد بن سیرین نے کہا کہ میں نے انس سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] داڑھی [illegible]

[illegible] آپ کے بال بہت کم سفید ہوئے ہیں

٦٢١٧ [illegible] ثابت [illegible] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے [illegible] کہا حضور بڑھاپے تک پہنچے ہی [illegible]

حَرْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ
خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ
لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِيْ لِحْيَتِهِ

٦٤١٨ — حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ
عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ
بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَقَبَضَ اِسْرَائِيْلُ ثَلٰثَ اَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيْهِ شَعَرٌ
مِّنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ
اَوْ شَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ
حُمْرًا

نہیں کہ خضاب لگائیں۔ اگر میں چاہتا تو حضور کی داڑھی شریف کے سفید بال شمار کر سکتا تھا۔

٦٤١٦ - ٦٤١٧ — شرح : شمط سفیدی ہے جو سیاہی سے مخلوط ہو بعض نے اس کے معنی سفید بال لکھے ہیں یعنی سرمبارک کا شمات
صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی شریف میں سفید بال بہت کم تھے۔ بعض نے کہا (انیس) بال سفید تھے بعض نے بیس بال ذکر کئے ہیں۔ بعض نے پندرہ بھی ذکر کئے ہیں۔ سترہ اور اٹھارہ کی بھی روایات ہیں۔ ابو حنیفہ نے کہا کہ سفید بال عنفقہ میں تھے۔ عنفقہ نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان والے بال ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد رنگ داڑھی شریف پر لگایا ہے۔ چنانچہ ام المومنین ام سلمہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے کہا کہ انہوں نے نبی کریم کے زرد بال دیکھے ہیں۔ بعض اس کا انکار کرتے ہیں۔ دراصل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو بکثرت استعمال فرماتے تھے۔ اس سے بال زرد ہو گئے تھے اس لئے جس نے انہیں دیکھا اس نے کہا کہ حضور زرد رنگ کرتے تھے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

٦٤١٨ — ترجمہ ثابت نے کہا انس بن مالک سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا حضور اس حد تک پہنچے ہی نہیں [illegible] کرتے اگر میں آپ کی داڑھی شریف کے سفید بال شمار کرنا چاہتا تو شمار کر سکتا تھا۔

Marfat.com

۶۴۱۹ ــــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ
إِلَيْنَا شَعَرًا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ
حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْهُ
شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ

۶۴۱۸ ــــ شرح : حدیث میں شئت کا جواب محذوف ہے یعنی اگر میں سفید بال شمار کرنا چاہتا تو شمار کر سکتا تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال ثابت کرنے اور نفی کرنے" کی روایات میں اتفاق کی صورت یہ ہے کہ جس نے سفید بالوں کا اعتبار کیا اس نے ثابت کئے ہیں اور جس نے نفی کی ہے اس نے باقی بالوں کے باعث سفید بالوں کا اعتبار نہیں کیا۔

۶۴۱۹ ــــ ترجمہ : عثمان بن عبداللہ بن موہب نے کہا میرے گھر والوں نے مجھے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا پیالہ دیکر بھیجا۔ اسرائیل نے تین انگلیاں پکڑیں (یعنی تین بار بھیجا) وہ پیالہ چاندی کا تھا اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف تھے۔ جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی شئی ہوتی تو وہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف برتن بھیجتا۔ عثمان نے کہا میں نے اس کو دیکھا تو چند بال سرخ تھے۔

۶۴۱۹ ــــ شرح : (مِنْ فِضَّةٍ) بکسر الفاء وتشدید الضاد بمعنی چاندی ہے یہ مجرور "قدح" کی صفت ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ چاندی کا پیالہ مردوں اور عورتوں کے لئے استعمال کرنا حرام ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ خالص چاندی کا نہ تھا بلکہ اس پر چاندی کا پانی ملمع تھا۔ یہ چاندی کے حکم میں نہیں۔ مخضب پانی کا برتن ہے جس میں غسل اور وضو کرتے ہیں۔ جلجل کی جمع جلاجل ہے یہ چاندی یا پیتل یا تانبے کا برتن ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ان جملوں میں اتصال نہیں لہٰذا یہ قضیہ کیسے صحیح ہوگا۔
اس کا جواب یہ ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرخ بال مبارک بعض نے جلجل میں رکھے ہوئے تھے۔ ان سے بیمار لوگ برکت چاہتے اور ان کی برکت سے شفا پاتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بال شریف اپنے اس کے پانی کے پیالہ میں ڈالتے اور بال والا پانی پیتے تو انہیں

Marfat.com

باب الخضاب ۔۔۔ ۱۶۲

[illegible] عن ابي هريرة قال النبي
صلى الله عليه وسلم ان اليهود والنصارى لا يصبغون فخالفوهم

[illegible]

شفاء ہو جاتی تھی۔ عثمان کے گھر والوں نے اُن میں سے کچھ بال لئے اور اُن کو چاندی کے پیالے میں رکھا اور
بال والا پانی پی گئے تو انہیں شفاء ہو گئی پھر انہوں نے عثمان کو وہ پیالہ دے کر ام المؤمنین ام سلمہ کے پاس
بھیجا تو [illegible] لے کر ایک برتن میں بھیجا۔ حضرت عثمان نے اس برتن کو دیکھا تو [illegible] بال
تھے۔ عثمان بن عبد اللہ بن موہب نے کہا جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی بیماری لاحق ہو جاتی تو اس کی بیوی یا
گھر والے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس برتن بھیجتے اس میں کچھ پانی اور بال شریف ڈالتے اس میں ہلا
[illegible] صحت یاب ہو جاتا پھر بال شریف [illegible] واپس کر دیتے۔

۶۲۲۰ ترجمہ: عثمان بن عبد اللہ بن موہب نے کہا میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کے پاس گیا تو انہوں نے ہمارے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں
میں سے ایک بال نکالا [illegible] ابو نعیم نے کہا ہم سے نصیر بن ابی الاشعث نے ابن موہب سے بیان کیا کہ
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سرخ بال دکھایا۔

۶۲۲۱ [illegible] شرح: عثمان بن عبد اللہ کی یہ دوسری حدیث ہے۔ ایک روایت میں ہے
۱۶۳ [illegible] کہ یہ بال شریف مہندی اور وسمہ سے رنگے [illegible]
[illegible] سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف [illegible] سرخ ہو گئے تھے [illegible]

[illegible]

باب خضاب کرنا

[illegible]

۶۲۲۲ ترجمہ: [illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible]
[illegible]

Marfat.com

کا مفہوم یہ ہے کہ تم سر اور داڑھی کے سفید بالوں کے [illegible] اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اہل کتاب کی موافقت کرتے تھے جب تک اُن کے خلاف حکم نازل نہ
ہوتا تھا [illegible] اپنے شرائع اور احکام ہمارے لئے بھی جب تک شریعت نے اُن کا انکار نہ کیا
[illegible] اسلام میں تھا۔ جب
اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کیا اور اُن سے مستغنی کر دیا تو یہودیوں کی مخالفت کا حکم فرمایا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ
[illegible] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بالوں کی سفیدی تبدیل
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] تشریف لے گئے جن کی داڑھی سفید تھی۔ فرمایا [illegible] سفید بال سرخ یا زرد کر
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا [illegible]

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفید بالوں کی تغییر کو مکروہ جانتے تھے۔ طبرانی نے عمرو بن شعیب کے اسناد سے [illegible] صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں جس کے بال سفید ہوئے یہ اس کے لئے قیامت میں نور ہوں گے جب تک اُن کو متغیر
نہ کرے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مہندی اور وسمہ سے
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خالفوا الیہود
وغیروا الشیب ،، سے مراد خصوص ہے یعنی وہ سفیدی [illegible] ابو قحافہ کی داڑھی جیسی سفید ہو [illegible]
سفید ہو جس کی تغییر کا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] سفید داڑھی ہے جن حضرات
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے داڑھیوں کو متغیر کیا تھا وہ سخت سفید ابو قحافہ کے بالوں جیسی تھیں اور جنہوں نے مہندی
[illegible] وجوب
[illegible] تحریم پر نہیں، کیونکہ سلف صالحین اور دیگر حضرات
[illegible] علماء [illegible] زرد
[illegible]

Marfat.com

بَابُ الْجَعْدِ

٦٤٢١ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ آخر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ رنگ کریں گے وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے۔ مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب کے اسناد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو کوئی داڑھی سیاہ کرے گا۔ قیامت میں اللہ اس کو نظر کرم سے نہ دیکھے گا طبرانی نے اپنے اسناد ابو الدرداء سے مرفوع روایت کی کہ جس نے داڑھی سیاہ کی اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ قیامت میں کالا کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ داڑھیوں کو متغیر کرو اور سیاہ رنگ سے متغیر نہ کرو بعض حضرات نے وقتی ضرورت کے لئے داڑھی کو سیاہ کیا۔ چنانچہ نوجوان بیوی کی تسکین کے لئے یا جہاد میں دشمن کو مرعوب کرنے کے لئے سیاہ کرنا جائز ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما حِنّا اور وسمہ لگاتے تھے۔

باب گھونگریلے بال

٦٤٢١ — ترجمہ: ربیعہ نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد والے نہ تھے اور نہ کوتاہ قامت تھے۔ نہ خوب سفید تھے اور نہ گندم گوں تھے اور آپ کے بال شدید (حبشیوں کی طرح سخت) گھونگریالے نہ تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی حضور کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں بیس بال سفید تھے۔

marfat.com
Marfat.com

٦٤٢٢ ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِيْ
حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِيْ عَنْ
مَالِكٍ إِنَّ جُمَّتَهُ لَتَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ قَالَ أَبُوْ إِسْحٰقَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ
غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَحِكَ قَالَ شُعْبَةُ شَعَرُهُ يَبْلُغُ شَحْمَةَ
أُذُنَيْهِ ٦٤٢٣ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ
رَجُلًا مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ

٦٤٢١ — شرح : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد شریف درمیانہ تھا نہ زیادہ لمبا نہ تھا کیونکہ زیادہ لمبا قد عیب شمار کیا جاتا ہے۔ آپ چونے کی طرح خاص سفید نہ تھے۔ جعد کے معنی پیچدار اور قطط کے معنی سخت پیچدار سبط اس کی ضد ہے۔
(حدیث نمبر ۳۳۱۹ ج ۱ ص ۵ کی شرح دیکھیں)

٦٤٢٢ — ترجمہ : ابواسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کوئی شخص سرخ چادر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا (بخاری نے کہا) میرے بعض ساتھیوں نے مالک بن اسماعیل سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف مونڈھے تک آجاتے تھے۔ ابواسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب کو کئی بار بیان کرتے ہوئے سنا وہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو ہنس دیتے تھے۔ ابواسحاق کی شعبہ نے متابعت کی کہ حضور کے بال شریف آپ کے کانوں کی لو تک پہنچتے تھے (حدیث نمبر ۳۳۲۰ ج ۱ ص ۵۰ ترجمہ اور شرح دیکھیں)
(حدیث نمبر ۳۳۲۸ ج ۱ ص ۵۰ کی شرح دیکھیں)

٦٤٢٣ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ
بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ
قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ
الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ [illegible]
٢٢٦ [illegible] حَدَّثَنَا [illegible] قَالَ [illegible]
[illegible] أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
[illegible]
[illegible] حَدَّثَنَا [illegible]
فَنَادَى [illegible] النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ

[illegible] دیکھا تو میں نے ایک گندمی رنگ کا خوبصورت
آدمی دیکھا [illegible] کے بال کانوں کی لو تک تھے وہ اتنا خوبصورت
تھا کہ تم نے اس جیسا [illegible]
میں کہ ان سے پانی ٹپکتا تھا [illegible] دو آدمیوں کے کندھوں پر تکیہ کئے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہے
[illegible] پوچھا گیا [illegible] پھر میں نے ایک آدمی دیکھا [illegible] کے بال سخت
گھنگھریالے [illegible] انگور کا دانہ ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کہا گیا
یہ مسیح دجال ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۲۶ [illegible]
ترجمہ : حضرت انس [illegible]
[illegible] — ۲۲۶۲

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ شَعَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ شَعَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَا جَعْدَ وَلَا سَبِطَ

۴۲۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف دونوں مونڈھوں تک تھے۔

۴۲۲۴ - ۴۲۲۵

تشریح: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ بعض روایات میں ہے کہ آپ کے بال شریف کندھوں کے قریب تھے۔ شعبہ نے کانوں کی لو تک روایت کیا ہے اور اس نے مونڈھوں تک ذکر کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اختلاف اوقات اور احوال کے اعتبار سے ہے ... نہیں کیونکہ بعض اوقات جبکہ بال شریف ... مونڈھوں تک پہنچ جاتے ... کانوں کی لو تک ہوتے یا مونڈھوں کے قریب ہوتے ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ... جب ... فرماتے تو مونڈھوں تک یا ان کے قریب پہنچ جاتے اور کچھ وقت گزر جانے کے بعد شکن دار ہو جاتے اور کانوں کی لو تک ہو جاتے تھے ... کہ آپ کے بال شریف مونڈھوں تک تھے جس نے دوسرا حال دیکھا ... خبر دی جس کا اس نے مشاہدہ اور معائنہ کیا تھا۔

۴۲۲۶ قتادہ ... نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف ... نہ بہت گھنگریالے تھے نہ بہت سیدھے دونوں کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تھے

Marfat.com

۶۴۲۸ — حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ

۶۴۲۹ — حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ اَرَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ وَقَالَ اَبُوْ هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهُ شِبْهًا لَهُ

۶۴۲۶ — شرح ، رَجِلاً بفتح الراء وکسر الجیم بمعنی معتدل جو سخت گھنگھریالے اور بالکل سیدھے بالوں کے درمیان ہوں۔ لیس بالسبط رجلا کی تفسیر ہے۔

۶۴۲۷ — ترجمہ ، قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ مبارک گرفت سے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے حضور کے بعد آپ کی مثل نہیں دیکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف معتدل تھے نہ بہت گھنگھریالے اور نہ بہت سیدھے تھے۔

۶۴۲۸ — ترجمہ ، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دست مبارک اور دونوں قدم گرفت سے پر تھے حضور کا چہرہ خوبصورت تھا۔ میں نے آپ کے بعد اور پہلے کی مثل نہیں دیکھا۔ حضور کی دونوں ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

۶۴۲۹ — ترجمہ ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک گرفت سے پر تھے حضور کا چہرہ انور بہت خوبصورت تھا۔ حضور کے

marfat.com

Marfat.com

۶۴۳۰ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ کُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَکَرُوا الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّهٗ کَانَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ کَافِرٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ اَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ وَلٰکِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِیْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰی صَاحِبِکُمْ وَاَمَّا مُوْسٰی فَرَجُلٌ اٰدَمُ جَعْدٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ اِذَا انْحَدَرَ فِی الْوَادِیْ یُلَبِّیْ

بعد میں نے اس کی مثل نہیں دیکھا ۔ ہشام معمر اور قتادہ کے ذریعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف اور ہتھیلیاں گوشت سے پُر تھیں ابو ہلال نے کہا قتادہ نے انس سے یا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں گوشت سے پُر تھے ۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا

۶۴۲۹ ـــ شرح : قولہ عن رجل آہ یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی سے یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ابوہریرہ سے صرف کوئی آدمی راوی ہے یا حضرت انس بھی راوی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ بظاہر عن ابی ھریرۃ کا تعلق صرف رجل سے ہے کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور ہر وقت آپ کے ساتھ رہتے تھے وہ کسی دوسرے کی نسبت حضور کی صفات سے زیادہ آشنا تھے لہٰذا ان کا کسی دوسرے آدمی سے جو اس کی نسبت حضور کی خدمت میں زیادہ نہ رہتا ہو ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت روایت کرنا بعید ہے (کرمانی)

ابومسعود اور حمیدی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں تردد معاذ بن ہانی کی طرف سے ہے کہ ہمام نے ان کو قتادہ سے خبر دی ہے جو وہ انس سے روایت کرتے ہیں یا کسی آدمی سے خبر دی ہے جو ابوہریرہ سے روایت کرتا ہے ۔ علامہ عینی نے کہا بہرحال یہ دو باتیں ہیں ایک سند میں تردد دوسرے مجہول سے روایت ۔ شیخ دہلوی علیہ الرحمۃ نے کہا ثقہ راوی کا تردد کرنا اس کے ضبط میں مخل نہیں ہوتا اگرچہ روایت مجہول ہے لیکن جس آدمی سے قتادہ نے نقل کی ہے وہ ثقہ ہوگا اس لئے یہ تردد مخل نہیں ۔

۶۴۳۰ ـــ ترجمہ : مجاہد نے کہا ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے ۔ لوگوں نے دجال

Marfat.com

باب ... ۵۶۶۲

حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت عمر يقول من ضفر فليحلق ولا تشبهوا بالتلبيد وكان ابن عمر يقول لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ملبدا [illegible]

[illegible]

کو ذکر کیا تو ابن عباس نے کہا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ ابن عباس نے کہا میں نے یہ نہیں سنا لیکن ... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ... علیہ السلام کو دیکھنا ہو ... [illegible] ... کہتے ہوئے اتر رہے ہیں۔ (حدیث ...) [illegible]

باب تلبید کا بیان ۵۶۶۳

تلبید وہ ہے جو احرام باندھنے والا اپنے ... [illegible] ... میں ... [illegible] ... کا ذکر ہے اور بالوں کو تلبید کرنا بھی بالوں کا ایک حال ہے ... [illegible]

۵۶۶۴ ... عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عمر ... [illegible]

شرح: حضرت ... [illegible]

۵۶۶۵ ... [illegible]

Marfat.com

٦٤٣٢ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ

مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى

هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ

[illegible]

٦٤٣٣ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ

مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ

حَتَّى أَنْحَرَ

(رد [illegible] ٦ : ٢٦١ [illegible])

[illegible] سے تشبیہ دی

جو اپنے بالوں کو گوند سے جماتا ہے۔ اس لئے بالوں کو گوندھنے والے کو حکم دیا کہ وہ بال [illegible] تقصیر نہ

[illegible] احرام میں

[illegible] گوند سے جماتے تھے۔ [illegible]

٦٤٣٢ [illegible]

[illegible] إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

[illegible] ج ٢ کی تشریح [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

بَابُ الْفَرْقِ

۶۴۳۴ ــ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ

حلال ہو گئے ہیں اور آپ عمرے سے حلال نہیں ہوئے (احرام نہیں کھولا) جبکہ لوگوں نے عمرے کا احرام کھول دیا ہے) حضور نے فرمایا میں نے اپنا سر گوندھ رکھا ہے اور ہدی کو قلادہ پہنایا ہے۔ میں عمرے کا احرام نہیں کھولوں گا حتی کہ نحر کے روز ہدی ذبح کر دوں گا۔ (نحر کے روز قربانی کر کے احرام کھولوں گا)

(حدیث ۱۴۷۲ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

باب الفرق (مانگ نکالنا)

۶۴۳۴ ـــ ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن احکام کے متعلق حکم نہ پہنچا ہوتا تھا ان میں اہل کتاب کی موافقت کرتے تھے اور اہل کتاب اپنے بالوں کو لٹکاتے تھے جبکہ مشرک اپنے سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی پر بال لٹکائے تھے پھر اس کے بعد مانگ نکالتے تھے۔

۶۴۳۴ ـــ شرح: مانگ نکالنا مشرکین کی عادت تھی سو یہ کا نکات صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرنے کے باوجود مانگ کو اختیار کیا اس کی کوئی وجہ ہے اچنانچہ شمائل ترمذی میں ہے کہ سیدنا عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً مانگ نہیں نکالی تھی بلکہ خود بخود مانگ نکل گئی تھی شمائل کی عبارت کچھ اس طرح ہے "ان انفرقت عقیقتہ فرقہا" یعنی اگر خود

٦٤٣٥ — حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الذَّوَائِبِ

٦٤٣٦ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوبِشْرٍ وَحَدَّثَنَا

مانگ نکل گئی تو حضور مانگ نکالیں گے وہ نہیں" اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "اہل کتاب کی مخالفت کرو" حالانکہ نزول وحی سے پہلے آپ اس مسئلہ میں موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی پیروی کرتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب حضور کو اہل کتاب کی مخالفت کا حکم دیا گیا تھا۔ صحیح یہ ہے کہ مانگ نکالنا مستحب ہے واجب نہیں۔ امام نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ بال لٹکانے اور مانگ نکالنا دونوں جائز ہے۔ (حدیث ع۳۲۸ ج: ۵ کی شرح دیکھیں)

٦٤٣٥ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا گویا کہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مفارق میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں؛ حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوتا ہے۔ عبداللہ بن رجاء نے فی مفرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہے۔

٦٤٣٥ — شرح : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتے تھے نہانے کے بعد اس کا اثر باقی رہتا تھا یہ حالِ احرام میں ممنوع نہیں مفارق مفرق کی جمع ہے اور وہ سر کے درمیان سے بالوں کے دائیں بائیں دو حصے کرنا ہے لیکن مفارق اس لئے فرمایا کہ گویا ہر حصہ گویا کہ مفرق ہے (حدیث ع۱۷۷ ج: ۱ کی شرح دیکھیں)

باب گیسو

ذوائب ذؤابہ کی جمع ہے۔ یہ دراصل ذائب تھا ہمزہ کو واؤ سے بدلا گیا ہے۔ ذؤابہ سر سے لٹکنے والے

marfat.com
Marfat.com

قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِي وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِذُؤَابَتِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ

۶۴۳۷ ـ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ بِهٰذَا وَقَالَ بِذُؤَابَتِي أَوْ بِرَأْسِي

۲۶۶۳ ـــ

بال ہیں۔ اس باب کو کتاب اللباس میں داخل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بالوں کی طرح لباس بھی زینت ہے اور زینت میں دونوں کا اشتراک ہے۔

۶۴۳۶ ـــ ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ایک مرتبہ اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر رات کو سویا۔ اس رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی باری میں ان کے پاس تھے۔ انہوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گیسو پکڑے اور مجھے دائیں طرف کر لیا۔

۶۴۳۶ ـــ تشریح: اس حدیث کو یہاں ذکر کرنے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ... جائز ہے ... اس میں ان لوگوں کا رد ہے جنہوں نے قزع کی ذوابہ سے تفسیر کی ہے۔ ابوداؤد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا جو یہ ہے کہ بچے کے سر کے بعض بال منڈا دیے جائیں اور بعض چھوڑ دیے جائیں۔ ... حدیث ... کی شرح دیکھیں۔

۶۴۳۷ ـــ ترجمہ: عمرو بن محمد نے کہا ہمیں ہشیم نے خبر دی انہیں ابو بشر نے ہمیں یہ خبر دی اور کہا کہ حضور نے میرے گیسو یا میرا سر پکڑا۔ (یہ راوی کو شک ہے)

باب

Marfat.com

بَابُ القَزَعِ

٦٤٣٨ــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعٍ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ إِذَا حَلَقَ الصَّبِيَّ تُرِكَ هٰهُنَا شَعَرٌ وَهٰهُنَا وَهٰهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ رَأْسِهِ قِيلَ لِعُبَيْدِ اللهِ فَالْجَارِيَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ لَا أَدْرِي هٰكَذَا قَالَ الصَّبِيِّ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَّا الْقُصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَأْسَ بِهِمَا وَلٰكِنَّ الْقَزَعَ أَنْ يُتْرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعَرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هٰذَا أَوْ هٰذَا

باب قزع

یہ قزعۃ کی جمع ہے۔ بادل کے ٹکڑے کو قزعہ کہتے ہیں اور سر کے بالوں میں سے بعض کو منڈا دیں اور بعض چھوڑ دیئے جائیں تو اسے بھی قزعہ کہتے ہیں۔ اس کو متفرق بادل سے تشبیہ دی ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے۔

٦٤٣٨ــ ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ قزع سے منع فرماتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا میں نے کہا قزع کیا شئی ہے؟ تو

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۴۳۹ـــ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ

عُبید اللہ نے اشارہ کر کے کہا جب بچے کے بعض بال منڈائے اور یہاں اور یہاں بعض بال چھوڑ دے۔ عُبید اللہ نے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کیا۔ عبد اللہ سے کہا گیا لڑکی اور لڑکے دونوں کا حکم یہ ہے؟ کہا مجھے معلوم نہیں۔ صرف بچہ کا لفظ کہا تھا۔ عبید اللہ نے کہا میں نے اُن سے دوبارہ پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ لڑکے کی پیشانی اور گدی کے بال مونڈنے میں حرج نہیں لیکن قزع یہ ہے کہ پیشانی کے بال چھوڑ دیئے جائیں اس کے سوا سر پر کوئی بال نہ ہو ایسے ہی سر کے کنارے میں دائیں بائیں کے بال چھوڑ دیئے جائیں۔

۶۴۳۹ـــ شرح: اس حدیث میں اَشَارَ لَنَا عُبَیْدُ اللہِ دوبار ذکر کیا پہلی بار میں کچھ عبارت میں محذوف ہے۔ یعنی عبید اللہ نے عمر بن نافع کا کلام نقل کر کے اشارہ کیا کہ قزع یہ ہے کہ بچے کے بال منڈائے جائیں اور یہاں کے بال چھوڑ دیئے جائیں اور دائیں اور بائیں طرف کے بال چھوڑ دیئے جائیں۔ دوسری بار عبید اللہ نے اپنی پیشانی کی طرف اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کیا یہ عبید اللہ کا اپنا کلام ہے۔ عبارت کی ترکیب میں کچھ اضطراب ہے اسی لئے علامہ کرمانی نے کہا اگر سوال پوچھا جائے کہ اس کلام کا حاصل کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کلام کی تقریر اس طرح ہے کہ عبید اللہ نے کہا میں نے اپنے شیخ اور استاذ عمر بن نافع سے کہا قزع کے معنیٰ کیا ہیں۔ عمرؓ نے کہا جب بچے کا سر منڈائے تو ادھر اُدھر سے بال چھوڑ دے۔ عبید اللہ نے اپنی پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کیا اور پہلے گھمنا سے پیشانی کی طرف اشارہ کیا جبکہ دُوسرے اور تیسرے گھمنا سے سر کی دونوں جانبوں کی طرف اشارہ کیا۔ عبید اللہ سے پوچھا گیا کیا اس حکم میں لڑکی اور لڑکا دونوں برابر ہیں؟ اُس نے کہا مجھے یہ معلوم نہیں لیکن اُنہوں نے بچے کو ذکر کیا ہے۔ علامہ کرمانی نے کہا ظاہر یہی ہے کہ یہ بچے کا حکم ہے ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جائے کہ فعیل میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں یا بچے کی ذات یعنی بچپن مراد ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے قزع سے منع کرنے میں کیا حکمت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح خلقت میں قباحت معلوم ہوتی ہے یا یہ فسادیوں اور یہودیوں کی حالت ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا قزع کی کراہت پر علماء کا اتفاق ہے جبکہ وہ مختلف جگہوں سے ہو البتہ دوا کے طور پر تو یہ مکروہ ہے۔ امام غزالی نے احیاء میں ذکر کیا جو کوئی زیادہ صفائی چاہے وہ سارے سر کا حلق کرے تو حرج نہیں اور جو تیل اور کنگھی سے بال سنوارنا چاہے تو بال حلق نہ کرے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

۶۴۴۰ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لِحُرْمِهِ وَطَيَّبْتُهُ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ

۶۴۳۹ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

باب عورت کا اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا "

لباس سے حاصل ہونے والی زینت سے خوشبو بھی ہے اسی لئے اس کو کتاب اللباس میں ذکر کیا ہے "

۶۴۴۰ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگائی اور طوافِ زیارت سے پہلے منیٰ میں خوشبو لگائی۔

۶۴۴۰ — شرح : منیٰ میں رمی، ذبح اور حلق کے بعد عورتوں کے سوا ہر شئ محرم کے لئے حلال ہے اس لئے طوافِ زیارت سے پہلے محرم خوشبو لگا سکتا ہے۔ اور طوافِ زیارت کے بعد بیوی سے جماع بھی جائز ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے۔ اور تحللِ اول یعنی طوافِ زیارت سے قبل بھی خوشبو لگانا جائز ہے۔

Marfat.com

بَابُ الطِّيبِ فِي الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ

۶۴۴۱ — حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتّٰى أَجِدُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ

بَابُ الْاِمْتِشَاطِ

۶۴۴۲ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي

باب سر اور داڑھی کو خوشبو لگانا

۶۴۴۱ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بہترین خوشبو جو میں پاتی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معطر کرتی تھی یہاں تک کہ حضور کی داڑھی اور سر مبارک میں خوشبو کی چمک پاتی تھی"

۶۴۴۱ — شرح : وبیص کے معنی چمک ہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرد کی خوشبو لگانے کے مواضع عورت کی خوشبو کے مواضع سے مختلف ہیں؛ کیونکہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف کو خوشبو لگاتی تھیں اس سے واضح ہے کہ ام المؤمنین بالوں کو خوشبو لگاتی تھیں چہرہ کو نہیں لگاتی تھیں بخلاف عورتوں کے وہ چہروں کو خوشبو لگاتی ہیں اور اس سے زینت اور خوبصورتی بڑھاتی ہیں لیکن مردوں کے لئے چہروں کو خوشبو لگانا شرعًا ممنوع ہے؛ کیونکہ عورتوں سے مشابہت کرنا حرام ہے۔ عورتیں ہر زینت سے مزین ہوسکتی ہیں بشرطیکہ اس قسم کی زینت نہ کریں جس سے خلقت تبدیل ہو جائے۔

www.muhammadilah.net

Marfat.com

دَارِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحُکُّ رَأْسَہٗ بِالْمِدْرٰی فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَنْتَظِرُ لَطَعَنْتُ بِہَا فِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْاَبْصَارِ

بَابُ تَرْجِیْلِ الْحَائِضِ زَوْجَہَا

۶۴۴۳ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ

باب کنگھی کرنا

۶۴۴۲ ترجمہ : سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں سوراخ سے جھانکا جبکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم لوہے کے آلہ سے اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے۔ حضور نے فرمایا اگر میں جانتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھوں میں چبھو دیتا۔ اجازت طلب کرنا نظروں ہی کے سبب ہے۔

۶۴۴۲ شرح : مِدریٰ بکسر المیم یعنی کنگھی جس سے بالوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "تَمَدَّرَتِ الْمَرْأَۃُ" جبکہ وہ اپنے بالوں کی اصلاح کرے۔ یعنی طلبِ اجازت اس لئے ہے کہ اجنبی کی نظر درونِ خانہ نہ پڑے اور وہ مستورات نہ دیکھے۔ اگر دروازے کے سوراخ سے دیکھ لے تو استیذان کا مقصد فوت ہو جاتا ہے ہاں اگر دروازہ کھلا ہو اور پردہ بھی نہ لٹکا ہو تو گزرتے ہوئے نظر پڑ جانے تو گناہ نہیں۔

باب حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر پر کنگھی کرنا "

Marfat.com

۶۴۴۴ ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مٰلِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ

بَابُ التَّرَجُّلِ

۶۴۴۵ ـــ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَرَجُّلِهٖ وَوُضُوْئِهٖ

۶۴۴۳ ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی، حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

۶۴۴۴ ـــ ترجمہ : عبداللہ بن یوسف نے مالک، ہشام اور عروہ کے ذریعہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

(حدیث ۲۹۳ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

باب کنگھی اور داہنی طرف سے شروع کرنا۔

۶۴۴۵ ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طاقت کے مطابق کنگھی کرنا اور وضو کرنا داہنی طرف سے بہت پسند تھا۔

(حدیث ۱۶۷، ج : ۱ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiahmad.net

Marfat.com

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمِسْكِ

۶۴۴۶ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

باب جو کچھ کستوری کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے "

۶۴۴۶ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے لیکن روزہ وہ میرے لئے ہے اس کی جزاء میں دیتا ہوں۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔

۶۴۶۴ـــ شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ تمام عبادات اللہ کے لئے ہیں تو روزہ کی طرف نسبت کرنے کا کیا معنیٰ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی بھی عبادت روزہ سے نہیں کی گئی؛ کیونکہ کافروں نے کسی وقت اپنے معبودوں کی عبادت روزے رکھ کر نہیں کی ہے۔ بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ روزہ خفیہ عمل ہے جس میں ریاء کو دخل نہیں۔ یہ جواب بھی دیا جاتا ہے کہ اس سے غرض کثرت ثواب ہے کہ معلی کی عظمت عطیہ کی عظمت کی دلیل ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی نسبت اَطْيَبِيَّتْ متصور نہیں ہوتی کیونکہ وہ استلذاذ سے منزہ ہے لہٰذا " أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ " کا مفہوم کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ طیب قبول کو مستلزم ہے لہٰذا حدیث کے معنی یہ ہیں کہ روزہ کی بو خوشبو تمہارے نزدیک کستوری کی خوشبو کی قبولیت سے زیادہ مقبول ہے یا مضاف محذوف ہے یعنی عند ملائکۃ اللہ تعالیٰ تو معنی یہ ہیں کہ اللہ کے فرشتوں کے نزدیک زیادہ اچھی ہے ملخصاً۔

Marfat.com

باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطِّيبِ

۶۴۴۷ — حَدَّثَنَا مُوسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمٰنَ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ

بَابُ مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

۶۴۴۸ — حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ

باب جس خوشبو کا استعمال مستحب ہے

۶۴۴۷ — ترجمہ : ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے وقت سب سے اچھی خوشبو لگاتی جو پائی تھی۔

باب جس نے خوشبو کو ردّ نہ کیا

۶۴۴۸ — ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خوشبو کو ردّ نہ کیا کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو ردّ نہ فرماتے تھے"

www.muhammadilah.net

Marfat.com

بَابُ الذَّرِيرَةِ

۶۴۴۹ — حَدَّثَنَا عُثْمَنُ بْنُ الْهَيْثَمِ اَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقٰسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ

۶۴۴۸ — شرح: یعنی جو کوئی حضور کو خوشبو نذرانہ پیش کرتا آپ اس کو قبول فرما لیتے تھے رد نہ کرتے تھے کیونکہ خوشبو کا اٹھانا آسان ہے۔ اور اس کی بو اچھی ہے

باب ذریرہ

یہ خوشبو کی قسم ہے جو چند خوشبوؤں سے مرکب ہوتی ہے۔ یہ خوشبو کی ایک خاص قسم ہے،،

۶۴۴۹ — ترجمہ: عثمان بن ہیثم یا محمد نے ان سے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے خبر دی کہ مجھے عمر بن عبد اللہ بن عروہ نے خبر دی انھوں نے کہا عروہ اور قاسم کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے ہوئے سنا کہ انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھنے اور کھولنے کے وقت اپنے ہاتھوں سے خوشبو (ذریرہ) لگائی۔

۶۴۴۹ — شرح: امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے عثمان سے روایت کرنے میں شک کیا ہے کہ یہ بالواسطہ ہے یا بلا واسطہ ہے، لیکن یہ شک قادح نہیں؛ کیونکہ وہ اپنے شیخ عثمان سے بلاواسطہ روایت کرتے رہتے ہیں؛ چنانچہ حج اور نکاح کے اواخر میں کئی مواضع میں بلاواسطہ احادیث ذکر کی ہیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ

٦٤٥٠ــــ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِيَ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

کے احرام باندھنے سے پہلے میں آپ کو خوشبو لگاتی تھی پھر آپ غسل فرماکر احرام باندھتے تو اس کی چمک آپ کے سرِ مبارک سے نظر آتی تھی ایسے ہی احرام کھولنے کے بعد حضور کو خوشبو لگاتی تھی۔

باب خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتیں

عورتیں سامنے والے دو یا چار دانتوں کے درمیان خوبصورتی کے لئے دُوری کرتی ہیں۔ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ اس طرح کرنا اصل خِلقت کو بدلانا ہے۔ ایسے ہی عورتوں کا آبروؤں سے بال اُکھاڑ کر ان کو باریک کرنا بھی ممنوع ہے "

٦٤٥٠ــــ ترجمہ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کے بدن پر داغ کرنے والی اور داغ کرانے والی اور سر اور منہ سے بال اُکھاڑنے والی اور حُسن کے لئے دانت کشادہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی جو اللہ کی خِلقت کو متغیر کرتی ہیں۔ میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے، حالانکہ یہ اللہ کی کتاب میں ہے وہ جو تمہیں رسول دے وہ لو "

www.muhammadiahmed.net

بَابُ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ

۶۴۵۱ — حَدَّثَنَا اسمٰعیل قَالَ حَدَّثَنِي ملك عن ابن شهاب عَنْ حُمَيد بن عبد الرحمٰن بن عوف انه سَمِعَ معٰوية ابن ابي سفيٰن عامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً من شَعَرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بنواسرائيل

۶۴۵۰ — شرح ؛ واشمات واشمہ کی جمع ہے۔ یہ وشم سے ہے اس کے معنیٰ ہیں ہاتھ یا منہ پر یا بدن کے کسی حصّہ پر سوئی سے داغ کرکے اس میں سرمہ وغیرہ بھرنا تاکہ داغ سیاہ معلوم ہو اور مستوشمات مستوشمہ کی جمع استشام سے ہے اس کے معنی ہیں وشم طلب کرنا یعنی بدن کے کسی حصّہ پر سوئی سے داغ کروا کر اس میں سرمہ وغیرہ بھروانا "متنمصات" متنمصہ کی جمع ہے۔ یہ تنمّص سے ہے اس کے معنی ہیں سر یا منہ سے بال اُکھاڑنا متنمصات کے معنی بال اکھڑانے والی عورتیں اور نامصات بال اکھاڑنے والی عورتیں۔ متفلجات" متفلجہ کی جمع تفلج سے ہے اس کے معنی ہیں سامنے والے دو یا چار دانتوں میں کشادگی اور دُوری کرنا یہ عورتیں حُسن اور خوبصورتی کے لئے کرتی ہیں چونکہ ان میں تغییر خلق ہے اس لئے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ حدیث ع ج ؛ ۷ کی شرح دیکھیں۔ کتب التفسیر سورہ حشر"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مذکورہ افعال کرنے والی عورتوں پر لعنت اللہ کی کتاب میں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد : جو تمہیں رسول دے وہ لو اور جس سے منع کرے رُک جاؤ " اس کے معنی یہ ہیں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس پر لعنت کرو"

باب بالوں کو جوڑنا

۶۴۵۱ — ترجمہ : حُمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ اُنہوں نے معاویہ

Marfat.com

حِیْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو جس سال اُنہوں نے حج کیا۔ منبر پر یہ کہتے ہُوئے سُنا جبکہ اُنھوں نے بالوں کا چٹلا ایک سپاہی کے ہاتھ سے پکڑا تھا کہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جیسے بالوں سے منع کرتے ہوئے سُنا ہے۔ حضور فرماتے تھے بنی اسرائیل اس وقت ھلاک ہوگئے جبکہ ان کی عورتوں نے یہ پکڑے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنے اسناد کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ بال پیوند کرنے والی اور کروانے والی اور داغ کر کے رنگ بھرنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۶۴۵۱ — شرح : قُصّۃ بضم القاف وتشدید الصاد بمعنی چٹلا ہے۔ حرسی بمعنی لشکری ہے۔ جوہری نے کہا حرس وہ ہیں جو بادشاہوں کی پاسبانی کرتے ہیں اس کا واحد حرسی ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا سوال انکار کے لئے تھا کہ علماء نے اس قسم کی منکر اور بری اشیاء سے لوگوں کو کیوں نہیں روکا اور اس میں تساہل اور غفلت کیوں کی ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ لوگوں نے ایسی منکر اشیاء سے کیوں تساہل کیا اس کا جواب یہ ہے کہ کوئی زمانہ بھی معاصی کے ارتکاب سے خالی نہیں رہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی بعض لوگ شراب نوشی، سرقہ اور زناء کے مرتکب پائے گئے ہیں۔ اگرچہ یہ امور بہت نادر ہوئے ہیں لہٰذا مسلمان کو یہ کہنا زیب نہیں دیتا کہ بُری شئی کو منع کیوں نہیں کیا گیا ایسے ہی مدینہ منورہ میں چٹلا کا پایا جانا ایک نادر فعل تھا، لہٰذا یہ کہنا مناسب نہیں کہ مدینہ منورہ والوں نے اس سے کیوں پہلوتہی کی تھی، کیونکہ واصلہ کی حدیث مدنی ہے۔ اہل مدینہ میں معروف ہے۔ بنی اسرائیل کی عورتوں کے چٹلا اختیار کرنے اور مردوں کے اس سے راضی ہونے کے باعث وہ ہلاک ہوگئے۔

طبری نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بالوں کے وصل سے منع کرنے میں مختلف آراء ہیں اکثر فقہاء نے کہا بالوں کے ساتھ بالوں کا جوڑنا ممنوع ہے۔ اگر بالوں کے ساتھ پشم اور صوف وغیرہ کا وصل کیا تو جائز ہے اور وہ نہی میں داخل نہیں۔ ابن عباس، امہات المومنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے بھی یہ مروی ہے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا وصل مطلقاً جائز نہیں اگر بالوں کا بنا ہوا چٹلا سر پر رکھ لیا جائے اور بالوں کے

Marfat.com

۶۴۵۲ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَنَاقٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَعَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَصِلُوْهَا فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ

۶۴۵۳ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمِّيْ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَنْكَحْتُ ابْنَتِيْ ثُمَّ اَصَابَهَا شَكْوٰى فَتَمَرَّقَ رَاْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِيْ بِهَا اَفَاَصِلُ رَاْسَهَا فَسَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

ساتھ جوڑا نہ کیا جائے تو اس میں حرج نہیں (عینی) (حدیث ۲۲۴۴ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

۶۴۵۲ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا اور وہ بیمار ہوگئی اس کے سر کے بال گر گئے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اس کے بال جوڑ دیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور نے فرمایا اللہ نے بال جوڑنے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ ابن اسحاق نے ابان بن صالح، حسن، صفیہ کے ذریعہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے میں شعبہ کی متابعت کی۔

(حدیث ۵۲۰۵ ج ۸ کی شرح)، کتاب النکاح باب لا تطیع المرءۃ زوجہا فی معصیۃ "

۶۴۵۳ — ترجمہ : اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۴۵۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

۶۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ

۶۴۵۶۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعٰوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ اٰخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعَرٍ قَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا غَيْرَ الْيَهُوْدِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّوْرَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر آئی اور عرض کیا میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے پھر اس کو بیماری لاحق ہوئی تو اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں اس کا شوہر مجھے اس کے متعلق بھڑکاتا ہے کیا میں اس کے سر پہ بال پیوند کروں ؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال پیوند کرنے والی اور پیوند کرانے والی کو سخت ڈانٹا۔

۶۴۵۴۔ ترجمہ : اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر لعنت کی۔

۶۴۵۵۔ ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے واصلہ اور مستوصلہ، واشمہ اور مستوشمہ پر لعنت فرمائی ہے

Marfat.com

بَابُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

٦٤٥٧ ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَتْ أُمُّ يَعْقُوبَ مَا هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

نافع نے کہا لثہ دانتوں کے ساتھ گوشت میں ہوتا ہے۔
(نافع کا مقصد یہ ہے کہ لثہ جبڑوں میں منحصر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ ان میں بھی وشم ہوتا ہے)

٦٤٥٦ ـ ترجمہ : سعید بن مسیب نے کہا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آخری بار مدینہ منورہ میں آئے تو ہم سے خطاب کیا جبکہ بالوں کا گچھا نکالا اور کہا میں نے یہودیوں کے سوا کسی کو یہ کام کرتے نہیں دیکھا یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یعنی بال جوڑنے کو باطل فرمایا ہے۔

٦٤٥٦ ـ شرح : زُور کے معنے کذب، باطل اور تہمت ہیں۔ اسی سے شاہد الزّور (جھوٹا گواہ) ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصل کو اس لئے زُور فرمایا کہ یہ جھوٹ اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب چہروں کے بال صاف کرنے والی عورتیں

٦٤٥٧ ـ ترجمہ : علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے گودنا لگانے والی چہروں کے

Marfat.com

بَابُ الْمَوْصُوْلَةِ

۶۴۵۸ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

بال صاف کرنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اللہ کی خلقت کو متغیر کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ام یعقوب نے کہا یہ کیا ہے؟ عبداللہ نے کہا میرا کیا حال ہے کہ میں اُن پر لعنت نہ کروں جن پر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور اللہ کی کتاب میں ہے۔ ام یعقوب نے کہا بخدا! جو دونوں تختیوں کے درمیان پڑا ہے میں نے یہ کہیں نہیں پایا۔ عبداللہ نے کہا خدا کی قسم اگر تو قرآن پڑھتی تو یہ پالیتی (قرآن میں ہے) جو تم کو رسول دے وہ لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ!

۶۴۵۷ — شرح : متنمصات ،، متنمصہ کی جمع ہے اس کے معنی ہیں "چہرے کے بال صاف کرنے والی عورت "

واشمات ،، واشمہ کی جمع وشم سے ہے اس کے معنی ہیں ہاتھ یا منہ یا بدن کے کسی حصہ پر سوئی سے داغ کر کے اس میں سرمہ وغیرہ بھرنا تاکہ داغ سیاہ معلوم ہو اس کو گودنا بھی کہتے ہیں متفلجات متفلجہ کی جمع تفلج سے ہے۔ اس کے معنی ہیں خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنا ،، ان میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی صورت کو بدلانا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (حدیث ۵۶۵ ج : ۷ کی شرح دیکھیں)

لوحین سے مراد رحل ہے جس پر قرآن کریم رکھا جاتا ہے۔ یہ قرآن سے کنایہ ہے یا دونوں طرفیں مراد ہیں۔ واللہ و رسولہ اعلم!

باب بال جڑوانے والی عورت

۶۴۵۸ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، چمڑے میں رنگ بھرنے والی اور بھروانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔
۱

Marfat.com

۶۴۵۹ ـــ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ سَأَلَتِ اِمْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ ۶۴۶۰ ـــ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ يَعْنِيْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۵۹ ـــ ترجمہ : اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! میری بیٹی کو چیچک نکل آئی تھی اس کے سارے بال جھڑ گئے ہیں۔ میں نے اس کا نکاح کر دیا ہے کیا میں اس کے بالوں کو پیوند لگا دوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پیوند لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

۶۴۵۹ ـــ شرح : حَصْبَۃٌ بفتح الحاء وسکون الصاد ہے۔ صاد پر فتحہ اور کسرہ بھی جائز ہے۔ یہ سرخ دانے ہیں جو چمڑے میں متفرق ظاہر ہوتے ہیں اسے چیچک کہتے ہیں۔ فَامَّرَقَ اصل میں اِنْمَرَقَ انفعال کی ماضی ہے نون کو میم سے بدل کر میم میں ادغام کر دیا ہے۔ اس کے معنی ہیں بالوں کا جھڑ جانا،،

۶۴۶۰ ـــ ترجمہ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رنگ بھرنے والی اور بھروانے والی، بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی۔

۶۴۶۰ ـــ شرح : قولہ اَوْ قَالَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ راوی کا شک ہے۔ قال کی تقدیر

Marfat.com

٦٤٦١ — حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

بَابُ الْوَاشِمَةِ

٦٤٦٢ — حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ

یہ واشمہ اور بعد والے الفاظ اس کا مقولہ ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لعنت کے مقام میں ذکر کیا ہے اور اس کی تصریح نہیں کی عبداللہ بن عمر نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا لَعَنَ بعض روایات میں ہے قال ابن عمر سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ الواشمۃ الخ

٦٤٦١ — ترجمہ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رنگ بھرنے والی اور گدوانے والی، بال اکھاڑنے والی اور حسن کے لئے دانت کشادہ کرنے والی اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت کو متغیر کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ میں ان پر لعنت کیوں نہ کروں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے! حالانکہ یہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔

باب گودنے لگانے والی عورت

٦٤٦٢ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگ جانا حق ہے اور گود لگانے سے منع فرمایا۔

www.muhammadilibrary.net
Marfat.com

۶۴۶۳ـــ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أُمِّ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ

۶۴۶۴ـــ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَأٰكِلِ الرِّبٰى وَمُوْكِلِهِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

بَابُ الْمُسْتَوْشِمَةِ

۶۴۶۵ـــ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ

۶۴۶۳ ـــ ترجمہ: سفیان نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم نخعی اور علقمہ کے ذریعہ عبداللہ بن مسعود سے ذکر کرتے ہیں کہا میں نے یہ ام یعقوبؓ سے عبداللہ کے ذریعہ منصور کی حدیث کی مثل سُنا۔

۶۴۶۴ ـــ ترجمہ: عون بن ابی جحیفہ نے کہا میں نے اپنے والد کو دیکھا انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت سود کھانے اور کھلانے اور چمڑے میں رنگ بھرنے اور بھروانے سے منع فرمایا۔
(حدیث ۱۹۵۸ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

باب سُرمہ یا نیل بھروانے والی عورت

Marfat.com

فَقَامَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ مَنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَشْمِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُ قَالَ مَا سَمِعْتَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ

۶۴۶۶ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

۶۴۶۷ — حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

۶۴۶۵ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا عمر فاروق کے پاس ایک عورت لائی گئی جو سوئی سے چہرہ چھید کر اس میں رنگ یا نیل بھرا کرتی تھی۔ عمر فاروق نے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے "وشم" نیل بھرنے کے متعلق کسی نے سنا ہے؟ ابوہریرہ نے کہا میں کھڑا ہوگیا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے سنا ہے۔ عمر فاروق نے کہا تو نے کیا سنا ہے؟ ابوہریرہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "وشم نہ کرو اور نہ کرواؤ"

۶۴۶۵ — شرح: تشم وشم سے ہے اور وہ ہاتھ یا کسی عضو سے سوئی کے ذریعہ چہرہ چھید کر اس میں سرمہ یا نیل بھرنا تاکہ وہ سیاہ معلوم ہو۔

www.muhammadilibrary.net

marfat.com

Marfat.com

بَابُ التَّصَاوِيْرِ

۶۴۶۷ ـــ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ
الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَةُ
بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَلَا تَصَاوِیْرُ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ عَذَابِ الْمُصَوِّرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

۶۴۶۸ ـــ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا
الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ کُنَّا مَعَ مَسْرُوْقٍ فِیْ دَارِ یَسَارِ بْنِ نُمَیْرٍ فَرَاٰی

انشدکم باللہ کے معنی ہیں میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں۔

۶۴۶۶ ـــ ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی وشم کرنے والی اور کروانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

۶۴۶۷ ـــ ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ تعالیٰ نے سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی چہرے کے بال صاف کرنے والی اور کروانے والی حُسن کے لئے دانت کشادہ کرنے والی اللہ کی پیدا کردہ صورت بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ کیا میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی حالانکہ وہ اللہ کی کتاب میں ہے۔

Marfat.com

فِیْ صُفَّتِہٖ تَمَاثِیْلُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ الْمُصَوِّرُوْنَ

۶۴۶۹ — حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِیَاضٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ

باب تصاویر

تصاویر تصویر کی جمع بمعنی صورت ہے۔ شیٔ کی حقیقت اور ہیئت کو صورت کہا جاتا ہے۔ تصاویر کے ابواب کی کتاب اللباس سے مناسبت بطور زینت ہے بکیونکہ زینت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔

۶۴۶۸ — ترجمہ : ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جس میں تصاویر ہوں۔ لیث نے اپنے اسناد کے ساتھ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سُنا۔

۶۴۶۸ — شرح : اس حدیث میں ملائکہ سے مراد وحی کے فرشتے ہیں جیسے جبرائیل اور اسرافیل علیہما السلام اور وہ فرشتے جو انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں وہ ہر گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ بیت الخلاء اور جماع کے سوا کسی وقت انسان سے جُدا نہیں ہوتے۔ بعض نے ان سے مراد رحمت کے فرشتے لئے ہیں جو انسانوں کے لئے رحمت اور استغفار کرتے ہیں۔ بیت سے مراد انسان کے رہنے کی جگہ ہے۔ اگرچہ جھونپڑی یا خیمہ وغیرہ ہو۔ جن کتوں سے شکار کرتے ہیں یا وہ حفاظت کے لئے رکھے جاتے ہیں یا کھیتی وغیرہ کے محافظ ہوتے ہیں وہ اس عموم سے خارج اور فرشتوں کے گھروں میں داخل ہونے سے مانع نہیں۔ جس گھر میں عمومی کتا ہو وہاں فرشتے اس لئے نہیں آتے کہ ان سے شیطان کا تعلق ہوتا ہے یا یہ نجاست کھاتے ہیں اور نجاست سے ان کا اختلاط ہوتا ہے۔ دراصل کتے والے گھر میں فرشتوں کے داخل نہ ہونے کی حکمت اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں؛ کیونکہ خنزیر بھی پلید ہے اور کوئی گھر شیطان سے خالی نہیں ہوتا اور اکثر بلی بھی نجاست کھاتی ہے، حالانکہ جس گھر میں بلی یا خنزیر وغیرہ ہوں وہاں فرشتوں کے داخل نہ ہونے کی کوئی روایت نہیں۔ صورت سے مراد وہ صورت ہے جس میں روح ہو اور اس کا سر نہ کٹا ہو اور نہ ہی اسے روندھا جاتا ہو یا اتنی باریک ہو کہ دور سے ظاہر نہ

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ ھٰذِہِ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُقَالُ لَھُمْ اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ

ہوتی ہو۔ اس مسئلہ میں ہم حدیث ۴۶۹ ج ۱ کی شرح میں بسط سے تحریر کر چکے ہیں۔ فارجع الیہ۔

باب قیامت میں تصویریں بنانیوالوں کو عذاب

۴۴۶۹ — ترجمہ: مسلم نے کہا ہم مسروق کے ساتھ یسار بن نُمیر کے گھر تھے۔ مسروق نے ان کے صحن میں صُورتیں دیکھیں تو کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سُنا اُنھوں نے کہا میں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ قیامت میں جن لوگوں کو سخت تکلیف عذاب ہوگا وہ تصویریں بنانے والے ہیں۔

۴۴۷۰ — شرح: بعض علماء نے کہا تمثال اور صورت میں فرق نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ حیوان میں صورت کا اطلاق ہوتا ہے اور تمثال حیوان اور غیر حیوان میں عام ہے۔

بعض نے کہا تمثال کا جسم ہوتا ہے اور صورت کپڑے یا دیوار پر نقش ہوتا ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ" اور مصورین کو سخت عذاب کا مقتضیٰ یہ ہے کہ صورت بنانے والوں کو فرعون سے زیادہ سخت عذاب ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اشد الناس میں ناس سے تمام لوگ مراد نہیں بلکہ بعض لوگ مراد ہیں لہٰذا فرعون کو ان لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ہوگا جنھوں نے الوہیت کا دعویٰ کیا ہے اور جس نے ذی روح کی صورت عبادت کے لئے بنائی اس کو اس مصور سے زیادہ سخت عذاب ہوگا جو ذی رُوح کی صُورت عبادت کے لئے نہیں بناتا۔

بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ مصورین سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایسی صورت بنائے جن کی اللہ کے سوا عبادت کی گئی ہے اور جانتے ہوئے وہ یہ قصد کرتا ہے وہ آلِ فرعون میں داخل ہے اور جس کا قصد یہ نہ ہو وہ تصویر بنانے میں گنہگار ہے۔

توضیح میں ہے کہ حیوان کی تصویر بنانا سخت حرام ہے اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے اگرچہ وہ تصویر روندی جاتی ہے یا نہ۔ بہرحال تصویر بنانا حرام ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلقت سے مشابہت ہے پھر اس میں کوئی امتیاز نہیں کہ تصویر کپڑے پر ہو یا کاغذ پر دیوار پر ہو یا درہم و دینار پر ہو اور غیر ذی روح کی صورت حرام نہیں جیسے درخت وغیرہ کی صورت بنائے یہ جاننا ضروری ہے کہ ذی روح صورت

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ نَقْضِ الصُّوَرِ

۶۴۷۱ — حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ

۶۴۷۲ — حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بنانا بہرحال حرام ہے اس کا سایہ ہو یا نہ ہو۔ امام مالک، سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے (عینی) حدیث ۲۶۹ ج ۱ کی شرح دیکھیں۔

۶۴۷۱ — ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب دیا جائے گا اُن سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اس میں روح ڈالو (یہ امر عاجز کرنے کے لئے ہے جب وہ زندہ نہ کر سکیں گے تو عذاب میں مبتلا رہیں گے)

باب تصویر توڑ دینا

۶۴۷۱ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمران بن حطان سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں کوئی ایسی شئی نہ چھوڑتے جس میں صورتیں ہوں مگر اس کو توڑ دیتے تھے۔

۶۴۷۱ — شرح: تصالیب وہ تصاویر ہیں جو صلیب کی مانند ہوں؛ چنانچہ جس کپڑے پر صلیب جیسے نقش ہوں اس کو مصلب کہا جاتا ہے۔ یہ تصلیب

Marfat.com

يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَهَى الْحِلْيَةِ

بَابُ مَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

۶۴۷۳ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ

کی جمع ہے نقض کے معنی ہیں اس کو توڑ دینا اور اس کی صورت بگاڑ دینا۔

۶۴۷۲ — ترجمہ : ابو زرعہ نے کہا میں ابوہریرہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ایک گھر میں داخل ہوا۔ ابوہریرہ نے گھر کے اُوپر ایک مصوّر کو دیکھا جو تصویریں بنا رہا تھا۔ اُنہوں نے کہا میں نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی مانند پیدا کرتا ہے۔ چاہیئے کہ وہ دانہ خلق کریں اور انہیں چاہیئے کہ چیونٹی پیدا کریں پھر ابوہریرہ نے پانی کا برتن منگوایا اور دونوں ہاتھ بغلوں تک دھوئے۔ میں نے کہا اے ابا ہریرہ کیا یہ تم نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟ اُنہوں نے کہا زیور پہننے کے انتہائی جگہ تک دھوئے۔

۶۴۷۲ — شرح : اس سے اُس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ "تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ" زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچے گا حلیہ سے مُراد سفیدی ہے جو قیامت میں اس اُمت مرحومہ کے وضو کے آثار سے ہوگی (وگ پانچ کلیاں ہوں گے)۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس حدیث میں تصویریں بنانے والوں کو بہت بڑا ظالم کہا ہے ؛ حالانکہ کافر اس سے بڑا ظالم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جو عبادت کے لئے بتوں کی تصویریں بناتا ہے وہ بہت بڑا ظالم ہے بلکہ دوسرے کافروں سے اس کو عذاب زیادہ ہوگا کیونکہ اس کا کفر زیادہ قبیح ہے۔
واللہ و رسولہ اعلم!

Marfat.com

اَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِّیْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِّیْ فِیْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ

۶۴۷۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقْتُ دُرْنُوْكًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْزِعَهٗ فَنَزَعْتُهٗ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

بابٌ تصویریں جو پاؤں میں روندی جائیں

۶۴۷۳ ترجمہ : سفیان نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سُنا آج کے روز عبدالرحمٰن سے افضل کوئی نہیں انہوں نے کہا میں نے اپنے والد قاسم بن محمد بن ابی بکر سے سُنا کہ میں نے ام المومنین عائشہ سے سُنا کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے اس حال میں کہ میں نے اپنے چبوترہ پر منقش پردہ لٹکایا تھا جس میں تصاویر تھیں جب اس کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو اس کو پھاڑ دیا اور فرمایا قیامت میں سب لوگوں سے سخت عذاب میں وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کی مشابہت کرتے ہیں ام المومنین نے فرمایا ہم نے اس منقش پردہ کے ایک. یا دو تکیے بنا لیئے۔

۶۴۷۳ شرح : قِرَام بکسر القاف منقش چادر ہے۔ سہوہ بفتح السین و فتح الواو چبوترہ ہے یا صحن ہے جو کمروں کے سامنے ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مصوّر تکیہ جو گھر میں ہوتا ہے اس میں حرج نہیں اور وہ رحمت کے فرشتوں کے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ كَرِهَ الْقُعُودَ عَلَى الصُّوَرِ

٦٤٧٥ — حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ النُّمْرُقَةُ قُلْتُ لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّوَرُ

کے آنے سے مانع نہیں (حدیث ۲۳۱۶ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

٦٤٧٤ — ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے میں نے پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں صورتیں تھیں۔ حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں پردہ کو دور کر دوں تو میں نے اس کو دور کر دیا اور میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں سے غسل کرتے تھے۔

٦٤٧٤ — شرح: اس حدیث کی پہلی بابوں سے مناسبت اس طرح ممکن ہے کہ غالبًا یہ پردہ غسلخانہ میں تھا۔ دُرنوک بضم الدال وسکون الراء وبضم النون بمعنی پردہ ہے۔

باب جس نے صورتوں پر بیٹھنا پسند نہ کیا

٦٤٧٥ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹا گدا خریدا جس میں صورتیں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ پر ہی کھڑے رہے اور اندر

Marfat.com

۶۴۷۶ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُوَرٌ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ

داخل نہ ہوئے میں نے عرض کیا میں اللہ کے حضور اس سے توبہ کرتی ہوں جو میں نے گناہ کیا ہے۔ فرمایا یہ گدا کیسا ہے میں نے عرض کیا یہ اس لئے ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اور تکیہ لگائیں فرمایا یہ صورتیں بنانے والے قیامت میں عذاب دیئے جائیں گے اُن سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اُن کو زندہ کرو اور جس گھر میں صورت ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

۶۴۷۵ **شرح :** اس حدیث کی عنوان سے مناسبت اس طرح ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں والے گدے پر بیٹھنے اور اس پر تکیہ لگانے کو پسند نہ کیا تھا اس سے ظاہر ہے کہ صورت پر بیٹھنا مکروہ ہے: یہ حدیث اُن حضرات کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ مُصَوَّر کپڑا پہننا اور اس پر بیٹھنا اور تکیہ لگانا مکروہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت کا سایہ ہو یا نہ وہ کپڑا بُنتے وقت دھاگوں سے بنائی جائے یا نقش کی جائے بہر کیف تصویر حرام ہے۔ نُمرقہ کے معنی ہیں چھوٹا گدا اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس سے پہلی حدیث میں ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا صورتوں والے پردے کے دو گدے بنا دیئے تھے جن پر حضور تشریف رکھتے اور تکیہ لگاتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں والا پردہ استعمال کیا ہے اور اور اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضور نے صورتوں والا پردہ استعمال نہیں کیا بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان حدیثوں میں تعارض نہیں کیونکہ جب پردہ کے دو گدے بنائے تو صورتیں کٹ گئیں اور وہ اصلی حالت پر نہ رہی تھیں اس لئے اس کے گدے بنا لئے گئے تھے اس تغیر پر صورت دخول ملائکہ سے مانع نہیں ہوتی لیکن جب صورت اصلی حالت پر ہو تو مانع ہوتی ہے۔

۶۴۷۶ **ترجمہ :** سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے

marfat.com
Marfat.com

يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَهُ بُكَيْرٌ حَدَّثَهُ بُسْرٌ حَدَّثَهُ زَيْدٌ حَدَّثَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں صُورت ہو۔ بُسر نے کہا پھر زید بیمار ہو گئے۔ ہم اُن کی بیمار پُرسی کو گئے تو کیا دیکھا کہ اس کے دروازے پر صورت ہے۔ میں نے عُبید اللہ سے کہا جو ام المؤمنین میمونہ زوجۂ محترمہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب (پالک) ہیں۔ کیا پہلے روز ہمیں زید نے صورتوں کے متعلق خبر نہ دی تھی؟ عُبید اللہ نے کہا کیا تم نے اُن سے یہ نہ سُنا تھا مگر کپڑے میں نقش و نگار ہوں تو حرج نہیں۔ ابن وہب نے عمرو بن حارث، بُکیر اور زید کے واسطہ سے ذکر کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کی ہے۔

۶۴۷۶ — شرح: خطابی نے کہا مُصوّر وہ ہے جو حیوانات کی شکلیں بنائے اور نقاش وہ ہے جو درختوں وغیرہ کی شکلیں بنائے۔ لہٰذا مجھے اُمید ہے کہ نقش اس وعید میں داخل نہیں کہ ایسے مکان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اگرچہ یہ بھی مکروہ ہیں اور لایعنی اشیاء میں دل مشغول ہوتا ہے۔

امام طحاوی نے کہا کہ الا رقماً فی ثوبٍ سے مراد یہ ہے کہ مصوّر کپڑا پاؤں روندھا جائے اور بچھونا کی طرح ذلیل کیا جائے تو اس میں حرج نہیں؛ چنانچہ علماء نے کہا ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو پسند نہیں فرمایا اور جو پاؤں میں روندھا جائے اس کو مکروہ نہیں جانا؛ کیونکہ اس میں صورتوں کی توہین ہے۔ امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور سفیان ثوری کا یہی مذہب ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی صورت سے منع فرمایا تھا۔ اگرچہ نقش ہو؛ کیونکہ لوگوں نے ابھی صورتوں کی عبادت ترک کی تھی۔ اس لئے سب سے منع فرما دیا جب لوگ پوری طرح اس میں مستقر ہو گئے تو ضرورت کے باعث نقش و نگار والے کپڑے مباح کر دیئے اور وہ صورتیں بھی مباح کر دیں جن کو پاؤں میں روندھا اور ذلیل کیا جاتا ہے، کیونکہ ذلیل شئی کی جاہل عبادت نہیں کرتے تھے اور جو صورتیں ذلیل و خوار نہ کی جاتی تھیں اُن کی تحریم بدستور باقی رہی۔ (عینی)

Marfat.com

بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي التَّصَاوِيْرِ

٦٤٧٧ــــ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنِّيْ فَاِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ

باب صُورتوں والے کپڑوں میں نماز کی کراہت

۶۴۷۷ ــ ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا پردہ تھا جس کے ساتھ اُنہوں نے اپنے گھر کی جانب پردہ کیا ہُوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا یہ پردہ مجھ سے ہٹالو، کیونکہ اس کی صُورتیں میری نماز میں میرے سامنے ہوتی ہیں۔

۶۴۷۷ ــ شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو لٹکتے رہنے دیا اور نماز پڑھتے رہے حالانکہ ام المؤمنین کی نمرقہ والی حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہی نہ ہوئے تھے جس میں پردہ پر صُورتیں تھیں حتیٰ اس کو اُتار دیا گیا اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں حدیثوں میں اتفاق کی صُورت یہ ہے کہ ام المؤمنین کی حدیث میں پردہ کی صُورتیں ذی روح کی تصویریں تھیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذوات ارواح کی صُورتیں نہ تھیں بلکہ نقش ونگار تھے۔ حدیث ۳۶۸ ج ۱ میں اس کی تفصیل دیکھیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں خشوع وخضوع ہونا چاہیئے اور دل صرف نماز کے لئے فارغ ہونا چاہیئے اور جو چیز خشوع سے مانع ہو اس کا ازالہ کر دینا چاہیئے۔ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اس حال میں پڑھو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ حال نہ ہو تو نماز اخلاص سے پڑھتے رہو کیونکہ خالقِ کائنات تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ نماز میں خیالات کا آنا نماز کو قطع نہیں کرتا۔

Marfat.com
www.muhammadiah.net

بَابٌ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

۶۴۷۸ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هُوَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ

بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ

۶۴۷۹ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جس گھر میں صورت ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے

۶۴۷۸ ـ ترجمہ: سالم نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کا وعدہ کیا تو اس میں تاخیر کردی حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت شاق گزرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ سے جبرائیل علیہ السلام نے ملاقات کی حضور نے اس سے تاخیر کرنے کی شکایت کی تو اس نے کہا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں صورت ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں کتا ہو (حدیث ۲۰۱۶ ج ۵ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

إنها أخبرته أنها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية وقالت يا رسول الله أتوب إلى الله وإلى رسوله ماذا أذنبت قال ما بال هذه النمرقة قالت اشتريتها لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة ويقال لهم أحيوا ما خلقتم وقال إن البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة

باب جو کوئی اس گھر میں داخل نہ ہُوا جس میں تصویر ہے،،

۶۴۷۹ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ اُنھوں نے ایک گدا خریدا جس میں صورتیں نقش جب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے اور اندر داخل نہ ہُوئے۔ ام المؤمنین نے حضور کے چہرۂ انور پر کراہت کا اثر دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا ہے ؟ حضور نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے ام المؤمنین نے فرمایا میں نے یہ اس لئے خریدا ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر تکیہ لگائیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان صورتوں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور اُن سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اس میں رُوح ڈالو اور فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

(حدیث ۱۹۷۷ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net
marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

٦٤٨٠ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ

بَابٌ — حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ يُحَدِّثُ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْئَلُوْنَهٗ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سُئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ

باب جس نے مُصَوِّر پر لعنت کی

٦٤٨٠ — ترجمہ : ابوجحیفہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ اُنھوں نے پچھنے لگانے والا غلام خریدا کیا تو اُنہوں نے کہا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خون کی قیمت کتے کی قیمت اور فاحشہ عورت کی اُجرت سے منع فرمایا اور سود کھانے اور کھلانے والے سرمہ اور نیل بھرنے اور بھروانے والی اور تصویریں کھینچنے والے پر لعنت فرمائی۔

(حدیث ع۱۹۵۸ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ الْاِرْتِدَافِ عَلَی الدَّابَّةِ

۶۴۸۲ — حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْصَفْوَانَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکِبَ عَلٰی حِمَارٍ عَلٰی اِکَافٍ عَلَیْہِ قَطِیْفَةٌ فَدَکِیَّةٌ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَرَآءَہٗ

۶۴۸۱ — ترجمہ : سعید نے کہا میں نے نضر بن انس بن مالک کو قتادہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا کہ میں ابن عباس کے پاس تھا جبکہ لوگ اُن سے سوال پُوچھ رہے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر نہ کرتے تھے حتیٰ کہ اُن سے پُوچھا گیا تو کہا میں نے محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس نے دُنیا میں تصویر بنائی اس کو قیامت میں تکلیف دی جائے گی کہ اس میں روح پھونکے وہ رُوح نہ پھونک سکے گا۔

۶۴۸۱ — شرح : یعنی وہ رُوح پھونکنے پر قادر نہ ہوگا۔ اس کی طاقت سے مافوق اس کو تکلیف دی جائے گی۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ،، یہ تعلیق بالمحال ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ مصوّر کو عذاب ختم نہ ہوگا، کیونکہ اس کو تصویر میں رُوح پھونکنے کی تکلیف دی جائے گی اور عذاب کی غایت روح پھونکنے تک ہے اور حضور کے ارشاد کے مطابق روح پھونکنے پر قادر نہ ہوگا اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ مصوّر ہمیشہ کے لئے عذاب میں رہے گا، لیکن یہ اس مصوّر پر محمول ہے جو تصویر بنانے سے کافر ہو جائے جیسے بت کی صورت بنائے تاکہ اللہ کے سوا اس کی عبادت کی جائے جو کفر ہے یا رُوح پھونکنے سے مراد مطلق حیات کا وجود ہے حتیٰ کہ وہ صورت حیوان ہو جائے یا پُورا حیوان ناطق بن جائے۔ ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ ہے کہ اس میں روح پھونکے حتیٰ کہ اس میں مطلق حیات پائی جائے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب کسی کو سواری پر پیچھے بٹھانا

۶۴۸۲ — ترجمہ : اُسامہ بن زید سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بَابُ الثَّلٰثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

۶۴۸۳ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهُ

گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اس پر فدک کی بنی ہوئی چادر تھی اور اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا تھا۔

۶۴۸۲ ــ شرح : اس حدیث کی کتاب اللباس سے مناسبت اس طرح ہے کہ اس حدیث کی غرض سواری کے لباس پر بیٹھنا ہے اگرچہ بیٹھنے والے متعدد ہوں اور فدک کی چادر سے یہ معنی واضح ہوتا ہے۔

(حدیث ۸۴-۸۵-۲۷ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

باب ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا

۶۴۸۳ ــ ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے حضور کا استقبال کیا تو آپ نے ایک کو آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

۶۴۸۳ ــ شرح : بعض روایات میں سواری پر تین مردوں کے بیٹھنے میں ممانعت مذکور ہے اگر ان کی صحت تسلیم کرلی جائے تو ان کا محمل یہ ہے کہ جب سواری تین مردوں کو اٹھانے کی متحمل نہ ہو اور عاجز ہو تو تین کا اس پر بیٹھنا ممنوع ہے جیسے گدھا تین مردوں کا متحمل نہیں ہوسکتا لیکن اگر سواری تین کو اٹھا سکے جیسے اونٹ یا خچر ہو تو جائز ہے۔ (حدیث ۱۹۸۱ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadian.net

Marfat.com

بَابُ حَمْلِ صَاحِبِ الدَّابَّةِ غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ الدَّابَّةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ ۶۴۸۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ذُكِرَ الْأَشَرُّ الثَّلَاثَةُ عِنْدَ عِكْرِمَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَمَلَ قُثَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْفَضْلَ خَلْفَهُ أَوْ قُثَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَيُّهُمْ أَشَرُّ أَوْ أَيُّهُمْ أَخْيَرُ

باب سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا"

بعض نے کہا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے مگر یہ کہ کسی کو آگے بیٹھنے کی اجازت دیدے"

۶۴۸۴ — ترجمہ : ایوب نے بیان کیا عکرمہ کے پاس ذکر کیا گیا کہ ایک سواری پر تین مردوں کا بیٹھنا سخت برا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے؛ حالانکہ قثم کو آگے اور فضل کو پیچھے بٹھایا ہوا تھا یا قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا ہوا تھا۔ ان سے کون برا اور کون اچھا ہے۔

۶۴۸۴ — شرح : یعنی عکرمہ کے پاس ذکر کیا گیا کہ ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا شر اور ظلم ہے اور اگلا پچھلے سے زیادہ شر ہے۔ عکرمہ نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ابن عباس سے روایت کی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قثم کے پیچھے اور فضل کو آگے بٹھایا ہوا تھا اب بتاؤ کہ ان میں سے کون اشر اور کون بہتر ہے۔ قولہ اَشَرُّ الثَّلَاثَۃ"

Marfat.com

بَابُ اِرْدَافُ الرَّجُلِ خَلْفَ الرَّجُلِ

۶۲۸۴۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا اٰخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ

بلااضافت ہے اور ٰاشترا اور ٰاخیر بھی فصیح لغت ہے یا اشتر معرّف باللام اضافت لفظیہ مد الحسن الوجہ اور انصارٰ الرجل ، کے قبیلہ سے ہے لہٰذا یہ کہنا صحیح نہیں کہ اشتر اور اخیر غریب ہے اور شترا اور خیر مشہور لغت ہے۔

قثم بن عباس رضی اللہ عنہما

ہاشمی ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری زمانہ پایا ہے حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ان کو مکہ مکرمہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر امیر معاویہ کے عہد میں سمرقند گئے اور وہیں شہید ہو گئے اور وہیں مدفون ہوئے بعض نے کہا ان کی قبر "مرو" میں ہے لیکن صحیح تر یہ ہے کہ ان کی قبر سمرقند میں ہے۔

Marfat.com

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما

ہاشمی ہیں غزوہ حنین میں جب لوگ بھاگ گئے تو وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے ۔ صحیح روایت کے مطابق اٹھارہ ہجری میں فوت ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

باب آدمی کا سواری پر کسی کو پیچھے بٹھانا

۵۴۸۵ ___ ترجمہ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا ایک دفعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا میرے اور حضور کے درمیان صرف کجاوہ کی لکڑی تھی فرمایا اے معاذ! میں نے لبیک یا رسول اللہ وسعدیک کہا پھر کچھ وقت چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک ۔ پھر کچھ دیر چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک (میں حضور کی خدمت میں کھڑا ہونے کے بعد کھڑا ہوں حضور کی خدمت کرتا ہوں اور مدد کے بعد مدد کرتا ہوں) فرمایا کیا جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے ۔ میں نے عرض کیا ۔ واللہ ورسولہ اعلم! فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ بنائیں پھر کچھ دیر چلے پھر فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک (میں بار بار حاضر ہوں اور بار بار مدد کرتا ہوں " فرمایا کیا جانتے ہو ۔ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جبکہ وہ یہ کریں ۔ میں نے عرض کیا ۔ اللہ ورسولہ اعلم ۔ فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ ان کو عذاب نہ دے گا ۔

۵۴۸۵ ___ شرح : حضرت معاذ کا یہ کہنا کہ میرے اور حضور کے درمیان صرف کجاوہ کی لکڑی تھی ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حضور کے بہت قریب تھے تاکہ سننے والے کے دل میں متمکن ہو اور وہ اچھی طرح ضبط کرلے ۔

قولہ آخرۃ ،، یہ کجاوہ کی لکڑی ہے جس پر سوار پیچھے کی طرف تکیہ لگاتا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ اللہ کا حق ادا کریں گے اور اس کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے تو وہ ان کو عذاب نہ دے گا ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل واحسان سے بندوں کا حق اپنے ذمہ لیا ہے ورنہ اللہ پر کسی کا حق نہیں یا یہ بطور مشاکلہ ہے جیسے قرآن کریم میں ہے تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ،، حالانکہ اللہ کا نفس نہیں صرف بطور مشاکلت فرمایا ہے ۔ قولہ وَسَعْدَيْكَ ،،

Marfat.com

عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ

بَابُ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ الرَّجُلِ

٦٤٨٦ — حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَرَدِيْفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيْرُ وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقُلْتُ الْمَرْأَةَ فَنَزَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أُمُّكُمْ

سَاعَدْتُ طَاعَتَكَ مُسَاعَدَةً بَعْدَ مُسَاعَدَةٍ " یعنی میں تیری طاعت کا پوری طرح پابند ہوں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذ کو بار بار فرمانا اے معاذ! تاکید پر مبنی ہے تاکہ حضرت معاذ کلام کی اہمیت کی طرف متوجہ ہوں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا شریک بنانے والا شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جو اللہ کا شریک نہیں بناتا، اگرچہ کبائر کا مرتکب ہو اس کی بخشش یقینی ہے اس میں معتزلہ کا رد ہے جن کا یہ مذہب ہے کہ کبائر کا مرتکب مخلد فی النار ہے۔ یہ عقیدہ نص قطعی کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ "

باب سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

٦٤٨٦ — ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر سے آئے جبکہ میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا تھا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے اور حضور کی ایک بیوی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی اچانک اونٹنی پھسل

فَشَدَدْتُ الرَّحْلَ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَا اَوْرَاَى الْمَدِيْنَةَ قَالَ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

بَابُ الْاِسْتِلْقَاءِ وَوَضْعِ الرِّجْلِ عَلَى الْاُخْرٰى

۶۴۸۷ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى

گئی تو میں نے کہا عورت گر پڑی میں سواری سے اُترا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری ماں ہے۔ میں نے کجاوہ مضبوط باندھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے۔ جب قریب آئے اور مدینہ منورہ کو دیکھا تو فرمایا ہم واپس آنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

۶۴۸۷ — شرح: حضرت انس رضی اللہ عنہ کا والد مالک ہے اور ابو طلحہ ان کی والدہ کے شوہر ہیں جبکہ مالک کی وفات کے بعد ابو طلحہ نے انس کی والدہ اُمِ سُلیم سے نکاح کر لیا تھا۔ اس غزوہ میں حضرت انس کو بطور خدمت ہمراہ لائے تھے۔ بعض نساء سے مراد ام المؤمنین صفیہ ہیں رضی اللہ عنہا۔ قولہ المرءۃُ مرفوع اور منصوب ہے۔ اگر مرفوع ہو تو معنی یہ ہیں عورت گر پڑی اور اگر منصوب پڑھیں تو معنی یہ ہیں عورت کو گرا دیا یا عورت کو پکڑ اور اس کی نگہبانی کر یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے اور یہ تمہاری ماں ہے اس لئے فرمایا کہ تم پر ان کی خدمت اور تعظیم واجب ہے تاکہ وہ خدمت میں کوشش کریں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ انس کا کلام ہے لیکن دراصل یہ ابو طلحہ کا کلام ہے؛ کیونکہ اس وقت انس کی عمر صرف دس برس تھی وہ کمسن تھے۔

(حدیث ع ۲۸۷۷ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَدَبِ

بَابُ قَوْلِهٖ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

۶۴۸۸ — حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْوَلِيْدُ ابْنُ الْعَيْزَارِ اَخْبَرَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَ

باب چت لیٹنا اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنا

۶۴۸۸ — ترجمہ : عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسجد شریف میں چت لیٹے ہوئے تھے اس حال میں کہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا

۶۴۸۸ — شرح : بعض علماء نے مسلم کی حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صمّاء ایک کپڑے میں احتباء اور چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنے سے منع فرمایا سے استدلال کیا کہ اس طرح لیٹنا مکروہ ہے اس کا جواب دیا کہ بخاری کی اس حدیث سے وہ منسوخ ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم راحت اور آرام کے لئے اس طرح لیٹے تھے اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی لیٹتے تھے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کو مسلم کی حدیث کا نسخ معلوم تھا (حدیث ۴۶۵ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الادب

شریعت مطہرہ میں ادب معتبر ہے وہ اچھی باتوں پر واقف ہونا یا مکارم اخلاق سے متصف ہونا ہے۔ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ بڑے کی تعظیم وتوقیر کرنا اور چھوٹے سے نرمی کرنا (کرمانی) مجمع البحار میں ہے کہ ادب کے معنی اچھے اخلاق ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ ادب افعال اور اخلاق سب کو شامل ہے۔ صراح میں ہے کہ ادب کا معنی ہر چیز کی نگہداشت کرنا ہے۔

ادب کا لغوی معنی جمع کرنا ہے اور لوگوں کو طعام کے لئے جمع کرنے اور ان کو کھانے کے لئے بلانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اسی لئے جو کھانا دعوت اور شادی کے لئے تیار کیا جائے اس کو مأدبہ کہتے ہیں

باب نیکی اور صلۂ رحم

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! ہم نے لوگوں کو والدین سے نیکی کرنے کی وصیت کی ہے" ۵۴۸۸ ترجمہ : شعبہ نے کہا مجھے ولید بن عیزار نے خبر دی کہ میں نے عمرو شیبانی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس گھر کے مالک نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا

Marfat.com

بَابُ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

٤٤٨٩ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ وَقَالَ اِبْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ ابْنُ اَخِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شُبْرُمَةَ

کونسا عمل اللہ کو محبوب ہے فرمایا نماز اپنے وقت میں ادا کرنا پھر کہا اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو پسند ہے فرمایا پھر والدین سے نیکی کرنا ابن مسعود نے کہا اس کے بعد کونسا عمل ہے فرمایا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ابن مسعود نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کی خبر دی اگر میں حضور سے زیادہ طلب کرتا تو اور بھی فرماتے۔

٤٤٨٨ — **شرح**: اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ کتاب الایمان میں گزرا ہے کہ کھانا کھلانا اسلام میں بہترین عمل ہے۔ نیز فرمایا محبوب تر عمل وہ ہے جس پر دوام و استمرار کیا جائے۔ اگرچہ قلیل ہو اس کا جواب یہ ہے ان روایات میں اختلاف اوقات و احوال یا حاضرین کے اعتبار سے ہے اس کی تقریر حدیث ۵۰۴ ج: ا کی شرح میں دیکھیں)

باب لوگوں میں کون سب سے زیادہ حسن موافقت کا مستحق ہے"

٤٤٨٩ — **ترجمہ**: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک آدمی نے جناب رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں کون سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا مستحق ہے فرمایا تیری ماں کہا پھر کون ؟ فرمایا تیری ماں! کہا پھر کون ؟ فرمایا تیرا والد! ابن شبرمہ، یحیٰی بن ایوب نے کہا ابوزرعہ نے اس کی مثل ہم سے بیان کیا۔

۶۴۸۹ — شرح : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا تیری ماں تیرے حسن سلوک کی زیادہ مستحق ہے اور چوتھی بار والد کو ذکر کیا کیونکہ ماں حمل کی حالت میں پھر بچے کی پرورش اور تربیت میں بہت مشقت برداشت کرتی ہے۔

بعض علماء نے کہا نان و نفقہ اور خدمت کرنے میں ماں زیادہ مستحق ہے اور تعظیم و تکریم اور آداب اور خدمت میں کمربستہ رہنے کا والد زیادہ مستحق ہے۔ والدہ کے زیادہ مستحق ہونے میں چند احادیث مذکور ہیں :

طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں جہاد کی خواہش کرتا ہوں لیکن جہاد کرنے کی طاقت نہیں۔ حضور نے فرمایا کیا تیری ماں یا باپ ہے ؟ اُس نے کہا صرف ماں زندہ ہے فرمایا ماں کی خدمت کر جب تو نے یہ کر لیا تو حاجی اور عمرہ کرنے والا ہے۔

طبرانی نے صغیر میں بریدہ کی حدیث ذکر کی کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی ماں کو اپنی گردن پر چھ سات میل سخت گرمی میں کندھوں پر اُٹھایا ہے اگر اس گرمی میں گوشت کا ٹکڑا رکھ دیا جائے تو وہ پک جاتا ہے کیا میں نے اُس کا شکریہ ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ حضور نے فرمایا یہ تو صرف اس کے ایک احسان کا بدل ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آیا اور عرض کیا میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے آپ کے لئے مکہ مکرمہ فتح کر دیا تو میں بیت اللہ شریف میں آؤں گا اور اس کی دہلیز کو بوسہ دوں گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ماں کے دونوں پاؤں چوم تو تمہاری نذر پوری ہو جائے گی (طبرانی)

طبرانی نے اوسط میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ذکر کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بال بچے اور ماں باپ ہیں اُن میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے۔ حضور نے فرمایا تیری ماں، باپ بہن اور بھائی حسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں۔ پھر جو ان کے قریب ہیں ابن ماجہ اور نسائی میں معاویہ بن جاہمہ کی حدیث ہے۔ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کے ہمراہ جہاد کا ارادہ کیا ہے اس سے میں اللہ کی رضا طلب کرتا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابٌ لَا يُجَاهِدُ اِلَّا بِاِذْنِ الْاَبَوَيْنِ

۴۹۰ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ وَشُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُجَاهِدُ قَالَ لَكَ اَبَوَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ

چاہتا ہوں اور قیامت میں ثواب کا امیدوار ہوں فرمایا تمہاری ماں زندہ ہے ؟ میں نے عرض کیا جی ہاں زندہ ہے فرمایا واپس چلے جاؤ اس کی خدمت کرو پھر میں نے عرض کیا جی ہاں زندہ ہے فرمایا واپس چلے جاؤ اس کی خدمت کرو پھر میں نے دوسری جانب سے آکر یہی عرض کیا فرمایا واپس چلے جاؤ اور اپنی ماں کی خدمت کرو پھر میں نے تیسری بار یہی عرض کیا تو فرمایا تیرے لئے خرابی ہو جاؤ اپنی ماں کے پاؤں پکڑو اور جنت کی خوشبو لو "

محاسبی نے کہا نیکی اور طاعت میں والد پر ماں کی فضیلت پر علماء کا اجماع ہے ۔ حسن بصری سے پوچھا گیا والدین سے نیکی کرنا کیا فئی ہے انہوں نے کہا اپنا سارا مال اُن پر خرچ کردو اور معروف میں ان کی اطاعت کرو (عینی)

باب ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے "

۴۹۰ ۔ ترجمہ : عبد اللہ بن عمرو نے کہا ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا میں جہاد کروں ؟ حضور نے فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں ؟ عرض کیا جی ہاں ! فرمایا اُن کی خدمت کرنا جہاد ہے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب

Marfat.com

بَابُ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَہٗ

۶۴۹۱ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ —

جہاد فرض کفایہ ہو تو والدین کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے۔ یہ ان کی اجازت پر موقوف ہے۔ (اس کی تفصیل حدیث ۲۸۰۲ ج ۴ کی شرح میں دیکھیں)

باب کوئی بھی اپنے والدین کو گالی گلوچ نہ کرے "

۶۴۹۱ — ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی اپنے والدین پر لعنت کرے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کوئی اپنے والدین پر لعنت کیسے کرسکتا ہے فرمایا آدمی کسی کے والد کو گالی دے تو وہ اس کے والد کو گالی دے گا اور وہ کسی کی ماں کو گالی دے گا

۶۴۹۱ — شرح: ترمذی میں ہے کہ اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ ابوبکرہ کی حدیث میں ہے کہ تین بہت بڑے گناہ ہیں۔ ایک اللہ کا شریک بنانا دوسرا والدین کی نافرمانی کرنا تیسرا جھوٹی گواہی دینا ہے۔ ان کے علاوہ اکبر الکبائر گناہ بہت ہیں: چنانچہ ناحق مومن کو قتل کرنا، جہاد میں میدانِ کارزار سے بھاگ نکلنا، پاک دامن عورت کو تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، شراب پینا، کسی کی طرف جھوٹی بات منسوب

Marfat.com

بَابُ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ

۶۴۹۲ — حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

کرنا، اللہ کی رحمت سے نا امید ہونا، خیانت کرنا، زکوٰۃ نہ دینا، گواہی چھپانا، قصداً نماز ترک کرنا، عہد شکنی کرنا، چھوٹے گناہوں پر اصرار کرنا، نسب غیر کی طرف کرنا، جھوٹا خواب بنانا۔ علاوہ ازیں کبائر بہت ہیں۔ تقریباً سات سو تک پہنچتے ہیں۔ یہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ "لَا كَبِيرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ وَلَا صَغِيرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ" یعنی صغیرہ گناہ بار بار کرنے سے کبیرہ بن جاتا ہے۔ والدین کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے جب سائل نے والدین کو گالی دینا بعید جانا تو تعجب سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا جب کسی کے ماں باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے گا گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی۔ معلوم ہوا حرام فعل کا سبب بھی حرام ہوتا ہے۔ اسی طرح تصویر بنوانا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کھینچنے والے پر لعنت فرمائی اور جو کوئی تصویر بنواتا ہے وہ اس کا سبب بنتا ہے، لہٰذا تصویر بنانے والا بھی ملعون قرار پاتا ہے "صَرَّحَ بِهِ الشَّامِيُّ"

باب جو ماں باپ سے نیکی کرے اس کی دعاء کا قبول ہونا

۶۴۹۲ — ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

انْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَاِنَّهُ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ يَوْمًا فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَصَّ الْحَدِيْثَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ الثَّانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ

نے فرمایا ایک وقت تین آدمی چل رہے تھے اُن کو بارش نے آلیا وہ پہاڑ کی غار میں گھس گئے تو ان کی غار کے منہ میں پہاڑ سے عظیم پتھر گرا جس سے اس کا منہ بند ہو گیا تو ان میں سے بعض نے کہا اپنے عمل دیکھو جو تم نے نیک عمل اللہ کے لئے کئے ہیں اور اُن کے وسیلہ سے اللہ کے حضور دعا کرو! شاید وہ اس کو کھول دے اُن میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں اُن کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں شام کو اُن کے پاس آتا تو میں دودھ دوہتا اور اپنے والدین سے ابتداء کرتا۔ بچوں سے پہلے ان کو دودھ پینے کو دیتا۔ ایک دن درخت بہت دور ہو گئے (جن کے پتے چراتا تھا) اور میں شام کو دیر سے آیا۔ والدین کو دیکھا تو وہ سو رہے تھے۔ میں نے حسب عادت دودھ دوہا جیسے دوہا کرتا تھا اور تازہ دودھ لا کر والدین کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور ان کو نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور یہ بھی پسند نہ کیا کہ اُن سے پہلے بچوں کو

Marfat.com

كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهَا فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللهُ عَنْهُمْ

پلاؤں اور بچے میرے پاؤں کے پاس چلا رہے تھے میرا اور میرے والدین کا یہ طریقہ دیر تک رہا حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی (اے اللہ) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے کچھ راستہ کھول دے ہم اس سے آسمان دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ راستہ کھول دیا حتیٰ کہ وہ اس سے آسمان دیکھتے تھے اور پوری حدیث ذکر کی۔ دوسرے شخص نے کہا اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا جیسے لوگ اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہیں میں نے اس کا نفس اس سے طلب کیا اس نے انکار کیا حتیٰ کہ میں اس کو سو دینار دوں میں نے کوشش کر کے پانچ سو دینار جمع کئے

(پھر بموجب شرط جو طے پائی تھی) وہ لے کر اس کے پاس آیا۔ جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا تو اُس نے کہا اے اللہ کے بندے خدا سے ڈر مہر کو نہ کھول میں اس کے پاس سے کھڑا ہو گیا اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا ہے تو ہمارے لئے پتھر سے راستہ کھول دے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے کچھ اور کھول دیا۔ (تیسرے) نے کہا اے اللہ! میں نے ایک فرق (آدھ سیر) کے عوض ایک مزدور سے اُجرت کروائی جب اُس نے پُورا کام کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دو میں نے اس کا حق پیش کر دیا۔ اُس نے اس کو ترک کر دیا اور اپنے حق سے اعراض کیا۔ اس کے بعد میں اس سے کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ اس سے میں نے بیل گائے اور ان کے چرانے والا خرید کر لیا وہ کچھ مدت بعد میرے پاس آیا اور کہا اللہ سے ڈر مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے واپس کر دے میں نے کہا یہ بیل گائے اور اُن کا چرواہا سب لے جاؤ۔ اُس نے کہا اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر میں نے کہا میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا ہوں۔ یہ بیل گائے اور اُن کا چرواہا لے جا۔ (یہ سب کچھ تیرا ہے)۔ اُس نے وہ لئے اور چلتا ہُوا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری طلبِ رضا کے لئے کیا ہے تو جو راستہ باقی رہ گیا ہے وہ بھی کھول دے۔ اللہ تعالیٰ نے سارا پتھر اُن سے ہٹا دیا۔

۴۴۹۲ — شرح : نفر، تین سے دس تک عدد کو نفر کہتے ہیں۔ غار پہاڑ کی کوکھ کو کہتے ہیں۔ اس کا منہ دروازہ ہے۔

قولہ فَاَطبقتْ ،، ساری زمین کو بارش نے گھیر لیا۔ صِبْيَةٌ ،، صَبِيٌّ کی جمع ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے۔ رُحتُ رُح سے ہے۔ دن کے آخر میں آیا۔ نَاٰیَ بِیْ الشَّجَرُ ،، یعنی درخت ہماری جگہ سے دُور ہو گئے جن سے بکریوں کو چارہ دیتا تھا۔ حِلاب ،، بکسر الحا تازہ دودھ جس برتن میں دودھ دوہا جائے اس کو حلاب کہا جاتا ہے۔ یَتَضَاغَوْنَ ،، ضَغَا سے ہے یعنی وہ چلاتے تھے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اولاد کا نفقہ ماں باپ کے نفقہ پر مقدم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اُن کے دین میں یہ جائز نہ تھا۔

فُرجہ بضم الفاء دیوار کے فرجہ سے ماخوذ ہے (تھوڑا سا راستہ) یہاں یہی مراد ہے۔ اگر فَرجہ کی فاء پر فتحہ پڑھیں تو اس کے معنی مصیبت اور غم کے ہیں لَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ ،، بکارت کے ازالہ کی طرف اشارہ ہے۔

فَرق ،، میں سولہ رطل گنجائش کرتے ہیں۔ ایک رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت کے وقت دعاء کرنا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور ان کی خدمت کرنا ان کو بیوی اور اولاد پر ترجیح دینا افضل عمل ہے۔ حرام کاری سے بچنا موجبِ سعادت ہے کسی کی حق تلفی

Marfat.com

بَابُ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ

قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۴۹۳۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

حرام ہے اور لوگوں کے حقوق کی نگہداشت سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ یہ نیک اعمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور انہیں وسیلہ بنانا مستحب ہے۔ (اس حدیث کی مکمل شرح حدیث ۲۰۷۶ ج ۳ کی شرح میں دیکھیں) (حدیث ۲۱۸۳ ج ۳ کی شرح بھی دیکھیں)

باب والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا ہے "

۶۴۹۳۔ ترجمہ: مغیرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، منع اور ہات، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے۔ قیل و قال کثرتِ سوال اور اضاعتِ مال کو تمہارے لئے بُرا جانا ہے۔

۶۴۹۳۔ شرح: عقوق عق سے مشتق ہے اس کے معنی شق اور قطع ہیں۔ عَقَّ عَنْ وَلَدِہٖ اور عَقَّ وَالِدَہٗ کے مصدروں میں فرق ہے عق عن ولدہ کی مصدر عَقٌّ اس کے معنی ہیں اپنے بچے کا عقیقہ کیا اور اس کی طرف ساتویں دن سے جانور ذبح کیا۔ اور عَقَّ وَالِدَہٗ کی مصدر عُقُوق ہے اس کے معنی ہیں نافرمانی اولاد پر والدین کی اطاعت

Marfat.com

اس حد تک واجب ہے جس میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہ ہو۔ اگر والدین معصیت کا حکم دیں تو ان کی اطاعت واجب نہیں۔ اگر نفل نماز پڑھتے وقت والدین آواز دیں تو ان کی اطاعت مقدم ہے نفل ترک کردے۔ الحاصل اہانتِ شریعت میں والدین کی اطاعت نہیں۔

"منع وہات" جس کا عطا کرنا تم پر ضروری ہے اس کو منع کرنا حرام ہے اور جس کو لینا تمہارے لئے مناسب نہیں، اس کی طلب تم پر حرام ہے۔ ھاتِ "بکسر التاء ہے اِیتاء مصدر سے امر حاضر معروف ہے یہ دراصل آتِ تھا ہمزہ کو ہا سے بدلا گیا ہے۔

واد البنات" یعنی لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا تم پر حرام ہے۔ جاہلیت میں لڑکیوں کو ناپسند کرتے تھے اور ان کو زندہ قبروں میں دفن کر دیتے تھے۔ سب سے پہلے قیس بن عاصم تمیمی نے یہ کیا تھا۔ اس کے کسی دشمن نے حملہ کر کے اس کی بیٹی قید کر کے اپنے تصرف میں کر لی تھی پھر ان میں صلح ہو گئی تو اُس نے اپنی بیٹی کو اختیار دیا کہ اپنے باپ کو چاہتی ہے یا اپنے شوہر کو پسند کرتی ہے اُس نے شوہر کو پسند کیا تو قیس نے قسم کھائی کہ اس کی جو بیٹی پیدا ہوگی اس کو زندہ قبر میں دفن کریگا اس عمل پر عرب اس کی اتباع کرتے ہوئے لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے جس کو اسلام نے حرام قرار دیا اور قرآن میں اللہ نے فرمایا ان کے متعلق قیامت میں پوچھا جائے گا کہ کس گناہ کے سبب انہیں زندہ درگور کیا گیا تھا۔

عرب میں بعض لوگ وہ بھی تھے جو اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے تاکہ ان کے مال محفوظ رہیں اور مزید خرچ نہ برداشت کرنا پڑے یا اُن کے پاس گنجائش نہ ہوتی تھی تو فاقہ کے ڈر سے اولاد قتل کر دیتے تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا زمین پر چلنے پھرنے والے کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ سب سے پہلے ہمام بن غالب بن صعصعہ کے دادا صعصعہ نے اس بری رسم کا خاتمہ کیا جو کوئی لڑکی کو زندہ درگور کرنے کا ارادہ کرتا وہ اس کو فدیہ دے کر بچا لیتا تھا چنانچہ فرزدق نے کہا:

؎ وَجَدِّی الَّذِی مَنَعَ الْوَائِدَاتِ وَاَحْیَ الْوَئِیدَ فَلَمْ یُوءَدِ

"میرا دادا وہ ہے جس نے زندہ درگور کرنے سے منع کیا اور زندہ درگور ہونے والی کو زندہ رہنے دیا اور اُس نے درگور نہ کیا"

قیل و قال" یہ دونوں مصدر ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے قال قولاً و قیلاً و قالاً۔ حدیث میں ربیعہ کی لغت کے مطابق الف نہیں لکھا گیا۔ اس کے معنی لایعنی باتوں میں کثرتِ قول سے منع فرمایا۔ تکرار تاکید کے لئے ہے یا یہ دونوں فعل ہیں قیل فعل ماضی مجہول ہے اور قال فعل ماضی معروف ہے۔ دونوں کا فاعل ضمیر ہے اس کے معنی یہ ہیں قیل لفلان کذا۔ فلاں کے لئے اس طرح کہا گیا۔ اور قال نے اس طرح کہا استکثار سے اجتناب کرتے ہوئے اس طرح اختصار کیا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لوگوں

Marfat.com

۶۴۹۴ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ مَرَّتَيْنِ فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ

کے اقوال کی حکایت ہو کہ فلاں نے ایسا کہا اور فلاں سے ایسا کہا گیا یا یہ امور دین میں استعمال ہوتے ہیں جبکہ احتیاط اور دلیل کے بغیر نقل کیا جائے (حدیث ۱۳۹۲ ج : ۲ اور ۲۲۴۸ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

اضاعۃ المال ،، فضول خرچی کرنا اور حرام کاری میں مال خرچ کرنا مال کو ضائع کرنا ہے۔ اسی طرح بے دینوں اور گمراہیوں کی اعانت کرنا بھی اضاعت مال ہے۔ واللہ اعلم!

۶۴۹۴ــ ترجمہ : عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو بہت بڑے گناہ کی خبر نہ دوں ؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور ہمیں یہ خبر دیں۔ فرمایا اللہ کا شریک بنانا ، والدین کی نافرمانی کرنا۔ حضور تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی نہ دینا۔ یہ فرماتے رہے حتی کہ میں نے کہا آپ خاموش نہ ہوں گے،،

۶۴۹۴ــ شرح : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبردار نہ کروں؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم دین کو چاہیئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو جو بتانا چاہے اُن پر پیش کرے تاکہ وہ بغور استماع کریں اور جس میں اُن کی صلاح ہو اس پر انہیں ابھارے اور اس کی رغبت دلائے۔

(حدیث ۲۲۴۸ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

۶۴۹۵ــــ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ اَلشِّرْكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ ظَنِّیْ اَنَّهٗ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ

۶۴۹۵ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے بڑے گناہوں کو ذکر کیا یا آپ سے بڑے بڑے گناہوں کو ذکر کیا یا آپ سے بڑے بڑے گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا اللہ کا شریک بنانا، کسی جان کو ناحق قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پھر فرمایا کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ فرمایا جھوٹی بات کرنا یا جھوٹی گواہی دینا۔ شعبہ نے کہا میرا غالب گمان یہ ہے کہ حضور نے فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔

۶۴۹۵ــــ شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے کیونکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصوصیت سے اس پر زجر اور وعید فرمائی ہے اس کے اکبر گناہ (بہت بڑا) ہونے کی کیا وجہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ والد بظاہر صورت کے اعتبار سے بیٹے کا موجد ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ والدین سے احسان کرو چنانچہ ارشاد ہے : وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۔ اور یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی کی کیا توجیہہ ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل جھوٹ میں انحراف ہوتا ہے اور استعمال میں باطل کو ایسا مزین کرنا ہوتا ہے کہ وہ حق ہے۔ بعض نے کہا یہاں "قول زور" سے مراد کفر ہے، کیونکہ کافر جھوٹا گواہ ہوتا ہے اور جھوٹی بات کرتا ہے یہ اس کا محمل یہ ہے کہ جھوٹی بات کرنا حلال جانتا ہے یا یہ اکبر کبائر میں سے ہے

زمخشری نے کشاف میں ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ :
"فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ" میں اللہ تعالیٰ نے شرک اور جھوٹی بات کو جمع کیا ہے، کیونکہ شرک اور جھوٹی بات ایک ہی شی کا گمان ہے کہ بتوں کی عبادت حق ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

بَابُ صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

٤٤٩٦ — حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ اَتَتْنِيْ اُمِّيْ رَاغِبَةً فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهَا لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ —

نے فرمایا بتوں کی عبادت سے بچو جو ہر جھوٹ کا اصل ہے اور جھوٹی بات کرنے سے بچو، اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ "قولِ زُور" یعنی جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات کو یہاں اکبر الکبائر فرمایا اور دوسرے مقام میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، کونسا گناہ اعظم یعنی عظیم تر ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ کا شریک بنانا اعظم گناہ ہے عرض کیا گیا اس کے بعد کونسا گناہ اعظم ہے فرمایا روٹی کے ڈر سے اولاد کو قتل کرنا نیز ابھی ابھی گزرا ہے کہ شرک اور عقوق الوالدین میں برابری ہے تو یہ اکبر الکبائر کیسے ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اکبر الکبائر کے مراتب احوال اور اس پر مرتب مقاصد کے اعتبار سے مختلف ہیں یا مراد یہ ہے کہ شرک کے سوا اکبر الکبائر مراد ہے، کیونکہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ علی الاطلاق اکبر (معاذ اللہ) شرک ہے (کرمانی) (حدیث ۲۴۷۸ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

باب والد مشرک سے صلہ رحمی

٤٤٩٦ — ترجمہ : اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں میری ماں میرے پاس آئی، حالانکہ وہ اسلام سے اعراض کرتی تھی۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال عرض کیا۔ کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ ہاں ضرور صلہ رحمی کرو۔ ابن عیینہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی "اللہ تم کو ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں مقاتلہ نہیں کیا"

Marfat.com

بَابُ صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَلَهَا زَوْجٌ

۴۴۹۷ — وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

۴۴۹۶ — شرح : اسماء کی ماں کا نام "قتیلہ بنت عبدالعزیٰ" ہے۔ بعض نے کہا، یہ اسماء کی رضاعی ماں تھی۔ اس حدیث میں لفظ "راغبۃ" میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وہ میری نیکی اور میرے صلہ میں رغبت کرتی ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ اسلام سے اعراض اور نفرت کرتی ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار سے معاہدہ تھا اور اُن سے مصالحت کا زمانہ تھا۔

دوسرا احتمال صحیح تر ہے؛ کیونکہ اگر وہ اسلام میں رغبت کرتی تو اسماء کو اس سے صلۂ رحمی کرنے میں اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ والدین سے احسان کرنے میں لفظ "بر" متعارف ہے لیکن یہاں لفظ "صلہ" ذکر کیا ہے؛ کیونکہ والد کے کفر کے سبب ولادت کا حکم ساقط ہے۔ باقی صرف قرابت رہ جاتی ہے اس لئے "صلۃ الوالد المشرک" کہا ہے۔

(حدیث ۲۴۴۴ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

باب عورت کا اپنی ماں سے احسان کرنا حالانکہ اس عورت کا شوہر ہے

۴۴۹۷ — ترجمہ : اسماء نے کہا میری ماں آئی، حالانکہ وہ عہد قریش اور اُن سے صلح کی مدت میں مشرکہ تھی جبکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

۴۴۹۸ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سُفْيٰنَ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَامُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَافِ وَالصِّلَةِ

بَابُ صِلَةِ الْاَخِ الْمُشْرِكِ

۴۴۹۹ــــ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ

سے معاہدہ کیا تھا۔ وہ اپنے والد کے ہمراہ آئی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا اور کہا میری ماں آئی ہے، حالانکہ وہ اسلام سے اعراض کرتی ہے کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ حضور نے فرمایا ہاں اپنی ماں سے صلۂ رحمی کرو۔

۴۴۹۸ــــ ترجمہ: عُبید اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر سنائی کہ ان کو ابوسفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے ان کو پیغام بھیجا اور کہا تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے ہیں ابوسفیان نے کہا وہ ہم کو نماز، صدقہ، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم کرتے ہیں،،

(حدیث: ؏ ۱۱ کی شرح دیکھیں،

باب مشرک بھائی سے صلہ رحمی کرنا

۴۴۹۹ــــ ترجمہ: عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے ریشمی دھاری دار چادر فروخت

Marfat.com

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْتَعْ هٰذِهٖ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْوُفُوْدُ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ كَيْفَ اَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنْ لِتَبِيْعَهَا اَوْ تَكْسُوْهَا فَاَرْسَلَ عُمَرُ اِلٰى اَخٍ لَهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ

ہوتی دیکھی تو عرض کیا یا رَسُوْلَ اللہ ! آپ یہ چادر خرید فرمالیں اور یہ جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفد آئیں تو پہنا کریں حضور نے فرمایا اس کو تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ چادریں آئیں تو حضور نے عمر فاروق کو ایک چادر بھیجی ۔ انہوں نے کہا یا رَسُوْلَ اللہ ! میں یہ کیسے پہنوں حالانکہ آپ نے ان کے متعلق فرمایا تھا وہ جو فرمایا تھا حضور نے فرمایا میں نے یہ تم کو پہننے کے لئے نہیں بھیجی لیکن اس کو بیچ دو یا کسی کو دے دو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں رہنے والے اپنے بھائی کو ان کے اسلام قبول کرنے سے پہلے بھیج دی ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھائی

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ بھائی عثمان بن حکیم بن امیہ بن حارثہ ہیں یہ عمر فاروق کے حقیقی بھائی نہیں تھے بلکہ وہ ان کے مادرزاد بھائی زید بن خطاب کے بھائی تھے ان کی والدہ اسماء بنت وہب بن جبیب بن حارث ہیں ۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ یا حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہیں ۔ ابن ہشام نے ذکر کیا کہ اس کے والد حکیم بن امیہ ہیں جو مکہ مکرمہ میں پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے ۔ واللہ ورسولہ اعلم !

Marfat.com

بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ

۶۵۰۰ ـــ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسٰى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَاَبُوهُ عُثْمٰنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا ....

مُوسٰى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَبٌ مَالَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَاَنَّهُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

باب صلہ رحمی کی فضلیت

۶۵۰۰ ـــ ترجمہ : ابو ایوب نے کہا عرض کیا گیا یارسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کرے (تحویل) عبد الرحمن، بہز، شعبہ ابن عثمان بن عبد اللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان بن عبد اللہ کے ذریعہ روایت ہے جبکہ ابن عثمان اور ان کے والد عثمان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ کے ذریعہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بَابُ اِثْمِ الْقَاطِعِ

۶۵۰۱ ـــ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

سے سُنا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسُولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلّم! مجھے ایسے عمل کی خبر دیں جو مجھے جنّت میں داخل کرے لوگوں نے کہا یہ کیا ہے یہ کیا ہے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ ضرورت مند ہے اور حضور نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو صلہ رحمی کرو (اب اونٹنی کو) چھوڑ دو گویا کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اونٹنی پر سوار تھے

۶۵۰۰ ـــ شرح: مَالَهُ مَالَهُ، "کلمہ ما استفہام کے لئے ہے تاکید کے لئے مکرر آیا ہے۔ "وہ أَرِبٌ مَالَهُ"، "اَرِبٌ میں ہمزہ مفتوح اور راء مکسور حَذِرٌ کے وزن پر ہے اس کے معنیٰ "صاحب حاجت، ضرورتمند" کے ہیں۔ یہ مبتدا محذوف خبر ہے یعنی هُوَ اَرِبٌ" وہ ضرورت مند ہے محتاج ہے جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس کو دیکھا کہ وہ سوال کرنے میں بڑا حریص ہے تو اس کی حرص پر تعجب کرتے ہوئے بطورِ استفہام یہ فرمایا تھا اس کلمہ کو مفتوح العین "اَرَبٌ" بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس وقت معنی یہ ہیں کہ اس کو حاجت ہے ضرورت ہے یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر محذوف ہے یعنی "لَهُ اَرَبٌ" اسے ضرورت ہے۔ (حدیث ۱۳۱۷ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ کیوں فرمایا "ذَرْهَا" اس کا جواب ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم اونٹنی پر سوار تھے اور وہ شخص اونٹنی کی مہار پکڑ کر سوال پوچھ رہا تھا۔ حضور نے جواب کے بعد فرمایا اب سواری کو چھوڑ دو اور چلنے دو۔ بعض نے یہ تقریر کی ہے کہ اس آدمی نے جب سوال پوچھا تھا اس وقت وہ سوار تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے خیال فرمایا کہ وہ جلدی جانا چاہتا ہے جب اس کا جواب سے مقصود حاصل ہو گیا تو فرمایا سواری چھوڑ دو اور اپنی منزل اختیار کرو اب تمہارا مقصد پورا ہو گیا۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ

۶۵۰۲ ـ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدٍ

باب قطع رحم کا (رشتہ توڑنے کا) گناہ

۶۵۰۱ ـ ترجمہ: محمد جبیر بن مطعم نے کہا کہ جبیر بن مطعم نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رشتہ توڑنے والا قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔"

۶۵۰۱ ـ شرح: اس میں اختلاف نہیں کہ صلہ رحمی فی الجملہ واجب ہے اور اس کو قطع کرنا کبیرہ گناہ ہے صلہ رحمی کے کچھ درجات ہیں کم از کم درجہ یہ کہ ناراضگی ترک کر دے اور سلام وکلام سے صلہ کرے قدرت اور حاجت کے اختلاف سے صلہ کی مختلف حالتیں ہیں بعض حال میں صلہ رحمی واجب ہے اور بعض صورت میں مستحب ہے۔ اگر بعض حالات میں صلہ کیا اور پوری طرح نہ کیا تو اس کو قطع رحمی نہیں کہتے جس رحم کو ملانا ہو اور اس کا صلہ واجب ہے اس کی تعریف یہ ہے کہ وہ ذی رحم محرم ہو کہ اگر ان میں مرد و عورت ہوں تو ان کا باہم نکاح حرام ہو جیسے بہن، پھوپھی، بھانجی، خالہ، بھتیجی وغیرہ مرد ہونے کی صورت میں اس تقدیر پر چچا اور ماموں کی اولاد ذی رحم نہیں، کیونکہ ان سے نکاح جائز ہے۔ درست یہ ہے کہ ذی رحم سے مطلقاً رشتہ دار مراد ہیں جو وراثت میں معتبر ہیں۔ علامہ کرمانی نے کہا معصیت کے باعث مومن کافر نہیں ہوتا لہٰذا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ حدیث میں قاطع کا مفعول محذوف ہے جب عامل کا معمول محذوف ہو تو اس میں عموم ہوتا ہے، لہٰذا حدیث کا معنی یہ ہے کہ وہ جن امور کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا وصل کیا جائے اور توڑا نہ جائے ان کو قطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا، کیونکہ اس تقدیر پر وہ کافر ہے یا حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو قطع رحمی کو حلال اور جائز سمجھتا ہے وہ جنت میں نہ جائے گا، کیونکہ یہ بھی کفر ہے یا معنی یہ ہیں کہ جو شخص رشتہ داری توڑ دیتا ہے تو پہلے جنت میں نہ جائے گا بہت دیر بعد داخل ہوگا۔ واللہ ورسولہ اعلم!

Marfat.com

ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

باب جس کی صلہ رحمی کے سبب رزق میں فراخی ہوئی

۶۵۰۲ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

۶۵۰۲ — شرح: اَنْ یُنْسَأَ، کا مادہ نَسْأٌ بمعنی تاخیر ہے یعنی اس کی اجل مؤخر کی جائے اثر سے مراد اجل ہے، کیونکہ وہ عمر کے بعد آتی ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے آجال مقرر ہو چکی ہیں اسی طرح رزق بھی مقرر ہو چکے ہیں ان میں کمی و بیشی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کسی کی موت کا وقت آجائے تو اس میں تاخیر نہیں اور نہ وہ اجل سے پہلے مر سکتے ہیں اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ زیادتی سے مراد برکت ہے یعنی صلہ رحمی کرنے والے کی عمر میں برکت ہوتی ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ تابعداری کی توفیق دیتا ہے اور بد اعمالی سے بچاتا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ صلہ رحمی کرنے والے کی عمر حقیقتہً زیادہ ہو جاتی ہے جو فرشتہ عمر کے لئے مقرر ہے یہ اس کے علم کے اعتبار سے ہے اور جو لوح محفوظ میں محو و اثبات کے ساتھ فرشتہ کو معلوم ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ" اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور جو چاہے ثابت رکھتا ہے جیسے فلاں شخص کی عمر ساٹھ برس ہے لیکن اگر وہ صلہ رحمی کرے گا، تو اس کی عمر دس برس بڑھا دی جائے گی اور "ستر" برس کر دی جائے گی، حالانکہ اللہ تعالیٰ جو کچھ ہوگا جانتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نسبت زیادتی نقصان غیر متصور ہے۔ اس کو قضاء مُبرم کہا جاتا ہے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۵۰۳ـــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

زیادتی نقصان فرشتوں کے دفاتر میں مکتوب کے اعتبار سے ہے اس کو قضاءِ مُعلّق کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا تاخیر سے مراد یہ ہے کہ اس کا اچھا ذکر باقی رہتا ہے گویا کہ وہ مرا ہی نہیں جیسے علم نافع پڑھا کر فوت ہوگیا یا صدقہ جاریہ اور نیک اولاد چھوڑ گیا یہ عمل ختم نہیں ہوتا۔

۶۵۰۳ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں درازی ہو تو وہ صلہ رحمی کرے

۶۵۰۳ــــ شرح : صلہ رحمی کی فضیلت میں احادیث کثیرہ مردیہ ہیں :

(۱) بزار، طبرانی اور حاکم نے مستدرک میں روایت کی جو چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی اور رزق وسیع ہو اور اس کی موت بُری نہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

(۲) ترمذی نے صلہ رحمی کے باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی صلہ رحمی کرنے سے اقارب میں محبت مال کی فراوانی اور عمر میں درازی ہوتی ہے۔

(۳) مسند امام احمد میں صحیح اسناد کے ساتھ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع روایت ہے کہ صلہ رحمی، ہمسایہ سے حسن سلوک اور مخلوق سے اخلاص ملک کو آباد کرتے ہیں اور عمریں لمبی کرتے ہیں

(۴) کتاب الترغیب والترہیب میں ابوموسیٰ مدینی نے مرفوع روایت ذکر کی کہ والدین سے نیکی کرنا عمر کو دراز کرتا ہے اور جھوٹ رزق میں کمی کرتا ہے۔ والدین سے نیکی کرنا بہت بڑی صلہ رحمی ہے۔

(۵) حضرت ابن عباس اور ثوبان رضی اللہ عنہم نے تورات سے مسند روایت کی کہ اے آدم زاد انسان اپنے رب سے ڈر، ماں باپ سے نیکی کر۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کر میں تیری عمر کو دراز کروں گا۔

(۶) ثوبان سے مرفوع روایت ہے کہ والدین سے نیکی کرنا عمر میں درازی ہوتی اور صلہ رحمی سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللّٰهُ

۶۵۰۴ — حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ اَبِیْ مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّیْ سَعِیْدَ بْنَ یَسَارٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهٖ قَالَتِ الرَّحِمُ هٰذَا

"یَمْحُوْ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ"، کے متعلق پوچھا گیا تو حضور نے فرمایا صحیح صدقہ، والدین سے نیکی کرنا، نیک کام کرنے اور صلہ رحمی کرنا شقاوت کو سعادت سے تبدیل کر دیتے ہیں عمر میں اضافہ کرتے ہیں اور بُری موت سے محفوظ کرتے ہیں۔ اسے علی جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے اللہ تعالیٰ اس کو مذکورہ خصلتیں عطا کرتا ہے۔

(۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کی روایت ہے کہ صلہ رحمی کرنے والے انسان کی عمر کے اگر تین دن باقی رہ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر تیس (۳۰) برس بڑھا دیتا ہے اور جو انسان قطع رحمی کرتا ہے، حالانکہ اس کی عمر ابھی تیس سال باقی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر کم کرکے تین دن کر دیتا ہے۔ ابوموسیٰ مدینی نے اس حدیث کو حسن کہا۔ نیز انہوں نے کتاب الترغیب والترہیب میں عبدالرحمٰن بن سمرہ سے مرفوع حدیث روایت کی کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے جبکہ ہم مدینہ منورہ کے صُفّہ میں تھے حضور نے فرمایا میں نے آج رات عجیب شئی دیکھی ہے میں نے اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا کہ اس کے پاس ملک الموت آیا ہے کہ اس کی روح قبض کرلے وہ شخص اپنے والدین سے نیکی کیا کرتا تھا۔ نیکی آئی اور ملک الموت کو واپس کر دیا ابوموسیٰ نے کہا یہ حدیث حسن ہے (عینی، حدیث ۱۹۳۹ ج : ۳ کی شرح دیکھیں)

باب جو کوئی صلہ رحمی کرتا ہے اللہ اس سے ملتا ہے"

۶۵۰۴ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ

Marfat.com

مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَارَبِّ قَالَ فَهُوَلَكِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ

۶۵۰۵ـــ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ

اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا جب اُن کو پیدا کرنے سے فارغ ہُوا تو رحم نے کہا یہ قطع رحمی سے تیری پناہ چاہنے کا مقام ہے۔ خداوند قدوس نے فرمایا ہاں (ایسا ہی ہے) کیا تو خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں گا جو تجھ سے ملے گا اور اس سے تعلق منقطع کروں گا جو تجھ سے قطع تعلقی کرے گا۔ رحم نے کہا کیوں نہیں اے پروردگار عالم۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہتے ہو تو یہ آیت کریمہ پڑھو! قریب ہے کہ اگر تم نے منہ پھیر لیا تو زمین میں فساد کرو گے اور قطع رحمی کرو گے۔

۶۵۰۴ـــ شرح : خلق سے مراد مخلوقات ہے یا مکلفین مراد ہیں اور فراغ سے مراد اس کا فیصلہ اور اتمام ہے کیونکہ اللہ کو کوئی شئی مشغول نہیں کرتی (کرمانی)، اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث میں مذکور رحم معانی میں سے ایک معنی ہے وہ کلام کیسے کرسکتا ہے؟ کیونکہ رحم قرابت ہے جس میں کئی افراد جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے متصل ہوتے ہیں اس کا جواب یہ ہے رحم سے مراد اس کی شان کی عظمت اور اس کے واصل کی فضیلت اور اس کے قاطع کی مذمت مقصود ہے۔ عربوں کی عادت ہے کہ وہ کلام میں استعارات استعمال کرتے رہتے ہیں۔

۶۵۰۵ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم رحمٰن سے ملی ہوئی شاخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کوئی تجھے ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو تجھے قطع کرے گا میں اس کو قطع کروں گا۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۵۰۶ــــ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُعٰوِيَةُ ابْنُ اَبِي مُزَرَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شِجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ

بَابٌ تُبَلُّ الرَّحِمُ بِبَلَالِهَا

۶۵۰۷ــــ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ اِنَّ اٰلَ اَبِي قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوا بِاَوْلِيَائِي اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ زَادَ عَنْبَسَةُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ

۶۵۰۵ــــ شرح : شِجنَہ بکسر الشین وسکون الجیم ہے، شین کو مضموم ومفتوح بھی پڑھا جاتا ہے۔ شجنہ کے معنی درخت کی ایک دوسرے سے ملی ہوئی جڑیں ہیں۔ اس کا نام رحمٰن سے اخذ کیا گیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں۔ میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اس کے لئے اپنے نام سے اس کا نام نکالا ہے جو کوئی اس کو ملائے گا میں اس سے ملوں گا اور جو کوئی اس کو قطع کرے گا میں اس کو قطع کروں گا (ابو داؤد، ترمذی)۔ حدیث کے معنیٰ یہ ہیں کہ رحم رحمت کے ملے جلے آثار میں سے ایک اثر ہے جو اس کو قطع کرے وہ اللہ کی رحمت سے منقطع ہے۔ رحم کا نام رحمٰن کے نام سے مشتق ہے اس کو اللہ سے تعلق ہے یہ معنی نہیں کہ رحم اللہ کی ذات کا جزو ہے۔

۶۵۰۶ــــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رحم شجنہ ہے جو اس کو ملائے گا میں اس سے ملوں گا اور جو اس کو قطع کرے گا میں اس سے تعلق منقطع کرتا ہوں۔

Marfat.com

عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَاهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بَبَلَاهَا كَذَا وَقَعَ وَبِبَلَالِهَا أَجْوَدُ وَأَصَحُّ وَبِبَلَاهَا لَا أَعْرِفُ لَهُ وَجْهًا

باب رحم کو اس کی نزی سے تر کیا جائے

۶۵۰۷ — ترجمہ : عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی خفاء کے بغیر علانیہ یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ آل ابی فلاں ۔ دو عمرو نے محمد بن جعفر کی کتاب میں کہا اس جگہ بیاض ہے ؛ میرے دوست نہیں میرا ولی اور محب صرف اللہ اور نیک مومن ہیں ۔ عنبسہ بن عبد الواحد نے بیان سے انہوں نے قیس سے انہوں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ اضافہ کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا " لیکن اُن سے رحم کا تعلق ہے میں انہیں رحم کی نزی سے تر کرتا ہوں یعنی میں ان کی صلہ رحمی کے سبب صلہ کرتا ہوں" امام بخاری نے کہا ببلاھا ایسے ہی مذکور ہے اور ببلالھا اچھا ہے اور ببلاھا کی کوئی وجہ نہیں پہچانتا ہوں ۔

۶۵۰۷ — شرح : بلال بروزن کتاب بمعنی نزی یا حلق میں تھوڑی سی مٹھاس ہے ۔ عمرو امام بخاری کے شیخ نے کہا محمد بن جعفر کی کتاب میں آل ابی فلاں " کی جگہ خالی چھوڑی ہوئی ہے اس میں کسی کی تصریح نہیں ۔ بعض راویوں نے فتنہ کے خوف کے باعث کنایہ کیا ہے اور جس طرف اشارہ ہے وہ یا تو ابوسفیان یا حکم بن عاص ہے بعض نے کہا آل ابی فلاں سے مراد ابولہب ہے ۔

قولہ صالح المؤمنین " اس میں صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہے اور صالح اسم جنس ہے اس سے تمام نیک مومن مراد ہیں یعنی میرے دوست نیک مومن ہیں ۔

قولہ لٰکن لھم " یعنی آل ابی فلاں میرے دوست نہیں ہیں ، لیکن اُن سے میرا رحم کا تعلق ہے کہ وہ میرا قبیلہ ہے اور اُن سے قرابت رحم کی نسبت ہے میں ان کی تھوڑی سی رعایت کرتا ہوں ۔

قولہ ببلاھا ۔ یعنی رحم کی مصیبت ۔ اس کی کوئی معروف وجہ نہیں لہٰذا ببلالھا ہی درست ہے

Marfat.com

بَابٌ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ

۶۵۰۸ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ میں کسی کی قرابت کی وجہ سے اس سے دوستی نہیں کرتا میں تو صرف اللہ اور نیک مؤمن سے محبت کرتا ہوں۔ میری محبت ایمانی اور اصلاحی ہے، لیکن میں رشتہ داروں کے حق کا لحاظ کرتا ہوں اور ان کی پوری مدد کرتا ہوں۔ حدیث میں رحم کو پانی سے تر زمین سے تشبیہ دی جبکہ وہ پوری تر ہو تو پھل دیتی ہے اور جب اس کو چھوڑ دیا جائے تو خشک ہو جاتی ہے اس سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا۔ حلق کو پانی اور دودھ سے تر کرنے والے کو بلال کہا جاتا ہے۔ وصل کو بَلل کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ اتصال کو کہا چاہتا ہے اور قطعیت کو یَبَس کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ انفصال کو چاہتی ہے۔

باب بدلہ چکانے والا واصل نہیں

یعنی واصل کی حقیقت یہ نہیں کہ اپنے ساتھی کو اس جیسا بدلہ دے، کیونکہ یہ تو معاوضہ ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وصل یہ نہیں کہ جو تم سے ملے تم اس سے ملو یہ تو بدلہ اور معاوضہ ہے لیکن وصل یہ ہے کہ جو تم سے تعلق منقطع کرے اس کو اپنے ساتھ ملاؤ۔ اس وصل پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے: وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُّوْصَلَ الآیۃ

۶۵۰۸ — ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سفیان ثوری نے کہا سلیمان اعمش نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا حسن بن عمرو فقیمی اور فطر بن خلیفہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو مرفوع ذکر کیا ہے

Marfat.com

بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

۵۰۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَقَالَ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّثُ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّثُ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ التَّحَنُّثُ التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُمْ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ

کہ حضور نے فرمایا معاوضہ دینے والا واصل نہیں لیکن واصل وہ ہے کہ جب اس کا تعلق قطع کیا جائے تو اس کو ملائے۔

باب جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا،،

۵۰۹۶۔ ترجمہ: حکیم بن حزام نے بیان کیا یا رسول اللہ مجھے اُن امور سے خبردار کریں جو میں جاہلیت کے زمانہ میں صلہ رحمی، غلام آزاد اور صدقہ وغیرہ کیا کرتا تھا کیا مجھے اُن کا ثواب حاصل ہو گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نیکی کرنے کے باعث تو مسلمان ہُوا ہے نیز ابوالیمان سے اَتَحَنَّثُ مروی ہے۔ معمر اور صالح اور ابن مسافر نے بھی اَتَحَنَّثُ کہا ہے۔ محمد بن اسحاق نے کہا اَلتَّحَنُّثُ کے معنی نیکی کرنا ہے اور ہشام نے اپنے

بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهٖ حَتّٰى تَلْعَبَ بِهٖ اَوْ قَبَّلَهَا اَوْ مَازَحَهَا ؎

۶۵۱۰ — حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ

والد سے روایت کرنے میں ان کی متابعت کی ہے۔

۶۵۰۹ — شرح : اَرَءَيْتَ " کے معنی ہیں مجھے خبر دو اور اَلتَّحَنُّثُ کے معنی ہیں عبادت کرنا اس کے حقیقی معنی حِنث یعنی گناہ سے گزر جانا ہے گویا کہ عبادت گزار انسان اپنی ذات سے عبادت کے ذریعہ گناہ پھینک دیتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن سے جب حالتِ کفر میں نیک اعمال ہوتے تھے اُن پر اس کو ثواب حاصل ہوتا ہے (حدیث ۱۳۵۵ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

باب دُوسرے کے بچے کو چھوڑے رکھنا حتی کہ وہ اس کے ساتھ کھیلتا رہے یا اس کو بوسہ دیا یا اُس سے ہنسی کی ؎

Marfat.com

بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ

وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ

۶۵۱۱ — حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ

۶۵۱۰ — ترجمہ: ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے کہا میں اپنے والد کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، حالانکہ میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بہت اچھی ہے۔ عبداللہ نے کہا سَنَہ سَنَہ حبشی زبان میں بمعنی حَسَنَہ ہے۔ ام خالد نے کہا میں نے خاتم نبوت سے کھیلنا شروع کیا تو میرے والد نے مجھے زجر کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور کھیلنے دو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ فرمایا عبداللہ نے کہا قمیص باقی رہی حتی کہ لوگوں میں اس کا ذکر ہونے لگا۔

۶۵۱۰ — شرح: زبر بمعنی زجر اور منع ہے۔ قولہ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ، یہ دونوں امر حاضر معروف کے صیغے ہیں۔ اَبْلِیْ کے معنی ہیں کپڑا پرانا کر دو۔ اَخْلِقِیْ اخلاق سے امر ہے اس کے معنی بھی پرانا کرنا ہیں۔

قولہ فَبَقِیَتْ حَتّٰی ذُکِرَ، یعنی قمیص باقی رہی حتی کہ لوگوں میں مشہور ہوئی؛ کیونکہ عادۃً قمیص اتنی مدت باقی نہیں رہ سکتی۔ ایک روایت میں "حَتّٰی ذَکِنَ"، بمعنی سواد ہے یعنی وہ باقی رہی حتی کہ قمیص سیاہ ہوگئی۔ علامہ کرمانی نے کہا یعنی ام خالد نے لمبی زندگی بسر کی حتی کہ اس کی قمیص کا رنگ متغیر ہوگیا اور وہ سیاہ ہوگئی۔ دکنہ سیاہی مائل رنگ ہے یعنی ام خالد بہت مدت زندہ رہیں حتی کہ ان کی قمیص لوگوں میں مشہور ہوگئی۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ مرد نابالغ لڑکی سے اختلاط کرسکتا ہے اور اس سے مزاح بھی کرسکتا ہے اگرچہ وہ محرمہ نہ ہو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاح حق تھا اگر مزاح حق نہ ہو تو وہ فاحشہ تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا مزاح ہرگز جائز نہیں۔

(حدیث ۲۸۶۴، ج: ۴ کی شرح دیکھیں)

باب بچے سے شفقت کرنا اس کو بوسہ دینا اور اس سے معانقہ کرنا

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ یَعْقُوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ قَالَ کُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ انْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا یَسْاَلُنِیْ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هُمَا رَیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا

ثابت نے انس سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے شہزادے ابراہیم علیہ السّلام کو پکڑا اور انہیں بوسہ دیا اور سونگھا۔

۵۵۱۱ — ترجمہ : ابن ابی نُعم نے کہا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا جبکہ ایک آدمی نے اُن سے مچھر کے خون کے متعلق سوال پُوچھا تھا۔ ابن عمر نے کہا تو کن لوگوں میں سے ہے اُس نے کہا عراق والوں سے ہوں۔ ابن عمر نے کہا اس شخص کو دیکھو مجھ سے مچھر کے خون سے متعلق پوچھتا ہے (کہ احرام باندھنے والا اس کو مار دے تو اس کی جنایت کیا ہے) حالانکہ ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی شہزادی کے لختِ جگر کو قتل کیا ہے میں نے پیغمبر خدا علیہ السلام سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے حسن و حسین دُنیا میں میرے دو خوشبودار پھُول ہیں۔ رضی اللہ عنہما۔

۵۵۱۱ — شرح : اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ دُنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں اور خوشبودار پھُول کو سُونگھا جاتا ہے اور اولاد کو بھی سُونگھا جاتا ہے بوسہ دیا جاتا ہے اور معانقہ کیا جاتا ہے گویا کہ وہ خوشبو ہیں۔

(حدیث ۳۵۰۷ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۵۱۲ـــ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ

۶۵۱۲ــ ترجمہ : عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں وہ مجھ سے کچھ مانگتی تھی اُس نے ایک کھجور کے سوا میرے پاس کچھ نہ پایا میں نے اس کو وہی دے دی اُس نے کھجور دونوں بیٹیوں میں تقسیم کردی پھر اُٹھ کر چلی گئی اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے حضور سے سارا ماجرہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جو کوئی اِن لڑکیوں میں سے کسی لڑکی کا والی ہوا اور اُن سے اچھا سلوک کیا تو یہ اُس کے لئے دوزخ سے حجاب بن جاتی ہیں۔

۶۵۱۲ــ شرح : قولہ یَلِیْ ،، یہ فعل مضارع ولایت سے ہے بعض نسخوں میں اِبْتَلٰی ،، ابتلاء سے اور بعض میں بُلِیَ ،، ماضی مجہول بلاء سے ہے اور ''شیئًا'' حرف جر حذف ہونے کے سبب منصوب ہے یعنی ''بُلِیَ بِشَیْءٍ'' ، اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث میں ''بنات'' جمع کا صیغہ ہے تو ایک یا دو لڑکیوں کا کیا حکم ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے مراد یہ ہے کہ ایک لڑکی دوزخ سے حجاب بن جاتی ہے۔ اگر بُلِیَ پڑھا جائے یا ابتلٰی پڑھیں تو ان کو ابتلاء اس لئے کہا جاتا ہے کہ عادۃً لوگ لڑکیوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ بہرحال تینوں صورتوں میں تقریبًا معنٰی ایک ہی ہے لڑکیوں سے اچھا سلوک کرنے کے معنٰی یہ ہیں کہ ان کے کھانے پینے اور لباس کا اچھا اہتمام کرے اور ان کی حسب وسعت پوری کفالت کرے اور ان کا نکاح کرے اور اُن کے حقوق میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۵۱۳ـــ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَهَا

۶۵۱۴ـــ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ

طبرانی نے اوسط میں ابوہریرہ سے روایت ذکر کی ہے کہ جس کی تین لڑکیاں ہوں وہ اُن کے خورد ونوش اور رہائش و کفالت اچھی طرح کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا ایک اور دو لڑکیوں کا بھی یہی حال ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیوں کا حق لڑکوں کے حق سے زیادہ مضبوط اور مؤکد ہے کیونکہ وہ کمزور اور صنف نازک ہونے کے باعث اکتساب رزق، حُسن تصرّف اور مُکمّد رائے رکھنے سے قاصر ہوتی ہیں جب وہ بیوہ ہو جاتی ہے تو والد کے پاس لوٹ آتی ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کی رہنمائی نہ کروں؟ تمہاری بیٹی جو لوٹ کر تمہارے پاس آجائے اور تمہارے سوا اس کو کوئی کھلانے پلانے والا نہیں تو جو رقم اس پر خرچ کرو گے وہ بہترین صدقہ ہے (ابن ماجہ)

۶۵۱۳ـــ ترجمہ: ابوقتادہ نے کہا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے جبکہ اُمامہ بنت ابی العاص حضور کے کندھے پر تھی۔ آپ نے نماز پڑھی جب رکوع کرتے اُس کو اُتار دیتے جب سجدہ سے سر مبارک اُٹھاتے تو اُس کو اُٹھا لیتے،، (حدیث: ۴۹۶ جلد اکی شرح دیکھیں)

۶۵۱۴ـــ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی علیہما السلام کا بوسہ لیا جبکہ حضور کے پاس اَقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہُوئے تھے۔ اقرع نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے اُن میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرع کی

Marfat.com

ابْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

٦٥١٥ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ

٦٥١٦ــ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْيٍ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا بِسَقْيٍ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی طرف دیکھا پھر فرمایا جو کسی پر رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

٦٥١٤ــ شرح: یعنی جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا اسی لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرع بن حابس کو بنظر کراہت دیکھا تھا۔

٦٥١٥ــ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا تم بچوں کے بوسے لیتے ہو۔ ہم تو ان کے بوسے نہیں لیتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے دل سے اللہ تعالیٰ رحمت نکال دے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

٦٥١٥ــ شرح: حدیث کا معنی یہ ہے کہ اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت کھینچ لی ہے تو میں

Marfat.com

اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَلَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ للّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا

بَابٌ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ

۶۵۱۷ — حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا

تیرے دل میں رحمت لانے پر قادر نہیں ہوں۔

۶۵۱۶ — ترجمہ: عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے اچانک اُن قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کے پستان دودھ سے بھرے ہوئے تھے وہ ادھر اُدھر پھرتی تھی اچانک اُس نے قیدیوں میں ایک بچہ پایا تو اس کو پکڑ لیا اور اس کو اپنی چھاتی سے لگا کر دودھ پلایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کیا تم گمان کرتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی۔ ہم نے عرض کیا اگر یہ اس کو آگ میں نہ پھینکنے پر قادر ہو تو نہیں پھینکے گی۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے اپنے بچے کی نسبت اللہ اپنے بندوں پر زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۶۵۱۶ — شرح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بچہ گم ہو چکا تھا اس لئے جب وہ کوئی بچہ دیکھتی تو اس کو دودھ پلاتی تھی تاکہ اس کی چھاتی دودھ سے ہلکی ہو جب اُس نے بعینہٖ اپنا بچہ پا لیا تو اس کی چھاتی سے لگا کر بہت خوش ہوئی اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں پر قیامت میں رحم کرے گا اور انہیں دوزخ میں نہ پھینکے گا" اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کو آدمیوں سے بھرے گا اور مسلمان اور کافر سب اللہ کے بندے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرتے ہیں جن کے باعث وہ دوزخ کے مستحق ہو جاتے ہیں وہ اللہ کے حکم کا خلاف کرتے ہیں اور اُن سے اللہ راضی نہیں ہوتا گویا کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالتے ہیں؛ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو کمر سے پکڑتا ہوں کہ دوزخ میں چھلانگیں نہ مارو اور تم زبردستی سے دوزخ میں گرتے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں؛ حالانکہ ان کو منع کیا جاتا ہے۔

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ فِيْ مِائَةِ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ جُزْءًا وَّاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى يَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ

باب اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصّے کئے ہیں

۶۵۱۷ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں۔ اُس نے اپنے پاس ننانوے حصّے روک رکھے ہیں اور ایک حصّہ زمین پر اُتارا ہے اس ایک حصّے کے باعث مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ گھوڑا اپنے بچے سے اس کو تکلیف پہنچنے کے خوف سے اپنا کُھر اُٹھالیتا ہے۔

۶۵۱۷ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اللہ کی رحمت غیر متناہی ہے سو دو سو حصّے نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ رحمت وہ قدرت ہے جس کا تعلق ایصالِ خیر سے ہے (خیر پہنچانے کی قدرت رحمت ہے) قدرت صفت واحد ہے اس کے متعلقات غیر متناہی ہیں سمجھانے کے لئے تمثیل کے طور پر سو حصّوں میں منحصر کیا ہے تاکہ یہ سمجھنے میں آسانی ہو کہ جو ہمارے پاس ہے وہ کم ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سو حصّوں کی تعیین میں کیا حکمت ہے، حالانکہ عربوں کی عادت ہے؟ کثرت کے لئے ستر کا عدد استعمال کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس خاص عدد کا اطلاق کثرت کے لئے ہے ستر بھی تو سو کے اجزاء میں سے ہے۔ نیز یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ آخرت کی آگ دنیا کی آگ سے اُنہتر (۶۹) حصّے زیادہ ہے اگر ہر جزو آگ کا ہر جزو رحمت سے مقابلہ کیا جائے تو رحمتیں تیس (۳۰) اجزاء

Marfat.com

بَابُ قَتْلُ الْوَلَدِ خَشْيَةَ اَنْ يَاكُلَ مَعَهُ

٦٥١٨ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَىُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ اَىُّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَاكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَالَ اَىُّ قَالَ اَنْ تُزَانِىَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ تَصْدِيْقَ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

زیادہ ہوں گی اس سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت میں رحمت عذاب سے زیادہ ہوگی اس کی تائید سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے : غَلَبَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ ،، گھوڑے کی مثال بیان کرنے میں یہ حکمت ہے کہ دوسرے حیوانات کی نسبت گھوڑا اپنے بچے پر زیادہ شفقت کرتا ہے۔ یَتَرَاحَمُ ،، ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں"

باب ۔ بچّوں کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ اس کے ساتھ کھائیں گے

٦٥١٨ — ترجمہ : عمرو بن شرحبیل نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسولَ اللہ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے حضور نے فرمایا اللہ کا شریک بنانا حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے کہا پھر کونسا ؟ فرمایا اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تصدیق میں یہ آیت کریمہ : وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ ،، نازل کی۔

٦٥١٨ — شرح : اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ تمہارے ساتھ کھائیں گے

Marfat.com

بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ

۵۵۱۹ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِيْ حِجْرِهٖ يُحَنِّكُهٗ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ

بہت بڑا گناہ اور اکبر الکبائر سے ہے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اکبر الکبائر جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی ہے لیکن اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ اللہ کا شریک بنانا تمام گناہوں سے بڑا گناہ اور اکبر الکبائر سے ہے بہرحال ہر مقام میں اس کے مقتضیٰ کا حال معتبر ہے؛ چنانچہ جھوٹ بولنا قولی معاصی سے اکبر ہے۔ قتل فعل معاصی سے اکبر ہے جن کا لوگوں کے حقوق سے تعلق ہے اور ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا زنا کے تمام انواع سے اکبر ہے۔ پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق مذکور آیت کریمہ سے فرمائی کہ جو لوگ اللہ کے ساتھ دوسرے الٰہ کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو بلا وجہ قتل نہیں کرتے ہیں جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں قتل اور زنا کو سلک اشراک میں داخل کیا ہے معلوم ہوا کہ یہ تمام معاصی اکبر الکبائر اور بہت بڑے گناہ ہیں۔

باب بچے کو گود میں کرنا

۵۵۱۹ــ ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود شریف میں کوئی بچہ کیا اس حال میں کہ اس کو گھٹی دے رہے تھے۔ اس نے حضور پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا (حدیث ۲۲۴ ج: ۱ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ

۶۵۲۰ — حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا وَعَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ قَالَ التَّيْمِيُّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمٰنَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ —

باب بچے کو ران پر بٹھانا،،

۶۵۲۰ — ترجمہ : اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ران پر بٹھاتے اور شہزادہ حسن علیہ السلام کو دُوسری ران پر بٹھاتے تھے۔ پھر دونوں کو باہم ملاتے اور فرماتے اے اللہ ان پر رحم کر کیونکہ اُن پر میں رحم کرتا ہوں۔ علی بن مدینی (شیخ بخاری) سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ہمیں یحیٰی نے خبر دی اُنہوں نے کہا ہم سے سلیمان نے ابوعثمان سے بیان کیا سلیمان تیمی نے کہا اس سے میرے دل میں شک واقع ہُوا۔ میں نے دل میں کہا مجھے تو اس حدیث کی روایت ابوعثمان سے اس طرح کی گئی ہے۔ پھر میں نے اپنی کتاب میں دیکھا تو اس کو جس پس وہی لکھا ہُوا پایا جو میں نے ابوعثمان سے سُنا تھا۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ

۶۵۲۱ — حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِيْ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْ فِيْ خُلَّتِهَا مِنْهَا

۶۵۲۰ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حضرت شہزادہ حسن اور اُسامہ رضی اللہ عنہما کا بیک وقت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران شریف پر بیٹھنا غیر متصور ہے، کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت امام حسن کی عمر صرف آٹھ برس تھی اور اُسامہ حضور کی حیات طیبہ میں نوجوان تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک لشکر کا امیر بنایا تھا جس میں صحابہ کرام کثیر تعداد میں تھے اُن میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق بھی تھے اور حضور کی وفات کے وقت اسامہ کی عمر بیس سال تھی اس کا جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسامہ کو ران شریف کے سامنے قریب تر بٹھایا ہو اور اُنہوں نے ران شریف کو محبت سے اپنے ساتھ ملایا ہو تو حضرت اُسامہ نے مبالغہ کے طور پر اظہارِ محبت کے لئے کہا ہو کہ مجھے ران پر بٹھایا۔ واللہ ورسولہ اعلم!

قولہ حَدَّثْتُہُ بِہٖ ،، ماضی مجہول ہے یعنی مجھے یہ حدیث بہت بیان کی گئی ہے میں نے یہ ابوعثمان سے سُنا پھر میں نے اپنی کتاب میں نظر ڈالی تو اس میں یہ مکتوب پایا جو اُس سے سُنا تھا اور قلبی وسوسہ جاتا رہا ہے۔ (حدیث ۳۵۰۱ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

باب عہد کی حفاظت ایمان کا حصّہ ہے

۶۵۲۱ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے کسی عورت

Marfat.com

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُوْلُ يَتِيْمًا

۶۵۲۲ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِیْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِی الْجَنَّةِ هٰكَذَا أَوْ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَةِ وَالْوُسْطٰى

پر غیرت نہیں کی جو خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت کی۔ وہ مجھ سے نکاح کرنے سے تین سال پہلے فوت ہو چکی تھیں میں اس لئے غیرت کرتی تھی کہ میں حضور سے سُنتی تھی کہ انہیں اکثر یاد کیا کرتے تھے آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا کہ خدیجہ کو جنت میں ایسے مکان کی خوشخبری دیں جو اندر سے خالی موتیوں سے بنا ہُوا ہے۔ شان یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح فرماتے پھر اس سے خدیجہ کی سہیلیوں کو ہدیہ بھیجتے۔

۶۵۲۱ — شرح : اس حدیث کی عنوان سے مناسبت اس طرح ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بکری کا گوشت بھیجا کرتے تھے اس میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حق کی نگہداشت تھی اور ان کے گذشتہ عہد کی رعایت تھی۔ حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے شعب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ذکر کی کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو حضور نے فرمایا تم کیسے ہو کیسا حال ہے ہمارے بعد کیسے رہے اس بوڑھی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں خیریت سے ہوں جب وہ چلی گئی تو میں نے کہا آپ نے اس بوڑھی سے بہت متوجہ ہو کر گفتگو فرمائی ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خدیجہ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی۔ یہ ان کی سہیلی ہے اور حسن عہد اور اچھا سلوک ایمان کا حصہ ہے (حدیث ۳۵۷۲ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

باب یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت

۶۵۲۲ — ترجمہ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

Marfat.com

بَابُ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ

۵۲۳۹ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ یَرْفَعُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِیْ یَصُوْمُ النَّهَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ

نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح جائیں گے اور اپنی دو انگلیوں سبابہ اور وسطیٰ سے اشارہ فرمایا۔

۶۵۲۲ — شرح: یعنی یتیم کی پرورش کرنے والا میرے بہت قریب ہوگا۔ "قال" بمعنی اشارہ ہے یعنی اشارہ کیا۔ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو سبابہ کہا جاتا ہے، کیونکہ اس کے ساتھ نماز میں تسبیح اور تشہد (التحیات) میں اشارہ کیا جاتا ہے اس کو سبابہ بھی کہتے ہیں، کیونکہ اس کے ساتھ شیطان کو سب وشتم کیا جاتا ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تشہد میں سبابہ سے اشارہ کرنا شیطان پر بہت سخت گزرتا ہے اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے درجات ساری مخلوق کے درجات سے اعلیٰ وارفع ہیں خصوصاً جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات تو بہت بلند ہیں پھر یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں حضور کے ساتھ ملا ہوا کیسے ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یتیم کی پرورش کرنے والے کا جنت میں درجہ بلند ہوگا۔ حدیث شریف میں اس کی اہمیت ذکر کی ہے۔

باب بیوہ عورتوں کے لئے کمائی کرنے والا

۶۵۲۳ — ترجمہ: صفوان بن سلیم مرفوع حدیث ذکر کرتے ہیں کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورتوں اور مسکینوں کے لئے سعی اور محنت کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مانند ہے یا اس شخص کی طرح ہے جو دن میں روزے سے ہوتا ہے اور رات اللہ کی عبادت میں کھڑا رہتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۶۵۲۴ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِيْنِ

۶۵۲۵ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ

۶۵۲۳ — شرح : بعض نسخوں میں "وکالذی"، لفظ واؤ سے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عبارت میں لف نشر مرتب ہو یعنی بیوہ عورتوں کی مصلحتوں کے لئے سعی کرنا محنت کرنا دوڑ دھوپ کرنا جہاد کرنے والے کی مانند ہے اور مساکین کے لئے ان کے خورد و نوش اور دیگر مصالح میں سعی کرنے والے اس شخص کی مانند ہے جو دن میں روزے سے ہوتا ہے اور رات عبادت میں رہتا ہے۔

۶۵۲۴ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۵۲۴ — شرح : یہ اس حدیث کا مدار مالک پر ہے اُن سے یہ حدیث دو طرح منقول ہے ایک طریق صفوان بن سلیم کا ہے اس طریقہ سے یہ حدیث مرسل ہے۔ دوسرا ثور بن زید کا طریق ہے اس طریق سے یہ مسند ہے ابوالغیث کا نام سالم ہے۔

marfat.com

Marfat.com

بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

۶۵۲۶ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ مٰلِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَظَنَّ اَنَّا اشْتَقْنَا اَهْلَنَا وَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِيْ اَهْلِيْنَا فَاَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَقِيْقًا رَحِيْمًا فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

باب مسکین کے لئے سعی کرنا

۶۵۲۵ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورتوں اور مسکینوں کے لئے سعی اور محنت کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے۔ میرا گمان ہے کہ مالک نے کہا اس میں قعنبی شک کرتے ہیں کہ اس شخص کی مانند ہے جو رات کھڑا رہتا ہے جو سست نہیں ہوتا اور روزے دار کی طرح ہے جو روزے نہیں چھوڑتا۔

۶۵۲۵ — شرح : قولہ وَ اَحْسِبُهٗ قَالَ ،، اَحْسِبُهٗ کا فاعل قعنبی ہے۔ اس میں ضمیر منصوب کا مرجع مالک ہے اور کالقائم آہ قال کا مقولہ ہے اور یشک القعنبیؒ قول اور مقولہ کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔ یہ بخاری کا اپنا کلام ہے قعنبی کا نام عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب ہے۔ یہ امام بخاری کے استاد ہیں اور مالک سے روایت کرتے ہیں حدیث کے معنی یہ ہیں۔ قعنبی نے کہا مجھے گمان ہے کہ مالک نے کہا بیواؤں اور مساکین کے لئے محنت مزدوری کرنے والا شخص، قائم صائم کی طرح ہے۔

Marfat.com

٦٥٢٧ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ
مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ
الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ
يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا
الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ
فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ
لَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا فَقَالَ فِيْ كُلِّ
ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ

باب لوگوں اور چارپایوں پر رحم کرنا

٦٥٢٦ — ترجمہ : ابو سلیمان مالک بن حویرث نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے، حالانکہ ہم نوجوان ہم عمر تھے۔ ہم
آپ کے پاس بیس[۲] روز رہے۔ حضور نے خیال فرمایا کہ ہم نے اپنے گھر والوں کے مشتاق ہوئے ہیں
حضور نے ہم سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو ہم اپنے اہل و عیال میں چھوڑ کر آئے تھے۔ ہم نے آپ کو
خبر دی آپ نرم دل اور مہربان تھے۔ فرمایا تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اور ان کو تعلیم دو اور
انہیں دین کے احکام کا حکم دو اور جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اس طرح نماز پڑھو۔ جب نماز
کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان کہے پھر تم سے بڑا نماز پڑھائے۔

٦٥٢٦ — شرح : یہ تمام لوگ عمر میں برابر تھے اس لئے فرمایا تم میں سے کوئی ایک تمہاری امامت
کرے جبکہ وہ تمام علم میں برابر تھے (حدیث ۶۰۵ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

marfat.com

Marfat.com

۶۵۲۸ ـــ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةٍ وَّقُمْنَا مَعَهٗ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ وَّهُوَ فِی الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَّلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا یُرِیْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ

۶۵۲۷ ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راستہ میں چل رہا تھا اس پر پیاس سخت غالب ہوئی اُس نے ایک کنواں پایا تو اُس میں اُترا اور پانی پیا پھر باہر آیا اچانک ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے تر مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس آدمی نے خیال کیا کہ اس کتے کو پیاس سے وہی تکلیف پہنچی ہوگی جو مجھے پہنچی تھی وہ کنوئیں میں اُترا اور موزہ پانی سے بھرا پھر اس کو منہ سے روکا اور کُتّے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جزا دی اور اسے بخش دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اِن چارپایوں میں ثواب ہے؟ حضور نے فرمایا ہر تر جگر رکھنے والے میں ثواب ہے (حدیث ۲۲۰۸ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

۶۵۲۸ ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے کہا حالانکہ وہ نماز میں تھا اے اللہ مجھ پر اور محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" پر رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا تو نے بہت وسیع یعنی اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔

۶۵۲۸ ـــ شرح : یعنی اللہ کی رحمت ہر شئی کو گھیرے ہوئے ہے اور تو نے اس کو محدود کر دیا ہے۔ ارشاد فرمایا رحمتی وسعت کل شئی ،، بعض نے کہا یہ وہی اعرابی ہے جس نے مسجد میں پیشاب کیا تھا اور وہ ذوالخویصرہ ہے جس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہ مال غنیمت تقسیم کرتے وقت اعتراض کیا تھا کہ آپ نے عدل نہیں کیا (معاذ اللہ) اس کی تائید ابن ماجہ کی حدیث سے ملتی ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اعرابی مسجد میں آیا اور کہا اے مجھے

marfat.com

Marfat.com

۶۵۲۹ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى

۶۵۳۰ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ

بخش اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش اور ہمارے ساتھ کسی کو نہ بخش۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے وسیع ترشئ کو محدود کر دیا پھر اعرابی نے مسجد کے کونے میں جاکر پیشاب کر دیا۔ بعض نے کہا وہ اقرع بن حابس تھے۔

۶۵۲۹ — ترجمہ : نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم کرنے آپس میں محبت کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے میں ایک جسم کی مانند دیکھو جس کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کے باقی اعضاء بیداری، بے آرامی اور تپ میں اس کے شریک ہو جاتے ہیں۔

۶۵۲۹ — شرح : یعنی تکلیف اور راحت میں تمام اعضاء آپس میں موافق ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو دُکھ میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کے حقوق کی عظمت اور اُن کی معاونت اور ایک دوسرے سے شفقت واضح ہوتی ہے۔

۶۵۳۰ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جو بھی پھول دار درخت لگاتا ہے اور اس سے انسان، حیوانات کھاتے ہیں تو وہ اس کا صدقہ ہو جاتا ہے۔

(حدیث : ۲۱۷۰ ج : ۳ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

۶۵۲۱ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ.

بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الآية

۶۵۲۲ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

۶۵۲۱ — ترجمہ : زید بن وہب نے کہا میں نے جریر بن عبداللہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ حضور نے فرمایا جو کسی پر رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۶۵۲۱ — شرح : طبرانی کی روایت میں ہے جو شخص زمین والوں پر مہربان نہیں اس پر آسمان والے مہربان نہیں ہوتے۔ طبرانی نے اوسط میں روایت ذکر کی ہے کہ جو مسلمانوں پر رحم نہ کرے اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔ ابوداؤد اور ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی کہ رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والے رحم کریں گے۔ اللہ کی رحمت کے مقابلہ میں لوگوں کی رحمت کا ذکر بطور مشاکلت ہے جیسے قرآن میں ہے: تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ، تو میرے دل کی باتیں جانتا ہے میں تیری باتیں نہیں جانتا ہوں۔ واللہ اعلم!

باب ہمسائے کے حق میں وصیت کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اللہ کی عبادت کرو۔ اس کا کسی کو شریک نہ کرو اور والدین سے احسان کرو! مُخْتَالًا فَخُوْرًا تک،،

Marfat.com

ابْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ

اَلْوَصَاةُ بفتح الواو بمعنی وصیت ہے۔ اس کا اسم وصایہ بکسر الواو اور فتحہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ اس کا مجرد اور مزید ہم معنی ہیں۔ آیت کریمہ کو ذکر کرنے کا مقصد ہمسایہ کے ساتھ احسان ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے وہ اللہ کی عبادت کرو اس کا کسی کو شریک نہ بناؤ۔ والدین کے ساتھ احسان و اخلاص کرو کرو اور مردوں اور عورتوں سے اچھی طرح پیش آؤ جن سے قرابت ہو یا نہ ہو اُن سے احسان کرو جو تمہارے قرب و جوار میں ہو یا راستہ کا ساتھی ہو اس سے حسنِ سلوک کرو اور مہمانوں اور ممالیک سے اچھا برتاؤ کرو۔ قیدیوں کا خیال رکھو! اللہ تعالیٰ متکبر اور فخر کرنے والوں کو عذاب دے گا۔

۶۵۳۲ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسایہ کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ حضور ہمسایہ کو وارث کر دیں گے۔

۶۵۳۲ — شرح : یعنی جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کی طرف سے مجھے ہمسایہ کو ہمسایہ کے وارث کرنے کا حکم کرتے رہے۔ یہ حکم حقیقی وارث بنانے کا نہیں بلکہ ہمسایہ کے حق کی حفاظت میں مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے۔ ہمسایہ کا نام مسلمان، کافر، عابد، فاسق، دوست، دشمن، مسافر، شہری، نفع دینے والا اور نقصان پہنچانے والا، قریبی اور اجنبی، گھر کے قریب یا دور تمام کو شامل ہے۔ علامہ عینی نے قرطبہ سے نقل کیا کہ ہمسایہ کا اطلاق ساتھ والے گھر پر کیا جاتا ہے اور جو اس کے قریب ہو اس پر بھی ہمسایہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ غالب طور پر اسی کو ہمسایہ کہتے ہیں اور یہاں وہی مراد ہے ہمسائیگی کی حد میں اختلاف ہے حضرت علی سلام اللہ علیہ نے فرمایا گھر کے ہر طرف سے چالیس گھر حقوقِ ہمسایہ میں داخل ہیں۔ ہمسایہ کے حق کی حفاظت کی کیفیت کچھ یوں ہے کہ ہمسائیگی میں مذکور لوگوں کو نفع پہنچائے اُن سے ضرر دُور کرے اور اُن کے ساتھ اخلاص کرے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسائے سے احسان کرو اگرچہ وہ ظلم ہی کرے حضور اذیت پہنچانے والے ہمسایہ کی خبر گیری کرتے اور اگر وہ بیمار ہو جاتا اس کی عیادت کو تشریف لے جاتے تھے۔

marfat.com
Marfat.com

۶۵۳۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ

بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ يُوبِقْهُنَّ يُهْلِكْهُنَّ مَوْبِقًا مَهْلِكًا

۶۵۳۴ — حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ

یہ حضور کا خلق عظیم تھا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

باب اس شخص کو گناہ جس کا ہمسایہ اس کی اذیتوں سے محفوظ نہیں

قولہ "یوبقھن" ، اس میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا یعنی ان کے کسب کے سبب انہیں ہلاک کرے گا اور "موبقا" سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ، کی طرف اشارہ کیا اور مہلک کی مُہْلِک سے تفسیر کی۔

۶۵۳۴ ترجمہ : ابو شریح سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا!

www.muftiakhtar.net
marfat.com
Marfat.com

اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

بَابُ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا

۶۵۳۵ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

مومن نہیں! بخدا مومن نہیں! عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کون؟ فرمایا جس کا ہمسایہ اس کی اذیتوں سے بے خوف نہیں۔ شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے عاصم بن علی کی متابعت کی اور حمید ابن اسود، عثمان بن عمر، بکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے ابن ابی ذئب، مقبری کے ذریعہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی"۔

۶۵۳۴ — شرح : حدیث میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کہ بخدا وہ شخص مومن نہیں جس کا ہمسایہ اس کی تکلیف سے محفوظ نہیں" سے مراد کمالِ ایمان ہے یعنی وہ کامل مومن نہیں؛ کیونکہ یہ معصیت ہے اور عاصی کامل مومن نہیں ہوتا۔ قولہ وَمَنْ یا رسول اللہ"، یعنی حضور۔ وہ کون ہے جو مومن نہیں، واؤ کا معطوف علیہ مقدر ہے۔ یعنی ہم نے آپ کا ارشاد سنا ہے اور وہ کون ہے؟ واللہ ورسولہ اعلم!

باب کوئی عورت اپنے ہمسایہ کو حقیر نہ جانے

۶۵۳۵ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنے ہمسایہ کو حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کی کھری ہو"۔

www.muhammadiah.net

marfat.com

Marfat.com

بَابُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ

۶۵۳۶ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

۶۵۳۵ ـــ شرح : یعنی اگر ہمسایہ جس قدر شئی بھیجے اس کو حقیر نہ جانے یعنی کھری دینے والی یا لینے والی حقیر نہ سمجھے قولہ یا نساءَ المسلمات

اس عبارت کی نحوی ترکیب اس طرح ہے کہ نِسَاءَ منصوب مضاف اور المسلماتِ مضاف الیہ مجرور ہے اور یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف ہے یعنی ای عورتو جو مسلمان ہو۔ یا عبارت کی تقدیر اس طرح ہے یا فاضِلَاتِ الْمُسْلِمَاتِ ،، چنانچہ کہا جاتا ہے " ھٰؤُلَاءِ رِجَالُ الْقَوْمِ ،، یعنی اَفَاضِلُ الْقَوْمِ ،، فاضل عورتیں اور فاضل مرد ،، دوسری ترکیب یہ ہے کہ نِسَاءُ اور الْمُسْلِمَاتُ دونوں مرفوع ہیں تیسرے یہ کہ نساءُ مرفوع اور المسلمات منصوب ہے جیسے یا زیدُ العَاقِلَ" حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کو حقیر خیال نہ کرتے ہوئے اس سے صدقہ نہ روکے بلکہ جو بھی میسر ہو اس کو عطا کرے اگرچہ بکری کی کھری سا قلیل ہو یہ نہ دینے سے بہتر ہے۔ یہ مکارمِ اخلاق سے ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو اذیت نہ پہنچائے

۶۵۳۶ ـــ ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

۶۵۳۷ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھا کلام کرے یا خاموش رہے۔

۶۵۳۶ــ شرح : ایذاء معصیت ہے اس سے ایمان کی نفی نہیں ہوتی بلکہ کمالِ ایمان کی نفی ہوتی ہے۔ ایمان میں اللہ اور قیامت کے دن کی تخصیص کرنے اور دوسرے امور جن پر ایمان واجب ہے کو ذکر کرنے میں مبدء اور معاد کی طرف اشارہ ہے یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے جس نے اس کو پیدا کیا ہے اور یہ کہ قیامت میں اس کو اچھی بری جزاء دے گا وہ اپنے ہمسایہ کو اذیت نہیں پہنچائے گا۔

ارشادِ نبوی کہ وہ مہمان کا اکرام کرے۔ اکرام کا حکم مقامات کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔ کبھی فرض عین ہوتا ہے اور کبھی فرض کفایہ ہوتا ہے۔ اس کا کم از کم مرتبہ مکارمِ اخلاق میں اور یہ واضح بات ہے کہ مہمان کی ضیافت کرنا رسولوں کا طریقہ ہے۔

کرمانی نے ذکر کیا کہ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ مذکورہ تین امور ذکر کرنے کا کیا سبب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کلام جوامع کلم سے ہے کیونکہ یہی تینوں اصول ہیں؛ چنانچہ تیسرے سے قولیہ کی طرف اشارہ ہے اور پہلے دو سے فعلیہ کی طرف اشارہ ہے پھر ان میں پہلے میں رذیل اخلاق سے علیحدہ رہنا ہے اور دوسرے میں فضائل سے مزین ہونا ہے۔

حدیث کے معنیٰ یہ ہیں کہ جس میں اللہ کے حکم کی وصفِ تعظیم پائی جاتی ہے وہ ضرور مخلوق پر شفقت سے موصوف ہوگا یا اچھی بات کرے گا یا شرارت سے باز رہے گا اور فعلی یہ کہ نفع دے گا اور اذیت سے دور رہے گا۔ واللہ ورسولہ اعلم (عینی)

۶۵۳۷ــ ترجمہ : ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے کہا میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام فرمایا۔ حضور نے فرمایا جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ

www.muhammadiah.net
marfat.com
Marfat.com

فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ

بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ فِيْ قُرْبِ الْاَبْوَابِ

٦٥٢٨ـــ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

کا اکرام کرے اور جو کوئی اللہ پر اور آخر دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا جائزہ سے اکرام کرے ابو شریح نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کا جائزہ کیا ہے (مہمان کو عطیہ کرنا) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اور ایک رات ہے اور ضیافت تین دن تک ہے اس سے زائد اس پر صدقہ ہے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

٦٥٢٧ـــ شرح: جائزہ عطیہ ہے یہ جواز سے مشتق ہے کیونکہ یہ ان پر اُن کے جواز کا حق ہے وہ ایک دن اور ایک رات ہے بعض نے کہا جائزہ کا معنی یہ ہے کہ مہمان کی خدمت میں ایک دن اور ایک رات خوب تکلف کرے اور اس سے پوری بھلائی کرے اور باقی دو دن جو گھر میں حاضر ہوا سے پیش کرتا رہے جب تین دن گزر جائیں تو اس کا حق ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اس پر صدقہ ہو گا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

Marfat.com

بَابٌ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

۶۵۳۹ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

ضیافت تین دن ہے اس میں جائزہ کا پہلا دن بھی داخل ہے۔ صحیح بھی یہی ہے بعض نے کہا اس کے علاوہ تین دن ضیافت ہے۔ علامہ ہروی نے کہا تین دن کی ضیافت کرے پھر اسے ایک دن رات کی مسافت کا کھانا دے ضیافت مکارم اخلاق سے ہے۔

باب حقِ ہمسایہ دروازوں کے قریب ہونے میں ہے

یعنی جس کا دروازہ قریب ہو اس کی ہمسائیگی کا حق ہے۔

۶۵۳۸ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو ہمسائے ہیں کس کو ہدیہ بھیجوں فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہے (حدیث ۲۱۱۱ ج ۲ کی تشریح دیکھیں)

باب ہر اچھی بات صدقہ ہے

۶۵۳۹ — ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر معروف صدقہ ہے۔

۶۵۳۹ — شرح: معروف ہر وہ دینی و اسلامی بات ہے جو کسی سے کی جائے تو اس پر ثواب آخرت مرتب ہوتا ہے جو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے صدقہ ہے۔ بیوی کے منہ میں لقمہ دے تو صدقہ ہے جس کے ساتھ کسی کا حرج ...

marfat.com
Marfat.com

۶۵۴۰ــ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَلْيُعِنْ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ

بَابُ طِيبِ الْكَلَامِ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ۶۵۴۱ــ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

اسم ہے جو ہر طاعت اللہ، تقرب الی اللہ اور لوگوں سے احسان کو شامل ہے۔

۶۵۴۰ــ ترجمہ : سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے کہا اگر صدقہ کی شئ نہ پائے تو کیا کرے فرمایا اپنے ہاتھوں سے کام کرے اپنی ذات کو نفع دے اور صدقہ کرے لوگوں نے کہا اگر یہ طاقت نہ ہو یا نہ کر سکے تو۔ فرمایا کسی صاحب حاجت مظلوم کی مدد کرے لوگوں نے کہا اگر یہ نہ کرے فرمایا اچھی باتوں کا حکم دے یا بالمعروف فرمایا کہا اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اپنی شرارت کو روک رکھے یہ بھی صدقہ ہے۔

باب اچھا کلام کرنا

Marfat.com

ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ
ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاَشَاحَ بِوَجْهِهٖ قَالَ شُعْبَةُ اَمَّا مَرَّتَيْنِ
فَلَا اَشُكُّ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ
فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

بَابُ الرِّفْقِ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ

۶۲۴۲ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا
اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اچھی بات کرنا صدقہ ہے،،

۶۵۴۱ — ترجمہ: عدی بن حاتم نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کو ذکر کیا اور اس سے پناہ چاہی اور اپنا منہ بنایا پھر دوزخ کو ذکر کیا اور اس سے پناہ چاہی اور اپنا منہ بنایا۔ شعبہ نے کہا آپ نے دو دفعہ ذکر کیا مجھے اس میں شک نہیں پھر فرمایا دوزخ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے عوض سے ہو اور اگر یہ نہ پائے تو اچھی گفتگو کرنے سے

۶۵۴۱ — شرح: اشاح کے معنی میں اعراض کیا۔ خطابی نے کہا اس کے معنی ہیں کسی شئ کو مکروہ جانتے ہوئے محتاط کرنے والے کی طرح اس سے منہ پھیر لیا گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کو دیکھ رہے تھے اور اس کی جلن اور تمازت سے اعراض کرتے ہوئے چہرہ انور اس سے پھیر لیا ہم نے اس کی تعبیر ترجمہ میں اپنا منہ بنانے سے کی ہے

باب ہر شئ میں نرمی کرنا،،

Marfat.com

مِنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ

۶۵۴۳ — حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا

۶۵۴۲ — ترجمہ : عروہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودیوں کا ایک ٹولہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا "السام علیکم"، ام المؤمنین عائشہ نے فرمایا میں نے یہ بات سمجھی تو میں نے کہا "وعلیکم السام واللعنۃ" (تم پر موت اور لعنت ہو) ام المؤمنین نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ نرمی کرو۔ اللہ تعالیٰ ہر امر میں نرمی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تو کہہ دیا ہے "وعلیکم" اور تم پر۔

۶۵۴۳ — شرح : رھط کا اطلاق تین سے دس سے کم پر ہوتا ہے۔ اس کی جمع ارھط، ارھاط ہے اور اراہط جمع کی جمع ہے۔ السَّام کے معنی موت ہیں اس لفظ سے یہودیوں نے حضور پر بد دعا کی تھی۔ گویا کہ ان کا ارادہ تھا۔ آپ کو اللہ ابھی موت دے، مَھْلًا کے معنی نرمی اور آہستگی ہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے۔ واؤ عاطفہ کا مقتضیٰ تشریک ہے یعنی معطوف اور معطوف علیہ باہم دونوں کسی امر میں شریک ہیں۔ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضور نے یہودیوں کو قبول فرما لیا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واؤ عاطفہ نہیں بلکہ استیناف کے لئے ہے۔ دراصل کلام اس طرح ہے "وَ اَقُوْلُ عَلَيْكُمْ مَا تَسْتَحِقُّوْنَهٗ"، یعنی میں تمہارے لئے وہی کہتا ہوں جس کے تم مستحق ہو۔ اس صیغہ کو اختیار کرنا فحاش کو دفع کرنا تھا کیونکہ یہ حضرت کے رفق اور خلق کریم کے بہت قریب اور لائق ہے اگر واؤ، عاطفہ کہا جائے تو معنی یہ ہیں کہ ہماری اور تمہاری موت میں مشارکت ہے یعنی ہم اور تم سب فوت ہونے والے ہیں۔

Marfat.com

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ

بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضِهِمْ بَعْضًا

۶۵۴۴ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ —

۶۵۴۳ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام اس کی طرف دوڑے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پیشاب منقطع نہ کرو پھر حضور نے پانی کا ڈول منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

۶۵۴۳ — شرح : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کریمانہ کے سبب فرمایا اس کو پیشاب کر لینے دو ورنہ یہ بیمار ہو جائے گا۔ یہ بھی اس کے ساتھ رفق اور نرمی ہے (حدیث : ۲۱۸ ج : ا کی شرح دیکھیں)

باب مومنوں کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا

۶۵۴۴ — ترجمہ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadilm.net

Marfat.com

نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لئے دیوار کی طرح ہے جس کا بعض دوسرے بعض کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر حضورؐ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا پھر اچانک ایک آدمی آگیا جبکہ حضور ابھی بیٹھے ہی ہوئے تھے۔ وہ سوال کرتا ہے یا اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کی شفاعت کرو تمہیں اجر دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔

۶۵۴۴ — شرح: یعنی تم ایک دوسرے کی شفاعت کرو اس میں تمہیں ثواب حاصل ہوتا ہے، کیونکہ جب تم طالب حاجت کے حق میں مجھ سے شفاعت کروگے اور ہم اس کی حاجت پوری کر دیں جبکہ طالب کی حاجت کی تحصیل کا فیصلہ اللہ تعالیٰ میری زبان شریف پر کرتا ہے تو اس سے سائل کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے اور تمہیں اجر ملتا ہے۔ اس حدیث میں یَقْضِ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَاشَآءَ ،، کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نیابت سے جو بھی فیصلہ کرتا ہے وہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان شریف پر جاری کرتا ہے اور جو فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان شریف پر جاری نہ ہو وہ اللہ کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ حضرت فاضل بریلوی محقق قوی اعلیحضرت عظیم المرتبت جناب احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کا ترجمہ اپنے کلام میں اس طرح کیا ہے۔

جو وہاں ہو یہیں آ کے ہو ٭ جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

بہرحال کسی کی حاجت کی تکمیل میں سعی کرنے والے ماجور ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے جب تک اپنے بھائیوں سے تعاون کریں۔ واللہ اعلم!

www.muhammadilaan.net
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجُزْءُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا اِلٰى قَوْلِهٖ مُقِيْتًا كِفْلٌ نَصِيْبٌ قَالَ اَبُوْمُوْسٰى كِفْلَيْنِ اَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ

۶۵۴۵ — حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پچیسواں پارہ (۲۵)

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد! جو اچھی سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور جو بُری سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور اللہ ہر شئی پر قادر ہے۔ کِفل بمعنیٰ حصہ ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا کفلین بمعنی اجرین "دو ثواب"۔ یہ حبشی لغت ہے۔

www.muhammadilahi.net

Marfat.com

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ

بَابُ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

۶۵۴۶ــــ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

مجاہد نے کہا یہ آیت کریمہ لوگوں کے ایک دوسرے کی سفارش کے بارے میں نازل ہوئی۔ یعنی جو کوئی دنیا میں اچھی سفارش کرے گا۔ اس میں اس کا آخرت میں حصہ ہوگا۔ شفاعت حسنہ مومنوں کے لئے دعاء ہے اور بری دعاء اُن پر بد دعاء ہے۔ شفاعت پر ثواب عام نہیں بلکہ اس کے ساتھ مختص ہے جس میں سفارش جائز ہو اور سفارش حسنہ کا ضابطہ یہ ہے کہ جس میں شرعًا اجازت ہو جس میں شرعًا اجازت نہیں وہ سفارش حسنہ نہیں۔ اسی لئے بخاری نے کِفل کی تفسیر نصیب سے کی ہے۔ قتادہ اور حسن بصری نے کہا کِفل بمعنی وزر اور گناہ ہے۔ ابن فارس نے کہا کِفل ضعف ہے مُقیت بمعنی شاہد ہے یعنی شیُ کے تمام اوقات پر اطلاع پانے والا مُقیت کے معنی بدنی اور روحانی غذاؤں کا خالق ہے اور انہیں کو اجسام اور ارواح کو پہنچاتا ہے۔ قریش کی لغت میں مُقیت بمعنی قدرت رکھنے والا ہے۔ ابوعبداللہ بن قیس اشعری نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد یُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ کی تفسیر میں کفلین کی تفسیر ضِعْفَيْنِ سے کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت میں سے دوگنا دے گا۔ کفل حبشی لغت ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس میں حبشی لغت عرب کی لغت کے موافق ہے "عینی"

۶۵۴۶ــــ ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل یا کوئی حاجتمند آتا تو فرماتے اس کی سفارش کرو تمہیں اس کا

Marfat.com

شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو حِيْنَ قَدِمَ مَعَ مُعٰوِيَةَ اِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَخْيَرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ خُلُقًا

۶۵۴۷ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

اجر ملے گا اور اللہ اپنے رسول کی زبان شریف پر جو چاہے فیصلہ کرتا ہے۔

۶۵۴۶ ــــ شرح : ابو موسیٰ کی یہ حدیث پہلے باب میں گزری ہے اس باب میں مذکورہ آیت کے بعد اس لئے دوبارہ ذکر کیا کہ آیت کریمہ میں سفارش کی دو قسمیں ہیں۔

باب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم بدگوئی کرنے والے نہیں تھے اور نہ بیہودہ باتیں کرتے تھے"

۶۵۴۶ ــــ ترجمہ : مسروق نے کہا جس وقت عبداللہ بن عمرو امیر معاویہ کے ساتھ کوفہ میں آئے تو ہم اُن کے پاس گئے اُنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کیا کہ حضور فاحش اور متفحش نہیں تھے اور کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا خُلق اچھا ہے۔

۶۵۴۶ ــــ شرح : صراح میں ذکر کیا ہے کہ فحش وہ بری بات ہے جو حد سے گزری ہو اور تفحش، بیہودگی اور یاوہ گوئی ہے۔ خُلق وہ ملکہ ہے جس کے ساتھ افعال سوچ بچار کے بغیر آسانی سے صادر ہوتے ہیں۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق قرآن تھا یعنی قرآن پر عمل کرنا حضور کی جبلت تھی صلی اللہ علیہ وسلم

(اس کی تفصیل حدیث ۳۲۳۱ ج : ۵ کی شرح میں دیکھیں)

Marfat.com

عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدَ
اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ
عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا
قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِیْ
فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِیَّ

٦٥٤٨ — حَدَّثَنَا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا
فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا كَانَ يَقُوْلُ لِاَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَا لَهٗ تَرِبَ
جَبِيْنُهٗ

٦٥٤٧ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا "السام علیک" ام المؤمنین نے فرمایا "علیکم"، اور تم پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو (یہ سن کر) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ نرمی کرو سختی اور فحش سے بچو۔ ام المؤمنین نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا کہ میں نے کیا کہا ہے۔ میں نے اُن پر ہی لوٹا دیا ہے۔ میرا کہنا ان کے حق میں قبول ہوگا ان کی بات میرے حق میں قبول نہ ہوگی۔

٦٥٤٧ — شرح : یہ حدیث باب "الرفق فی الامر کلہ" میں گزری ہے یہاں اس کا اعادہ ایک فائدہ کے لئے کیا ہے وہ یہ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بدگو اور بیہودہ گو نہ تھے۔ آپ نرم بات کرنے کا حکم فرماتے تھے اور بدگوئی اور کرخت باتیں کرنے سے منع فرماتے تھے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی باطل کلام کہتے ہیں وہ ہرگز قبول نہ ہوں گی

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۵۴۹ — حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حِيْنَ رَاَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى عَاهَدْتِنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ

جبکہ میرا کلام حق ہے یہ بہت جلد قبول ہوگا۔

۶۵۴۸ — ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گالی گلوچ کرنے والے اور بیہودہ باتیں کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی لعنت کرنے والے تھے ہمیں عتاب کے وقت صرف یہ فرماتے اس کو کیا ہُوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۶۵۴۸ — شرح: سباب، فحاش اور لعان فعال کے وزن پر ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان صفات سے قطعاً موصوف نہ تھے جیسے اللہ تعالیٰ ظلم سے قطعاً موصوف نہیں؛ چنانچہ قرآن کریم میں ہے وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ۔ ظلام بروزن فعال مبالغہ کا صیغہ ہے اگرچہ مبالغہ کی نفی سے اصل فعل کی نفی نہیں ہوتی، لیکن یہاں اصل فعل کی نفی ہے حدیث کے معنی یہ ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً گالی گلوچ کرنے والے، بیہودہ باتیں کرنے والے اور لعنت کرنے والے نہ تھے جیسے اللہ تعالیٰ قطعاً ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ ان تین میں فرق یہ ہے کہ لعنت کے معنی اللہ کی رحمت سے دُور ہونا ہے۔ سب کا تعلق نسب سے ہوتا ہے جیسے قذف نسب سے متعلق ہے اور فحش کا تعلق حسب سے ہے۔ ترب یمینہ، جب اس کو مٹی پہنچے کہا جاتا ہے تَرِبَتْ يَدَاكَ، بددعا کے

Marfat.com

کے لئے ہے یعنی تو خیر اور بہتری نہ پائے۔ اس دعا میں دو وجوہ ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اپنے چہرہ کے بل گرے اور اس کی پیشانی خاک آلود ہوجائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ نیک دعا ہے تاکہ وہ نماز پڑھے تو اس کی پیشانی مٹی سے مل جائے۔ دراصل اس کلمہ سے حقیقی معنیٰ مراد نہیں۔ یہ عربوں کی زبان پر جاری ہوتے ہیں اُن سے حقیقت مراد نہیں ہوتی۔

۵۶۴۹ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی جب حضور نے اس کو دیکھا تو فرمایا یہ شخص قبیلے کا بُرا بھائی اور قبیلے کا بُرا بیٹا ہے جب وہ بیٹھ گیا تو حضور اس کو خندہ پیشانی اور کشادہ چہرہ سے ملے جب وہ چلا گیا تو ام المؤمنین نے حضور سے عرض کیا یارسُول اللہ جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو اسے ایسا ایسا فرمایا تھا پھر اسے خندہ پیشانی اور کشادہ چہرہ پیش آئے۔ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے عائشہ تُو نے مجھے بدگو کب دیکھا ہے، یقیناً قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور تمام لوگوں سے بدترین مقام والا وہ شخص ہوگا جس کو لوگ اس کی شرارت سے بچنے کے لئے چھوڑ دیں۔

۵۶۴۹ شرح : ابن بطال نے کہا ایک شخص حصین بن حذیفہ بن ... فزاری تھا اس کو احمق سردار کہا جاتا تھا اس کی قوم کے اسلام قبول کرنے سے پہلے اس کے آنے پر حضور بہت خوش ہوئے اور اس کے آنے کے وقت حضور نے ابن ام مکتوم اعمی سے گفتگو ترک کر دی اور اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ عَبَسَ وَتَوَلّٰی ،، نازل فرمائی۔ عشیرہ سے مراد جماعت اور قبیلہ ہے یعنی اس قبیلہ کا یہ مرد بہت بُرا ہے کسی قبیلہ یا قوم کے فرد کو قبیلہ کا بھائی یا بیٹا کہا جاتا ہے، چنانچہ کہا جاتا بئس اخوالقوم وابن القبیلہ ،، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد آپ کی نبوّت اور وفورِ علم کی دلیل ہے، کیونکہ یہ شخص سیّدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوگیا تھا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس کو قیدی بنایا گیا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص سے اس کے فحش اور بدگوئی کا خطرہ ہو اس سے حُسنِ خلق خندہ پیشانی اور کشادہ چہرہ ملنا چاہئیے اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ جو شخص علانیہ فاسق ہو اس کے فسق کے باعث اس کی غیبت جائز ہے۔ یہ حدیث شریف کفار و فساق، ظالموں اور فسادی لوگوں کی غیبت کے جواز کی دلیل ہے۔

www.muhammadan.net

بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ وَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَخِيْهِ اِرْكَبْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ فَرَجَعَ فَقَالَ رَاَيْتُهٗ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ

باب حسن خُلق وسخاوت اور جو بُخل مکروہ ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان مبارک میں بہت زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ ابوذر نے کہا جب اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر پہنچی تو اپنے بھائی سے کہا سوار ہوکر اس وادی کی طرف جاؤ اور اللہ کے رسول کا کلام سنو وہ واپس آیا اور کہا میں نے اس نبی کو دیکھا ہے وہ مکارم اخلاق کا حکم فرماتے ہیں۔

شرح : خُلُق کی خاء مضموم اور لام ساکن دونوں کو مضموم بھی پڑھا جاتا ہے راغب نے کہا خَلق اور خُلُق دونوں شرب اور شُرب کی طرح ہم معنیٰ ہیں، لیکن خلق بفتح الخاء کا اطلاق بصر سے مدرک صورتوں پر ہوتا ہے اور خُلق بضم الخاء عادات وسجایا سے مختص ہے جن کا ادراک بصیرت سے ہوتا ہے۔ سخاء یہ ہے کہ مناسب شئی مناسب شخص کو دی جائے اور اپنی مملوک کسی عوض کے بغیر دی جائے۔ یہ اچھا خلق بلکہ عظیم خلق ہے۔ بخل اس کی ضد ہے نبیوں اور

www.muhammadiah.net

Marfat.com

فضلاء کی یہ صفت نہیں ہوسکتی۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ بخل صفت مذمومہ ہے عنوان میں مَا یَکُونُ مِنَ الْبُخْلِ۔ کیوں کہا ہے یعنی بعض بخل مکروہ ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض بخل مذموم نہیں ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے میں تمہاری صحبت سے بخل کرتا ہوں جبکہ ان میں رہنا سہنا اچھا نہ ہو۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے رمضان مبارک میں تو بہت ہی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کھلی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے یعنی کھلی ہوا سے ہر ایک کو نفع پہنچتا ہے۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سخاوت سے لوگوں کو ہوا سے زیادہ نفع دیتے تھے۔ رمضان مبارک میں زیادہ سخاوت اس لئے کرتے تھے کہ اس میں روزہ ہوتے ہیں اس میں لیلۃ القدر بھی ہے۔ روزہ تمام عبادات سے افضل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "روزہ میرے لئے ہے" میں ہی اس کی جزاء دیتا ہوں، لہٰذا رمضان مبارک میں روزے کا ثواب کئی گنے زیادہ ہوتا ہے جبکہ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ زہری نے کہا رمضان شریف میں ایک تسبیح غیر رمضان کی ستر تسبیحوں سے بہتر ہے۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی نے کہا۔

حضور فضائل اور مکارمِ اخلاق کا سبق دیتے ہیں رذائل اور قبائح کا حکم نہیں دیتے"

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"

یعنی میں مکارم اور محاسن اخلاق کے اتمام کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ حکماء نے ذکر کیا ہے کہ انسان میں تین قوتیں ہیں۔ غضبیہ[۱]، شہویہ[۲] اور عقلیہ[۳]، قوت غضبیہ کا کمال شجاعت ہے قوتِ شہویہ کا کمال جود و سخا ہے اور قوت عقلیہ کا کمال حکمت ہے۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم شجاعت جود و سخا اور حکمت کے جامع تھے۔ حدیث میں احسن سے اسی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس کے معنی اقوال و افعال میں احسن ہیں اس لئے انس نے کہا آپ احسن الناس تھے"

Marfat.com

۶۵۵۰ ــــ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ ــــ

۶۵۵۰ ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے خوبصورت اور سخی تھے مدینہ منورہ کے لوگ ایک رات ڈرے اور آواز کی جانب چلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے آگے سے تشریف لائے جبکہ حضور اُس آواز کی جانب اُن سے پہلے تشریف لے گئے تھے آپ نے فرمایا مت گھبراؤ مت گھبراؤ حضور ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار تھے اس پر زین نہ تھی حضور کی گردن میں تلوار تھی۔ آپ نے فرمایا میں نے اس گھوڑے کو جاری دریا پایا یا فرمایا یہ گھوڑا دریا ہے۔

۶۵۵۰ ــــ شرح : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف تین اوصاف کے ذکر پر اقتصار کیا جبکہ یہ جامع کلمات ہیں، کیونکہ یہ اصولِ اخلاق ہیں، کیونکہ ہر انسان میں تین قوتیں ہوتی ہیں۔ وہ غضبیہ، شہویہ اور عقلیہ ہیں۔ قوت غضبیہ کا کمال بہادری، قوت شہویہ کا کمال سخاوت اور قوت عقلیہ کا کمال حکمت ہے۔ احسن سے اسی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس کے معنی ہیں اقوال و افعال میں احسن اس سے صاف ظاہر ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کمالاتِ بشریہ کے علی وجہ اتم جامع ہیں قولہ فَاسْتَقْبَلَهُمْ، یعنی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے پہلے ڈراؤنی آواز کی طرف تشریف لے گئے تھے پھر آپ واپس آئے اور ان کو آگے سے ملے اور فرمایا مت ڈرو۔ قولہ لَمْ تُرَاعُوْا، یہ نہی کے معنی میں ہے یعنی لَا تَفْزَعُوْا یہ کلمہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی کو گھبراہٹ سے تسلی دینا ہو اور مخاطب سے نرمی کا اظہار کرنا ہو۔ حضور نے گھوڑے مذکور کی وصف اس لئے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

٦٥٥١ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ
ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا

٦٥٥٢ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا
وَلَا مُتَفَحِّشًا وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا

بیان فرمائی کہ وہ بہت سست تھا۔ (حدیث ۲۶۵۱ ج ۴ اور حدیث ۲۶۹۱ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

۶۵۵۱ — ترجمہ : ابن منکدر نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شئ کا ہرگنز سوال نہیں کیا گیا کہ آپ
نے فرمایا ہو۔

۶۵۵۱ — شرح : یعنی جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا کے مال و متاع مانگا گیا
تو آپ نے دینے سے انکار نہیں کیا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ یمن
سے اشعری آئے انہوں نے ایک غزوہ میں حضور سے اونٹ مانگے تو آپ نے فرمایا لا اَجِدُ مَا اَحْمِلُکُمْ
عَلَیۡہِ ،، میں سواریاں (اونٹ) نہیں پاتا جن پر تمہیں سوار کروں ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نہیں دوں گا بلکہ حضرت نے فرمایا میرے پاس اونٹ موجود نہیں جو تمہیں دوں۔

۶۵۵۲ — ترجمہ : مسروق نے کہا ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے وہ ہمیں
حدیثیں سنا رہے تھے انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدگو اور نہ زیادہ بدگو تھے۔ حضور فرماتے تھے تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

۶۵۵۲ — شرح : اَحاسن احسن کی جمع ہے۔ ایک روایت میں اَحۡسَنُکُمۡ ،، ہے جبکہ انس کی
مرفوع روایت میں ”اکمل المومنین ایمانًا اَحۡسَنُہُمۡ ،، خُلُقًا ہے کامل ایمان
والے وہ مؤمن ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ ترمذی میں مرفوع روایت ہے تم میں سے مجھے زیادہ محبوب

Marfat.com

۶۵۵۳ـ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ الشَّمْلَةُ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَكْسُوكَ هٰذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَ هٰذِهِ فَاكْسُنِيهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا

اور قیامت کی محفل میں میرے زیادہ قریب وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ حاکم نے اسامہ بن شریک کی حدیث ذکر کی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندوں سے اسے کون زیادہ محبوب ہے فرمایا جس کے اخلاق اچھے ہیں۔

۶۵۵۳ـــ ترجمہ: سہل بن سعد نے کہا ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بُردہ یعنی لکیردار چادر لے کر آئی۔ سہل نے لوگوں سے کہا جانتے ہو کہ بُردہ کیا ہے۔ لوگوں نے کہا بُردہ بڑی کملی چادر ہے۔ سہل نے کہا بُردہ وہ چادر ہے جس کے حاشیے بُنے ہوئے ہوں اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چادر میں آپ کو پہننے کے لئے پیش کرتی ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر لے لی اس حال میں کہ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ پھر حضور نے وہ پہنی۔ صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے آپ پر وہ چادر دیکھی تو عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

۶۵۵۴ــــ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیَنْقُصُ الْعِلْمُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَکْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ اَلْقَتْلُ

یہ کیا ہی اچھی چادر ہے۔ آپ یہ مجھے عطا فرما دیں فرمایا ہاں تم لے لو۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر چلے گئے تو حضور کے صحابہ نے اس کو ملامت کی۔ اُنہوں نے کہا تو نے اچھا نہیں کیا جب تو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا تھا کہ آپ نے وہ چادر لے لی ہے، حالانکہ آپ کو اس کی ضرورت تھی پھر تو نے آپ سے مانگ لی، حالانکہ تو جانتا ہے کہ حضور سے کوئی بھی سوال کیا جائے تو آپ انکار نہیں فرماتے۔ اس آدمی نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہن لیا تو میں نے اس کی برکت کی امید کی شاید کہ میں اس میں کفن دیا جاؤں۔

۶۵۵۳ــــ شرح : بُردہ کالی مربع چادر ہے جسے عرب پہنتے ہیں۔ شملہ بہت بڑی چادر ہے۔ حدیث میں بردہ کی تفسیر شملہ سے کی ہے جس کے حاشیے بنے ہوئے ہوں، بعض نے کہا بُردہ صوف اور روئی سے بنائی جاتی ہے یہ تہبند اور بڑی چادر کی طرح چھوٹی بڑی ہوتی ہے۔ چادر کا سوال کرنے والا شخص حضرت عبد الرحمٰن بن عوف تھے "رضی اللہ عنہ"

(حدیث ۱۲۰۶ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۵۵۴ــــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوتا رہے گا اور عمل کم ہوتے جائیں گے لوگوں میں بخل ڈالا جائے گا اور قتل بکثرت ہونے لگیں گے لوگوں نے کہا ہرج کیا ہے فرمایا قتل ہے قتل ہے

۶۵۵۴ــــ شرح : یتقارب الزمان سے مُراد یہ ہے کہ قیامت قریب آجائے گی جب وہ قریب آجائے گی تو اس کے اشراط ظاہر ہونے لگیں گے علم کم ہوتا جائیگا اور بخل اور قتل بڑھ جائیں گے یا زمانوں کی مدت عادت سے کم ہو جائے گی۔ یہ قیامت کے علامات سے ہے اس وقت سورج مغرب سے طلوع ہوگا یا عمریں کم ہو جائیں گی اور فتنہ و فساد کی وجہ سے لوگوں کے حالات ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ قاضی بیضاوی نے کہا تقارب زمان سے مراد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ زمانہ کے قرن جلدی ختم ہونے لگیں گے "یُلْقَی الشُّحُّ"، یعنی لوگوں میں بخل ڈالا جائے گا یا

marfat.com
Marfat.com

۶۵۵۵ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ

بَابُ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ

۶۵۵۶ — حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ

یا طبیعتوں اور دلوں میں کمزوری آجائے گی اور یہ اُن میں دیکھا جائے گا ، بخل کی حرص زیادہ ہو جائے تو اسے " شُح " کہتے ہیں " ھَرج " یہ حبشی لفظ ہے ۔ حدیث میں اس کی تفسیر قتل ذکر کی ہے بعض نے اس کے معنی فتنہ و فساد کئے ہیں ۔

۶۵۵۵ — ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے دس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے حضور نے " اس مدت میں مجھے " اُف " تک نہیں کہا اور نہ ہی یہ فرمایا " یہ تو نے کیوں کیا اور نہ یہ فرمایا کہ یہ تو نے کیوں نہیں کیا ،،

۶۵۵۵ — شرح : بعض روایات میں ہے کہ انس نے کہا میں نے نو سال حضور کی خدمت کی ہے ، لیکن یہ اختلاف نہیں ، کیونکہ انس نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے چند ماہ بعد کی تو وہ نو سال چند ماہ ہوتے ہیں کسر کو چھوڑ کر صرف عدد کو ذکر کیا ہے ۔ اس حدیث سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی عظمت ظاہر ہوتی ہے ۔

باب آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے ؟

۶۵۵۶ — ترجمہ : اسود نے کہا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم

marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللّٰهِ

۶۵۵۷ــ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کیا کرتے تھے۔ ام المؤمنین نے فرمایا گھر کے کام کرتے تھے جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔

۶۵۵۶ــ شرح : سوال کا مقصد یہ ہے کہ کسی آدمی کا اپنے گھر والوں میں کیسے رہنا چاہیئے؟ وہ امور خانہ داری کیسے کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور کبھی کپڑے کی سلائی کرتے تھے کبھی جوتا مبارک بھی سی لیتے تھے اور لوگ جو اپنے گھروں میں کام کاج کرتے ہیں۔ وہ بھی سرانجام دیتے تھے بکری بھی دھوتے تھے نماز کے وقت مسجد میں تشریف لے جاتے تھے۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام!

(حدیث ۶۴۷ ج:۱ کی شرح دیکھیں)

باب محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

۶۵۵۷ــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرے تو جبرائیل کو ندا کرتا ہے کہ اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تو اس سے محبت کر تو جبرائیل اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبرائیل آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم اس سے

www.muhammadiah.net
marfat.com
Marfat.com

بَابُ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ

۶۵۵۸ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَحَتّٰی اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ وَحَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ

محبت کرو تو اس سے آسمان والے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کی قبولیت زمین والوں میں اُتاری جاتی ہے۔

۶۵۵۸ — شرح : مِقَةٌ بکسر المیم ہے اور قاف مخفف مفتوح بمعنی محبت ہے۔ دراصل وَمَقٌ تھا۔ عِدَةٌ کی طرح واو کو حذف کرکے آخر میں تاء لاحق کی گئی ہے جیسے عِدَة دراصل وعدٌ تھا۔ شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اہلِ زمین سے مراد عام لوگ ہیں اگر کوئی ایسا اچھا کام کرے جس کا نفع اللہ کے بندوں کو پہنچے وہ عام لوگوں کی محبت کا موجب ہوتا ہے۔ اس حدیث سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ لوگوں کے قلوب میں محبت اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت ہے۔ جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہوتا ہے اللہ کی محبت کا معنیٰ اس سے خیر کا ارادہ ہے۔ فرشتوں کی محبت اُن کا اس کے لئے مغفرت کی دعا کرنا ہے اور اس کے لئے دُنیا و آخرت کی خیر کا ارادہ ہے یا اُن کے دل اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ وہ اللہ کا مطیع اور اس کا محبوب ہے۔ شیخ محقق دہلوی نے ایک واقعہ نقل کیا کہ ایک بزرگ بارہا دفعہ کہتا میں چاہتا ہوں کہ لوگ مجھ سے محبت کریں یہ اس لئے نہیں کہ وہ مجھے کوئی فائدہ یا نفع دیں گے بلکہ اس لئے کہ لوگوں کی محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے مقربین کی محبت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔

(حدیث ۲۹۹۷ ج ۵ کی شرح دیکھیں)

marfat.com
Marfat.com

باب محبت اللہ کے لئے

۶۵۵۹ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی ایمان کی شیرینی نہیں پاتا حتی کہ وہ کسی آدمی سے محبت صرف اللہ ہی کے لئے کرے حتی کہ اس کو آگ میں پھینکا جانا اس سے زیادہ محبوب ہو کہ کفر کی طرف لوٹے جبکہ اللہ تعالی نے اس کو آگ سے نکالا ہے حتی کہ اللہ اور اس کا رسول اُن کے ماسوا سے اُسے زیادہ محبوب ہوں

۶۵۵۹ شرح : ایمان کو شہد سے تشبیہ دی اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان اور شہد میں میلان قلب پایا جاتا ہے پھر شہد کی خصوصیت "شیرینی" کو ایمان کی طرف منسوب کر کے حلاوۃ الایمان فرمایا اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حلاوت مطعومات میں پائی جاتی ہے۔ ایمان مطعوم نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ استعارہ بالکنایہ ہے کہ شہد کے خاصہ کو ایمان کی طرف منسوب کیا ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ محبت طبعی شئی ہے یہ انسان کے اختیار میں نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ مراد محبت عقلی ہے اور وہ عقل کے مقتضی اور مختار کو ترجیح دینا ہے۔ اگرچہ خواہش کے خلاف ہو جیسے بیمار آدمی دواء کو مکروہ جانتا ہے اور اپنے اختیار سے اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس حدیث شریف میں اللہ اور رسول کی ضمیر کو جمع کر کے فرمایا اَحَبُّ مِمَّا سِوَاهُمَا حالانکہ جس خطیب نے کہا تھا وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوىٰ ،، کو بہت بُرا خطیب ہے حالانکہ اس نے بھی اللہ اور رسول کو ایک ضمیر میں جمع کیا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں دونوں محبتوں کا مجموعہ معتبر ہے ہر ایک محبت معتبر نہیں۔ بخلاف معصیت کے کہ غوایت میں ہر ایک معصیت مستقل ہے خطیب کے کلام کا مفہوم یہ تھا کہ اللہ اور رسول دونوں کی عصیان گمراہی ہے۔ حالانکہ ہر ایک عصیان گمراہی ہے محبت میں یہ صورت نہیں کیونکہ محبت میں مجموعہ کا اعتبار ہے۔ اللہ و رسولہ اعلم (حدیث ج ۱۵/۱۱ کی شرح دیکھیں)

باب

اللہ تعالی کا ارشاد ! اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں۔ عجب نہیں کہ وہ اُن ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دُور نہیں کہ وہ اِن ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں ،،

Marfat.com

۶۵۵۹ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّضْحَكَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْاَنْفُسِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ

تفسیر: یعنی ایک دوسرے پر طعن اور استہزاء نہ کرو ہو سکتا ہے کہ جن پر استہزاء اور طعن کیا جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک طعن کرنے والوں سے بہتر ہوں، یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صُفّہ میں رہنے والے فقراء سے استہزاء کیا اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے ام المؤمنین صفیہ کو پست قد کے باعث عار دلائی اور ام المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بیبیاں مجھے یہودی کی بیٹی کہہ کر شرمندہ کرتی ہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے یہ نہیں کہا کہ میرا باپ ہارون چچا موسٰی اور شوہر محمد مصطفٰی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی،، جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگوں کے متعدد القاب تھے جن سے وہ ایک دوسرے کو بلاتے تھے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! لوگ القاب کو برا جانتے ہیں تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگوں کے متعدد القاب تھے جن سے وہ ایک دوسرے کو بلاتے تھے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! لوگ القاب کو برا جانتے ہیں تو یہ آیت کریمہ ،، وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ،، نازل ہوئی۔ جس لقب سے منع کیا گیا وہ برا لقب ہے جو لقب مستحسن ہو اس میں کچھ حرج نہیں؛ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عتیق، عمر بن خطاب کو فاروق عثمان کو ذوالنورین، علی المرتضٰی کو ابو تراب اور خالد بن ولید کو سیف اللہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ،، بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ ،، یعنی ایماندار کو نصرانی یا یہودی کہنا برا نام ہے اور جو برے نام چلانے سے تائب نہ ہو وہ معصیت کے باعث اپنے آپ کو نقصان دے گا،،

۶۵۵۹ـ ترجمہ: عبداللہ بن زمعہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ہوا خارج ہونے پر ہنسی سے منع فرمایا اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنی بیوی

marfat.com

Marfat.com

٦٥٦٠ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ هٰذَا یَوْمٌ حَرَامٌ اَفَتَدْرُوْنَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا

کو نر حیوان کو مارنے کی طرح کیوں مارتا ہے پھر شاید اس کو بغل میں لے گا۔ سفیان ثوری، وُہیب اور ابو معاویہ نے ہشام سے نر حیوان کی جگہ "جلد العبد" کو ذکر کیا ہے۔ یعنی غلاموں کو مارنے کی طرح ذکر کیا"۔ **شرح**: حدیث اور آیت کریمہ میں مناسبت ہوا خارج ہونے پر ہنسی میں ہے کیونکہ اس میں استہزاء اور سخریت کا مفہوم واضح ہے۔ پوری حدیث میں تین امور ہیں۔ ایک اونٹنی کو ہلاک کرنے کا واقعہ دوسرا ہوا خارج ہونے پر ہنسی کا واقعہ

٦٥٥٩ - تیسرا بیوی کو ایسا مارنا جیسے نر حیوان یا غلام کو مارا جاتا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کو مارنے پر سخت نفرت کا اظہار فرمایا ہے اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وَاضْرِبُوْهُنَّ" عورتوں کو مارو، حالانکہ مذکور حدیث میں حضور نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ سخت مارنا جس سے عورت زخمی ہو جائے سے منع فرمایا اور آیت کریمہ میں ہلکی ضرب کی طرف اشارہ ہے۔ الحاصل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ہوا خارج ہونے پر ہنسی سے اس لئے منع فرمایا کہ یہ اختیار کے بغیر نکلتی ہے اس میں تمام لوگ داخل ہیں۔

٦٥٦٠ - ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ منیٰ میں فرمایا اے لوگو کیا تم جانتے ہو یہ دن کونسا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول کریم ہی جانیں فرمایا یہ دن حرام ہے کیا تم جانتے ہو یہ کونسا شہر ہے انہوں نے کہا اللہ و رسولہ اعلم جانتے ہیں۔ فرمایا یہ بلد حرام ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے انہوں نے کہا اللہ و رسولہ اعلم فرمایا یہ ماہ حرام ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، اموال اور عزتیں حرام کی ہیں جیسے تمہارے اس دن

marfat.com

Marfat.com

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنِ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ

۶۵۶۱ — حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ تَابَعَهٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ

کو اس مہینہ میں اس شہر میں حرام کیا ہے۔

۶۵۶۰ — شرح : یہ دن یوم منیٰ ہے جس میں حج کے افعال ادا کرتے ہیں۔ یہ شہر مکہ مکرمہ ہے اور یہ مہینہ ذوالحجہ ہے یہ حرم کے مہینوں میں سے ہے۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح تم منی کے دن کا اس شہر اور مہینہ میں احترام کرتے ہو اس طرح تم ایک دوسرے کے خون، مال اور عزت کا احترام کرو ناحق خونریزی نہ کرو لوگوں کے مال تباہ نہ کرو اور ان کی بے عزتی نہ کرو بلکہ ان تمام امور کا احترام کرو ان کو پامال نہ کرو۔
(اس حدیث کی مزید وضاحت حدیث ع ۶۵ ج ۱ و حدیث ع ۱۶۳۳ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

باب گالی گلوچ اور لعنت سے منع کیا گیا ہے"

سب و شتم کسی کی شان میں عیب ناک بات کرنا ہے اور لعنت کے معنی اللہ جل وعلا کی رحمت سے دور کرنا ہے"

۶۵۶۱ — ترجمہ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی گلوچ کرنا فسق ہے اور اس سے جھگڑا کرنا کفر ہے سلیمان بن حرب کی غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں متابعت کی۔

۶۵۶۱ — شرح : فسق کے معنی اللہ کی نافرمانی کرنا اور اس کی طاعت سے نکلنا ہے جبکہ کفر کے معنی مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرنا یا ان کو پامال کرنا حلال جاننا ہے۔ قتال کے معنی حقیقۃً قتل کرنا یا مخاصمت کرنا ہے (حدیث ۴۶ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

marfat.com

Marfat.com

۶۵۶۲ — حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ

۶۵۶۲ — ترجمہ: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کوئی آدمی کسی شخص کو فسق اور کفر سے متہم نہیں کرتا مگر وہ فسوق و کفر اس کی طرف لوٹ آتا ہے جبکہ وہ شخص فسق و کفر نہ کرتا تھا۔

۶۵۶۲ — شرح: یعنی کسی کو فسق کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہیئے؛ چنانچہ کسی کو یہ نہ کہے اے فاسق اور نہ ہی کسی کو کفر کی طرف منسوب کرے اور کہے اے فاسق اے کافر کیونکہ منسوب الیہ شخص میں فسق یا کفر نہ پایا جائے تو وہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتا ہے اور وہ فاسق، کافر ہو جائے گا۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا فسق و کفر کے قائل کی طرف لوٹنے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

صحیح تر قول یہ ہے کہ اس قائل کی طرف کفر لوٹتا ہے جو اس شخص کو کافر کہے جس کا اسلام معروف ہے اور اس کے گمان میں یہ شبہ نہیں کہ وہ کافر ہے تو اس وقت قائل کافر ہوگا۔ اس تقدیر پر حدیث کے معنیٰ یہ ہیں کہ قائل کی طرف اس کی تکفیر (کفر کی طرف نسبت کرنا)، لوٹے گی کفر نہ لوٹے گا گویا کہ اس نے اپنی طرف کو منسوب کیا ہے۔ حدیث کے بعض طرق میں یہ ہے۔ وجب الکفر علی احدھما، دونوں میں سے ایک پر کفر ثابت ہے۔

علامہ قسطلانی نے کہا اگر اس سے مراد اُس کو شرمندہ کرنا ہے اور اس طرح اس کی شہرت کرنا اور اس کو اذیت پہنچانا مقصود ہے تو یہ حرام ہے کیونکہ انسان کو پردہ پوشی کا حکم دیا گیا ہے جب تک کسی سے نرم برتاؤ ممکن ہو اس پر سختی کرنا حرام ہے کیونکہ ایسا کرنا بسا اوقات اس کی گمراہی کا سبب بن جاتا ہے اور اگر اس سے اس کو یا کسی اور کو اس کا حال بیان کرنے سے اخلاص و نصیحت مطلوب ہے تو یہ جائز ہے۔ اللہ و رسولہ اعلم!

www.muhammadiah.net
Marfat.com
Marfat.com

۶۵۶۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهٗ تَرِبَ جَبِيْنُهٗ

۶۵۶۴ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ ثَابِتَ ابْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ

۶۵۶۳ — ترجمہ : حضرت انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو نہ تھے اور نہ ہی لعنت کرنے والے اور گالی گلوچ کرنے والے تھے۔ کسی کو عتاب اور زجر کے وقت فرماتے اسے کیا ہوگیا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

۶۵۶۴ — ترجمہ : ابو قلابہ سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک جو اصحاب شجرہ سے ہیں نے اُن سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غیرِ اسلام ملت کی قسم کھائی تو وہ وہی ہے جو اس اُس نے کہا ہے ابن آدم کا اس شئی میں نذر ماننا ٹھیک نہیں جس کا وہ مالک نہیں جس نے دُنیا میں اپنے آپ کو کسی شئی کے ساتھ قتل کیا تو اسے قیامت کے روز اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا جس نے دُنیا میں مومن پر لعنت کی وہ اس کو قتل کرنے کی مانند ہے اور جس نے مومن پر کفر کی تہمت لگائی وہ اس کو قتل کرنے کی مثل ہے۔

۶۵۶۴ — شرح : اس حدیث میں چند احکام ہیں اوّل : اسلام کے سوا کسی دوسرے

marfat.com

Marfat.com

۵۹۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَنَ ابْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتُرَى بِي بَأْسٌ أَمَجْنُونٌ أَنَا اِذْهَبْ

ملت کی قسم کھانا۔ جیسے کافروں کے طریقہ پر۔ مثلاً لات وعزیٰ کی قسم کھائے تو وہ غیر ملتِ اسلام پر ہوگا کیونکہ بُت کی قسم میں اس کی تعظیم ہے یہ کفر ہے یا کوئی یہ کہے اگر اُس نے یہ کیا تو وہ یہودی یا نصرانی ہے تو وہ وہی ہوگا جو اُس نے کہا۔

دوم "غیر مملوک کی نذر ماننا مثلاً اگر اللہ نے میرے مریض کو شفا دی تو میں فلاں کا غلام آزاد کروں گا۔ یہ نذر صحیح نہیں"

سوم "خودکشی کرنا جو کوئی کسی آلہ سے خودکشی کرے اس کو دوزخ میں اسی آلہ کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

چہارم " مومن کو لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے یعنی اس کو قتل کرنے کی مثل ہوگا؛ کیونکہ لعنت کا معنی اللہ کی رحمت سے دور کرنا ہے اس طرح اس سے آخرت کے منافع منقطع ہو جاتے ہیں۔

پنجم " مومن کو کفر سے متہم کرنا یہ بھی گناہ میں اس کو قتل کرنے کی طرح ہے؛ کیونکہ قاتل بھی دنیا کے منافع ختم کر دیتا ہے۔

اصحاب شجرہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حدیبیہ میں شجرہ کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔

۵۹۵- ترجمہ: عدی بن ثابت نے کہا میں نے سلیمان بن صرد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

٦٥٦٦ ـــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاِنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

کے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی جھگڑ پڑے اُن میں سے ایک بہت غصّہ سے بھر گیا حتیٰ کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور رنگ متغیر ہو گیا ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ وہ کہہ دے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا ۔ وہ آدمی اس کے پاس گیا اور اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے خبردار کیا اور کہا شیطان سے پناہ مانگ ۔ اُس نے کہا کیا تجھے گمان ہے کہ مجھ میں کوئی بیماری ہے کیا میں مجنون ہوں یہاں سے چلے جا ۔

٦٥٦٥ ـــ شرح : یعنی وہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ،، پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا وہ شخص دینِ اسلام کو سمجھ نہیں سکتا تھا ۔ اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ غصّہ شیطان کے اُبھارنے سے ہے ۔ اس لئے اُس نے وہم کیا کہ شیطان سے پناہ مانگنا مجنون لوگوں سے خاص ہے ۔ غالباً یہ شخص جاہل عرب تھا یا غصّہ کی شدت نے اس کو اعتدال سے نکال دیا تھا حتیٰ کہ اس کو نصیحت کرنے والے کو زجر کرنے لگا ابوداؤد کی مرفوع حدیث میں ہے غصّہ شیطان کے سبب آتا ہے یا یہ شخص کا فر یا منافق تھا ۔ (حدیث ۳۰۶۷ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

٦٥٦٦ ـــ ترجمہ : عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ لوگوں کو لیلۃ القدر سے خبردار کریں تو مسلمانوں سے دو آدمی جھگڑنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں باہر آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں فلاں فلاں جھگڑنے لگے اور وہ اُٹھالی گئی شاید اس کا اُٹھ جانا تمہارے لئے بہتر ہو تم اس کو ۲۹ ـ ۲۷ [illegible] راتوں میں تلاش کرو ۔

(حدیث : ۴۹ ج : ۱ اور حدیث : ۱۸۹۸ ج : ۳ کی شرح دیکھیں)

marfat.com

Marfat.com

۶۵۶۷ ـــ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتَ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ عَلَى سَاعَتِي هَذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ

۶۵۶۷ ـــ ترجمہ : معرور نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اُنھوں نے کہا میں نے ابوذر پر ایک چادر اور اُن کے غلام پر ایک چادر دیکھی تو میں نے اُن سے کہا اگر تم غلام کی چادر لیتے اور پہنتے تو آپ کے لئے جوڑا ہو جاتا اور غلام کو کوئی اور کپڑا دے دیتے ابوذر نے کہا میرے اور ایک آدمی کے درمیان کوئی بات ہوگئی اس کی ماں عجمیہ تھی میں نے اس کو غصہ میں بُرا بھلا کہا تو اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کردی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا تو نے فلاں شخص کو گالی دی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا تو نے اس کی ماں کو بھی گالی دی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا تو ایسا آدمی ہے کہ تجھ میں جاہلیت باقی ہے میں نے عرض کیا اس وقت کہ میں بڑھاپے سے یہاں تک پہنچا ہوں (میں بوڑھا ہوگیا ہوں ابھی مجھ میں جاہلیت باقی ہے؟) فرمایا ہاں! وہ تمہارے بھائی ہیں اللہ نے ان کو تمہارے زیردست کیا ہے۔ جس شخص کے بھائی کو اللہ نے اس کے

marfat.com
Marfat.com

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمِ الطَّوِيْلُ وَالْقَصِيْرُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ

٦٥٦٨ــ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ

زبردست کیا وہ اس کو وہ طعام کھلائے جو خود کھائے اور اس کو وہ پہنائے جو خود پہنے اور اس کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس پر گراں بار ہو اگر ایسا کام اس کے ذمہ کیا جو اس پر گراں بار ہے تو اس میں اس کی مدد کرے،،

٦٥٦٧ــ شرح : حلّہ چادر اور تہبند کو کہتے ہیں یہ دو کپڑوں پر مشتمل ہوتی ہے جس آدمی سے ابوذر کی قیل قال ہو گئی تھی وہ حضرت بلال تھے رضی اللہ عنہ ان کی والدہ کا نام حمامہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوذر نے حضرت بلال سے کہا تھا کالی ماں کے بیٹے،، کسی کی ماں کو اخلاقِ جاہلیت جیسی باتوں سے شرمندہ کرنا۔ جاہلیت کی بات ہے ممکن ہے کہ جاہلیت سے مراد جہالت ہو یعنی تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں جہالت ہے۔ ابوذر نے کہا کیا مجھ میں جہالت پائی جاتی ہے؟ حالانکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ ممالیک سے مُراد خُدام ہیں وہ مملوک ہوں یا اجیر ہوں

(حدیث ۲۹ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

بابٌ لوگوں میں جو ذکر کرنا جائز ہے جیسے لانبا اور ٹھگنا کہنا،،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لمبے ہاتھوں والا کیا کہتا ہے؟ اور ایسا کلام کرنا جس سے کسی کا عیب مقصود نہ ہو،،

marfat.com
Marfat.com

۴۵۶۸ —— ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا پھر مسجد کے اگلے حصہ میں لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے اور اس پر اپنا دستِ اقدس رکھ لیا اس دن لوگوں میں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق بھی تھے وہ حضور سے کلام کرنے سے ڈرے اور جلدی کرنے والے لوگ باہر چلے گئے اور کہنے لگے نماز کم ہو گئی۔ صحابہ کرام میں ایک آدمی تھا اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین "لمبے ہاتھوں والا" کہتے تھے۔ اُس نے کہا یا نبیَّ اللہ، آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی۔ حضور نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی ہے۔ ذوالیدین نے کہا بلکہ یا رسُولَ اللہ آپ بھول گئے ہیں فرمایا کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے "کہ میں بھول گیا ہوں"، پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا پھر تکبیر کہی، "برائے سجدہ سہو" پھر پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر سرِ مبارک اُٹھایا اور تکبیر کہی پھر پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر سرِ مبارک اُٹھایا اور تکبیر کہی۔

۴۵۶۸ —— شرح: خشبہ مسجد کے قبلہ کی طرف ستون گڑا ہوا تھا جس کو ستون حنانہ کہتے ہیں۔ "سَرَعان" بفتح السین والراء ہے اگر راء کو ساکن پڑھیں تو معنی یہ ہیں مسجد سے نکلنے میں جلدی کرنے والے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے آخری دو رکعتیں پہلی دو کے ساتھ کیسے جمع ہوئیں، حالانکہ ان کے درمیان افعال اور اقوال ہوتے رہے جو احرامِ نماز کے خلاف ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے اس وقت نماز میں کلام کرنا جائز تھا حرام نہ تھا۔ ذوالیدین کا نام خِرباق ہے۔ اس کے ہاتھ لمبے ہونے کے باعث ذوالیدین کہا جاتا تھا (حدیث ۴۷۰ ج ۱، اور حدیث ۱۱۵۵ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی آدمی میں کچھ ہو تو وہ ذکر کرنے میں حرج نہیں جبکہ اس کا عیب مراد نہ ہو۔ بعض علماء نے کہا اگر کسی میں کوئی وصف ہو تو وہ ذکر کرنا غیبت ہے۔ معاویہ بن قُرّہ نے کہا اگر تمہارے پاس سے اقطع گزرے اور تو اسے اقطع کہے تو یہ بھی غیبت ہے لیکن علماء کہتے ہیں کہ اگر بطورِ تعریف ہو تو حرج نہیں اور اگر اس سے عیب مقصود ہو تو جائز نہیں، کیونکہ اس میں اس کی تنقیص ہے۔ اللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم!

"غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی انسان کی عدم موجودگی میں اس کی ایسی بات کرنا جس کو وہ سن کر مغموم ہو۔ اگر وہ بات جھوٹی ہو تو بہتان ہے"

Marfat.com

يَدَاهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَيَخْرُجُ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتْ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

باب غیبت کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ! تم میں سے کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے تم اس کو مکروہ سمجھتے ہو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے "

۶۵۶۹ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ کوئی بڑی بات میں ان کو عذاب نہیں دیا جاتا۔ بہرحال یہ اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور یہ چغلی کرتا پھرتا تھا۔ پھر حضور نے کھجور کی تر شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اس قبر پہ ایک شاخ گاڑ دی اور اُس پر ایک شاخ گاڑ دی۔ پھر فرمایا یقیناً ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی جب تک یہ خشک نہ ہوں گی۔

۶۵۶۹ — شرح : غیبت اور نمیمہ میں فرق یہ ہے کہ غیبت میں کسی کی عدم موجودگی میں سچی بات کرنا ہے جسے سن کر وہ مغموم ہو اور نمیمہ کسی کا کلام افساد کے طور پر نقل کرنا ہے۔ علامہ کرمانی نے کہا نمیمہ غیبت کی قسم ہے کیونکہ جس کا کلام نقل کیا جائے

marfat.com

Marfat.com

بَابُ الْغِيبَةِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالىٰ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا إِلىٰ قَوْلِهِ رَحِيمٌ

٦٥٧٠ — حَدَّثَنِيْ يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلىٰ قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلىٰ هٰذَا وَاحِدًا وَعَلىٰ هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

اگر وہ سُن لے کہ اس کا کلام نقل کیا گیا تو وہ غمگین ہوگا۔ بعض احادیث میں صراحۃً لفظ غیبت مذکور ہے، چنانچہ ادب مفرد میں جابر سے حدیث ذکر کی کہ " اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَغْتَابُ النَّاسَ " اُن میں سے ایک غیبت کرتا تھا۔ بعض روایات میں " يَسْتَتِرُ " مذکور ہے یعنی دُوسرا شخص قضاء حاجت کے وقت لوگوں سے پردہ نہ کرتا تھا۔

(اس مسئلہ کی پوری تفصیل حدیث ع ۲۱۵ ج کی شرح میں دیکھیں اس مسئلہ کو ہم نے وہاں مفصّل تحریر کیا ہے)

باب سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد!
انصار کے گھروں میں سب سے بہتر گھر،،

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ

Marfat.com

۶۵۷۱ــ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي اُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنِ اغْتِيَابِ اَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ

۶۵۷۲ــ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ

۶۵۷۱ــ ترجمہ : ابو اُسید ساعدی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھروں میں سب سے بہتر قبیلہ بنو نجار کا قبیلہ ہے۔

۶۵۷۱ــ شرح : دُور سے مراد قبائل ہیں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نجار کو اس لئے سب سے بہتر فرمایا کہ انہوں نے اسلام قبول کرنے میں بہت جلدی کی تھی جبکہ دوسرے قبائل نے کچھ تاخیر کی تھی۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ باب کا عنوان اس مقام کے مناسب نہیں کیونکہ اس میں غیبت کا شائبہ تک نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جن قبائل پر فضیلت دی گئی ہے وہ یقیناً غمناک ہوں گے۔ مناسبت کے لئے اتنی قدر کافی ہے۔

باب فسادی اور اہل شک میں جو غیبت جائز ہے

۶۵۷۲ــ ترجمہ : ابن منکدر نے عروہ بن زبیر سے سُنا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اِسْتَاذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ
بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ اَوْ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ اَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ قَالَ
اَيْ عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ
فُحْشِهِ

بَابُ النَّمِيْمَةِ مِنَ الْكَبَائِرِ

۵۵۷۳ — حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ
اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ
اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ وَاِنَّهُ لَكَبِيْرٌ

سے آنے کی اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ یہ قبیلے کا بُرا بھائی یا بُرا بیٹا ہے۔ جب وہ اندر آیا تو حضور نے اس سے بہت نرم کلام فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کے بارے میں یہ فرمایا تھا پھر اُس سے نرم کلام کیا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! شریر آدمی وہ ہے جس کو لوگ اس کے فحش سے بچنے کے لئے چھوڑ دیں۔

۵۵۷۲ — شرح: اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث میں مذکور عبارت غیبت نہیں یہ تو صرف نصیحت و اخلاص ہے تاکہ سامع احتیاط کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں غیبت کی صورت موجود ہے لیکن یہ شرعاً غیبت مذمومہ کو شامل نہیں۔

باب چغلی کبیرہ گناہ ہے

۵۵۷۳ — ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ

Marfat.com

كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ اَوْ ثِنْتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِيْ قَبْرِ هٰذَا وَكِسْرَةً فِيْ قَبْرِ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّمِيْمَةِ

وَقَوْلِهٖ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ، وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ وَيَعِيْبُ

کے بعض باغات سے باہر تشریف لائے تو دو انسانوں کی آواز سُنی جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا حضور نے فرمایا ان کو عذاب دیا جارہا ہے۔ کسی بڑی بات میں عذاب نہیں دیا جارہا ہے؛ حالانکہ یہ کبیرہ گناہ ہے اُن میں سے ایک پیشاب کرتے وقت پردہ نہ کرتا تھا اور دُوسرا چغلی کرتا پھرتا تھا پھر حضور نے کھجور کی شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے ایک تو اس قبر پر کر دیا اور دُوسرا اُس قبر پر کر دیا اور فرمایا یقیناً جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہیگی
(اس مسئلہ کی تفصیل حدیث ۲۱۵ ج ا کی شرح میں دیکھیں)

باب جو غیبت مکروہ ہے

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا یہمزُ یلمزُ بمعنی عیب لگاتا ہے۔ ھَمّاز ہمز سے ماخوذ ہے۔ امام بخاری نے ہمز اور لمز کا معنی عیب ذکر کیا ہے یعنی دونوں کا معنی واحد ہے۔ امام لیث نے کہا ھمز وہ ہے جو غائبانہ تمہاری چغلی کرے اور لمز وہ ہے جو تیرے سامنے تیری چغلی کرے بعض نے برعکس ذکر کیا ہے۔ مشّاء مبالغہ کا صیغہ بمعنی بہت چلنے والا۔ مشاء بنمیم کے معنی یہ ہیں وہ جو بعض لوگوں کی باتیں دوسروں کی طرف نقل کرکے فساد برپا کرے بعض نے کہا یہ وہ شخص ہے جو جھوٹی باتیں کرکے ایک دن میں اس قدر فساد برپا کر سکتا ہے جو جادوگر ایک ماہ میں نہیں کر پاتا۔

Marfat.com

۶۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ

۶۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ

۶۵۷۴۔ ترجمہ: ہمام نے کہا ہم حذیفہ بن یمان کے ساتھ تھے۔ اُن سے کہا گیا ایک آدمی حضرت عثمان کی طرف لوگوں کی باتیں پہنچاتا ہے۔ حذیفہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا

۶۵۷۴۔ شرح: لغت میں قتات اور نمام میں فرق کیا ہے؛ چنانچہ علامہ خطابی نے کہا نمام وہ شخص ہے جو لوگوں میں شامل ہوتا ہے اور ان کی باتیں دوسروں کی طرف نقل کرتا ہے اور قتات وہ ہے جو اس حال میں لوگوں کی باتیں سننے میں سعی کرتا ہے کہ لوگوں کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ وہ ان کی باتیں سن رہا ہے پھر ان کی باتیں نقل کرتا ہے۔ حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ چغلخور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ زجر و تہدید پر محمول ہے؛ کیونکہ اہل سنت وجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی وعید اور زجر و تہدید میں مختار ہے۔ اگر وہ چاہے تو اپنے فضل وکرم اور امتنان و احسان کرتے ہوئے معاف کر دے اور اگر چاہے تو گرفت کرے یا اس کے معنی یہ ہیں کہ کامیاب لوگوں کے ساتھ پہلے جنت میں داخل نہ ہوگا یا یہ کسی عذر کے بغیر چغلی کو حلال سمجھنے والے پر محمول ہے؛ حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ چغلی حرام ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

www.muhammadilm.net

Marfat.com

بَابُ مَا قِيْلَ فِيْ ذِي الْوَجْهَيْنِ

۶۵۷۶ـــ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْصَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَاالْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد! جھوٹ بولنے سے بچو!

۶۵۷۵ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا ترک نہ کرے اور اس پر عمل کرنا اور جہالت کی باتیں ترک نہ کرے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا ترک کرے امام احمد نے کہا ایک عظیم آدمی نے مجھے اس کا اسناد سمجھایا۔

۶۵۷۵ـــ شرح : یعنی جو کوئی جھوٹ ترک نہ کرے اور اس سے نہ بچے اور جھوٹ کے مقتضا پر عمل کرے اور بیوقوف لوگوں جیسے فعل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا روزہ قبول نہیں کرتا۔ قولہ قال احمد یعنی امام احمد نے کہا میں یہ اسناد بھول گیا تھا۔ مجھے ایک عظیم آدمی نے یہ اسناد سمجھایا۔ میرے خیال میں وہ عظیم آدمی ان کا بھتیجہ ہے۔

باب جو دورخا کے حق میں کہا گیا ہے

۶۵۷۶ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت کے دن لوگوں میں اللہ کے نزدیک شریرترین دورخے شخص کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس ایک منہ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے منہ سے آتا ہے

۶۵۷۶ـــ شرح : یعنی لوگوں میں شرارت پھیلانے کے لئے لوگوں میں مختلف باتیں

Marfat.com

بَابُ مَنْ اَخْبَرَ صَاحِبَهٗ بِمَا يُقَالُ فِيْهِ

۶۵۷۷ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهٗ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى لَقَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

کرتا ہے۔ اگر تمام لوگوں کے پاس بقصدِ اصلاح آئے تو یقیناً وہ نیک ترین مردوں سے ہے بعض شراح نے یہ معنی ذکر کیے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ اُن میں سے ہے اور دوسروں کے مخالف ہے اُن سے بُغض رکھتا ہے ایسے شخص کو ذوالوجہین کہا جاتا ہے کہ اس کے دو چہرے ہیں جو لوگوں میں شر پھیلاتا ہے ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک شریر ترین شخص ہے اگر ہر گروہ سے اصلاح کی بات کرے تو محمود ہے۔

باب جس نے اپنے ساتھی کو اس شیٔ کی خبر دی جو اس میں کہی جاتی ہے،،

۶۵۷۷ — ترجمہ : ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال تقسیم کیئے تو قبیلہ انصار کے ایک آدمی نے کہا بخدا! محمد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے اس تقسیم سے اللہ کی رضاد کا ارادہ نہیں کیا پس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور حضور کو یہ خبر دی تو آپ کا چہرہ انور متغیر ہو گیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ "علیہ السلام" پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو انہوں نے صبر کیا۔

۶۵۷۷ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک لوگوں کے حق میں کوئی باطل اور بُری شئی کہی جائے تو وہ اُن پر بہت گراں بار ہوتی ہے کیونکہ

Marfat.com

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ

۶۵۷۸ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ

یہ بشریت کی جبلت میں داخل ہے، لیکن وہ اپنے سے پہلے گزرے ہوئے اہل فضل کی اقتداء کرتے ہوئے صبر کرتے ہیں، چنانچہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی صبر کرنے میں اقتداء کی، چنانچہ یہودیوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جسمانی عیب سے متہم کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ان کی پاکدامنی اور نزاہت کی کہ وہ خلوت میں برہنہ غسل کر رہے تھے جبکہ کپڑے اُتار کر ایک پتھر پر رکھے تھے پتھر کپڑوں سمیت بھاگ نکلا اور یہودیوں کے مجمع کے پاس ٹھہر گیا۔ موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے وہاں پہنچے تو یہودیوں نے کہا موسیٰ کے جسم میں کوئی عیب نہیں۔ نیز قارون نے ایک خوبصورت عورت سے کہا میں تجھے اپنی بیویوں اور مال میں شامل کر لوں گا بشرطیکہ تو بنی اسرائیل کے بھرے مجمع میں کہہ دے کہ موسیٰ نے اس سے ناجائز فعل کیا ہے جب وہ یہ بات کہنے کے لئے یہودیوں کے مجمع کے پاس کھڑی ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے اس کا دل بدل دیا اُس نے کہا مجھے قارون نے ایسا ایسا کہنے کو کہا ہے موسیٰ علیہ السلام کو یہ خبر پہنچی تو وہ سخت غصہ سے بھر گئے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سخت غصہ ہوتا تو اُن کے بال سیدھے ہو جاتے اور کپڑوں سے باہر نکل آتے تھے۔ آپ نے روتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی کہ میں نے زمین کو تمہارے تابع کر دیا ہے جو چاہو اسے کہو۔ موسیٰ علیہ السلام قارون کی طرف متوجہ ہوئے جب قارون نے انہیں دیکھا تو کہا اے موسیٰ مجھ پر رحم کرو! فرمایا اے زمین اسے پکڑ لے زمین نے قارون کو اس کے گھر سمیت ٹخنوں تک پکڑ لیا۔ قارون نے کہا اے موسیٰ! مجھ پر رحم کر موسیٰ علیہ السلام نے زمین سے فرمایا اس کو اور پکڑ لے زمین نے اس کو اس کے گھر سمیت پکڑ لیا پس وہ قیامت تک زمین میں دھنستا رہے گا (عینی)

(حدیث ۲۹۲۹ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

باب جو مدح اچھی نہیں

۶۵۷۸ — ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَیُطْرِیْہِ فِی الْمِدْحَۃِ فَقَالَ اَھْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَھْرَ الرَّجُلِ

ایک آدمی کو ایک شخص کی مدح کرتے ہوئے سُنا وہ اس کی مدح میں بہت مبالغہ کر رہا تھا، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ہلاک کر دیا" یا فرمایا" تم نے آدمی کی پشت کاٹ ڈالی ہے۔

۴۵۷۸ — شرح : پشت کاٹ ڈالنے سے مراد ملاکت ہے یعنی تم نے اس کے نفس کو بڑھائی میں ڈال دیا۔ یہ اس کے دین و ایمان کی ہلاکت کا موجب ہے بلکہ اس سے اس کی دُنیا بھی تباہ ہوگی، کیونکہ وہ اپنے ناقص حال کے سبب مغرور رہا کا تو کمال حاصل کرنے سے رُک جائے گا۔ اسی لئے بہت سے لوگ ناقص حال میں مغرور ہونے کے باعث دینی اور دُنیوی کمالات سے محروم رہ جاتے ہیں، چونکہ حد سے بڑھ کر مدح کرنے والے ممدوح کی تباہی کا سبب ہیں اسی لئے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدح لوگوں کے سامنے ان کی مدح کرنے والوں کے موہنوں میں مٹی ڈالو"، لیکن اگر ایسی مدح سے کسی کی ثناء کی جائے جو ممدوح میں پائی جائے تو اس میں حرج نہیں۔ اسلامی شعراء نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب مدحیں کیں اور آپ کے سامنے ثنا خوانی کرتے رہے لیکن سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے منہ پر مٹی ڈالنے کا حکم نہیں فرمایا کیونکہ حضور ہر کمالِ بشری سے موصوف ہیں۔ علامہ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمْ ؛ وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمٖ "، نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کا بیٹا اور تیسرا خدا مانا تھا۔ اس لئے بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نصاریٰ نے اپنے نبی کے حق میں جو کہا ہے اسے چھوڑ دو اور حضور کی جو بھی مدح چاہو کرو اور سُنا ؎

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

اور حضور کی ذاتِ کریمہ کی طرف جو کمال چاہو منسوب کرو اور آپ کی قدر و منزلت کی طرف جو بزرگی چاہو منسوب کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی کوئی حد نہیں جسے کوئی اپنے منہ سے ظاہر کر سکے حضور بزرگی کے آفتاب اور تمام نبی اس کے ستارے ہیں جو لوگوں کے لئے اندھیروں میں اپنے انوار ظاہر کرتے رہے ہیں۔ اسی لئے ابو طالب نے حضور کی ثناء میں کہا ؎

Marfat.com

۶۵۷۹ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَیْهِ رَجُلٌ خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ یَقُوْلُهٗ مِرَارًا اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا

؎ وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْیَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

وہ روشن سفید چہرہ والے کہ جس کے چہرۂ انور کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے وہ یتیموں کے فریاد رس اور بیواؤں کے غمخوار ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کثیر اشعار میں حضور کی مدح کی وہ فرماتے ہیں ؎

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَیْبٍ ٭ كَاَنَّكَ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ (یا رسول اللہ آپ ہر عیب سے مبرا پیدا ہوئے ہیں ٭ گویا کہ آپ اپنی مشیت کے مطابق پیدا ہوئے ہیں)

اسی طرح عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حضور کے سامنے مدائح کہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت کے آپ کی مدح و ثنا خوانی کا اہتمام فرماتے اور اس کے لئے حسان کے لئے منبر نصب کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ شیخ سعدی کی قبر پر انوار کی بارشیں نازل فرماتا رہے جنہوں نے حضور کی مدح یوں کہی:

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ ٭ كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ ٭ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

(ترجمہ) حضور اپنے کمال کے باعث تمام بلندیوں کو پہنچے اور اپنے حسن و جمال سے اندھیرے زائل کر دیئے آپ کے تمام صفات خوبصورت ہیں ٭ آپ پر اور آپ کی آل پر درود پڑھو!"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

حدیث قدسی میں خالقِ کائنات کا ارشاد ہے: مِنْ لَدُنِ الْعَرْشِ اِلٰى تَحْتِ الْاَرْضِیْنَ كُلُّهُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاءَكَ یَا مُحَمَّدُ (اے میرے حبیب مکرم عرش سے تمام زمینوں سے نیچے تک ساری مخلوق میری رضا طلب کرتی ہے اور میں تیری رضا کا طالب ہوں)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

Marfat.com

لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَحَسِيْبُهُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا وَقَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ

بَابُ مَنْ أَثْنٰى عَلٰى أَحَدٍ بِمَا يَعْلَمُ

وَقَالَ سَعْدٌ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

۶۵۷۹ — ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد ابوبکرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کو ذکر کیا گیا تو ایک شخص نے اس کی اچھی ثناء کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ہلاکت ہو تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی ہے۔ یہ آپ بار بار فرماتے رہے پھر فرمایا اگر تم میں سے کوئی ضرور ہی کسی کی مدح کرے تو یہ کہے،، میں اس کو ایسا ایسا خیال کرتا ہوں اگر وہ جانتا ہے کہ وہ ایسا ہی تھا اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کسی کا تزکیہ نہ کرے (کسی کی پاکدامنی ظاہر نہ کرے) وہیب نے خالد سے وَیْلَکَ نقل کیا ہے۔

۶۵۷۹ — شرح: حدیث کے معنی یہ ہیں میں فلاں کو ایسا ایسا گمان کرتا ہوں ایسا خیال کرتا ہوں،، اس کے باطن کو اللہ جانتا ہے کہ وہ کیسا ہے وہی اس کو جزا دے گا اور یہ نہ کہے مجھے یقین ہے کہ وہ بہت مخلص ہے یقیناً اس پر اللہ کا داد ہے اور لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے یہ معاملہ کرے۔ کسی کی پاکدامنی کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے۔

قولہ ویحک،، وَیْحَکَ اور وَیْلَکَ ان دونوں لفظوں کے معانی میں فرق ہے۔ وَیْحَکَ شفقت کا کلمہ ہے۔ جبکہ وَیْلَکَ کلمۂ عذاب ہے۔ بعض نے دونوں کو ہم معنیٰ کہا ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب جس نے اپنے بھائی کی ایسی چیز سے مدح کی جس کو وہ جانتا ہے،،

Marfat.com

۶۵۸۰ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے لئے جو زمین پر چلتا ہو کہتے نہیں سُنا کہ وہ جنتی ہے مگر عبد اللہ ابن سلام کے لئے میں یہ کہتے سُنا ہے"

شرح: اس باب میں امام نے بیان کیا ہے کہ کسی شخص میں جو وصف معلوم ہو اس اعتبار سے اس کی مدح جائز ہے لیکن اس پر زیادتی نہ کرے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ عبد اللہ بن سلام اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشخبری دی ہے تو عشرہ مبشّر میں حصر نہ رہے گا۔ عشرہ مبشرہ وہ صحابہ کرام ہیں جن کو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی کہا ہے"

اس کا جواب یہ ہے کہ عشرہ مبشرہ سے وہ حضرات مراد ہیں جنہیں ایک مجلس میں جنت کی خوشخبری دی تھی کیونکہ ان دس حضرات کے علاوہ امامان کریمان حسن و حسین، ان کی والدہ سیدۃ النساء اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم بالاتفاق جنتی ہیں۔ نیز عدد کی تخصیص زائد کی نفی نہیں کرتی اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث میں ترکیب کا مفہوم یہ ہے کہ صرف عبد اللہ بن سلام ہی جنتی ہیں کیونکہ کلمہ حصر سے یہی ظاہر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضور سے عبد اللہ کے سوا اور کسی کے متعلق نہیں سُنا یا معنی یہ ہیں کہ زمین پر چلنے کی حالت میں عبد اللہ بن سلام کے سوا اور کسی کو جنتی نہیں فرمایا (عینی)

۶۵۸۰ — ترجمہ: سالم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کے متعلق کچھ فرمایا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میرے تہبند کی ایک طرف سے نیچے ٹخنوں سے گر جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا اے ابابکر تم اُن میں سے نہیں ہو۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ اللهِ اِنَّ اللهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَقَوْلِهٖ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ وَمَنْ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللهُ وَتَرْكِ اِثَارَةِ الشَّرِّ عَلٰى مُسْلِمٍ اَوْ كَافِرٍ

شرح : سردرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبال یعنی چادر لٹکا کر چلنے
۶۵۸۰ — سے منع فرمایا اور اس پر سخت وعید فرمائی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ازار تو ٹخنوں سے نیچے جھکا رہتا ہے۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اُن لوگوں میں سے نہیں ہو جو فخر و غرور سے تہبند کو جھکا کر چلتے ہیں اس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایسی وصف سے مدح فرمائی جو اُن میں پائی جاتی تھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں اوصاف پائے جانے کے سبب اِن صفات سے بطورِ اعلام اِن کی مدح کرنا جائز ہے تاکہ لوگوں کو ان کی فضیلت اور عظمت معلوم ہو اور وہ انہیں ان کے عظیم مقام کے مطابق ان کا احترام کریں اور جو ان کے برابر نہیں اُن پر انہیں فضیلت دیں اور نیکی میں ان کی اقتدا کریں،، چنانچہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کرام کو جنت کی خوشخبری دی اور صدیقِ اکبر کے متعلق فرمایا لوگوں نے مجھے کہا آپ جھوٹ بولتے ہو اور صدیق نے کہا سچ فرماتے ہو اور فرمایا میری امت میں سے میری امت پر بہت رحم کرنے والا ابوبکر ہے دین میں قوی تر عمر فاروق ہے۔ شرم و حیا کا پیکر عثمان ہے سب سے بڑا قاضی علی المرتضیٰ ہے۔ ابوعبیدہ میری امت کا امین ہے۔ میری امت میں حلال و حرام کو زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل ہے، سب سے بڑا قاری اُبَی بن کعب اور سب سے زیادہ وراثت کے احکام جاننے والا زید بن ثابت ہے۔" رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اللہ عدل، احسان، اقارب کو دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی، بُری باتوں اور سرکشی سے منع کرتا ہے تمہیں اس امید سے نصیحت کرتا ہے کہ تم نصیحت پکڑو اور اللہ کا ارشاد! تمہاری سرکشی کی سزا تم پر عائد ہوگی پھر اس پر ظلم کیا گیا اللہ اس کی مدد کرے گا،،

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۵۸۱ — حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ

شرح : امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو ذکر کر کے یہ اشارہ کیا کہ مسلمان اور کافر سے شرارت کرنا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عدل و احسان کا حکم فرمایا ہے اور احسان یہ ہے کہ بُرائی کرنے والے سے بھلائی کرنا اور اس کی اساءت پر سرزنش نہ کرنا ارشادِ نبوی ہے : اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ ،، بدی کرنے والے سے بھلائی کرو اور امر کا مقتضیٰ وجوب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا عدل سے مراد توحید و رسالت کی شہادت اور احسان سے مراد فرائض کی ادائیگی ہے۔ بعض نے کہا عدل فرائض اور احسان نوافل ہیں۔ سفیان عیینہ نے کہا عدل یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں برابری ہو اور احسان یہ ہے کہ باطن ظاہر سے افضل ہو۔ عدل کے معنی یہ بھی ہیں کہ اللہ کا شریک نہ بنائے اور احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرے گویا اسے دیکھ رہا ہو۔ نیز عدل عبادت اور احسان خشوع ہے۔ مامورات کو بجا لانا اور منہیات کو ترک کرنا بھی عدل و احسان ہے۔ علماء نے عدل و احسان کے اور معانی بھی ذکر کئے ہیں۔ اقارب اور رشتہ دار ذی قربیٰ ہیں ان سے صلہ رحمی کا حکم ہے۔ فحشاء بے حیائی اور زنا ہے اور منکر بُرے کام ہیں یعنی ظلم اور حد سے تجاوز کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی مدد کرتا ہے اگرچہ وہ کافر ہو۔

۶۵۸۱ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اتنے دن اس حال میں رہے کہ آپ کا خیال ہوتا کہ اپنے اہل کے پاس آتے ہیں، حالانکہ اُن کے پاس نہ آتے تھے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے ایک دن فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کام کے متعلق جواب دیا جو میں نے اللہ سے پوچھا تھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے اُن میں سے ایک میرے پاؤں کے پاس اور دوسرا میرے سر کے قریب بیٹھ گیا جو میرے پاؤں کے پاس تھا اُس نے اس شخص سے کہا جو میرے سر کے پاس تھا اس آدمی کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے کہا

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

لِلَّذِیْ عِنْدَ رَأْسِیْ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ یَعْنِیْ مَسْحُوْرٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِیْدُ بْنُ اَعْصَمَ قَالَ وَفِیْمَ قَالَ فِیْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِیْ مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوْفَةٍ فِیْ بِئْرِ ذِیْ اَرْوَانَ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِیْ اُرِیْتُهَا كَاَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّیَاطِیْنِ وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّآءِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا تَعْنِیْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِیْ وَاَمَّا اَنَا فَاَكْرَهُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا قَالَتْ وَلَبِیْدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ زُرَیْقٍ حَلِیْفٌ لِّیَهُوْدَ

جادو کیا ہوا ہے۔ اُس نے کہا کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے جادو کیا ہے۔ پہلے نے کہا کس چیز میں کیا ہے؟ دُوسرے نے کہا کنگھی اور بالوں کو نر کھجور کے چھلکے میں ڈال کر ذروان کے کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے رکھ کر کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا یہی کنواں مجھے دکھایا گیا ہے گویا کہ اس کی کھجوروں کے سر شیطانوں کے سر ہیں اور اس کا پانی مہندی کا رنگ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکالنے کا حکم دیا تو اس کو نکالا گیا۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس کو نشر کیوں نہیں کرتے (اس جادوگر کو ظاہر کیوں نہیں کرتے اور اس کو رسوا کیوں نہیں کرتے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی ہے اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگوں میں شر کو مشتہر کردوں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا لبید بن اعصم قبیلہ بنی زریق سے یہودیوں کا حلیف تھا۔

۶۵۸۱ — **شرح** : اس حدیث کی عنوان سے مناسبت اس طرح ہے کہ مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ظلم سے منع فرمایا اور وضاحت فرمائی کہ ظلم کی ضرر ظالم کو پہنچتی ہے اور مظلوم کی نصرت اللہ کے ذمہ ہے لہٰذا مظلوم پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے احسان کا شکر ادا کرے اور جس نے اس پر ظلم وستم کیا اس کو معاف کر دے جیسے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا

Marfat.com

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّدَابُرِ

وَقَوْلِهٖ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

٦٥٨٢ — حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

کیا گیا۔ آپ نے جادوگر کو سزا دینے پر قادر ہونے کے باوجود اس کو سزا نہ دی اور فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگوں میں شر کو مشتہر کروں لہٰذا حدیث ترجمہ کے دونوں اجزاء کے مطابق ہے۔

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر اس حد تک تھا کہ آپ کو یہ خیال ہوتا کہ آپ نے اپنی اہل سے مباشرت کی ہے حالانکہ مباشرت نہ کی ہوتی تھی۔ یعنی یہ تخیّل صرف فعل میں تھا کلام اور علم میں نہ تھا، کیونکہ حضور کا دعا کرنا وضع صحیح اور قانونِ مستقیم کے مطابق تھا۔ لبید بن اعصم نے کنگھی اور بالوں میں جادو کیا تھا مُشط بمعنی کنگھی ہے اور مُشاقہ وہ بال ہیں جو دھاگہ کاتنے کے وقت گرتے ہیں۔ جُفّ کھجور کے شگوفہ کا چھلکا ہے۔ اس کا اطلاق مذکر و مؤنث پر ہوتا ہے اس لئے اس کو ذکر سے مقید کیا مدینہ منورہ شرّفہا اللہ تعالیٰ میں بنی زُریق کے باغ میں کنواں تھا جس کو ذروان کہا جاتا تھا اس میں پتھر کے نیچے جادو کیا تھا۔ نقاعہ مہندی کا نُشرت پانی ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بُرے منظر کے باعث اُن کھجوروں کو رؤس شیاطین سے تشبیہ دی جب کسی کی صورت قبیح ہو تو اسے بطور مثال راس شیطان کہا جاتا ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لوگوں میں شر کو مشہور نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اگر حضور جادو کی صورت کو مشہور کرتے تو اس سے منافق جادو سیکھ لیتے اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ ضرر پہنچاتے؛ چنانچہ بعض اوقات عظیم فساد اور شر کے پیش نظر مصلحت ترک کر دی جاتی ہے۔ (حدیث ٥٥٠٣-٥٧٠ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

۶۵۸۳ــ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مٰلِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ

باب ایک دوسرے پر حسد کرنا اور پشت پھیرنا ممنوع ہے ،،

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہم حاسد کے شر سے پناہ مانگتے ہیں جس وقت وہ حسد کرے ،،

۶۵۸۳ــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ کیونکہ بدگمانی جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے عیب کی جستجو نہ کرو اور نہ ایک دوسرے سے بغض کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پشت پھیرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

۶۵۸۴ــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض، حسد نہ کرو اور نہ ہی پشت پھیرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دنوں سے زیادہ علیحدہ ہو کر رہے۔

۶۵۸۲-۶۵۸۳ــ شرح : عنوان کے بعد اللہ تعالیٰ کا قول ذکر کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ حسد سخت مذموم ہے اور یہ ضروری نہیں کہ حسد دو شخصوں کے درمیان ہو بلکہ حسد بہرحال ممنوع ہے اگرچہ ایک شخص حسد کرے۔ ظن سے مراد بلا سبب تہمت لگانا ہے جیسے کسی کو زنا سے متہم کیا جائے، حالانکہ اس سے زنا

Marfat.com

بابُ قولہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ الاٰیۃ

کی کوئی وجہ معلوم نہیں۔ اسی لئے اس پر وَلَا تَجَسَّسُوْا کا عطف کیا اور یہ اس لئے کہ کسی کے متعلق دل میں تہمت کا خطرہ گزرا پھر اس کے تحقیق کی جستجو کرنے میں مصروف ہوگیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ ظن کی تحقیق کرنا ترک کرو تجسّس مظنون بہ کو مضر ہوتی ہے۔ اسی طرح جو بلا دلیل دل میں واقع ہو اس سے اجتناب کرو۔ تجسّس اور تحسّس میں فرق یہ ہے کہ تحسّس میں لوگوں کی باتوں کی طرف کان نہ لگاؤ اور نہ ہی تجسّس یعنی اُن کے عیوب کی ٹوہ میں رہو۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تین دنوں سے زیادہ مسلمان بھائی سے علیحدہ نہ رہے اور تین دنوں سے زیادہ ہجران حرام ہے یہ اس وقت ہے جبکہ دو شخصوں میں دنیاوی امر پہ جھگڑا ہو جائے لیکن دینی امور کی مخالفت میں تین دنوں سے زیادہ ہجران جائز ہے جیسے غزوہ میں شامل نہ ہونے والے تین صحابہ سے پچاس روز تک ہجران رہا تھا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک ماہ تک ازواج مطہرات سے ہجران کیا جمہور علماء نے کہا جھگڑنے والوں میں سے کوئی دوسرے کو السلام علیکم کہہ دے تو ہجران ختم ہو جاتا ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم!

باب اے ایمان والو بہت بدگمانوں سے بچو، بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو

تفسیر: یعنی نیک مومنوں کے ساتھ بُرا گمان نہ کرو اسی طرح اس کا کوئی کلام سن کر فاسد معنی لینا باوجودیکہ اس کے دوسرے صحیح معنی موجود ہوں۔ یہ بدگمانی ہے قرآن کریم کے صریح بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام گمان گناہ نہیں۔ گمان کی چار صورتیں ہیں بعض میں حکم دیا گیا ہے بعض مباح اور بعض مستحب ہیں جو گمان ممنوع ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور نیک مومنوں کے ساتھ بدگمانی ہے۔ مامور بہ گمان وہ ہے جس پر کوئی ایسی دلیل قائم نہ ہو جس سے اس کا علم آجائے ہم اس میں حکم کرتے ہیں مامور ہیں اور غالب ظن پر کفایت کر لینا کافی ہے اور اس پر حکم کا جاری کرنا واجب ہے جیسے عادل گواہوں کی شہادت قبول کرنا، قبلہ کی جہت میں فکر کرنا، ہلاک شدہ اشیاء کی قیمت کا اندازہ کرنا، جنایات کا مالی تاوان جس کی شریعت میں کوئی مقدار معین نہیں ان جیسے امور میں ہم ظن غالب سے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۵۸۴ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا
تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا
تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

حکم کرنے میں مامور ہیں۔ مباح گمان امام کا نماز میں شک کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شک کی صورت میں تحری کرنے اور سوچنے کے بعد ظن غالب پر عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے کیونکہ یہ فعل مباح ہے اور اگر کسی دوسری صورت کا یقین ہو جائے تو اس پر عمل کرنا جائز ہے اور مستحب گمان مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان کرنا ہے اور اس پر ثواب حاصل ہوتا ہے۔

۶۵۸۴ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی جھوٹی بات ہے اور لوگوں کے عیب نہ ڈھونڈو اور نہ اس کی ٹوہ میں لگے رہو۔ خرید و فروخت میں قیمت بڑھانے میں دھوکہ نہ کرو۔ ایک دوسرے پر حسد اور اس سے بغض نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پشت پھیرو اور اللہ کے بندے بھائی بن کر رہو۔

۶۵۸۴ — شرح : بغض اور حسد بدگمانی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے حدیث آیت کریمہ کے مناسب ہے۔
تناجش یہ ہے کہ بیع کے سامان کی قیمت زیادہ کرے، حالانکہ خریدنے کا ارادہ نہیں تاکہ خریدار دھوکہ میں آکر زیادہ قیمت سے خرید کرلے۔ نجش کا لغوی معنی شکار کو اپنی جگہ سے بھگانا ہے تاکہ اس کو شکار کیا جائے۔

(حدیث ۲۰۰۹ ج : ۳ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ مَا يَكُوْنُ فِي الظَّنِّ

٦٥٨٥ — حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا وَقَالَ اللَّيْثُ كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ

٦٥٨٦ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهٰذَا وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِيْنَنَا الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ

باب جو گمان جائز ہے

٦٥٨٥ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں فلاں شخص کو میں گمان نہیں کرتا کہ وہ ہمارے دین میں کچھ جانتے ہوں۔ لیث نے کہا وہ دو آدمی منافق تھے۔

٦٥٨٦ — ترجمہ : یحییٰ بن بکیر نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا کہ ام المؤمنین نے فرمایا ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے عائشہ میں فلاں فلاں کو گمان نہیں کرتا وہ ہمارے دین میں جس پر ہم ہیں کچھ جانتے ہوں۔

٦٥٨٦ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ عنوان میں ظن کا جواز اور اثبات ہے اور حدیث میں ظن کی نفی ہے تو ان میں مطابقت کیسے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں ظن کی نفی نہیں بلکہ نفی کا ظن ہے لہٰذا دونوں میں منافات نہیں توضیح میں ذکر کیا کہ یہاں ظن یقین کے معنیٰ میں ہے کیونکہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بذریعہ وحی تمام منافقوں کو جانتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح منافقوں کو نہیں

www.muhammadan.net

بَابُ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلٰی نَفْسِهٖ

۶۵۸۷ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

جانتے کیونکہ حضور پر وحی نازل ہوتا تھا اور ہم صرف گمان کر لیتے ہیں لہٰذا ہم ظن پر حتمی فیصلہ نہیں کر سکتے، البتہ بعض اوقات ہمیں کسی سے اچھا فعل معلوم نہیں ہوتا تو اس کے متعلق بدگمانی سی پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کا دین صحیح نہیں لہٰذا ایسے شخص سے سُوءِ ظن کرنے میں حرج نہیں؛ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب ہم کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ عشاء اور صبح کی نمازوں میں موجود نہیں ہے تو اس کے متعلق بدگمانی کر لیتے تھے کہ وہ منافق ہے کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: عشاء اور صبح کی نمازیں منافقوں پر گراں ہیں۔

باب مومن کا اپنے عیب پر پردہ ڈالنا

۶۵۸۷ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میری اُمت کے تمام گناہ معاف کئے جائیں گے مگر مجاہر جو گناہ کا اظہار کرتے ہیں اور دیوانگی یہ ہے کہ آدمی رات میں کوئی کام کرتا ہے پھر صبح کرتا ہے؛ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا ہوتا ہے کہتا ہے ... اے فلانے میں نے آج رات ایسا ایسا کام کیا ہے وہ رات بسر کرتا ہے حالانکہ اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا ہوتا ہے اور یہ صبح کو اللہ کے پردہ کو کھولتا ہے۔

Marfat.com

۶۵۸۸ـــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى قَالَ يَدْنُوا أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ

بَابُ الْكِبْرِ قَالَ مُجَاهِدٌ ثَانِيَ عِطْفِهِ مُسْتَكْبِرًا فِي

۶۵۸۷ـــ **شرح** : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ باب کا عنوان "مومن کا اپنے عیب پر پردہ ڈالنا" ہے اور حدیث شریف میں اللہ کا مومن کے گناہ پر پردہ ڈالنا ہے۔ لہٰذا حدیث اور عنوان میں مطابقت نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کا پردہ ڈالنا مومن کے اپنے گناہ پر پردہ ڈالنے کو مستلزم ہے اور جو کوئی گناہ کا اظہار کرتا ہے وہ اللہ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ اسکے عیب پر پردہ نہیں ڈالتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور لوگوں سے حیاء کرتے ہوئے پردہ ڈالنے کا قصد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر احسان کرتا ہے اور اس کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے۔

مُجاہر وہ شخص ہے جو گناہ کا لوگوں میں اظہار کرتا پھرے۔ مُعَافیٰ بِضَمِّ المیم وفتح الفاء مقصور اسم مفعول ہے اس کا اصل عافیت ہے جو مصدر کی جگہ ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے۔ عافاہ عافیتہ یہاں اس کے معنی ہیں۔ اللہ نے اس کا گناہ معاف کر دیا۔

حدیث کے معنی یہ ہیں" میری امت میں سے ہر ایک کا گناہ معاف کیا جائے گا اور اس کے گناہ پر مواخذہ نہیں کیا جائے گا۔ مگر فاسق مُعْلِن کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ قولہ مجاہرین" اسے مرفوع اور منصوب دونوں طرح پڑھا گیا ہے اگر مرفوع پڑھیں تو یہ مبتدا ہوگا اور اس کی خبر محذوف ہوگی اور منصوب پڑھیں تو بصریوں کے مذہب کے مطابق مستثنیٰ میں اصل نصب ہے۔

قولہ مَجَانَۃ بفتح المیم والجیم ہے اس کے معنی دیوانگی ہیں یعنی اپنے قول و فعل کی پرواہ نہ کرنے والا حدیث میں عمل سے مراد معصیت اور گناہ ہے

۶۵۸۸ـــ **ترجمہ** : صفوان بن مُحرِز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر سے پوچھا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نجویٰ کے متعلق

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۵۸۹ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ قَالَ

فرماتے ہوئے کس طرح سنا ہے۔ ابن عمر نے کہا تم میں سے ایک شخص اللہ کے قریب ہو گا حتی کہ اللہ تعالیٰ اس پر دستِ قدرت رکھ کر فرمائے گا تو نے ایسا ایسا گناہ کیا ہے وہ کہے گا جی ہاں پھر کہے گا تو نے ایسا ایسا گناہ کیا ہے؟ دوبارہ کہے گا وہ کہے گا جی ہاں! اللہ اس سے اقرار کرائے گا پھر فرمائے گا میں نے دُنیا میں تیرے گناہ پر پردہ ڈالا اور آج تیرے لئے اسے بخشتا ہوں۔

۶۵۸۸ — شرح: نجویٰ بمعنی راز ہے اور یہاں اس سے مراد وہ راز ہے جو قیامت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے مومن بندہ کے درمیان ہو گا اور بندے کا اللہ کے قریب ہونے کے معنی قرب رُتبی ہیں، کیونکہ یہاں قرب مکانی غیر متصور ہے۔ یہ حدیث متشابہات سے ہے اس کی تاویل اللہ اور اس کا رسُول ہی جانتے ہیں (حدیث ۲۲۴۸ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

باب تکبّر

مجاہد نے ثانی عطفہ کی تفسیر میں کہا تکبّر کرتے ہُوئے اپنی گردن پھیرنے والا عطف بمعنی گردن پھیرنا، اس باب میں تکبّر کی مذمت مذکور ہے۔ اس میں بہت علماء عابد اور زاہد متاثر ہوئے ہیں۔ کبر، تکبر اور استکبار ہم معنی ہیں۔ تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا شمار کرے اور بہت بڑا تکبّر یہ ہے کہ اللہ پر تکبّر کرے اور حق کے قبول کرنے سے اعراض کرے اور اُس کی توحید و طاعت کا یقین نہ کرے زمخشری نے کہا عطف بمعنی تکبر اور عزّت ہے۔

Marfat.com

۶۵۸۹ ترجمہ : حارثہ بن وہب خزاعی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمہیں جنتیوں کی خبر نہ دوں ؟ ہر کمزور ناتواں مسکین اگر وہ خدا پر قسم کھائے تو وہ اس کو پورا کر دیتا ہے کیا میں تمہیں دوزخیوں کی خبر نہ دوں ؟ وہ حد سے بڑھنے والا گنہگار چال میں فخر کرنے والا اور متکبر ہے۔

۶۵۸۹ شرح : ضعیف سے کمزور حال والا مراد ہے کمزور بدن والا مراد نہیں تضاعف بمعنی متواضع ہے۔ ان تمام کا مآل واحد ہے وہ یہ کہ جس کو لوگ دنیا میں ضعیف الحال ہونے کے باعث کمزور اور حقیر جانیں۔ اگر وہ اللہ کے کرم پر اعتماد کرتے ہوئے قسم کھائے کہ یہ کام ضرور ہوگا تو اللہ اس کو پورا کر دیتا ہے۔ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ جنتیوں اور دوزخیوں سے یہ مراد نہیں کہ تمام جنتی کمزور الحال ہوں گے اور تمام دوزخی متکبر ہوں گے بلکہ مراد یہ ہے کہ جنت میں اکثر فقراء ہوں گے اور دوزخ میں بکثرت متکبر ہوں گے۔

(حدیث ۴۵۹۷ ج ۷ کی شرح دیکھیں)

محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے ہُشیم نے بیان کیا اُنہوں نے کہا ہمیں حُمَید طویل نے خبر دی کہ ہم کو انس بن مالک نے خبر سُنائی مدینہ منورہ کی لونڈیوں میں سے ایک لونڈی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ اقدس پکڑتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی "۔

شرح : یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خلق تھا کہ اگر کسی لونڈی کو مدینہ منورہ میں کوئی حاجت ہوتی اور اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت چاہتی کہ اس کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس کے ساتھ تشریف لے جائیں تو آپ انکار نہ فرماتے اور اس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔ یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع و انکساری کی دلیل ہے اور یہ کہ حضور ہر قسم تکبر سے بری تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وبارک وسلم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الْهِجْرَةِ

۶۵۸۹ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ ابْنُ الطُّفَيْلِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَهُوَ قَالَ هٰذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ

باب ہجرت (ناراضگی)

اس باب میں ہجرت کی مذمت کا بیان ہے ہجرت کے معنی "مومن بھائی کے ساتھ ملاقات کے وقت کلام نہ کرنا اور ہر ایک کا دوسرے سے اعراض کرنا،، ہے اس کے معنی وطن چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا نہیں -

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دنوں سے زیادہ ہجرت کرے۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا کہ علماء نے کہا مسلمانوں کے درمیان تین دنوں سے زیادہ ہجرت کی منصوص ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ تین دن تک مفارقت جائز ہے! کیونکہ انسان کی فطرت میں غیظ و غضب ہے اس لئے تین دن تک غصہ کی اجازت میں مسامحت ہے تاکہ غصہ کا عارضہ جاتا رہے،،

ترجمہ: عوف بن مالک بن طفیل نے بیان کیا وہ حارث کے بیٹے

۶۵۹۰ — اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مادر زاد بھائی کے بیٹے ہیں کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچائی گئی کہ عبداللہ بن زبیر نے بیع یا عطیہ کے متعلق جو ام المؤمنین نے عطیہ کیا تھا کہا خدا! ام المؤمنین خرید و فروخت کرنے یا عطیہ

Marfat.com

هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ
إِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا أُشَفِّعُ فِيْهِ أَبَدًا وَلَا
أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ
مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ وَهُمَا مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ
وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِيْ عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا
أَنْ تَنْذِرَ قَطِيْعَتِيْ فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا
حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
أَنَدْخُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوْا قَالُوْا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوْا كُلُّكُمْ وَ
لَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوْا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ
فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ فَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُوْلَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ

کرنے سے رُک جائے یا میں اُن پر حجر کروں گا (اُن کا تصرف کرنا روک دوں گا) ام المؤمنین نے
فرمایا کیا عبداللہ نے یہ کہا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! فرمایا اللہ کے لئے مجھ پر نذر ہے کہ میں ابن زبیر
سے کبھی بات نہ کروں گی جس وقت ابن زبیر پہ مفارقت کی مدت زیادہ ہوگئی تو ابن زبیر نے
مائی صاحبہ کے حضور سفارش کرائی۔ ام المؤمنین نے فرمایا بخدا! ہرگز نہیں میں اس بارے میں کبھی
کوئی سفارش قبول نہ کروں گی اور اپنی نذر میں حانث نہ ہوں گی جب ابن زبیر پہ مدت زیادہ ہوگئی
تو انہوں نے مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث سے بات کی اور وہ دونوں قبیلہ
بنی زہرہ سے ہیں اور کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے ام المؤمنین کے پاس لے جاؤ کیونکہ ان کے
لئے جائز نہیں کہ میری قطع رحمی کی نذر مانیں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن ابن زبیر کو لائے جبکہ وہ دونوں

Marfat.com

فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ
طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ وَتَقُوْلُ اِنِّيْ نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ
فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَاَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا ذٰلِكَ
اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى
تَبُلَّ دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا

چادریں اوڑھے ہوئے تھے اُنہوں نے ام المؤمنین سے اجازت طلب کی اور کہا السّلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر جائیں ام المؤمنین نے فرمایا آجاؤ اُنہوں نے کہا ہم سب آجائیں فرمایا ہاں سب آجاؤ اور وہ یہ نہ جانتی تھیں کہ اُن کے ساتھ عبداللہ بن زبیر بھی ہے جب وہ اندر داخل ہوئے تو ابن زبیر پردہ کے اندر داخل ہو گئے اور ام المؤمنین سے لپٹ گئے اور ام المؤمنین سے کلام کرنے لگے اور روتے رہے۔ مسور اور عبدالرحمٰن دونوں کوئی بات نہ کرتے تھے مگر یہ کہ حضور کلام فرمائیں اور ابن زبیر کا عُذر قبول کریں اور یہ کہتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا جو آپ مسلمان سے ہجرت جانتی ہیں، کیونکہ مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین ایام سے زیادہ کلام ترک کرے۔ جب اُنہوں نے ام المؤمنین کو صلہ رحمی کا تذکرہ اور حرج میں پڑنا زیادہ ذکر کیا تو ام المؤمنین نے ان کو قسم یاد کرانا شروع کی اور رونے لگیں اور فرمایا میں نے نذر مانی ہے اور اس کی رعایت نہ کرنا سخت دشوار ہے اور وہ دونوں کوشش کرتے رہے حتیٰ کہ ام المؤمنین نے ابن زبیر سے کلام کیا اور اپنی نذر میں چالیس غلام آزاد کئے اس کے بعد ام المؤمنین اپنی نذر یاد کرکے روتیں حتیٰ کہ اُن کے آنسو ان کے دوپٹہ کو تر کر دیتے تھے۔

٥٦٥٩٠ شرح: اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ تین دنوں سے زیادہ مسلمان سے مفارقت جائز نہیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے تین روز سے زیادہ ہجرت کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہجرت کے معنی "ملاقات کے وقت ترکِ کلام ہے" ام المؤمنین کی عبداللہ بن زبیر سے اتنی مدت میں ملاقات ہی نہ ہوئی تھی اور نہ ہی اُن کو سلام کہا گیا تھا جس سے اُنہوں نے اعراض کیا ہو اور عبداللہ بن زبیر بھی اجازت کے بغیر ام المؤمنین کے پاس نہ آتے تھے ایسی حالت کو ہجرت نہیں کہتے (کرمانی) لیکن اشکال تو

Marfat.com

۶۵۹۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ

یہ ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا میں عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوئی سفارش قبول نہ کروں گی اور میں کبھی حانث بھی نہ ہوں گی۔ یہ بھی اس کے منافی ہے کہ تین دنوں سے زیادہ ہجرت ممنوع ہے۔ اس کے باوجود ام المؤمنین کے پاس کیا جواز تھا کہ آپ نے کہا میں اس سے کبھی کلام نہ کروں گی اس کا جواب یہ ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ابن زبیر سے ہجرت کرنا دنیاوی امر نہ تھا کہ تین دنوں سے زیادہ ہجرات جائز نہ ہو بلکہ یہ امر دینی تھا کیونکہ عبداللہ نے ام المؤمنین کے حق میں ناشائستہ کلمات کہے تھے جو گستاخی اور اہانت پر مبنی تھے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ماں ہونے کے علاوہ اہل علم سے تھیں اور عبداللہ کی خالہ بھی تھیں۔ اس لئے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا عبداللہ سے ہجرت کرنا دینی امر تھا اور دینی امر میں ہجران ممنوع نہیں۔

بعض علماء نے یہ جواب دیا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے جو بات کہی تھی وہ عقوق کے زمرہ میں آتی ہے اور ام المؤمنین کا عبداللہ سے ہجران تادیب "ادب سکھانے" کے لئے تھا اور عاق سے ہجرت کرنا مباح ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم!

یہ واقعہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت سے پہلے کا ہے، کیونکہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ستاون (۵۷) ہجری میں وفات پائی جبکہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔ اس وقت ابن زبیر خلیفہ نہ تھے۔ توضیح میں ذکر کیا ام المؤمنین کا ارشاد کہ مجھ پر نذر ہے کہ میں ابن زبیر سے کبھی کلام نہ کروں گی یہ نذر غیر طاعت میں ہے۔ امام مالک کے نزدیک اس میں ناذر پر کوئی شئی واجب نہیں اور اگر یہ کہا کہ عَلَيَّ نَذْرٌ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا، مجھ پر نذر ہے کہ میں یہ کروں گا اس میں کفارۂ یمین ہے۔ امام مالک نے بھی فرمایا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس میں سخت کفارہ ہے جیسے کفارہ ظہار ہے؛ کیونکہ اس میں اللہ کی قسم کو ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کی اطاعت کی گئی ہے۔ بعض نے کہا اگر چاہے تو ایک دن روزہ رکھے اگر چاہے تو مسکین کو کھانا کھلائے یا دو رکعتیں نماز پڑھے۔

۶۵۹۱ — ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۵۹۲ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَيَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ کرو نہ حسد کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے پشت پھیرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین روز سے زیادہ ہجرت نہ کرے۔

۶۵۹۲ — ترجمہ: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ ہجرت کرے کہ وہ دونوں آمنے سامنے آئیں تو یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے اُن میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کہے۔

۶۵۹۲ — شرح: زہری نے "بالسلام" کے بعد ذکر کیا کہ پہلے سلام کرنے والا پہلے جنت میں جائے گا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تین روز گزر جانے کے بعد ملاقات کرے تو دوسرے کو سلام کہے اگر وہ سلام کا جواب دے تو دونوں ثواب میں شریک ہیں اور اگر جواب نہ دے تو سلام کہنے والا ہجرت سے نکل جائے گا اور دوسرا گنہگار ہوگا۔ علامہ قسطلانی نے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلام سے ابتداء کرنا افضل ہے کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اُن میں سے بہتر وہ ہے جو سلام پہلے کہے، پھر اس کا تعاقب کیا کہ حدیث میں یہ نہیں کہ ابتداء جواب سے بہتر ہے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ ابتداء کرنے والا جواب دینے والے سے بہتر ہے کیونکہ ابتداء کرنا اچھا فعل ہے اور اچھے فعل تک پہنچاتا ہے اور وہ جواب اور ہجرت کا ترک ہے جس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بُرا جانا ہے اور ہجرت میں سخت قلبی بھی ہے کیونکہ حدیث مسلمانوں کے حق میں وارد ہوئی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر پشت کر لیتا ہے وہ اُدھر کر لیتا ہے اور ابتداء کرنے والا شریعت میں مکروہ شی کو ترک کرتا ہے اس لئے وہ بہتر ہے۔ اکثر علماء نے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً

۶۵۹۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ قَالَتْ وَقُلْتُ وَكَيْفَ تَعْرِفُ

کہا سلام کہتے اور اس کا جواب دینے سے ہجرت ختم ہو جاتی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے کہا ہجرت اس وقت ختم ہو گی جب پہلے حال جیسے ہو جائیں۔ (حدیث: ۵۳۴۵ کی شرح دیکھیں)

باب جو کوئی اللہ کی نافرمانی کرے اس سے ہجرت جائز ہے

کعب بن مالک نے کہا جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے گفتگو کرنے سے منع فرمادیا اور پچاس راتیں ذکر کیں

شرح: مہلب نے کہا اس باب کے ذکر کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جائز ہجران کی صفت بیان کریں اور جرموں کے اعتبار سے اس کی کتنی قسمیں ہیں جس کا جرم زیادہ ہو اس سے ہجران بھی زیادہ ہونا چاہیے اور اس سے اجتناب کرنا چاہیے اور گفتگو نہ کرنا چاہیے جیسے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں سے پچاس روز تک صحابہ کرام نے ہجرت کی اور جو اہل و اولاد اور بھائیوں میں ایک دوسرے پر غصہ کے باعث ہو وہ ہجران جائز ہے اس میں صرف ترک سلام اور خندہ پیشانی ترک کرنا ہوتا ہے۔ دل میں ناراضگی نہیں ہوتی جیسے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بعض اوقات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ کرتی تھیں۔

Marfat.com

ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنَّكِ اِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلٰى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ
وَاِنْ كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ لَسْتُ
اُهَاجِرُ اِلَّا اِسْمَكَ

بَابٌ هَلْ يَزُوْرُ صَاحِبَهٗ كُلَّ يَوْمٍ اَوْ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

۶۵۹۴۔ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ

۶۵۹۳۔ ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے غصہ اور رضاء کو پہچانتا ہوں۔ ام المومنین نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہ کیسے پہچانتے ہیں فرمایا جب تو راضی خوشی ہو تو کہتی ہو کیوں نہیں مجھے رب محمد کی قسم ہے اور جب غصہ میں ہو تو کہتی ہو مجھے رب ابراہیم کی قسم "علیہ الصلوٰۃ والسلام"، ام المومنین نے فرمایا ہاں میں صرف آپ کے نام سے ہجرت کرتی ہوں۔

۶۵۹۳۔ شرح: قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا غصہ صرف غیرت کے باعث تھا جو عورتوں سے معاف ہے یہ غیرت شوہر سے زیادہ محبت کے سبب ہوتی ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس حدیث کی ترجمہ سے مطابقت کس طرح ہے اس ہجران میں کوئی عاصی یعنی گنہگار نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ غالباً امام بخاری رحمہ اللہ نے کسی مخالف شرع امر کے باعث ہجران شخص کو اس کے نام سے ہجران پر اس اعتبار سے قیاس کیا ہے جو مخالف طبع ہو یعنی جب امر طبعی کے اعتبار سے پوری ہجرت جائز ہے تو نافرمان سے بطریق اولیٰ ہجرت جائز ہے۔

باب کیا اپنے ساتھی کی ہر روز صبح وشام زیارت کرے

۶۵۹۴۔ ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَبَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَ إِنِّي أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ

میں نے والدین کو نہ پایا مگر وہ دین کے تابع تھے اُن پر کوئی دن نہ گزرتا مگر اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے دونوں طرفین صبح و شام ہمارے پاس تشریف لاتے ۔ ایک دفعہ ہم دوپہر کے وقت ابوبکر کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ ایسا وقت تھا کہ اس وقت حضور ہمارے پاس تشریف نہ لاتے تھے ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کو اس وقت کوئی ضروری امر لایا ہے حضور نے فرمایا مجھے مکہ مکرمہ شرفہا اللہ تعالیٰ سے باہر چلے جانے کی اجازت مل گئی ہے ۔

۶۵۹۴ — شرح : شروع دن میں طلوعِ شمس سے نصف نہار تک بکرہ ہے اور اس کے غروب تک عشی ہے ۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا : ایک دن چھوڑ کر زیارت کرو اس طرح محبت زیادہ ہوتی ہے ان دونوں حدیثوں میں معارضہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں معارضہ نہیں کیونکہ ان دونوں حدیثوں میں سے ہر ایک حدیث کا مقصد علیحدہ ہے ۔

اس باب میں مذکور حدیث کا مقصد یہ ہے کہ مہربان دوست کی زیارت اس کی محبت کے باعث بقدرِ حاجت ہر روز جائز ہے اس میں دونوں کی مشارکت سے نفع حاصل ہوتا ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس شخص کے بارہ میں ہے جس میں کوئی خصوصیت اور محبت نہیں ان حالات میں کثرتِ زیارت سے اسا اوقات بغض و عناد کا سبب بن جاتا ہے اور قطعیت کا باعث ہوتا ہے ۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الزِّيَارَةِ وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ

وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ

۵۵۹۵ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ

زیارت کا باب جس نے کسی قوم کی زیارت لی اور اُن کے پاس کھانا کھایا

سلمان فارسی نے ابو درداء رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زیارت کی اور اُن کے پاس کھانا کھایا

۵۵۹۵ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کے ایک اہلبیت کی زیارت کی اور اُن کے پاس کھانا کھایا جب جانے کا ارادہ کیا تو گھر میں ایک جگہ کے متعلق حکم فرمایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چٹائی دھو کر صاف کی گئی تو آپ نے اس پر نماز پڑھی اور گھر والوں کے لئے دُعا فرمائی ، یہ گھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ اُم سُلیم کا گھر تھا اور سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے لئے دُنیوی اور اُخروی برکات کی دُعائیں فرمائی تھیں۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُوْدِ

۶۵۹۶ــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِی أَبِی قَالَ حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ لِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّیْبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ یَقُوْلُ رَأَی عُمَرُ عَلٰی رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ فَأَتٰی بِهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِ هٰذَا فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَیْكَ فَقَالَ إِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَمَضٰی فِی ذٰلِكَ مَا مَضٰی ثُمَّ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَیْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتٰی بِهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَیَّ بِهٰذِهٖ وَقَدْ قُلْتَ فِی مِثْلِهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَیْكَ

باب جس نے وفد کی آمد پر زیبائش کی

۶۵۹۶ــــ ترجمہ : یحییٰ بن اسحاق نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے کہا استبرق کیا ہے۔ میں نے کہا موٹا اور کھردرا ریشمی کپڑا ہے۔ سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر بڑی چادر ریشمی دیکھی جو فروخت ہو رہی تھی۔ وہ اس کو پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اسے خرید لیں اور لوگوں کے وفد آپ کے پاس آئیں تو یہ پہن لیا کریں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد کچھ مدت گزری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق کی طرف بڑی چادر ریشمی بھیجی تو وہ اسے پکڑ کر حضور کی خدمت میں لائے اور عرض کیا

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهَذَا الْحَدِيثِ

بَابُ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ

وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، آپ نے میرے لئے یہ بھیجی ہے، حالانکہ آپ نے اس جیسی چادر کے متعلق فرمایا جو بھی فرمایا تھا۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ صرف اس لئے بھیجی ہے کہ اس کے ساتھ مال حاصل کرو۔ ابن عمر کپڑے میں نقش ونگار کو اس حدیث کی وجہ سے مکروہ سمجھتے تھے۔

شرح : اس حدیث کی باب کے ساتھ مطابقت عمر فاروق کے

۶۵۹۶ کلام سے سمجھی جاتی ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ وفد کی آمد کے وقت زیبائش کرتے تھے؛ کیونکہ اس میں اسلام کی بڑھائی ہے اور دشمن کو مقہور کرتا اور غیظ وغضب دلاتا ہے کہ وہ غصہ کی بھٹی میں جلتا رہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں عمر فاروق کے لئے ریشم پہننا اچھا نہ سمجھا اور فرمایا اس کو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور مطلق وفد کی آمد پر زیبائش کا انکار نہیں کیا۔ اسی لئے علماء نے کہا اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ وفود کی آمد پر نفیس تر لباس پہننا چاہیئے۔

باب بھائی چارہ کرنا اور قسم کھانا

ابو جُحیفہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی اور ابو الدرداء کے درمیان بھائی چارہ بنایا اور عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ

Marfat.com

۴۵۹۷ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

شرح : جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین وانصار کے درمیان بھائی چارہ بنایا اور ان کو آپس میں حلیف بنایا وہ اس بھائی چارہ اور حلف کے باعث ایک دوسرے کے وارث بنتے تھے جیسا کہ اسلام سے پہلے لوگ کرتے تھے جب یہ آیت کریمہ : "وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا الْمَوَالِيَ"، نازل ہوئی یعنی ہم نے ہر ایک کے نسبی وارث بنائے ہیں تو اس نے پہلا حکم منسوخ کر دیا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَزِيْدُهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً"، یعنی اب اسلام میں نیا عقد حلف نہیں کر سکتے اور جو اسلام سے پہلے ہو چکا ہے اسلام اس کو مضبوط رکھتا ہے، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ : "وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ"، نے اس کو منسوخ کر دیا اور وراثت صرف نسبی حقداروں میں منحصر ہو گئی۔ (حدیث : ع ۱۸۴۶ ج : ۲ اور ع ۱۹۴۲ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

اَبُوْ جُحَيْفَة کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے وہ کوفہ میں آئے اور وہاں اپنا مکان بنا کر رہائش کر لی۔

۴۵۹۷ **ترجمہ** : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف ہمارے پاس آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے اور سعد ابن ربیع کے درمیان بھائی چارہ بنایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن سے فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ بکری ذبح کرو۔

۴۵۹۷ **شرح** : (عبدالرحمٰن بن عوف نے بھائی چارہ کے بعد نکاح کیا تھا اس لئے انہیں فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ بکری ذبح کرو) (اس کی تفصیل حدیث : ع ۱۸۴۶ ج : ۲ کی شرح میں دیکھیں)

Marfat.com

٦٥٩٨ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيْ

٦٥٩٨ — ترجمہ : عاصم نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تمہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ"، اسلام میں عقدِ حلف نہیں۔ انس نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کے درمیان میرے گھر میں عقدِ حلف کیا (بھائی چارہ) بنایا۔

٦٥٩٨ — شرح : اسلام میں حلف نہیں کیونکہ عقدِ حلف میں باہم اتفاق کی صورت مطلوب ہوتی ہے اور اسلام نے تمام مسلمانوں کو جمع کردیا اور اُن کے دِل جوڑ دیئے ہیں لہٰذا اب عقدِ حلف کی ضرورت باقی نہیں رہی؛ البتہ اسلام سے پہلے لوگ ایک حال پر مجتمع نہ تھے اس لئے اس وقت ضرورت کا مقتضیٰ تھا کہ لوگوں میں عقدِ حلف کیا جائے تاکہ اُن میں اتحاد و اتفاق اور اجتماعی صورت پیدا ہو اسلام بنفسِ نفیس تالیفِ قلوب کرتا ہے اس لئے اب یہ ضرورت باقی نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "هُوَ الَّذِيْ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ"، اللہ ہی نے تمہارے دل جوڑے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ بنایا اور اُن میں عقدِ حلف کیا باایں ہمہ حضور نے فرمایا "لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ"، اسلام میں عقدِ حلف نہیں ہے اس کا جواب ہے کہ دونوں حدیثوں کا محمل علیحدہ علیحدہ ہے "لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ" کے معنی یہ ہیں کہ جو جاہلیت میں لوگ معاہدہ کرتے تھے وہ اسلام میں نہیں ہے اور جو اسلام میں عقدِ حلف ہے وہ اسلامی اخوت اور بھائی چارہ ہے۔ الحاصل جس معاہدہ کی نفی کی گئی ہے وہ جاہلیت کا معاہدہ ہے اور جس کو ثابت کیا گیا ہے وہ مؤاخات یعنی اسلام بھائی چارہ ہے لہٰذا منافات نہ رہی۔ علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا لاحلف فی الاسلام کے معنی غیر شرعی حلف ہے جس کو شریعت منع کرتی ہے اور وہ حلفِ توارث ہے یعنی آپس میں عقد کریں کہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور

Marfat.com

بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ

وَقَالَتْ فَاطِمَةُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ اللهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى

۶۵۹۹ — حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الزَّبِيرِ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ

اللہ کی طاعت اور باہم تعاون کے طور پر مخالفت جائز ہے یعنی نیکی میں ایک دوسرے کی مدد کا عہد کریں۔ یہ حلف منسوخ نہیں منسوخ صرف حلفِ جاہلیت ہے (حدیث: ع ۲۱۴۶ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

باب مسکرانا اور ہنسنا

تعجّب کے وقت آواز کے بغیر دانتوں کا ظاہر ہونا تبسّم ہے اور اگر آواز کے ساتھ دانت ظاہر ہوں تو اس کو قریب والے لوگ سُن لیں تو قہقہہ ہے ورنہ ضحک ہے۔ پس ضحک میں خود ہی آواز سُنتا ہے اور قہقہہ میں اس کے غیر بھی سُنتے ہیں اور تبسّم میں کوئی بھی نہیں سُنتا لہٰذا اگر نماز میں قہقہہ لگایا تو نماز اور وضوء دونوں فاسد ہو جائیں گے اور ضحک سے نماز تو فاسد ہو جاتی ہے لیکن وضوء باقی رہتا ہے اور تبسّم سے نہ تو وضوء فاسد ہوتا ہے اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے ضحک کی صورت میں سامنے والے دانت ظاہر ہوتے ہیں اس لئے منہ کے سامنے والے حصّہ کو ضواحک کہا جاتا ہے (عینی)

سیّدہ فاطمہ علیہا السّلام نے فرمایا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے

Marfat.com

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا مَعَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا
مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ اَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ وَاَبُوْبَكْرٍ
جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ
جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهٗ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِيْ اَبَابَكْرٍ يَا اَبَابَكْرٍ
اَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
يَزِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ
تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ

خفیہ بات کہی تو میں ہنس پڑی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ ہی ہنساتا اور رُلاتا ہے اللہ کے سوا اور کوئی مؤثر نہیں ،،

۶۶۰۰ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کی طلاق کو قطع کیا (تین طلاقیں دیں) رفاعہ کے بعد اس عورت سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! رفاعہ نے اس کو طلاق دیدی ہے اور تین طلاقیں دی ہیں۔ رفاعہ کے بعد اس سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کیا بخدا یا رسول اللہ! اس کے ہیں صرف اس پھندے کی مانند ہے پھندے کو اپنی چادر سے پکڑا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور سعید بن عاص حجرہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے تاکہ انہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ خالد نے ابوبکر صدیق کو آواز دی کہ اے ابوبکر تم اس عورت کو روکتے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیسی آواز بلند کر رہی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسّم سے زیادہ نہ کرتے تھے پھر فرمایا شاید تو چاہتی ہے کہ رفاعہ کی طرف واپس چلی جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تو اس کا شہد چکھے اور وہ تیرا شہد چکھے (جماع کرے)

www.muhammadan.net

Marfat.com

۶۶۰۱ — حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ

۶۶۰۰ — شرح : عُسَيلة عَسَل کی تصغیر ہے۔ عَسَل مذکر و مؤنث مستعمل ہے اس سے جماع کی لذت کی طرف اشارہ کیا ہے اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس عورت نے عبدالرحمٰن کا آلہ تناسل کپڑے کے پھندے کی طرح ظاہر کیا تھا تو وہ عبدالرحمٰن کا عُسَیلہ کیسے چکھ سکتی تھی اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے باریک ہونے میں پھندے سے تشبیہ دی نرم اور عدم حرکت میں تشبیہ نہیں دی (کرمانی)

علامہ عینی نے کہا رفاعہ کی مُطلقہ سے ظاہر یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن زبیر جماع پر قادر نہیں تو اس صورت میں حضور کے ارشاد "حتی تذوقی عُسیلتہ" سے مراد یہ ہے کہ تو عبدالرحمٰن کی زوجیت میں رہے گی حتی کہ وہ جماع پر قادر ہو جائے اور اگر عبدالرحمٰن کی عصمت میں رہنا پسند نہیں کرتی تو اس سے طلاق کے بعد کسی اور شوہر سے نکاح کر کے جماع کی لذت پائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحلیل کی صورت میں دوسرے شوہر کا ادخال ہی کافی ہے انزال شرط نہیں ہے۔

۶۶۰۱ — ترجمہ : محمد بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی

www.muhammadiarmy.net

Marfat.com

اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ
أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ
أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ أَنْتَ أَفَظُّ
وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ
سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ غَيْرَ فَجِّكَ

جبکہ قریش کی چند خواتین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے کچھ پوچھ رہی تھیں اور بکثرت سوال کرتی تھیں اس حال میں کہ ان کی آوازیں حضور کی آواز پر بلند تھیں۔ جب عمر فاروق نے اجازت طلب کی تو وہ جلدی سے پردہ میں چلی گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق کو اجازت دی تو وہ اندر آگئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہنساتا رہے۔ حضور نے فرمایا میں نے ان عورتوں سے تعجب کیا جو میرے پاس موجود تھیں۔ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو جلدی سے پردہ میں چلی گئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ زیادہ حقدار ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں پھر فاروق ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو! مجھ سے ڈرتی ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتی ہو۔ انہوں نے کہا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سخت اور گفتگو میں سخت ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن خطاب چھوڑو اور اس طرف آؤ اس ذات ستودہ صفات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کسی راہ میں چلنے والا شیطان تم سے نہیں ملتا مگر وہ راستہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کر لیتا ہے۔

"فج" دو پہاڑوں کے درمیان وسیع اور فراخ راستہ کو فج کہا جاتا ہے۔

(حدیث ۳۴۴۶ کی شرح میں تفصیل مذکور ہے)

Marfat.com

۶۶۰۲ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ اَوْ نَفْتَحَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ فَغَدَوْا فَقَاتَلُوْهُمْ قِتَالًا شَدِيْدًا وَكَثُرَ فِيْهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَسَكَتُوْا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ بِالْخَبَرِ كُلِّهٖ

۶۶۰۲ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں تھے تو فرمایا ہم ان شاء اللہ کل واپس چلے جائیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند لوگوں نے کہا جب تک ہم طائف فتح نہ کرلیں واپس نہیں جائیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح جنگ کرو۔ راوی نے کہا وہ صبح جنگ کرنے گئے اور اُن سے خوب جنگ کی اور صحابہ میں بہت لوگ زخمی ہوگئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انشاء اللہ کل واپس چلے جائیں گے۔ راوی نے کہا لوگ خاموش رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خاموشی پر ہنس پڑے۔ حمیدی نے کہا ہمیں سفیان نے اس حدیث کی خبر دی۔

۶۶۰۲ — شرح : طائف مکہ مکرمہ کے مضافات میں سرسبز شہر ہے مکہ مکرمہ فتح کرنے کے بعد حضور طائف کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ضحک فرمانا صحابہ کی خاموشی کے سبب تھا۔ انہی الفاظ میں حدیث عنوان کے مناسب ہے۔ (حدیث : ۴۰۲۹ ج ۶۰ کی شرح دیکھیں) حمیدی امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا کلام ذکر کرنے سے بخاری کا مقصد یہ ہے کہ یہ ساری حدیث خبر کے لفظ سے ہم تک پہنچی ہے لہٰذا یہ حدیث محض عنعنہ نہیں ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۶۰۳ـــ حَدَّثَنَا مُوسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ اِلنَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَقَعْتُ عَلٰی اَهْلِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَیْسَ لِیْ قَالَ فَصُمْ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَاُتِیَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ اَلْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ تَصَدَّقْ بِهَا قَالَ عَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا اَهْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ فَاَنْتُمْ اِذَنْ

۶۶۰۳ــــ ترجمہ: حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا میں ہلاک ہوگیا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا ہے۔ حضور نے فرمایا غلام آزاد کر اس نے کہا میرے پاس غلام نہیں فرمایا دو ماہ مسلسل روزے رکھ اس نے کہا مجھے طاقت نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا اس نے کہا میں نہیں پاتا ہوں اسی اثناء میں ایک ٹوکرہ لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ ابراہیم نے کہا اَلْعَرَق ، ٹوکرہ ہے۔ فرمایا سائل کہاں ہے؟ ان کو صدقہ کر دو اس نے کہا اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ بخدا! مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھر والا ہم سے زیادہ محتاج نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ حتی کہ آپ کے دانت شریف ظاہر ہوگئے پھر فرمایا اس وقت تم ہی کھا لو۔

۶۶۰۳ــــ شرح: اس حدیث میں اشکال ہے وہ یہ کہ اس ٹوکری میں تھوڑی سی کھجوریں تقریباً سات آٹھ سیر تھیں کیونکہ کرمانی نے وضاحت کی ہے کہ کھجوریں پندرہ رطل تھیں رطل نصف سیر کا ہوتا ہے۔ اتنی مقدار کھجوریں ساٹھ مساکین کو کیسے کفایت کرسکتی تھیں؟ نیز

Marfat.com

۶۶۰۴ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ مٰلِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهٗ أَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً قَالَ

اس کی بیوی پر بھی کفارہ واجب تھا۔ یہ کھجوریں دونوں کا کفارہ تھا یا صرف ایک کا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سونپے گئے ہیں لہٰذا حضور کو اختیار ہے کہ اتنی مقدار سے دونوں کا کفارہ ادا ہو جائے (تیسیر القاری)

منہ میں دانتوں کی تفصیل اس طرح ہے کہ منہ میں سامنے والے دانت ثنایا ہیں پھر رباعیات پھر انیاب پھر ضواحک اور پھر نواجذ ہیں جو آخری داڑھیں ہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ تین حدیثوں کے بعد ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھل کر نہیں ہنسے تھے آپ صرف تبسم کرتے تھے اور اس باب میں حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضور اس قدر کھل کر ہنسے کہ آپ کے آخری دانت نواجذ ظاہر ہو گئے ان دونوں حدیثوں میں اتفاق کی صورت کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ام المؤمنین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے اپنے اپنے مشاہدہ کی خبر دی ہے اور ام المؤمنین کا نہ دیکھنا ابوہریرہ کی رؤیت کی نفی کو مستلزم نہیں لہٰذا دونوں حدیثوں میں تضاد نہیں جبکہ دونوں حدیثیں مختلف ہیں۔ نیز بعض لوگ انیاب اور ضواحک کو بھی نواجذ کہتے ہیں، چنانچہ کتاب الصیام میں یہی حدیث مذکور ہے اس میں یہ الفاظ ہیں حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ، اس سے اختلاف بالکل ختم ہو جاتا ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہنسا کرتے تھے البتہ زیادہ ہنسنا مکروہ ہے اور کثرت ضحک دل کو مردہ کر دیتی ہے حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے زیادہ مت ہنسو یہ دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

۶۶۰۴ — ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا جبکہ آپ پر گھنے حاشیہ والی نجرانی چادر تھی۔ ایک اعرابی نے آپ کو پایا اور حضور کی چادر مبارک کو زور سے کھینچا انس نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کا کنارہ دیکھا کہ زور سے کھینچنے سے چادر کے کنارے نے اس میں نشان چھوڑ دیئے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

اَنَسٌ فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَلَهٗ بِعَطَاءٍ

۶۶۰۵ — حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَانِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا

ہیں پھر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے مال سے جو آپ کے پاس ہے میرے لئے حکم کرو حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے پھر اس کے لئے مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

۶۶۰۴ — شرح: یمن میں ایک شہر نجران ہے، اس کی طرف منسوب چادر کو نجرانی کہتے ہیں اس چادر کا حاشیہ بہت موٹا تھا جس کے سبب کھینچنے سے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن شریف میں نشان پڑ گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ زور سے کھینچنے کے سبب چادر پھٹ گئی تھی اور اس کا سخت کنارہ گردن میں رہ گیا تھا۔ حضور نے تبسم فرماتے ہوئے اس کو مال عطا کیا۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قوی تر بردبار اور جان و مال میں اذیت پہنچنے پہ سخت صبر کرتے تھے اور لوگوں کے اسلام کی امید پر ان کے جور و جفاء سے درگزر فرماتے تھے تاکہ آپ کے بعد آنے والے حکمران آپ کے خلق جمیل کی اقتداء کرتے ہوئے چشم پوشی سے کام لیں اور احسن طریقہ سے سخت قلوب والوں کی مدافعت کریں۔ واللہ ورسولہ اعلم!

۶۶۰۵ — ترجمہ: جریر بن عبداللہ بجلی نے کہا جب سے میں نے اسلام قبول کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں روکا اور جب مجھے دیکھتے تبسم

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۶۰۶ ـــ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ہِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَہَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِکَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبِمَ تُشْبِہُ الْوَلَدَ

فرماتے تھے۔ میں نے حضور سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ نے میرے سینہ میں اپنا دستِ اقدس مارا اور فرمایا اے اللہ! اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ کر۔

۶۶۰۵ ـــ شرح: اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور عبداللہ سے حجاب نہ کرتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ مردوں کی مخصوص مجلس میں مجھے آنے سے کبھی نہ روکا تھا اس کے معنی یہ نہیں کہ حجرہ شریفہ میں داخل ہونے سے نہ روکا تھا یا اس کے معنی یہ ہیں کہ میں نے جو بھی عطیہ حضور سے طلب کیا آپ نے مجھ سے کبھی نہ روکا تھا

۶۶۰۶ ـــ ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں کرتا کیا جب عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے؟ فرمایا ہاں جب وہ مادہ منویہ دیکھے تو اس پر غسل واجب ہے۔ ام سلمہ ہنس پڑیں اور کہا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس شئی کے سبب اس سے بچہ کی مشابہت ہوتی ہے۔

۶۶۰۶ ـــ شرح: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہنسیں اور حضور نے ان کو منع نہ فرمایا بلکہ عورت کے احتلام کا ام سلمہ کا انکار کرنا اچھا نہ جانا اور فرمایا عورت کے مادہ منویہ کے سبب بچہ اس کے مشابہ ہوتا ہے۔ اس مقام میں تفصیل ہے حدیث ۲۸۰ ج ۱ ہم نے بسط سے تحریر کیا۔ فلیطالع ثمّہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۶۰۷۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ

۶۶۰۸۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ

۶۶۰۷ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کھل کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کے تالو شریف کا گوشت دیکھ سکوں۔ آپ صرف تبسم فرماتے تھے۔

۶۶۰۷ — شرح : لَهَوَات لَهَاة کی جمع ہے۔ یہ حلق کے آخر میں اُوپر کی جانب گوشت کا ٹکڑا ہے۔

۶۶۰۸ — ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ حضور مدینہ منورہ میں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ اُس نے کہا بارش رُک گئی اپنے پروردگار سے بارش طلب فرمائیں۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نظر مبارک اُٹھائی ہم آسمان میں ذرّہ بھر بادل نہ دیکھتے تھے۔ حضور نے بارش طلب کی تو بادل پیدا ہُوا اس حال میں کہ بعض بادل بعض کی طرف جانے لگا۔ پھر بارش ہونے لگی حتیٰ کہ مدینہ منورہ کی نالیاں بہنے لگیں اور بدستور آئندہ جمعہ تک بارش برستی رہی اور نہ رکی۔ پھر وہی شخص یا اُس کا غیر کھڑا ہُوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اُس نے کہا ہم پانی میں ڈوبنے لگے ہیں اپنے پروردگار سے دُعا فرمائیں کہ بارش ہم سے روک لے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر فرمایا اے اللہ ہمارے ارد گرد بارش ہو ہم پر نہ ہو دو یا تین مرتبہ فرمایا پس

www.muhammadiah.net

Marfat.com

حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قُحِطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللّٰهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ **بَابُ** قَوْلِ اللّٰهِ اتَّقُوا اللّٰهَ

بادل مدینہ منورہ سے دائیں بائیں پھٹنے لگا ہمارے ارد گرد برساتا تھا۔ مدینہ منورہ میں نہ برساتا تھا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور حضور کی دعا کی قبولیت دکھاتا تھا (حدیث: ع۹۶۲ ج: ۲ و ع۹۶۳ ج: ۲ کی شرح دیکھیں)

باب ۷ — اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو" "اور جو جھوٹ سے منع کیا گیا ہے"

Marfat.com

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْكَذِبِ

٦٦٠٩ ـــ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

٦٦٠٩ ـــ ترجمہ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتی کہ وہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ معصیت کی راہ دکھاتا ہے اور معصیت دوزخ کی راہ دکھاتی ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے۔

٦٦٠٩ ـــ شرح : یعنی انسان سچ بولتے بولتے سچ کا عادی بن جاتا ہے اور اسے سچائی کا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے اور اسم بامسمّٰی ہو کر صدیق بن جاتا ہے جو نبوت سے نچلا مرتبہ ہے اور نبوت اور صدیقیت کے درمیان اور کوئی مرتبہ نہیں۔ شیخ ابن عربی رحمہ اللہ نے کہا دو مرتبوں کے درمیان ایک مرتبہ ہے میں اس مرتبہ میں ملدت دراز رہا ہوں لیکن عارفین نے کہا ان دو مرتبوں کے درمیان کوئی مقام نہیں جو شیخ ابن عربی نے کہا ہے دراصل وہ مقام صدیقیت کا حصہ ہے وہ کوئی دوسرا مقام نہیں ہے۔ واللہ اعلم بحقیقت الحال (تیسیر القاری)

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ کا عادی اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے اور حکم کیا جاتا ہے کہ یہ شخص کذاب ہے اور مخلوق پر اس کا اظہار کیا جاتا ہے اور ان کے دلوں اور زبانوں پر اس کا القا کیا جاتا ہے۔ الحاصل صدق سے انسان کو صدیقین کی وصف اور ان کا ثواب حاصل

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۶۱۰ — حَدَّثَنِیْ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سُهَیْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

ہوتا ہے اور جھوٹ سے کذابوں کی وصف اور ان کے عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے ۔ کیونکہ جھوٹ نفاق کی علامت ہے ۔ صدیق کے حق میں یہ نہیں فرمایا کہ وہ صدیق لکھا جاتا ہے کیونکہ وہ اُن حضرات میں سے ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ ، اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے روایت ذکر کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا مومن کذاب ہوسکتا ہے حضور نے فرمایا نہیں ۔ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث کے معارض ہے نیز حدیث میں ہے کہ مومن کی طبع میں خیانت اور جھوٹ نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ امام مالک کی روایت کردہ حدیث میں مومن سے کامل مراد ہے یعنی کامل مومن جو ایمان کے اعلیٰ درجات کو مکمل کرلے وہ کذاب نہیں ہوسکتا کہ اس پر کذب کا غلبہ ہوسکے ۔ کیونکہ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ (عمدۃ القاری)

۶۶۱۰ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جس وقت کلام کرے تو جھوٹ بولے جس وقت وعدہ کرے تو خلاف کرے جس وقت امین بنایا جائے تو خیانت کرے

۶۶۱۰ — شرح : یعنی یہ تین وصفیں جس میں پائی جائیں اور وہ ان کا عادی ہوجائے تو وہ منافق ہے جس کو ایمانی تصدیق حاصل ہو وہ ان صفات رذیلہ سے مبرا ہوتا ہے ۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس بات پر اجماع منعقد ہے کہ مسلمان کو ان صفات کے سبب منافق جو دوزخ میں نچلے طبقہ میں ہوگا نہیں کہا جائے گا اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمان ان صفات کے سبب منافق کے مشابہ ہوجاتا ہے ۔ یا اس سے مراد منافق عملی ہے یعنی ان صفات کے سبب وہ منافق عملی ہوجاتا ہے ۔ اعتقادی منافق نہیں ۔ یا اس سے منافق مراد

Marfat.com

۴۶۱۱ـــــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ہیں جو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھے بامعنی یہ ہیں کہ جو شخص ان امور ثلاثہ کا عادی ہو جائے وہ منافق ہے۔ چنانچہ علامہ توریشتی نے کہا جس میں یہ صفات ذمیمہ پائی جائیں اور اس کا حال ان میں مستمر اور دائم ہو جائے تو اس کو منافق کہنا مناسب ہے۔ حدیث : ۳۲ ج ۱ اکی شرح دیکھیں

۴۶۱۱ـــــ **ترجمہ** : سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے انہوں نے کہا جو آپ نے دیکھا ہے کہ اس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے وہ کذاب تھا (وہ بہت جھوٹ بولتا تھا) اس کی جھوٹی باتیں اس سے نقل کی جاتی تھیں یہاں تک اطراف و اکناف میں پہنچیں اس کے ساتھ قیامت تک یہی سلوک کیا جائے گا۔

۴۶۱۱ـــــ **شرح** : یہ حدیث واقعہ معراج کا کچھ حصہ ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے شب اسریٰ میں ایک آدمی بیٹھا ہوا دیکھا تھا جبکہ دوسرا آدمی کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں لوہے کی کنڈی تھی جس کو اس کے جبڑے میں داخل کرتا تھا حتیٰ کہ اس کی گردن تک پہنچاتا تھا اور وہ بہت جھوٹ بولنے والا آدمی تھا جس کا جھوٹ آفاق میں پھیلا ہوا تھا اس کو قیامت تک یہ عذاب دیا جائے گا۔ اس شخص کو منہ میں عذاب اس لئے دیا جاتا تھا کہ اس کے ساتھ وہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔ اس مقام میں ایک اشکال ہے وہ یہ کہ جس موصول کی خبر پہ فاء داخل ہو اس میں یہ شرط ہے کہ مبہم عام ہو اس کا حل یہ ہے کہ ابن مالک نے کہا کہ معین مبہم کو عام کے قائم مقام کیا ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ اس عذاب میں ہر وہ آدمی شریک ہے جس میں زیادہ جھوٹ بولنے والی صفت پائی جائے۔

Marfat.com

بَابُ الْهَدْیِ الصَّالِحِ

۶۶۱۲ــ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ حَدَّثَکُمُ الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِیْقًا سَمِعْتُ حُذَیْفَةَ یَقُوْلُ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَهَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاِبْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ اِلٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَیْهِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا

باب اچھی سیرت

ہدی کی ہا مفتوح اور دال ساکن ہے اس کے معنی سیرت اور طریقہ کے ہیں

۶۶۱۲ــ ترجمہ : شقیق نے کہا میں نے حذیفہ سے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور عادت و خصلت میں بہت مشابہ عبد اللہ بن مسعود تھے جس وقت گھر سے نکلتے یہاں تک کہ واپس تشریف لے جاتے ہم نہیں جانتے کہ جب اپنے اہل میں تنہا ہوتے تھے تو کیا کرتے تھے۔

۶۶۱۳ــ شرح : یعنی راستی، اہل خیر کی ہیئت اور باکمال لوگوں کی سیرت کے اعتبار سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے۔ دل بفتح الدال و تشدید اللام جس کے حرکات و سکنات ایسے ہوں کہ اس کی طرف دل متوجہ ہوں اور جانیں مائل ہوں۔ سَمت کا سین مفتوح میم ساکن ہے اس کے معنی ہیں نیک لوگوں کی ہیئت و حالت ،، ہدی نیک لوگوں کی سیرت اور طریقہ ہے۔ علامہ کرمانی نے کہا دل اور ہدی دونوں قریب المعنیٰ ہیں اور وہ باوقار حال بہترین منظر اور اچھے خصائل ہیں سمت اہل خیر کی حالت ہے۔ ام عبد حضرت عبد اللہ بن مسعود کی والدہ ہیں وہ عبد ود کی بیٹی صحابیہ ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود

www.muhammadian.net

Marfat.com

۶۶۱۳ـــ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الصَّبْرِ وَالْاَذٰى

وَقَوْلِ اللّٰهِ اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

رضی اللہ عنہ کے ساتھی اُن کے پاس جاتے اور ان کے اقوال، افعال اور حرکات و سکنات وغیرہ دیکھتے اور اُن سے مشابہت کی کوشش کرتے تھے۔ اِن کا یہ حال عبداللہ بن مسعود کے گھر سے باہر تشریف لانے سے واپس جانے تک تھا وہ کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ جب گھر میں تنہا ہوتے تھے تو کیا کرتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باکمال اور افضل لوگوں کی سیرت اور اچھا طریقہ اختیار کرنا چاہیے ان کے کھانے پینے اور لوگوں سے میانہ روی اختیار کرنے میں مشابہت کرنی چاہیے۔

۶۶۱۳ـــ ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا بہترین کلام اللہ کی کتاب (قرآن) ہے اور بہترین سیرت سیرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

باب اذیت پر صبر کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب حساب کے بغیر پورا دیا جائے گا

صبر کے معنی حبس (رکنا) ہیں روزہ کو بھی صبر کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں نفس کو کھانے پینے اور جماع سے روکنا ہوتا ہے۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر بہائم سے منع فرمایا یعنی جانوروں کو روک کر مارنے سے منع فرمایا۔ اذیت پر صبر کرنا نفس سے جہاد کرنا ہے اور اس کو شہوت اور فخر و مباہات

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۶۱۴ــــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ

۶۶۱۵ــــ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ

سے منع کرنا ہے یہ نبیوں اور نیک لوگوں کے اخلاق میں شامل ہے اگرچہ نفس اذیت اور مشقت سے دکھ محسوس کرتا ہے ۔ آیت کریمہ میں صابرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو مصائب پر صبر کرتے ہیں ۔ یہ آیت کریمہ جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے اپنا دین ترک نہ کیا تھا بغیر حساب کے معنی یہ ہیں کہ عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتی ۔

۶۶۱۴ــــ ترجمہ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اذیت پر جو کسی سے سنے وہ اللہ سے زیادہ صابر نہیں ہے لوگ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور وہ ان کو عافیت دیتا ہے اور درگذر کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے ۔

۶۶۱۴ــــ شرح : اس حدیث میں صبر کے معنی حلم اور بردباری ہیں یعنی وہ عقوبت میں جلدی نہیں کرتا ۔ اور اس کے مستحق سے تاخیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں صبر کے معنی حلم اور بردباری ہیں ۔ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ لوگ اللہ کی طرف وہ شئی منسوب کرتے ہیں جس سے وہ پاک ہے اور وہ ان پر احسان کرتا ہے اور انہیں مال و دولت اور رزق کثیر عطا کرتا ہے

۶۶۱۵ــــ ترجمہ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کیا جو آپ تقسیم کیا کرتے تھے ۔ ایک انصاری مرد نے کہا اس تقسیم میں اللہ کی رضامندی کا خیال نہیں کیا گیا ۔ میں نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

Marfat.com

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قُلْتُ أَمَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَبَرَ

بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ

۶۶۱۶ــــ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ

یہ ضرور ذکر کروں گا ؛ چنانچہ میں حضور کی خدمت میں آیا جبکہ حضور صحابہ کرام میں تشریف فرما تھے میں نے آپ سے آہستہ گفتگو کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ شاق ہوا اور چہرۂ انور متغیر ہو گیا اور غضب ناک ہوئے حتی کہ میں نے خواہش کی کہ میں آپ کو یہ خبر نہ سناتا پھر فرمایا موسیٰ "علیہ السلام" کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو اُنھوں نے صبر کیا (حدیث : ۲۹۲۹ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

باب جو شخص عتاب کے سبب لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہوا

۶۶۱۶ ـــــ مسروق سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

۶۶۱۷ــــ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلَى اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً

نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا اور لوگوں کو وہ کرنے کی اجازت بھی دی تو بعض لوگوں نے اس سے پرہیز کیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی (کہ لوگوں نے وہ کرنے سے پرہیز کیا ہے) تو آپ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد کی پھر فرمایا اُن لوگوں کا کیسا حال ہے جو اس کام سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں ان سے اللہ کو زیادہ جاننے والا ہوں اور اُن سے اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔

۶۶۱۶ــــ شرح : سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم عتاب کے سبب لوگوں کی طرف اس وقت متوجہ نہ ہوتے تھے جب کوئی فعل آپ کی ذاتِ کریمہ سے مختص ہوتا تھا؛ جیسے جاہلوں کی جہالت پر صبر کرنا اور بدویوں کی سختی برداشت کرنا اور اُن سے درگزر کرنا وغیرہ ہیں؛ لیکن دین کے معاملہ میں جبکہ احکام شرعیہ کی مخالفت ہوتی ہو اُن میں عتاب سے درگزر نہ کرتے تھے اور ایسے معاملات میں کڑی نگاہ رکھتے تھے اور سخت کارروائی کرتے تھے اور حق کا اظہار فرماتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور اقتدا بہت ضروری ہے اور اس کی گہرائیوں میں جانا ممنوع ہے اور مباح شئ سے پرہیز کرنا مذموم ہے۔ نیز اس حدیث میں انی لاعلم باللہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

بَابُ مَنْ أَكْفَرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ

۶۶۱۸ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

www.muhammadiah.net

سے قوت علمیہ کی طرف اور "اشدہم خشیۃ" سے قوت عملیہ کی طرف اشارہ ہے۔

۶۶۱۷ — ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پردہ دار کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیاء دار تھے۔ جب کسی سے کوئی کوئی شئی دیکھتے جسے مکروہ جانتے تو ہم اس کا اثر آپ کے چہرہ مبارک میں معلوم کر لیتے تھے۔

۶۶۱۷ — شرح: یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی شئی دیکھتے جس کو مکروہ جانتے تو حیاء کے باعث آپ کا چہرۂ انور متاثر ہوتا جسے ہم پہچانتے تھے اور جب کسی کو عتاب کرنا ہوتا تھا تو اس کو معین کر کے عتاب نہ فرماتے تھے بلکہ آپ کا عتاب عام ہوتا تھا۔ عذراء کنواری نوجوان لڑکی ہے، کیونکہ اس کی عذرت یعنی بکارت کی جھلی باقی رہتی ہے۔ خدر پردہ ہے جو باکرہ کے لئے گھر کے کنارہ میں کیا جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم بادلیل ذکر کرنا چاہیئے کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور کے چہرۂ انور کے تغیر سے آپ کی کراہت پہچانتے تھے جیسے سری نماز میں حضور کی داڑھی مبارک کی حرکت سے معلوم کر لیتے تھے کہ آپ نماز میں کیا پڑھتے ہیں (حدیث: ۳۳۲ ج: ۵ کی شرح دیکھیں)

باب جس نے تاویل کے بغیر اپنے مسلمان بھائی کو کفر کی طرف منسوب کیا تو وہ ایسا ہی ہے جو اس نے کہا"

Marfat.com

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۱۹ــــ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مٰلِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا

۶۶۱۸ــــ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کہے اسے کافر! تو اُن دونوں میں سے ایک کفر کا مستحق ہوجاتا ہے۔ عکرمہ بن عمار نے یحییٰ سے اُنہوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کی کہ اُنھوں نے ابوسلمہ سے سُنا اُنہوں نے ابوہریرہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح سُنا۔

۶۶۱۸ــــ شرح: اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی کو تاویل کے ساتھ کافر کہے تو وہ گنہگار نہ ہوگا کیونکہ وہ یہ کہنے میں معذور ہے اسی لئے سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معذور جانا تھا جبکہ اُنہوں نے حاطب بن ابی بلتعہ کو منافق کہا تھا؛ کیونکہ عمر فاروق نے یہ خیال کیا تھا کہ حاطب نے مکہ کے مشرکوں کو خط لکھ کر اِن کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوجی کارروائی سے مطلع کیا تھا اس لئے وہ منافق ہے۔ اگر بلا تاویل کسی کو کافر کہا جائے تو اس کا قول قائل کی طرف لوٹتا ہے گویا کہ اُس نے اپنے آپ کو کفر کی طرف منسوب کیا ہے۔

۶۶۱۹ــــ ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو اس ان دونوں میں سے ایک کفر کا مستحق ہوگیا۔

www.muhammadiarif.net

Marfat.com

۶۶۲۰ ـــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ

۶۶۲۰ ـــ ترجمہ : ثابت بن ضحاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی ملت کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ وہی ہے جو اُس نے کہا اور جس نے کسی شئی سے اپنے آپ کو قتل کر لیا اس کو جہنم کی آگ میں اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ مومن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کی مانند ہے جس نے مومن کو کفر کی طرف منسوب کیا وہ اس کے قتل کی مانند ہے

۶۶۲۰ ـــ شرح : اسلام کے سوا کسی مذہب و ملت کی قسم کی صورت یہ ہے کہ اگر میں نے ایسا کیا تو وہ یہودی یا نصرانی ہے حالانکہ وہ اس قسم میں جھوٹا ہے تو وہ وہی ہے جو اُس نے کہا یعنی وہ یہودی یا نصرانی ہو جائے گا اور دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اس قسم میں جھوٹ کی قید ذکر کی ہے اگر وہ قسم میں سچا ہے تو بطریق اولی اسلام سے خارج ہو جائے گا؛ کیونکہ سچا ہونے کے باوجود یہ قسم کھانا یہودیت یا نصرانیت کی تعظیم ہے اور اسلام کے سوا کسی ملت کی تعظیم کرنا کفر ہے۔

قاضی بیضاوی نے کہا وہ اس قسم سے اپنے اسلام کو مختل کرتا ہے اور اس کی سبکی کرتا ہے تو وہ اپنے قول کے مطابق یہودی یا نصرانی ہو جائے گا یہ بھی احتمال ہے کہ اس طرح قسم کھانے کا یہ حکم تہدید اور وعید میں بطور مبالغہ ذکر کیا ہو گویا کہ وہ اس قسم سے عذاب کا مستحق ہو گیا ہے۔ علامہ قسطلانی نے کہا اگر قسم کھانے والے کی مراد یہ ہے کہ جس پر قسم کھائی گئی ہے اگر وہ واقع ہو جائے تو وہ یہودی یا نصرانی ہے تو کافر ہو جائے گا کیونکہ کفر کا ارادہ کفر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر قسم کھانے والے

Marfat.com

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِحَاطِبٍ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

۶۶۲۱ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

کی مراد یہ نہ تھی تو وہ جھوٹا ہوگا جیسا کہ اُس نے کہا ہے کافر نہ ہوگا ؛ کیونکہ اس نے اس جھوٹی قسم سے یہودیت یا نصرانیت کا التزام نہیں کیا بلکہ یہ اس شخص کو دھوکہ دینا چاہا جس کے لئے قسم کھا رہا ہے ۔ لہٰذا مذکور حکم وعید پر مبنی ہے ۔ اور اگر وہ اس قسم میں سچا ہو تو وہ مذکورہ ملت سے براُت کا ارادہ کرتا ہے جیسے کہے اگر اُس نے آج کھانا کھایا تو وہ یہودی یا نصرانی ہے اور سارا دن کھانا نہ کھایا وہ گنہگار نہ ہوگا ؛ کیونکہ اس کی نیت کا عقد شرط کی نفی کرنا ہے ، لیکن ایسا شخص ملامت سے بری نہ ہوگا ؛ کیونکہ اس طرح قسم کھانے میں سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اس ارشاد کہ "جو کوئی قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے" کے مخالف ہے ۔ واللہ ورسولہ اعلم !

اس حدیث کا دُوسرا جُملہ یہ ہے کہ مومن کو لعنت کرنا حرمت یا گناہ یا اللہ کی رحمت سے دُور کرنے میں اس کے قتل کی مانند ہے ؛ کیونکہ لعنت کے معنی اللہ کی رحمت سے دُور کرنا ہیں اور کسی کو قتل کرنا دنیاوی زندگی سے دُور کرنے کا موجب ہے ۔ تیسرا جملہ یہ ہے کہ مسلمان کو کفر کی گالی دینا اس کو قتل کی مانند ہے اس تشبیہ کی وجہ یہ ہے کہ کفر قتل کا موجب ہے گویا کہ کفر کی طرف نسبت کرنے والے نے قتل کے سبب کی طرف نسبت کی گویا اس کو قتل کر دیا ۔

باب جس نے مومن کو تاویل سے کافر کہا یا وہ ناواقف تھا "

Marfat.com

قَالَ اَخْبَرَنَا سَلِيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةً فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ
قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلّٰى صَلٰوةً فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ
فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ
الرَّجُلَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ
نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا وَنَسْقِيْ بِنَوَاضِحِنَا وَاَنَّ مُعَاذًا صَلّٰى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ
الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ اَنِّيْ مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ ثَلٰثًا اِقْرَءْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَنَحْوَهَا

اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق فرمایا وہ منافق ہے تو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ منافق ہے یقیناً اللہ تعالیٰ بدر کے میدان لڑنے والوں کے متعلق فرمایا میں نے تمہیں بخش دیا ہے (حاطب بن ابی بلتعہ جنگ بدر میں موجود تھا)

۶۶۲۱ — ترجمہ : جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کے پاس آتے اور ان کو نماز پڑھاتے تو اس میں سورۂ بقر پڑھتے۔ ایک آدمی نے نماز سے باہر نکل کر ہلکی سی نماز پڑھی یہ خبر معاذ بن جبل کو پہنچی تو انہوں نے کہا یہ شخص

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

٦٦٢٢ — حَدَّثَنَا اسحٰق قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ الزُّهْرِیُّ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِیْ حلفه باللّٰتِ والعُزّٰی فلیقل لَآ اله الا الله ومن قَالَ لصاحبه تعال اُقَامِرْك فلیتصدق

منافق ہے وہ آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا اور کہا ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے کاروبار کرتے ہیں اور اونٹوں کو پانی پلاتے ہیں (اور تھک جاتے ہیں) معاذ کے گزشتہ رات نماز پڑھائی اور اس میں سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کی تو میں نے ہلکی سی اپنی علیحدہ نماز پڑھ لی معاذ نے کہا ہے کہ میں منافق ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا فتنہ انگیزی کرتے ہو اور یہ کلمہ "اَفَتَّانٌ" تین بار فرمایا پھر فرمایا وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

٦٦٢١ — شرح : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مذکور شخص کو منافق کہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یہ کلمہ کہنے میں معذور جانا کیونکہ معاذ نے یہ گمان کیا تھا کہ جماعت کا تارک منافق ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے حدیث عنوان کے مطابق ہے امام طحاوی نے کہا اس وقت فرض نماز دو بار پڑھنا جائز تھا۔ حضرت معاذ بن رضی اللہ عنہ نے مذکور شخص کو منافق کہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یہ کلمہ کہنے میں معذور جانا کیونکہ معاذ نے یہ گمان کیا تھا کہ جماعت کا تارک منافق ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے حدیث عنوان کے مطابق ہے امام طحاوی نے کہا اس وقت فرض نماز دو بار پڑھنا جائز تھا حضرت معاذ برکت کے لئے حضور کی اقتداء میں نماز پڑھتے پھر اپنی مسجد میں لوگوں کی امامت کرتے یا وہ حضور کے پیچھے نفل پڑھتے تھے اور اپنی مسجد میں فرض پڑھاتے تھے لہٰذا اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والوں کی امامت کر سکتا ہے صحیح نہیں۔ صاحب تیسیر القاری نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ اس آدمی کو منافق نہیں کہنا چاہیئے اگرچہ اس بات میں یہ تاویل کی جائے کہ تارک جماعت منافق ہے۔ اسی لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

۶۶۲۳ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ

نے فرمایا یا معاذ أفتان أنت ،، (حدیث ع۶۱۷۱ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

۶۶۲۲ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھائی اور قسم میں لات اور عزی کہہ دیا تو فوراً کہے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ،، اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آمیں تیرے ساتھ جُوا کھیلتا ہوں تو صدقہ کرے۔

۶۶۲۲ — شرح : یعنی اگر بھول کر یا لاعلمی کے باعث زبان پر لات و عزی کا نام لاسے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ کلمہ توحید پڑھے اور باطل الٰہیہ کی نفی کرے کیونکہ لات و عزی بتوں کے نام ہیں اُن کو قسم میں ذکر کرنا موہم کفر ہے اس کا کفارہ تجدید کلمہ توحید ہی ہے۔ اس حدیث میں قمار کو بتوں کے ذکر کے ساتھ ذکر کیا اس میں اس آیت کریمہ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ،، کی اتباع میں ذکر کیا۔

۶۶۲۳ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہوں نے عمر فاروق کو ایک قافلہ میں پایا جبکہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نداء کی کہ سنو اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے آبا و اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا جو کوئی قسم کھائے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

۶۶۲۳ — شرح : اس حدیث کی باب سے مناسبت اس طرح ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق کو باپ کی قسم کھانے میں معذور جانا کیونکہ اُنہوں نے یہ تاویل کی تھی کہ والد کا بہت حق ہے۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَفْلَحَ وَأَبِيهِ ،، ایسی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِاَمْرِ اللّٰهِ

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ الْاٰيَةَ

۶۶۲۴ــــ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقٰسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيْهِ صُوَرٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ

باپ کی قسم ذکر کی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ "وَاَبِيْهِ" سے مراد قسم نہیں اس قسم کے الفاظ تقریرِ کلام کے لئے ذکر کیے جاتے ہیں۔ باپ کی قسم کھانے سے منع کرنے میں حکمت یہ ہے کہ جس کی قسم کھائے اس کی تعظیم مقصود ہوتی ہے، حالانکہ عظمت کی حقیقت صرف اللہ کے ساتھ مختص ہے۔ اللہ کے غیر کو اس کے مشابہ نہیں کر سکتے اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی قسم کھائی ہے وہ قادر مختار ہے جس کی چاہے قسم کھائے کسی کا وہ پابند نہیں۔

باب اللہ کے لئے غصہ اور سختی کرنا جائز ہے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو"

یعنی اللہ کے حکم پر امتثال کے لئے غضب اور سختی کرنا جائز ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اذیت پر صبر کرنا اپنے حق میں تھا اللہ کے حق میں آپ نے وہی کیا جو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کافروں سے تلوار کے ساتھ جہاد کرو اور منافقوں کے ساتھ ان پر حجت قائم کر کے جہاد کرو۔

۶۶۲۴ــــ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۶۲۵ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ
اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتٰى
رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ
مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا قَالَ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ
فَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ ۶۶۲۶ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ

میرے پاس تشریف لائے، حالانکہ میرے گھر میں پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں حضور کا چہرۂ انور متغیر ہو گیا پھر پردہ کو پکڑا اور اس کو پھاڑ دیا۔ ام المؤمنین نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تمام لوگوں سے سخت عذاب ان کو دیا جائے گا جو یہ صورتیں بناتے ہیں۔

۶۶۲۴ ـــ شرح : یعنی حیوانات اور آدمیوں کی تصویریں بنانے میں اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ صورت بنانے میں انتہائی بات تو یہی ہے کہ تصویر بنانا کبیرہ گناہ ہے۔ کبیرہ کے مرتکب کو کافر سے زیادہ سخت عذاب نہ ہوگا تو صورتیں بنانے والوں کو تمام لوگوں سے سخت عذاب کیسے ممکن ہوگا اس کا جواب یہ ہے اگر مسلمان تصویریں بنائے تو یہ گناہ کبیرہ ہے حرام ہے

۶۶۲۵ ـــ ترجمہ : ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز میں تاخیر کرتا ہوں کہ وہ نماز بہت لمبی کرتا ہے۔ راوی نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ میں اس سے زیادہ غصہ میں نہیں دیکھا۔ حضور نے فرمایا اے لوگو! بے شک تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں تم میں سے جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو نماز پڑھانے میں تخفیف کرے کیونکہ نماز پڑھنے والوں میں بیمار، بوڑھے اور صاحب حاجت بھی ہوتے ہیں۔ (حدیث : ۶۷۲ ج : ا کی شرح دیکھیں)

۶۶۲۶ ـــ ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ایک وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ

Marfat.com

إسمعيل قال حدثنا جويرية عن نافع عن عبد الله قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يصلي رأى في قبلة المسجد نخامة فحكها بيده فتغيظ ثم قال إن أحدكم إذا كان في الصلوة فإن الله حيال وجهه فلا يتنخمن حيال وجهه في الصلوة

۶۶۲۷ — حدثنا محمد قال أخبرنا إسمعيل بن جعفر قال أخبرنا ربيعة ابن أبي عبد الرحمن عن يزيد مولى المنبعث عن زيد بن خالد الجهني أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اللقطة قال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم

آپ نے مسجد کے قبلہ میں کھنکار دیکھا حضور نے اس کو دستِ اقدس سے کھرچ دیا اور بہت غصہ میں آگئے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ کے سامنے ہوتا ہے۔ وہ نماز میں اپنے چہرہ کے مقابل نہ تھوکے۔

۶۶۲۶ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حیال کے معنی مقابل کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سامنے ہوتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ جہت اور مکان سے پاک ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا معنی تشبیہ کے اعتبار سے ہے یعنی گویا اللہ اس کے اور اس کے قبلہ کے درمیان ہے۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ نے کہا کہ نمازی کی قبلہ کی طرف توجہ اس کے قصد کو رب تک پہنچاتی ہے دراصل حدیث کی عبارت اس طرح ہے : "کَانَ مَقْصُوْدَہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ"

(حدیث ۴۰۹ ج : ۱، کی شرح دیکھیں)

۶۶۲۷ — ترجمہ : زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ شی کے متعلق پوچھا تو حضور نے فرمایا اس کا ایک سال اعلان کرو پھر اس کی رسی اور توشہ دان کا اعلان کرو پھر اس کو خرچ کر لو اگر اس کا

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَقَالَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ

کا مالک آجائے تو وہ اس کو دے دو اُس نے کہا یا رسُولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! گمی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا اس کو پکڑ لو وہ تمہاری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا پھر بھیڑیئے کی ہے۔ اُس نے کہا یا رسُول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! گم شدہ اُونٹ کا کیا حکم ہے؟ راوی نے کہا حضور سخت غصّہ میں آگئے حتیٰ کہ آپ کے رُخسارے سُرخ ہو گئے یا چہرۂ انور سُرخ ہو گیا پھر فرمایا تجھے اس سے کیا تعلّق ہے اس کے ساتھ اس کی جوتی اور مشکیزہ ہے حتیٰ کہ اس کا مالک اس کو پالے (حدیث: ع ۲۲۶۸ ج ۳ کی شرح دیکھیں) مکّی نے کہا ہمیں عبداللہ بن سعید نے خبر دی اور محمد بن زیاد نے، محمد بن جعفر، عبداللہ بن سعید، سالم ابوالنضر مولیٰ عمر بن عُبیداللہ، بسر بن سعید کے وسائط سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف میں کھجور

Marfat.com

فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مُغْضَبًا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيْعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ

کی شاخ یا بوریا کا حجرہ بنایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر آکر اس میں نماز پڑھنے لگے تو لوگ بھی آپ کی اتباع میں نماز پڑھنے لگے پھر وہ دُوسری رات آئے اور حاضر ہُوئے اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے تاخیر کی ان کی طرف باہر تشریف نہ لائے اُنہوں نے اپنی آوازیں بُلند کیں اور دروازہ کو کنکریاں ماریں تو حضور غصہ سے اُن کی طرف باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہارا یہ عمل ہمیشہ رہا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ تم پر (یہ نماز) فرض ہوجائے گی تم پر لازم ہے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھو، کیونکہ انسان کی فرض کے سوا بہترین نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے۔

۶۶۲۷ — شرح: سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا غضبناک ہونا اس لئے تھا کہ اگر بدستور یہ نماز پڑھتے رہے تو یہ اُن پر فرض ہوجائیگی جس کا ہمیشہ کے لئے اداء کرنا اِن پر مشکل ہوجائے گا جسے وہ نہ کرسکیں گے۔ حضور کا غصہ کرنا لوگوں پر شفقت اور رحمت کے باعث تھا۔ یُوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ لوگوں کے آوازیں بلند کرنے اور دروازہ کو کنکریاں مارنے سے حضرت کو غصہ آیا ہو، کیونکہ ایسا فعل خلافِ ادب تھا اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں تھے کہ ان کا یہ عمل مُخل تھا۔ اللہ کے حکم میں غصہ اور سختی واجب ہے یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے قبیل سے ہے۔ خصوصًا حضرات ائمہ کرام اور سلاطینِ اسلام پر یہ بہت ضروری ہے تاکہ شریعت کے اَوامر کی حفاظت ہو اور اُن پر کوئی تغیّر و تبدّل ہونے نہ پائے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شعارِ شریعت جیسے عید وغیرہ کے علاوہ نوافل گھر میں پڑھنے افضل ہیں تاکہ لوگوں سے عمل مخفی رہے۔ اور جس حدیث میں ہے کہ نماز گھروں میں پڑھو اور انہیں قبریں نہ بناؤ اس سے مراد بھی یہی ہے کہ نفل نماز گھر میں پڑھو اور انہیں قبریں نہ بناؤ اس سے مراد بھی یہی ہے کہ نفل نماز گھر میں پڑھو اور انہیں قبریں نہ بناؤ اس سے مراد بھی یہی ہے کہ نفل نماز گھر میں پڑھو۔ شیخ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تیسیر القاری میں ذکر کیا کہ یہ بات مخفی نہ رہے کہ یہ

Marfat.com

بَابُ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَآئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

۶۶۲۸ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

تراویح کی نماز ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں مذکور ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اسی نماز کو مسجد میں باجماعت مقرر کیا تھا کیونکہ اس وقت منع کا سبب نہ تھا اور اس میں جماعت کا ثواب زیادہ ہے اور حضرت عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہا کے عہد خلافت میں یہی مستمر اور دائم رہا حتیٰ کہ اب تک اسی پر عمل ہے اور حضرات ائمہ مجتہدین اسی کے پابند ہیں، البتہ اس زمانہ میں شر ذمہ قلیلہ اس اجماع کے مخالف ہیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی تہجد کی آٹھ رکعت نماز کو تراویح پر محمول کرتے ہیں "وہم لایفقہون" حدیث ع۱۰۸۵ ج ۲ اور ع۴۲۴ ج کی شرح دیکھیں)

باب۔ غصہ سے بچنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اور وہ لوگ کبیرہ گناہوں اور دوسری بدکاریوں سے بچتے ہیں اور جس وقت غصہ میں ہوتے تو ان کو معاف کر دیتے ہیں، اور وہ لوگ خوشحالی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو غصہ کھا جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں (انتقام نہیں لیتے) اور نیک لوگوں کو بہت ثواب دیتا ہے (انتقام کے وقت دل کے خون کا جوش مارنے کا نام غصہ ہے)

۶۶۲۸ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی
یملک نفسہ عند الغضب

٦٦٢٩ — حدثنا عثمن بن ابی شیبۃ قال حدثنا جریر
عن الاعمش عن عدی بن ثابت قال سلیمن بن صرد استب رجلان

نے فرمایا لوگوں کو کشتی میں پچھاڑ دینے والا پہلوان نہیں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر کنٹرول کرے اور اپنے کو قابو میں رکھے۔

٦٦٢٨ — شرح : باب میں مذکور دونوں آیات غصہ سے بچنے پر دلالت کرتی ہیں۔ پہلی آیت میں اُن لوگوں کی مدح ہے جو کبائر گناہوں سے بچتے ہیں اور وہ شرک اور فواحش ہیں یا زنا اور موجبات حدود ہیں جب غصہ میں ہوتے ہیں تو درگزر کرتے ہیں اور نہایت ہی بردبار ہوتے ہیں۔ صُرَعہ ہُمَزہ، لُمَزہ کی طرح ہے۔ صُرعہ سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی قوت سے لوگوں کو پچھاڑ دیتا ہے حدیث میں اس کو اس کی طرف نقل کیا کہ بہادر پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کا مالک ہے کیونکہ نفس انسان کا بہت بڑا دشمن ہے جب کوئی نفس پر مالک اور غالب ہو جاتا ہے تو قوی ترین دشمن پر غلبہ کر لیتا ہے۔ حدیث مجاز پر مبنی ہے، کیونکہ غضب ناک شخص جب سخت غصہ کی حالت میں ہو اور اس پر غصہ اور غضب سوار ہو تو بردباری اور ثابت قدمی کے ساتھ اس پر قابو پانے کے باعث اس کو مقہور کرے وہ قوی ترین پہلوان ہے جو لوگوں کو پچھاڑتا ہے اور لوگ اس کو نہیں پچھاڑ سکتے۔ مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی مرفوع حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پہلوان کسے کہتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا جس کو لوگ نہ پچھاڑ سکیں۔ بزار نے حسن سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس سے گزرے جبکہ وہ پہلوانی کرتے تھے فرمایا یہ کیا بات ہے اُنہوں نے کہا فلاں شخص جس سے کشتی لڑتا ہے اس کو پچھاڑ دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے زیادہ سخت اور قوی تر نہ بتاؤں؟ وہ آدمی ہے جس کو کسی نے غضبناک کیا وہ اپنا غصہ کھا جائے نفس پر غالب ہو جائے اور شیطان پر غلبہ کرے۔ الحاصل پہلوان وہ شخص ہے جو اپنے آپ پر غصہ کے وقت قابو پالے اس وقت خلاف حق نہ کرے اور عقل و شرع کے مقام سے باہر نہ نکلے۔"

www.muhammadiah.net

Marfat.com

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ فَاَحَدُهُمَا سَبَّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ

۶۶۳۰ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِىْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ

۶۶۲۹ — ترجمہ: سُلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ نے کہا دو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑ پڑے جبکہ ہم حضور کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن میں سے ایک نے دُوسرے کو گالی دی اس حال میں کہ وہ غضبناک تھا اور اس کا چہرہ سُرخ ہو گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ شخص وہ کہے تو جو غصّہ پاتا ہے جاتا رہے گا اگر یہ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھتا۔ (تو اس حال تک نہ پہنچتا) لوگوں نے اس آدمی سے کہا کیا تو سُنتا نہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اُس آدمی نے کہا میں مجنون نہیں ہوں (کہ سُنتا نہیں ہوں)

۶۶۲۹ — شرح: یعنی میں نے حضور کا ارشاد سُنا ہے میں اس پر عمل کرتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ظاہر یہی تھا کہ اگر کسی سے غضب غصّہ کی حالت میں کوئی نامناسب چیز صادر ہو جاتی تو جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے

www.muhammadan.net

Marfat.com

بَابُ الْحَيَاءِ

۶۶۳۱ — حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ

بہت جلد آگاہ ہو جاتا تھا (تیسیر القاری) (حدیث : ۳۰۶۷ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

۶۶۳۰ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے وصیت کریں حضور نے فرمایا غصہ میں نہ آیا کر اُس نے بار بار کہا مجھے وصیت کریں حضور نے یہی فرمایا غصہ میں نہ آیا کر۔

۶۶۳۰ — شرح : یہ شخص بہت غضب ناک تھا حضور لوگوں کے احوال و اخلاق اور احکام شرعیہ جانتے تھے۔ اس وقت اس شخص کے حال کے لائق جانتے تھے کہ وہ غصہ جو شر کا منشاء ہے اس پر قابو پائے۔

علامہ کرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے اوضاع جانتے تھے ہر انسان کی وضع حضور کے پیشِ نظر تھی تو ہر انسان کو وہی حکم فرماتے تھے جو اس کی وضع کے لائق ہوتا تھا۔ غالباً حدیث میں مذکور آدمی غضوب اور بہت غصہ کرنے والا تھا تو اس کو غصہ ترک کرنے کی وصیت فرمائی۔ قاضی بیضاوی نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ انسان کو جو مفاسد عارض ہوتے ہیں اُن کا منشاء اس کی شہوت اور غضب ہے اور غضب کے مقتضیٰ کی نسبت شہوت مکسورہ ہے جب اس شخص نے حضور سے سوال عرض کیا کہ اسے ایسی شئ کی رہنمائی کریں جو اس کو قبائح اور بُرے افعال سے بچائے تو اس کو غضب اور غصہ میں آنے سے منع کیا جس سے بہت بڑی ضرر اور سخت گناہ واقع ہوتا ہے اشارہ یہ کہ جب اپنا نفس پر قابو پالے گا تو اپنے قوی تر دشمن پر غالب ہوگا۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ نے کہا "لَا تَغْضَبْ" کے معنی یہ ہیں کہ غضب کے اسباب سے تعرّض نہ کرے اور نہ ہی وہ امور اختیار کرے جو غضب کا باعث ہیں کیونکہ غضب انسان کی جبلت میں داخل ہے۔ اس کو جبلت سے نکالنا ممکن نہیں یا اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسی بات ہی قبول نہ کر جو تجھے غضب میں لائے اور اس پر ابھارے وہ قول ہو یا فعل ہو اس سے دُور رہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مَكْتُوْبٌ فِي الْحِكْمَةِ إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِيْنَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تُحَدِّثُنِيْ عَنْ صَحِيْفَتِكَ

باب حیاء کی فضیلت

حیا وہ حال ہے جو آدمی کو ایسی چیز کے خوف سے عارض ہوتا ہے جس کی طرف منسوب ہونے سے اس پر عیب لگایا جاتا ہے اور مذمت کی جاتی ہے ،،

۶۶۳۱ — ترجمہ : عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا نیکی ہی لاتی ہے۔ بشیر بن کعب نے کہا حکمت میں لکھا ہے کہ حیا سے وقار پیدا ہوتا ہے اور یقیناً حیاء سے سکینہ (سکونِ قلب) حاصل ہوتا ہے۔ عمران نے بشیر سے کہا میں تجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہوں اور تو مجھ سے اپنے صحیفہ سے بیان کرتا ہے۔

۶۶۳۱ — شرح : یعنی وقار اور سکونِ قلب دونوں صفتِ کمال حیاء سے حاصل ہوتی ہیں جس شخص میں حیاء ہوگا وہ لوگوں سے حیاء کرے گا کہ اگر اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرے تو حیاء اس کو فرائض ضائع کرنے اور گناہ کرنے سے روکے گا۔ کیونکہ حیاء فواحش سے منع کرتا ہے اور نیکی اور خیر پر ابھارتا ہے جیسے مومن کو اس کا ایمان فسق و فجور سے منع کرتا ہے اور گناہوں سے دور رکھتا ہے اور نیک امور کی ترغیب دلاتا ہے۔ لہٰذا ان امور میں حیاء ایمان کے مساوی ہے اگرچہ حیاء انسان میں جبلی اور طبعی ہوتا ہے اور ایمان مومن کا کسبی فعل ہے۔ اسی لئے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ ،، کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے یعنی مومن کا خُلق حیاء ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء دین ہی دین

۶۶۳۲ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ
اِبْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِى الْحَيَاءِ يَقُوْلُ
اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِيْ حَتّٰى كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ قَدْ اَضَرَّبِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حیاء بعض اوقات انسان کو بعض حقوق ادا کرنے سے مانع ہوجاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ عجز ہے اور جو حیاء ہے وہ مکمل خیر ہے اسی لئے شرعی حیاء کی یہ تعریف کی جاتی ہے کہ حیاء وہ خلق ہے جو بُرے امور کے ترک کی ترغیب دلاتا ہے اور اچھا امور میں تقصیر سے منع کرتا ہے۔ حکمت وہ علم ہے جس میں بشری طاقت کے مطابق اعیان خارجیہ کے احوال سے جیسے وہ نفس الامر میں ہیں سے بحث کی جاتی ہے جب بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت میں اس طرح مکتوب ہے تو عمران غصہ سے بھر گئے اُن کا مقصد یہ تھا کہ حکمت حجت اور دلیل نہیں حجت صرف جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے، کیونکہ کُتب حکمت کی حقیقت اور ان کا صدق غیر معروف ہیں جبکہ حدیث رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ اخفاء نہیں۔ نیز بُشیر نے حدیث کے مقابلہ میں حکمت سے اضافہ ذکر کیا تھا جو عمران کے غصہ کا سبب تھا۔

۶۶۳۲ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو بہت حیادار کو عتاب اور سرزنش کر رہا تھا اور کہتا تھا تو حیاء کرتا رہتا ہے۔ حیاء تجھے ضرر پہنچائے گا اور نقصان دے گا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور سرزنش و ملامت نہ کرو یقیناً حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

۶۶۳۲ — شرح : یعنی حیاء کامل ایمان کا حصہ ہے، کیونکہ حیاء ایمان سے حاصل ہوتا ہے جیسے ایمان مومن کو معصیت سے منع کرتا ہے اور اللہ کی طاعت کی ترغیب دلاتا ہے۔ اسی طرح حیاء منع کرتا ہے اور نیک اعمال کی ترغیب دلاتا ہے۔ اس بات میں ایمان سے مساوات کے باعث حیاء ایمان کی جنس سے ہے ورنہ حیاء جبلی اور طبعی چیز ہے اور ایمان کسبی ہے۔ بعض علماء نے کہا حیاء کبھی طبعی اور کبھی اکتسابی ہوتا ہے۔ شرعی ضابطہ کے مطابق اس کا استعمال

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۶۳۳ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ يَعْنِي مَوْلَى أَنَسٍ الصَّحِيحُ قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ

بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

۶۶۳۴ — حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

نیّت اور اکتساب کا محتاج ہے۔ اس اعتبار سے حیاء ایمان ہے۔ جب انسان میں حیاء نہ ہو تو وہ بےلگام ہوجاتا ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِیْ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ، یعنی بے حیا باش ہرچہ خواہی کن ،، جب تم میں حیاء نہ رہے تو جو چاہو۔

۶۶۳۳ — ترجمہ : ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم پردہ دار کنواری لڑکیوں سے بہت زیادہ حیادار تھے (امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے انس کے مولیٰ کا نام عبداللہ کہا ہے)

باب جب تو حیادار نہ رہے تو جو چاہے کر

۶۶۳۴ — ترجمہ : ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لوگوں

Marfat.com

بَابُ مَا لَا يُسْتَحْيٰ مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّيْنِ

٦٦٣٥ — حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ
اَبْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ
اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ
نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ

نے جو کلامِ نبوت سے پہلی بات پائی وہ یہ ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کر۔

شرح : یعنی جس پر شرائع اور احکام کا اتفاق ہے اور اول شریعت سے

٦٦٣٤ — معلوم ہُوا اور ہماری شریعت میں منسوخ نہیں ہُوا یہ ہے کہ جس وقت
تو حیادار نہ رہے تو جو چاہے کر۔ یعنی پہلے نبیوں کے شرائع میں حیا مستحسن رہا ہے اور وہ
تا ہنوز باقی ہے اور منسوخ نہیں ہُوا۔ پہلے اور پچھلے لوگ حیاء کے مستحسن ہونے میں متفق ہیں۔ اس میں صیغہ امر
تہدید کے لئے ہے جیسے اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُجْزِيْكُمْ ، میں امر تہدید کے لئے ہے یا امر خبر کے معنی
میں ہے۔ یعنی جب تجھ میں حیاء نہ رہا جو بُرے کاموں سے منع کرتا ہے تو جو چاہے کر۔

باب دین میں علم حاصل کرنے کے لئے حق بات سے شرم و حیاء نہ کیا جائے

یعنی دینی امر اور تمام حقائق دینیہ کے متعلق سوال کرنے سے

www.muhammadiam.net

Marfat.com

٦٦٣٦ــــ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا هِيَ شَجَرَةُ كَذَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

شرمانا جائز نہیں اور ان میں حیاء کرنا مذموم ہے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد حیاء خیر ہی خیر ہے عام مخصوص البعض ہے"

٦٦٣٥ــــ ترجمہ : ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اُمِّ سُلَیم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق کے اظہار سے نہیں شرماتا کیا جب عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل کرنا فرض ہے؟ فرمایا ہاں فرض ہے جبکہ وہ (خواب) میں مادہ منویہ دیکھے۔

٦٦٣٥ــــ شرح : ام سلیم رضی اللہ عنہا مذکور سوال دریافت کرنے میں شرمانی تھیں؛ کیونکہ یہ حصولِ علم دین کے لئے سوال تھا۔

(اس مسئلہ کی تفصیل حدیث ع۱۳۰ ج ۱ کے اسماء رجال میں دیکھیں)

(ام المؤمنین ام سلمہ کا نام ہند بنت ابی امیہ ہے اور ام سلیم کے نام میں اختلاف ہے۔ یہ بنت ملحان ہیں ان کا نام سہلہ یا رملہ یا رُمَیثَہ یا مُلیکہ یا غُمَیصَاء یا رُمیصَاء ہے حدیث ع۱۳۰ ج ۱ کے اسماء رجال میں دیکھیں)

٦٦٣٦ــــ ترجمہ : مُحارب نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی مثال اس سبز درخت کی مانند

Marfat.com

٦٦٣٧ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا

ہے جس کے پتے گرتے نہیں پاتے لوگوں نے کہا یہ ایسا ایسا درخت ہے میں نے ارادہ کیا کہ کہوں کہ یہ درخت کھجور ہے؛ چونکہ میں کمسن نوجوان تھا اس لئے میں نے شرم کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ درخت کھجور ہے۔ شعبہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا ہم سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حفص بن عاصم بن ابن عمر سے اس طرح بیان کیا اور اس میں یہ لفظ زیادہ کئے کہ میں نے یہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اگر تم یہ کہہ دیتے (اور خاموش نہ رہتے) تو مجھے ایسی ایسی شئی سے زیادہ محبوب ہوتا۔

٦٦٣٦ — شرح : یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عبداللہ سے فرمایا اگر تم بیان کر دیتے کہ یہ درخت کھجور ہے تو مجھے اتنی خوشی ہوتی جو شاید سُرخ اونٹ ملنے سے نہ ہوتی۔ کھجور کی مسلمان سے مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان کی طرح کھجور کثیر المنافع ہے۔ بعض نے کہا اگر کھجور کا سر کاٹ دیا جائے تو یہ بھی انسان کا سر کٹ جانے کی طرح ختم ہو جاتی ہے۔ نیز یہ بار ور نہیں ہوتی اور اس کو پھل نہیں لگتا جب تک اس کی تلقیح نہ کی جائے وہ یہ کہ مذکر کھجور کا برادہ اس کے برادہ میں ڈالا جاتا ہے پھر یہ پھل دیتا ہے اور طلع کی بُو منی کی بُو جیسی ہے اور انسان کی طرح یہ مزاج عشق رکھتا ہے۔ اچھی وجہ پہلی ہے (حدیث : ع ۵۸ ج : ا کی شرح دیکھیں)

٦٦٣٧ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ایک عورت جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جبکہ وہ اپنے آپ کو پیش کرتی تھی (اپنے آپ کو حضور کے لئے ہبہ کرتی تھی) اُس نے کہا یا رسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری حاجت ہے۔ انس کی بیٹی نے کہا اس عورت کا حیا بہت کم ہے۔ حضرت انس نے کہا یہ تم سے اچھی ہے اُس نے اپنے آپ کو جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا۔

٦٦٣٧ — شرح : یعنی یہ عورت بے حیا نہیں ہے اُس نے اپنے آپ کو جناب رسُول اللہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيْفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ

۶۶۳۸ــ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا

۶۶۳۹ــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا

صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا ہے کہ حضور اس سے نکاح فرما کر اس کو ام المومنین کا شرف بخشیں جو دُنیا و آخرت کی نیک بختی اور سعادت کو متضمن ہے۔ یعنی ایسی شرافت کے پیش نظر اتنی بے حیائی کی ہے اور اس کے دل میں یہ شرافت مستحکم و متمکن ہے اور اس کے برابر مال کی پرواہ نہیں کی لہٰذا یہ تجھ سے بہتر ہے جبکہ اُس نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں رغبت کی تاکہ اُمہات المومنین میں داخل ہو جائے رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

باب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آسانی کرو تنگی نہ کرو!

۶۶۳۸ــ ترجمہ : ابو التیاح نے کہا میں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہُوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو سختی نہ کرو لوگوں کو آرام دو اور نفرت نہ دلاؤ۔

۶۶۳۸ــ ترجمہ : نضر نے کہا مجھے شعبہ نے سعید بن ابی بردہ سے اُنہوں نے اپنے والد

Marfat.com

اولاتنفرا وتطاوعا قال ابو موسٰی یا رسول اللہ انا بارض یصنع فیھا شراب من العسل یقال لہ البتع وشراب من الشعیر یقال لہ المزر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام

ابوبردہ سے انہوں نے اس کے دادا ابوموسٰی رضی اللہ عنہ سے روائت کی کہ جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ بن جبل کو بھیجا تو ان سے فرمایا ایک دوسرے سے آسانی کرو تنگی نہ کرو اور ایک دوسرے کو خوشخبری اور بشارت دو اور نفرت نہ دلاؤ، ایک دوسرے کی موافقت کرو ابوموسٰی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم ایسی زمین میں جا رہے ہیں جہاں شہد سے شراب بنائی جاتی ہے اس کو تبع کہا جاتا ہے اور جَو سے شراب بنائی جاتی ہے اس کو مزر کہا جاتا ہے۔ (یہ دونوں قسم شراب ہیں مباح ہیں یا حرام ہیں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نشہ دے وہ حرام ہے۔ (حدیث: ۴۰۴۷ ج: ۶ کی شرح دیکھیں)

۶۶۳۹ — **شرح**: یہ حدیث قرآن کریم سے اقتباس ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے "یُرِیدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ"،

نیز فرمایا: "یُرِیدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ"، اللہ تعالٰی تمہاری آسانی چاہتا ہے تمہاری تنگی کا ارادہ نہیں کرتا یعنی اس سے مراد وہ نوافل ہیں جو شاق ہوں اُن میں آسانی کرو تاکہ اُن پر امتثال کرنے والا رنجیدہ خاطر نہ ہو جائے اور ان کو بالکل نہ ترک کر دے اور جن فرائض میں رخصت ہے اُن میں آسانی کرو جیسے کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھنے سے عاجز ہونے والا بیٹھ کر نماز پڑھے اور فرض روزہ افطار کرنے والا مسافر جس پر روزہ رکھنا مشکل ہو اُن کو ملامت نہ کرو۔ الحاصل جو شخص اسلام قبول کرے ابتداءِ اسلام میں اس کی تالیف کرو اور اس پر تشدید نہ کرو اسی طرح معاصی میں زجر و تشدید کا حال ہے کہ اس کو اچھی طرح احسن طریقہ سے سمجھایا جائے تاکہ وہ نصیحت قبول کر لے ایسے ہی تعلیم علم ہے وہ بھی آہستہ آہستہ تدریجاً ہونی چاہیئے کیونکہ ابتداء میں جو چیز آسان ہو اس کے کرنے والے کو وہ محبوب ہوتی ہے اور وہ بخوشی اسے قبول کرتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کی عاقبت غالباً مستحسن ہوتی ہے بخلاف اس کے کہ ابتداء میں اس پر سختی کی جائے اور نفرت دلائی جائے تو نتیجہ اس کے برعکس برآمد ہوگا۔ "اعاذنا اللہ منہ"، (حدیث ۶۹، ج ۱ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

۶۶۴۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ۔

۶۶۴۰ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں اختیار نہ دیا جاتا مگر آپ ان میں سے آسان کو اختیار کرتے جبکہ وہ گناہ نہ ہوتا اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ اس کام سے سب سے زیادہ دور رہنے والے ہوتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذاتِ کریمہ کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر جب کوئی اللہ کی حرمت کا ارتکاب کرتا تو اس سے اللہ کے لئے انتقام لیتے "

۶۶۴۰ — شرح: اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کاموں میں کس طرح اختیار دیا جاتا۔ جن میں ایک گناہ ہو اس کا جواب یہ ہے کہ تخییر اگر کافروں کی طرف سے ہو تو اس کے جواز میں کچھ محذور نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ یا مسلمانوں کی طرف سے ہو تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ آسانی گناہ تک نہ پہنچانے والی ہو جیسے عبادت میں مجاہدہ اور اس میں میانہ روی کے درمیان اختیار دیا جائے اور وہ مجاہدہ جو ہلاکت تک پہنچائے وہ جائز نہیں علامہ بیضاوی نے کہا یہ احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اس شئی میں اختیار دے جس میں دو عقوبتیں ہوں اور "مالم یکن اثما" جب تک گناہ نہ ہو یہ اس وقت متصور ہے کہ جب آپ کو کفار اختیار دیں اور "اِنْتِہَاکِ حرمۃ اللہ" کے معنی یہ ہیں کہ اس شئی کا مرتکب ہو جو اللہ نے حرام کی ہے۔ یعنی وہ کرے جن اشیاء کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگر کوئی شخص ان کا ارتکاب کرتا اس سے سخت انتقام لیتے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اگر تخییر اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کی طرف سے ہو تو مراد یہ ہے کہ آسانی گناہ تک نہ پہنچانے والی ہو، حالانکہ جو گناہ تک پہنچانے والی ہو وہ بھی تو گناہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مراد وہ امر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کے معاملہ میں ہو

www.muhammadiah.net

Marfat.com

٦٦٤١ — حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْاَزْرَقِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلٰى شَاطِئِ نَهْرٍ بِالْاَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ فَجَاءَ اَبُو بُرْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ عَلٰى فَرَسٍ فَصَلّٰى وَخَلّٰى فَرَسَهٗ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلٰوتَهٗ وَتَبِعَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهَا فَاَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضٰى صَلٰوتَهٗ وَفِيْنَا رَجُلٌ لَهٗ رَاْىٌ فَاَقْبَلَ يَقُوْلُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهٗ مِنْ اَجْلِ فَرَسٍ فَاَقْبَلَ فَقَالَ مَا عَنَّفَنِىْ اَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ اِنَّ مَنْزِلِىْ مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهَا لَمْ اٰتِ اَهْلِىْ اِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ اَنَّهٗ صَحِبَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى مِنْ تَيْسِيْرِهٖ

یعنی لوگوں کے معاملہ میں دو کام درپیش آتے اور حق تعالیٰ کی طرف سے حضور کے سپرد ہوتے اور اُن میں تخییر ہوتی تو لوگوں پر غائت شفقت اور مہربانی کے باعث آسان تر کو اختیار کرتے اور اس کی تکلیف دیتے۔ (حدیث ۳۳۳۲ ج ۵ کی شرح دیکھیں)

ترجمہ: ازرق نے کہا ہم اہواز میں ایک نہر کے کنارے پر تھے جس کا پانی

٦٦٤١ خشک ہو چکا تھا ابو برزہ اسلمی گھوڑے پر سوار آئے اور نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا گھوڑا چلنے لگا تو ابو برزہ نے نماز چھوڑ دی اور گھوڑے کا پیچھا کیا حتی کہ اس کو پکڑ لیا۔ پھر واپس آئے اور نماز ادا کی ہم میں ایک آدمی تھا جو خارجیوں کا عقیدہ رکھتا تھا وہ آیا اور کہنے لگا اس بوڑھے کو دیکھو گھوڑے کی وجہ سے اس نے نماز چھوڑ دی ابو برزہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا جب سے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کی ہے مجھے کسی نے سخت بات نہیں کہی اور کہا میرا گھر دور ہے اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو چھوڑ دیتا تو رات تک اپنے گھر نہ آتا اور ذکر کیا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہیں اور حضور کو آسانی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

www.muhammadilm.net

Marfat.com

۶۶۴۲ — حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ اِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوْا بِهٖ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ

۶۶۴۱ — شرح : اہواز عراق اور فارس کے درمیان خورستان میں ایک مقام ہے ابو برزہ اسلمی صحابی قبیلہ اسلم میں سے ہیں۔ لفظ فرس مؤنث سماعی ہے اسی لئے اس کی ضمیر مؤنث ذکر کی ہے۔ اگرچہ اس کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں پر ہوتا ہے۔ ابو برزہ اسلمی نے خارجی سے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے اور آپ کا آسانی کرنا دیکھا ہے جس وجہ سے میں نے اس طرح کیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایسا ہرگز نہ کرسکتے کہ نماز چھوڑ دے اور گھوڑے کا پیچھا کرے اُنہوں نے اس قسم کے واقعات کا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مشاہدہ کیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کا جانور بھاگ جائے، حالانکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو نماز قطع کرکے جانور کو پکڑلے ایسے ہی جو کوئی نماز کی حالت میں اپنا مال ضائع ہوتا دیکھے تو اس کی حفاظت کے لئے نماز ترک کر دے (حدیث ۱۱۴۱ کی شرح دیکھیں)

۶۶۴۲ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عبیداللہ بن عبداللہ کو خبر دی کہ ایک اعرابی نے مسجد شریف میں پیشاب کر دیا لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تاکہ اس کو زجر و تشدید کریں۔ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اس کو چھوڑ و اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہادو۔ تم تو صرف آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔

۶۶۴۲ — شرح : سجل اور ذلوب میں فرق یہ ہے کہ ذنوب پانی سے بھرا ڈول ہے اور سجل بھی پانی کا ڈول ہے لیکن یہ لبالب بھرا ہوا نہیں ہوتا

www.muhammadilibrary.net

بَابُ الْاِنْبِسَاطِ اِلَی النَّاسِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِيْنَكَ لَا تَكْلِمَنَّهٗ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْاَهْلِ

راوی نے شک سے بیان کیا کہ ابوہریرہ نے سجل کہا تھا یا ذنوب کہا تھا۔ اس ارشاد سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ اگر تم اعرابی کو زجر و تشدید کرو گے اس کے کپڑے اور بدن پیشاب سے ملوث ہو کر پلید ہو جائیں گے اور ایسا نہ ہو کہ پیشاب رُک جائے اور ضرر کا سبب بن جائے احناف کہتے ہیں جب تک مسجد سے مٹی نہ اُٹھائیں پاک نہیں ہوتی (حدیث ۲۱۸ ج ۱ اور ۲۲۰ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

باب لوگوں کے ساتھ خوش طبعی کرنا

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہو اور اپنے دین اسلام کی حفاظت کرو اور اس کو مجروح نہ کرو اور اہل و اولاد سے خوش طبعی کرنا ،،

شرح: لوگوں سے خندہ پیشانی میل جول کرو اور شریعت کے حدود کے اندر اُن میں کشادہ چہرہ رہو جس میں ارتکاب گناہ نہ ہو۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی خوش خلق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے خُلق عظیم سے آپ کی مدح و ثنا کی ہے۔ آپ مردوں اور بچوں سے خوش طبعی فرماتے لیکن آپ کا مزاح اور خوش طبعی کرنا حق پر مبنی تھا اس لئے مسلمانوں کو بھی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حسنِ اخلاق اور کشادگی چہرہ کی میں پیروی کرنا چاہئے وَلَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ،، اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں میں میل جول اور اختلاط مشروع ہے لیکن یہ اختلاط اس حد تک ہو کہ دین میں خلل نہ ہونے پائے اور دین صحیح سلامت رہے چنانچہ ابن مسعود سے ایک روایت یہ ہے کہ لوگوں سے مخالطت کرو اور ان کی خواہش پر اُن سے صاف معاملہ کرو لیکن اپنے دین کو زخمی نہ ہونے دو۔ اس اثر سے واضح ہوتا ہے کہ بے دینوں کے ساتھ میل جول کرنے میں دین کے نقصان ہونے کا خطرہ ہو تو اُن سے ہرگز میل جول نہ کرے۔ دُعابہ کے معنی خوش طبعی ہیں مگر حضور کی خوش طبعی حد شریعت سے خارج نہ تھی۔ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ

Marfat.com

۶۶۴۳ــ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

۶۶۴۴ــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعٰوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ

صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی مزاح اور خوش طبعی کرتے ہیں ؟ فرمایا میں حق کے بغیر کوئی بات نہیں کرتا اگرچہ سوال پوچھا جائے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی سے مخاصمت اور مزاح نہ کر اس کا جواب یہ ہے کہ ہر وقت مزاح میں مشغول رہنا اور اس میں افراط سے کام لینا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح جھگڑا اور خصومت پیدا ہوتی ہے اور ہیبت اور رُعب جاتا رہتا ہے۔ جس مزاح میں یہ نہ ہو وہ مباح ہے ۔

۶۶۴۳ ــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اختلاط اور میل جول کرتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے اباعمیر چڑیا نے کیا کیا ؟

۶۶۴۳ ــ شرح : ابو عمیر کا نام زید بن سہل ہے وہ انس بن مالک کے اخیافی (مادر زاد) بھائی ہیں ۔ دونوں کی والدہ ام سلیم ہے اس سے حضور بہت خوش طبعی فرمایا کرتے تھے ۔ یہ حضور کی حیات طیبہ میں انتقال کر گئے تھے ۔ نغیر نغر کی تصغیر ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی کنیت رکھنا جائز ہے ۔ خوش طبعی اور کلام میں سجع جائز ہے۔

۶۶۴۴ ــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلتی تھی میری سہیلیاں میرے ساتھ کھیلا

www.muhammadahl.net

Marfat.com

کرتی تھیں۔ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم گھر میں داخل ہوتے تو وہ مجھ سے جُدا ہو جاتیں۔ اور اپنے گھروں میں داخل ہو جاتیں حضور ان کو میرے پاس بھیجتے وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔

۶۶۴۴— شرح : بنات کے معنی کھلونے ہیں یَنْقَمِعْنَ ،، قمع سے ہے اس کے معنی ہیں جُدا ہونا اور چھپ جانا یعنی بھاگ کر چھپ جاتی تھیں یُسَرِّبُ تَسْرِیب سے ہے اس کے معنی بھیجنے کے ہیں یعنی چھوٹی بچیوں کو بھیجتے تھے ،، بنات سے مراد صورتیں ہیں ؛ چنانچہ ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم غزوۂ تبوک یا خُنین سے واپس تشریف لائے اور ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر لٹکا ہوا پردہ پھاڑنے کا ذکر کیا۔ ام المؤمنین نے کہا حضور نے صورت سے پردہ اُٹھایا اور فرمایا اے عائشہ یہ کیا ہے ام المؤمنین نے کہا یہ میری گڑیاں ہیں پھر آپ نے ان صورتوں میں ایک گھوڑا دیکھا جس کے دو پر تھے۔ فرمایا یہ کیا ہے ؟ عرض کیا یہ گھوڑا ہے فرمایا گھوڑے کے دو پر کیسے ہو سکتے ہیں۔ عرض کیا حضور حضرت سلیمان علیہ السّلام کے گھوڑوں کے پر تھے یہ سُن کر حضور ہنس پڑے ،، اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ بنات سے مراد گڑیاں ہیں آدم زاد لڑکیاں نہیں اور بِالْبَنَاتِ ،، میں باء بمعنی مع ہے۔ یعنی میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کے نزدیک گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی" اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیوں کے لئے گڑیاں وغیرہ بنانا اور ان سے کھیلنا جائز ہے اور صورتوں کی تحریم کی حدیث سے یہ مستثنیٰ ہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمہور سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا کہ لڑکیوں کے لئے گڑیوں کی خرید و فروخت جائز ہے تاکہ چھوٹی عمر میں انہیں گھروں کا انتظام کرنے کا تجربہ ہو جائے اور اولاد کی حفاظت کا طریق کار واضح ہو جائے۔ ابن بطال نے کہا اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ کمسن لڑکیوں کا گڑیوں کے ساتھ کھیلنا جائز ہے اور یہ عموم نہی سے مخصوص ہے ؛ چنانچہ ابن جوزی نے کہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے یہ رخصتِ تحریم سے پہلے تھی۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مُنذری سے نقل کیا اگر گڑیوں کی شکل صورت جیسی تھی تو یہ واقعہ تحریم سے پہلے کا ہے ورنہ کبھی اس شئی کو بھی گڑیا کہا جاتا ہے جو صورت نہ ہو۔

علامہ خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا گڑیوں کے ساتھ کھیلنا دیگر صورتوں سے لہو جیسا نہیں جن میں سخت وعید آئی ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے لئے ان میں رخصت اس لئے تھی جس وقت وہ بالغہ نہ تھی۔

اقول : اس وقت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا غیر بالغ ہونا محلِ نظر ہے ؛ کیونکہ غزوہ تبوک یا غزوہ حُنین کے وقت ام المؤمنین کے پاس گڑیاں تھیں اور اس وقت وہ یقیناً بالغہ تھیں کیونکہ غزوہ تبوک سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کا آخری غزوہ تھا۔ نیز ام المؤمنین کی جب رخصتی ہوئی اس وقت

www.muhammadiah.net

بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ

۶۶۴۵ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

ان کی عمر نو برس تھی اور وہ بالغہ تھیں ۔ بخاری کی حدیث ۳۶۴۸ میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین عائشہ سے نکاح کیا جبکہ ان کی عمر چھ برس تھی پھر ان کی رخصتی کی گئی جبکہ وہ نو برس کی تھیں تعجب ہے کہ خطابی پر یہ حدیث کیسے مخفی رہی ۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم !

باب لوگوں سے درگزر کرنا

مدارات کے معنیٰ نرم بات اور درگزر کرنے کے ہیں یہ مومنوں کے اخلاق ہیں لیکن مداہنت حرام ہے مدارات اور مداہنت میں فرق یہ ہے کہ مداہنت یہ ہے کہ جو علانیہ فاسق ہو اس سے نرم بات کرے اور دل سے اس کو بُرا نہ جانے اور مدارات یہ ہے کہ ایسے جاہل سے نرمی کرے جس کے معاصی مستور ہوں اس سے حسن سلوک کرنا حتیٰ کہ وہ گناہوں سے رُک جائے اور صحیح ہو جائے ۔ مدارات حسنِ خلق میں ہے ۔

اور ابو الدرداء سے ذکر کیا جاتا ہے کہ ہم لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور ہمارے دِل اُن پر لعنت کرتے ہیں

Marfat.com

۶۶۴۶ — حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ
اِبْنُ عُلَیَّۃَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُھْدِیَتْ لَہٗ اَقْبِیَۃٌ مِّنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرَۃٌ بِالذَّھَبِ
فَقَسَمَھَا فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَعَزَلَ مِنْھَا وَاحِدًا لِّمَخْرَمَۃَ فَلَمَّا جَاءَ

کسَر کے معنی ہنسی کے وقت دانتوں کا ظاہر ہونا ہے۔ بعض اس کا معنی تبسّم ذکر کرتے ہیں۔ لَتَلْعَنُھُمْ، میں لام تاکید کے لئے ہے۔

۶۶۴۵ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ کو خبر دی کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا اُس کو اجازت دو وہ قبیلہ کا بُرا بیٹا یا بھائی ہے جب وہ آیا تو حضور نے اس سے نرم کلام فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کے بارے میں کہا جو بھی کہا پھر اس سے نرم کلام کیا فرمایا اے عائشہ اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے بدترین وہ شخص ہے جس کو لوگ اس کی بدزبانی سے بچنے کے لئے چھوڑ دیں

۶۶۴۵ — شرح: علامہ کرمانی نے کہا یہ شخص عُیینہ بن حصن تھا اور اپنے قبیلہ میں بدگو آدمی تھا اس لئے حضور نے اس سے نرم کلام فرمایا تھا۔ یہ مسلمانوں کے اعتبار سے ہے کہ مسلمانوں میں ایسا شخص اچھا نہیں جس کے فحش سے بچنے کے لئے اس کو چھوڑ دیا جائے یہ بطور تہدید و تغلیظ فرمایا ہے ورنہ کافر اللہ کے نزدیک بدترین مقام والا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص علانیہ فسق کرتا ہو اس کی غیبت کرنا جائز ہے تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں۔
علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا مذکور شخص ایسا ہی تھا جیسا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکہ وہ حضور کی حیات طیبہ میں ضعیف الایمان رہا اور آپ کی وفات کے بعد مرتد ہو گیا تھا۔ ابن بطال نے کہا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ لوگوں سے اُن کے ظاہر کے مطابق معاملہ کریں اور یہ شخص اسلام ظاہر کرتا تھا اس لئے اس کے آنے سے پہلے جو اس کے متعلق حضور جانتے تھے بیان فرمایا۔

۶۶۴۶ — ترجمہ: عبداللہ بن ابی مُلیکہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی

Marfat.com

قَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ أَيُّوبُ بِثَوْبِهِ وَأَنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ

بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ

وَقَالَ مُعٰوِيَةُ لَا حِلْمَ إِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ ۶۶۴۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

کوٹ نذرانہ کیے گئے جن کو سونے کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ حضور نے وہ اپنے صحابہ کرام میں تقسیم کر دیئے اور اُن میں سے ایک مخرمہ کے لئے علیحدہ کر لیا جب وہ آیا تو فرمایا یہ میں نے تیرے لئے چھپا رکھا تھا۔ ایوب نے کہا حضور نے وہ اپنے کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا اور اس کو سونے کے بٹن دکھا رہے تھے۔ اس شخص کی طبع میں سختی تھی۔ اسکو حماد ابن زید نے ایوب سے روایت کیا۔ حاتم بن وردان نے کہا ہمیں ایوب نے ابن ابی مُلیکہ کے ذریعہ مسور سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوٹ آئے (حدیث ع —— کی شرح دیکھیں)

باب مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا

بُردبار صرف تجربہ کار ہوتا ہے

یعنی بردباری سے وہی شخص موصوف ہوتا ہے جس کو اُمور میں تجربہ ہو، کیونکہ امور کی عاقبت کو جاننے کے سبب بردباری اختیار کرتا ہے اور تھوڑی اذیت پر صبر کرتا ہے تاکہ اس سے بڑی اذیت کی مدافعت کر سکے

۶۶۴۷ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے

Marfat.com

بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ

۶۶۴۸ — حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلٰى

فرمایا مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔

۶۶۴۷ — شرح : یہ حدیث بعینہٖ باب کا عنوان ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پہلی ہی بار ابوعزہ جمحی سے فرمایا تھا وہ شاعر تھا جنگِ بدر میں مسلمانوں کی قید میں گرفتار تھا اس نے اپنے بچوں اور فقر کو ذکر کیا تو حضور نے اس پر احسان کرکے فدیہ لئے بغیر اس کو آزاد کر دیا پھر وہ جنگ اُحد میں مسلمانوں سے لڑنے آگیا اور مسلمانوں نے اس کو گرفتار کر لیا اُس نے پھر وہی عذر کیا جو جنگِ بدر میں کیا تھا اور کہا حضور مجھ پر احسان کریں اور اپنی احتیاجی اور بچوں کو ذکر کیا حضور نے فرمایا تو مکہ میں نہیں جا سکتا تو کہے گا میں نے دو بار محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مسخر کیا ہے۔ پھر آپ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ خطابی رحمہ اللہ نے کہا لَا يُلْدَغُ خبر بمعنی امر ہے یعنی مومن کو معاملات میں محتاط اور بیدار مغز ہونا چاہیئے کسی مقام میں غفلت نہ کرے کہ بار بار ڈسا جائے دنیا کی طرح دینی امر میں بھی یہ ہوتا ہے۔

باب مہمان کا حق

۶۶۴۸ — ترجمہ : عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا میرے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا مجھے خبر نہیں دی گئی؟ کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور دن میں روزے سے ہوتے ہو۔ میں نے عرض کیا جی ہاں (میں رات بھر نماز پڑھتا ہوں اور دن میں روزہ سے ہوتا ہوں) فرمایا ایسا نہ کرو نماز پڑھو اور آرام بھی کرو۔ روزہ رکھو اور افطار بھی

Marfat.com

قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ
لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ قَالَ
فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ
فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ
الدَّهْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ زَوْرٌ وَهٰؤُلَاءِ زَوْرٌ وَضَيْفٌ وَمَعْنَاهُ
أَضْيَافُهُ وَزُوَّارُهُ لِأَنَّهَا مَصْدَرٌ مِثْلُ قَوْمٍ رِضًى وَمَقْنَعٌ وَعَدْلٌ يُقَالُ
مَاءٌ غَوْرٌ وَبِئْرٌ غَوْرٌ وَمَاءَانِ غَوْرٌ وَمِيَاهٌ غَوْرٌ وَيُقَالُ الْغَوْرُ الْغَائِرُ
لَا تَنَالُهُ الدِّلَاءُ كُلُّ شَيْءٍ غُرْتَ فِيهِ فَهُوَ مَغَارَةٌ تَزَاوَرُ تَمِيلُ مِنَ
الزَّوْرِ وَالْأَزْوَرُ الْأَمْيَلُ

کرو بے شک تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے یقیناً تمہاری عمر لمبی ہوگی (لہٰذا ضعیف ہو جاؤ گے اور ان اعمال پر ہمیشگی نہ کر سکو گے بہتر عمل یہ ہے کہ ہمیشہ کرو اگرچہ تھوڑا ہو) تمہیں یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھے! کیونکہ ہر نیکی کے عوض اس کی دس مثلیں ثواب ہے۔ یہ سارے سال کے روزے ہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اپنی جان پر سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے سے روزے رکھو! میں نے عرض کیا (باقی اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

بَابُ اِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ اِيَّاهُ بِنَفْسِهِ
وَقَوْلِهٖ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ

نبی داؤد علیہ السلام کے روزے کیسے تھے؟ فرمایا نصف سال (یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار یہ صوم دہر ہے۔

۶۶۴۸ — شرح: زَوْر بمعنی زائر مہمان ہے اس کا حق ایک دن اور ایک رات ہے۔ مہمانی کے وجوب میں اختلاف ہے۔ لیث بن سعد نے کہا ایک رات اور ایک دن مہمانی فرض ہے۔ عبد ماذون کے لئے بھی اجازت ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے مہمانی کرے (عبد ماذون وہ ہے جس غلام کو تجارت کی اجازت دی گئی ہو) امام شافعی اور علماء کی ایک جماعت نے کہا شہر میں ہو یا دیہات میں ہو مہمان نوازی مکارم اخلاق میں سے ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا شہر والوں پر ضیافت ضروری نہیں ہے بعض نے کہا مہمانی صرف دیہات والوں پر ہے۔ شہروں میں مہمان سرائے ہوتے ہیں جہاں مسافر آتے جاتے ہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں باہر بھیجتے ہیں ہم لوگوں کے پاس جاتے ہیں وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے اس بارے میں حضور کا کیا حکم ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ تمہیں مہمان کے مناسب کھانا دیں تو اس کو قبول کرلو اگر وہ ایسا نہ کریں تو اُن سے جبرًا مہمان کا مناسب حق لے سکتے ہو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مہمان کا اکرام ضروری ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ابتداءِ اسلام پر محمول ہے جبکہ مہمان کی خاطر داری واجب تھی یا یہ مجبوری پر محمول ہے کہ مہمان بھوک سے مر رہا ہے کوئی کھانا نہیں دیتا تو وہ جبرًا کھا سکتا ہے تاکہ اس کی جان بچ جائے اور اس کی نقد یا دیر سے قیمت ادا کرے لیکن اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے وسعت و مال داری عطاء کی ہے مہمان نوازی مستحب ہے؛ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ مہمان کا جائزہ ایک دن اور ایک رات ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہمانی واجب نہیں جائزہ کے معنی عطیہ ہیں یعنی مہمان کی خاطر داری کرے یہ تفضّل اور مہربانی ہے فرض و واجب نہیں (حدیث ۱۸۵۳ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com
www.muhammadilibrary.net

۶۶۴۹ ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مٰلِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحِ الْكَعْبِیِّ اَنَّ

باب مہمان کی عزت کرنا اور بذاتِ خود اس کی خدمت کرنا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ابراہیم "علیہ السلام" کے معزز مہمان

ضَيْفِ ابراہیم، اس سے یہ اشارہ کیا کہ لفظ ضیف کا اطلاق واحد اور جمع پر ہوتا ہے اسی لئے ضیف کی صفت مکرمین سے کی ہے۔ اضیاف جمع قلت اور ضیوف وضیفان جمع کثرت ہے۔

قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ، امام بخاری نے کہا هُوَ زَوْرٌ وَهٰؤُلَاءِ زَوْرٌ وَضَيْفٌ اس کے معنی اَضْيَافٌ اور زُوَّارٌ ہیں، کیونکہ کلمہ زور قوم، رضیٰ، مقنع اور عدل کی طرح مصدر ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے مَاءٌ غَوْرٌ وَبِئْرٌ غَوْرٌ وَمَاءَانِ غَوْرٌ وَمِيَاهٌ غَوْرٌ کہا جاتا ہے غور غائر (غور بمعنی غائر ہے) گہرا پانی جہاں ڈول نہ پہنچیں۔ ہر شئی جس میں تو جائے وہ مغارہ ہے (اس کو غار اور کھیت جاتا ہے) تزاور بمعنی تمیل ہے زور سے ماخوذ ہے اور ازور بمعنی امیل ہے۔

شرح : یعنی زور سے مراد لفظ زور ہے اس کا واحد اور جمع پر اطلاق ہوتا ہے، چنانچہ واحد کے لئے زورٌ اور جمع کے لئے بھی زور کیا جاتا ہے اور هٰؤلآء القوم زورٌ کہا جاتا ہے۔ الحاصل لفظ زور مصدر اسم کی جگہ وضع کیا گیا ہے جیسے صوم بمعنی صائم نوم بمعنی نائم ہے اور هٰؤلآء زورٌ کا معنی هٰؤلآء اَضْيَاف اور زُوَّار ہے، کیونکہ زور قوم کی طرح مصدر ہے زور کا اطلاق زوّار پر ہوتا ہے جیسے قوم کا اطلاق جماعت پر ہوتا ہے یہ مثلیت مصدر ہونے میں نہیں کیونکہ لفظ قوم اسم ہے مصدر نہیں۔ بخلاف زور کے وہ اصل میں مصدر ہے۔ قولہ رضًا وعدل یعنی قوم رضا بمعنی مرضیون کہا جاتا ہے اور قوم عدل بمعنی عدول کہا جاتا ہے یہ لفظ کے اعتبار سے مفرد اور معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔ قولہ ماءٌ غورٌ یعنی غور بمعنی غائر پانی جو زمین کے نیچے چلا جائے اس کو غار الماءُ کہا جاتا ہے، غور اصل میں مصدر ہے اس لئے واحد تثنیہ اور جمع میں غور ہی کہا جاتا ہے۔ قولہ یقال الغور الغائر یعنی پانی زمین میں گہرا چلا گیا کہ وہاں تک ڈول نہیں

Marfat.com

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَلَیْلَۃٌ وَالضِّیَافَۃُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ وَلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ

پہنچ سکتے ہیں۔ قولہ تزاور اس سے اس آیت کریمہ وَتَرَی الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ کَھْفِھِمْ ،، کی طرف اشارہ ہے یعنی تو سورج کو دیکھتا ہے کہ جب طلوع کرتا ہے تو اصحاب کہف کی غار سے مائل ہو جاتا ہے۔ یہ زَوَر بفتح الواو بمعنی مَیل ہے اس سے اسم تفضیل اَزْوَر بمعنی اَمْیَل ہے۔

۵۶۴۹ — ترجمہ: ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اس کو عطیہ کرنا ایک دن اور ایک رات ہے داس کی ضیافت کا حق ایک شب و روز ہے) اور مہمانی تین دن ہے اس کے بعد اس پر صدقہ ہے اور مہمان کے لئے بھی جائز نہیں کہ میزبان کے گھر مستقل اقامت ہی کرلے کہ ان کو تنگی میں ڈال دے

۵۶۴۹ — شرح: یعنی مہمانی کا حق ایک دن اور ایک رات لازم ہے اور تین دن مستحب ہے اس کے بعد مہمان کا اقامت کرنا درست نہیں کہ میزبان تنگ پڑ جاتا ہے۔ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ ،، سے معلوم ہوتا ہے کہ جب میزبان تنگ نہ ہو اور وہ مہمان کی اپنے پاس اقامت پسند کرتا ہو یا مہمان کا ظن غالب ہو کہ میزبان اس کی تین دن کے بعد اقامت کو ناپسند نہیں کرتا تو تین دن کے بعد اقامت درست ہے۔ ابن بطال نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے معاملہ میں تین صورتیں بیان فرمائیں کہ پہلے دن مہمان کو خوب تحفے تحائف سے نوازے اور دوسرے دن اس کی مہمانی میں تکلف کرے اور تیسرے دن جو ماحضر ہو وہ کھلائے اور تیسرے دن کے بعد اختیار ہے جیسے صدقہ میں اختیار ہے ادا کرے یا نہ کرے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ایک دن اور ایک رات مہمان کا اکرام کرے اور تین دن ضیافت ہے اس سے جائزہ اور ضیافت میں فرق واضح ہو جاتا ہے کہ جائزہ ضیافت سے مقدم ہے۔ یحرجہ کے معنی یہ ہیں کہ میزبان کوئی ایسی شئی نہیں پاتا جو مہمان کے آگے رکھے اور مہمان کی اقامت سے تنگ پڑ جائے۔

Marfat.com

۶۶۵۰ ـــ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مٰلِكٌ مِثْلَهٗ وَزَادَ
مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

۶۶۵۱ ـــ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ

۶۶۵۰ ـــ ترجمہ : اسماعیل نے کہا مجھے مالک نے اسی طرح خبر دی ہے اور یہ بات زیادہ ذکر کی کہ جو شخص اللہ اور آخر دن پر ایمان لاتا ہے وہ بات اچھی کرے ورنہ خاموش رہے۔

۶۶۵۰ ـــ شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ، دونوں امر کے صیغے ہیں اِن میں تخییر مشکل ہے کیونکہ اگر ایک شق مباح ہے تو دُوسری شق کا مامور بہ ہونا لازم ہے لہٰذا وہ واجب ہوگی یا ممنوع ہوگی تو حرام ہوگی اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں شقوں میں امر مطلق ہے جو مباح وغیرہ کو شامل ہے لہٰذا اس کو یہ لازم ہے کہ مباح بہتر ہو کیونکہ وہ خیر میں داخل ہے۔ لِیَصْمُتْ صیغہ امر ہے اس کا باب نَصَرَ یا ضَرَبَ ہے لہٰذا اس میں میم مضموم ہے یا مکسور ہے

۶۶۵۱ ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو اذیت نہ پہنچائے اور جو اللہ اور آخر دن پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ بات اچھی کرے یا خاموش رہے۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۶۵۲ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ

۶۶۵۱ — شرح: ہمسایہ کا اکرام کرنا اس سے احسان کرنا اور اس کو اذیت ترک کرنے میں اکثر احادیث وارد ہیں؛ چنانچہ طبرانی نے بہز بن حکیم کے ذریعہ ان کے دادا سے خرائطی نے مکارمِ اخلاق میں عمرو بن شعیب سے اور ابوالشیخ نے ثواب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! ہمسائے کا حق کیا ہے فرمایا اگر وہ تم سے قرض مانگے تو اس کو قرض دو اگر مدد چاہے تو اس کی مدد کرو اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اگر اسے کوئی حاجت ہو تو اس پر عطیہ کرو اور اس کی حاجت روائی کرو اگر وہ غریب ہے تو اس کی ہمنوائی کرو اگر اسے خیر پہنچے تو اس کو مبارک باد دو اگر اس پر مصیبت آئے تو اس سے اظہارِ افسوس کرو اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ چلو ہمسایہ کے مکان سے اپنا مکان بلند نہ کرو اس سے اس طرح ہوا رک جاتی ہے لہٰ اگر وہ اجازت دیدے تو حرج نہیں اگر پھل خریدو تو ہمسایہ کو ہدیہ بھیجو اگر ایسا نہ کرو تو پھل وغیرہ چھپا کر گھر میں لے جاؤ اور پھل دے کر اپنے بچے کو باہر نہ نکالو کہ اس طرح ہمسائے کا بچہ پریشان ہوگا۔

۶۶۵۲ — ترجمہ: عُقبہ عامر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہمیں باہر بھیجتے ہم لوگوں کے پاس جاتے ہیں وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے اس کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اُترو اور تمہارے مہمان کے مناسبِ حال اہتمام کریں تو وہ قبول کر لو (زیادہ مطالبہ نہ کرو) اگر وہ ایسا نہ کریں تو اُن سے مہمانی کا حق جبراً لو جو اُن کے مناسب ہے (یہ ابتداء اسلام میں تھا جب انسان بھوک سے مجبور ہوتا تھا پھر یہ منسوخ ہوا) (حدیث ۲۲۹۸ ج ۳: کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net

۶۶۵۳ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

۶۶۵۴ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ

۶۶۵۳ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہے وہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

باب کھانا تیار کرنا اور مہمان کے لئے تکلّف کرنا

اس باب میں مہمان کے لئے کھانا تیار کرنے اور مہمان کے لئے کھانے میں تکلّف کرنے کا بیان ہے جو تکلف کر سکتا ہو۔ کیونکہ مہمان کے لئے پُرتکلّف کھانا تیار کرنا رسُولوں کا طریقہ ہے جیسے ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام اپنے مہمانوں کے لئے موٹا تازہ بچھڑا ذبح کیا تھا حضرت جبرائیل میکائیل اور اسرافیل ان کے مہمان تھے جو اللہ کی طرف سے اُن کے پاس آئے تھے۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

قَالَ اٰخَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِى الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰى اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَاْنُكِ قَالَتْ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِى الدُّنْيَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَاِنِّىْ صَائِمٌ قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمٰنُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهٗ سَلْمٰنُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمٰنُ **بَابُ** مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ

۶۶۵۴ — ترجمہ : ابو جُحَیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کے درمیان بھائی چارہ بنایا۔ ابوالدرداء سے سلمان نے ملاقات کی تو اُمّ الدرداء کو دیکھا کہ اُس نے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ سلمان نے اُس سے کہا تمہارا حال کیسا ہے؟ ام درداء نے کہا تمہارا بھائی ابو درداء کو دُنیا میں کوئی حاجت نہیں اتنے میں ابو درداء بھی آگئے اور سلمان کے لئے کھانا تیار کیا اور سلمان سے کہا آپ کھائیں میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا میں کھانا نہیں کھاؤں گا یہاں تک کہ تم کھاؤ ابو درداء نے کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابو درداء نماز پڑھنے کھڑے ہوئے سلمان نے کہا سو جاؤ وہ سو گئے پھر اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو سلمان نے کہا سو جاؤ جب آخر رات ہوئی تو سلمان نے کہا اب اٹھو اور دونوں نے نماز پڑھی پھر سلمان نے کہا تیرے رب کا تجھ پر حق ہے تیری جان کا تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے ہر حق دار کو اس کا حق دو۔ ابو درداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

۶۶۵۵ — حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے واقعہ ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان نے سچ کہا ہے ابو جحیفہ وہب سوائی ہیں انہیں وہب الخیر بھی کہا جاتا ہے۔

۶۶۵۵ — شرح : ابو درداء کا نام عُویمر ہے ان کی دو بیویاں تھیں بڑی کا نام خَیرہ اور چھوٹی کا نام ھجیمہ تھا وہ تابعیہ تھیں جبکہ دونوں کی کنیت ام الدرداء تھی۔ ام درداء نے پرانے خستہ کپڑے پہنے ہوئے تھے اور عورتوں کی طرح کوئی زینت اور خوبصورتی نہیں کی تھی انہوں نے حیاء کرتے ہوئے تصریح نہ کی کہ ابو درداء کو مباشرت کی حاجت نہیں اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوست کی زیارت کرنا مستحب ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر داخل ہونا جائز ہے اور مہمان کے لئے روزہ افطار کرنا جائز ہے اور عبادت میں تشدد مکروہ ہے۔ افضل یہ ہے کہ میانہ روی اختیار کی جائے آخر رات میں نماز افضل ہے۔ اس حدیث میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق فرمائی (حدیث ۱۸۴۲ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

باب مہمان کے پاس غصہ کرنا اور گھبرانا مکروہ ہے

۶۶۵۵ — ترجمہ : عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چند لوگوں کو مہمان بنایا اور عبدالرحمٰن سے کہا کہ ان مہمانوں کو ساتھ لے جاؤ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ تم میرے آنے سے پہلے ان کو کھانا کھلا کر فارغ ہو جاؤ۔ عبدالرحمٰن چلے اور جو کھانا اس کے پاس تھا وہ ان کے پاس لایا اور کہا کھانا

Marfat.com

قِراهُمْ قَبْلَ اَنْ اَجِیْءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهٗ
فَقَالَ اِطْعَمُوْا فَقَالُوْا اَیْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اِطْعَمُوْا قَالُوْا مَا نَحْنُ
بِاٰکِلِیْنَ حَتّٰی یَجِیْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ فَاِنَّهٗ اِنْ جَاءَ
وَلَمْ تَطْعَمُوْا لَنَلْقَیَنَّ مِنْهُ فَاَبَوْا نَعَرَفْتُ اَنَّهٗ یَجِدُ عَلَیَّ فَلَمَّا جَاءَ
تَنَحَّیْتُ عَنْهُ قَالَ مَا صَنَعْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
فَسَکَتُّ ثُمَّ قَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَکَتُّ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ
اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ اَضْیَافَكَ فَقَالُوْا
صَدَقَ اَتَانَا بِهٖ قَالَ فَاِنَّمَا انْتَظَرْتُمُوْنِیْ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّیْلَةَ
فَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰی تَطْعَمَهٗ قَالَ لَمْ اَرَ فِی
الشَّرِّ کَاللَّیْلَةِ وَیْلَکُمْ مَا اَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُوْنَ عَنَّا قِرَاکُمْ هَاتِ طَعَامَكَ
فَجَاءَ بِهٖ فَوَضَعَ یَدَهٗ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الْاُوْلٰی لِلشَّیْطَانِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا

کھا لو۔ مہمانوں نے کہا صاحب خانہ کہاں ہے۔ عبدالرحمٰن نے کہا تم کھانا کھاؤ اُنھوں نے کہا جب تک صاحب خانہ تشریف نہ لائیں گے ہم کھانا نہیں کھائیں گے عبدالرحمٰن نے کہا اپنی مہمانی قبول کر لو (اور کھانا کھاؤ) کیونکہ اگر وہ تشریف لے آئے اور تم نے کھانا نہ کھایا تو ہمیں اُن سے اذیت پہنچے گی۔ اُنہوں نے کھانے سے انکار ہی کیا میں جان گیا کہ ابوبکر صدیق مجھے سخت ناراض ہوں گے جب وہ تشریف لائے میں اُن سے ایک طرف ہو گیا اُنہوں نے کہا تم نے کیا کیا ہے؟ اُنہوں نے واقعہ سے انہیں خبردار کیا تو فرمایا اے عبدالرحمٰن! میں خاموش رہا پھر فرمایا اے عبدالرحمٰن! میں پھر بھی خاموش رہا پھر فرمایا اے جاہل! میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو میرے پاس آجا پس میں باہر آیا اور عرض کیا اپنے مہمانوں سے ہی پوچھ لیجئے۔ مہمانوں نے کہا عبدالرحمٰن نے سچ کہا ہے وہ ہمارے پاس کھانا لائے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے صرف میرا انتظار کیا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ لَا آكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ

فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۵۶ ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

ہے۔ بخدا! میں یہ رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا بخدا! ہم بھی نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ آپ کھانا کھائیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا آج رات کی طرح میں نے بدی نہیں دیکھی۔ تمہاری ہلاکت ہو تم ہماری مہمانی قبول کیوں نہیں کرتے اے عبدالرحمٰن کھانا لاؤ وہ کھانا لائے تو ابوبکر نے اپنا ہاتھ رکھا اور کہا بسم اللہ اور کھانا کھایا اور کہا پہلی حالت شیطان کے باعث تھی تو مہمانوں نے بھی کھانا کھایا۔

۶۶۵۵ ــــ شرح : حدیث کی عنوان سے مناسبت اس طرح ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ابوبکر آئے اور تم نے کھانا نہ کھایا تو مجھ پر سخت ناراض ہوں گے۔ (اس حدیث کی مکمل شرح حدیث ع ۳۳۵۲ ج ۵ میں دیکھیں)

باب مہمان کا صاحبِ خانہ سے کہنا جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا"

اس بارے میں ابو جحیفہ کی حدیث ہے جو انہوں نے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روائت کی ہے "

۶۶۵۶ ــــ ترجمہ : ابوعثمان نے کہا عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا نے کہا ابوبکر اپنا مہمان یا اپنے مہمان لے کر آئے اور خود شام تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں رہے جب وہ آئے تو ان سے میری والدہ نے کہا

www.muhammadiyah.net

Marfat.com

جَاءَ اَبُوبَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ اَوْ اَضْيَافٍ لَهُ فَاَمْسٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ لَهُ اُمِّيْ اِحْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ اَوْ عَنْ
اَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ اَوْ
عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اَوْ فَاَبٰى فَغَضِبَ اَبُوبَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ
لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ اَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ
حَتّٰى يَطْعَمَهُ فَحَلَفَ الضَّيْفُ اَوِ الْاَضْيَافُ اَلَّا يَطْعَمَهُ اَوْ
يَطْعَمُوْهُ حَتّٰى يَطْعَمَهُ فَقَالَ اَبُوبَكْرٍ كَاَنَّ هٰذِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ
مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا فَقَالَتْ
وَقُرَّةِ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ قَبْلَ اَنْ نَاْكُلَ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا

آج رات آپ اپنے مہمانوں سے رُک گئے۔ ابوبکر صدیق نے کہا کیا ان کو رات کا کھانا نہیں دیا؟ والدہ نے کہا ہم نے کھانا اُن کے آگے رکھا تھا اُنہوں نے کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ ابوبکر صدیق سخت غصہ میں آگئے اور بُرا بھلا کہا اور قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائیں گے (عبدالرحمٰن نے کہا، میں چھپ گیا۔ ابوبکر نے کہا اے جاہل گھر والی نے قسم کھائی کہ وہ کھانا کھائے گی حتی کہ ابوبکر کھائیں۔ اور مہمان یا مہمانوں نے بھی قسم کھائی کہ وہ کھانا نہ کھائے گا یا نہ کھائیں گے (راوی کو شک ہے) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا گویا یہ شیطان کی طرف سے ہُوا ہے پھر کھانا منگوایا اور کھایا تو مہمانوں نے بھی کھایا وہ لوگ کوئی لقمہ نہ اُٹھاتے مگر نیچے سے اس سے زیادہ اُبھر آتا ابوبکر صدیق نے کہا اے قبیلہ بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے۔ اُس نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ اب پہلے سے بہت زیادہ ہے۔ سب نے وہ کھانا کھایا اور بچا ہُوا کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور ذکر

Marfat.com

بَابُ اِكْرَامِ الْكَبِيْرِ وَيَبْدَأُ الْاَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ

۶۶۵۷ — حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَسَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَوْ حَدَّثَا اَنَّ

کیا کہ حضور نے اس سے کھایا۔

۶۶۵۶ — شرح : قولہ اخت بنی فراس بکسر الفاء عبد دُہمان کی بیٹی ہیں اُن کا نام زینب اور کنیت اُمِّ رومان ہے وہ ام المؤمنین اور عبدالرحمٰن کی حقیقی والدہ ہیں (حدیث ع ۸۵۰ ج ۱ اور ع ۳۲۵۳ ج ۵ کی شرح دیکھیں) قولہ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ" یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم ہے اس سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہے۔ یہ غیر اللہ کی قسم کی ممانعت سے پہلے کا واقعہ ہے یا ان کو نہی کی حدیث نہ پہنچی تھی۔

باب بڑے کی عزّت کرنا اور بات اور سوال کرنے میں بڑا ابتداء کرے

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم سے نہیں شیخ عبدالرزاق نے ایک حدیث ذکر کی کہ اللہ تعالیٰ کی بزرگی کی تعظیم یہ ہے کہ اسلام میں بوڑھے آدمی کی توقیر کی جائے۔ آداب اسلام اور محاسن اخلاق سے یہ ہے کہ بڑا شخص کلام میں ابتداء کرے بشرطیکہ چھوٹے بڑے علم میں مساوی ہوں اور اگر چھوٹا بڑے سے زیادہ علم رکھتا ہو تو اس وقت چھوٹا ہی کلام میں ابتداء کرے گا اس کو سوءِ ادب نہیں کہا جاتا اور نہ ہی بڑے کے حق میں یہ نقص ہے۔ یہی حال سوال کرنے کی صورت میں ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا جاتا تھا حالانکہ وہ بچے تھے اور وہاں بڑے بڑے مشائخ موجود ہوتے تھے؛ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سورت اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا جبکہ حضرات مشائخ صحابہ کرام بھی موجود تھے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

عَبْدُ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي
النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّحُوَيِّصَةُ
وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا فِي
اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيٰى يَعْنِي لِيَلِ الْكَلَامَ الْاَكْبَرُ
فَتَكَلَّمُوْا فِي اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحِقُّوْا
قَتِيْلَكُمْ اَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ
اَمْرٌ لَّمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ فِي اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَاَدْرَكْتُ نَاقَةً مِّنْ تِلْكَ الْاِبِلِ فَدَخَلَتْ

اور وہ صحیح جواب نہ دے سکے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ ہے اس کی تائید عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یوں کی کہ جو تم جانتے ہو وہی میں جانتا ہوں،،

۶۶۵۷ — ترجمہ : رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن سہل اور مُحیّصہ بن مسعود خیبر میں آئے اور کھجوروں کے باغ میں جُدا جُدا ہو گئے وہاں عبداللہ بن سہل قتل ہو گئے تو عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود بن کعب کے دو بیٹے حُوَیّصہ اور مُحیّصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اپنے ساتھی کے متعلق بات کرنے لگے عبدالرحمٰن نے کلام شروع کیا جبکہ وہ دونوں سے چھوٹے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑوں کو بات کرنے دو ۔ یحیی نے کہا بڑا کلام کا ولی ہے پس انہوں نے اپنے ساتھی کے قتل کے بارے میں بات کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے پچاس قسموں سے تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مَرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ

کی دیت کے مستحق ہو سکتے ہو؟ اُنہوں نے کہا یا رسُول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلّم! یہ ایسی شئ ہے جو ہم نے دیکھی نہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا پھر یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسمیں کھا کر بری الذمہ ہو جائیں گے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم وہ تو کافر لوگ ہیں (ان کی قسموں کا کیا اعتبار ہے جب جھگڑا ختم ہوتا نہ دیکھا) تو جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی طرف سے (بیت المال) ان کو بدل دیا (دیت ادا کی) سہل نے کہا ہمیں اُن اُونٹوں میں سے ایک اونٹنی کو پایا کہ میں اُن کے باڑے میں داخل ہُوا تو اُس نے مجھے اپنی ٹانگ ماری۔ لیث نے کہا مجھے یحییٰ بن بُشیر نے سہل سے خبر دی کہ یحییٰ نے کہا میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے کہا (مع رافع بن خدیج) کہا (عن رافع بن خدیج کی جگہ) اور ابن عُیَینہ نے کہا ہمیں یحییٰ نے بُشیر سے اُس نے صرف سہل سے روایت کی ہے۔

۶۶۵۷ شرح: قولہ کَبِّرِ الکُبْرَ، کُبْر بضم الکاف وسکون الباء اکبر کی جمع ہے یعنی بڑے کو پہلے کلام کرنے دو۔ عمر میں بڑے کو اس لئے کلام کرنے کا حکم دیا کہ واقعہ کی صورت اور کیفیت پُوری طرح واضح ہو جائے یہ مقصد نہیں کہ وہ دعویٰ کرے کیونکہ دراصل دعویٰ کرنے کا حق اس کے بھائی عبد الرحمٰن کو تھا۔ ایک روایت میں لِیَلِیَ الْکَلَامَ الْاَکْبَرُ، یعنی بڑا کلام کا والی ہو۔

قولہ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا، سے مُراد پچاس آدمیوں کی قسمیں ہیں۔ اس سے احناف نے استدلال کیا کہ قسموں میں مردوں کی تعداد کا اعتبار ہے۔ یہاں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ "قسامت" کا حکم دُوسرے دعووں سے کچھ مختلف ہے کیونکہ اُن میں قسم مدعیٰ علیہ کو دی جاتی ہے اور یہاں مدعی خود قسم کھاتا ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے وارث تو بھائی ہے مدّعی تو وہ ہے چچا کے بیٹے مدّعی نہیں اُن پر قسم کیوں پیش کی کہ وہ قسمیں کھائیں اس کا جواب یہ ہے ان کو یہ معلوم تھا کہ قسمیں وارث کے ساتھ مختص ہیں انہیں مطلق مخاطب کیا اور مراد وہ ہیں جو اس سے مختص ہیں اور اس اعتبار سے کہ قسمیں پچاس ہیں کیونکہ دماء کا معاملہ بہت

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۶۵۸ ــــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ

معظم ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیوں سے قسم کی ابتداء کی جب انہوں نے کلام کیا تو مدعی علیہ پر قسم ڈال دی اور جب مدعی علیہ کے کافر ہونے کی وجہ سے ان کی قسموں سے راضی نہ ہوئے تو حضور نے بیت المال یا اپنے خالص مال سے دیت اداء کر دی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے عاقلہ ہیں یعنی قبیلہ ہیں کیونکہ آپ کو سب سے نسبت ہے۔ یہ صرف ان کی اطمینان قلب کے لئے کیا تھا؛ ورنہ دیت کے بارے میں ان کا استحقاق ثابت نہ ہوا تھا۔ مربد وہ جگہ ہے جہاں اونٹ جمع ہوتے ہیں یعنی اونٹوں کا باڑہ۔

قولہ ذکفتنی ،، اس سے مقصد یہ ہے کہ انہیں حدیث میں ضبط تام ہے اور انہوں نے اس کو خوب حفظ کیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم وقت کو لوگوں کی مصلحتوں کا خیال کرنا چاہیئے اور جھگڑوں کو ختم کرنا چاہیئے قسامت ثابت ہے ظن سے قسم لے سکتے ہیں اور کافر کی قسم صحیح ہے (عینی)

(حدیث ۲۹۶۲ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

۶۶۵۸ ــــ ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک درخت بتاؤ اس کی مثال مسلمان کی مثال ہے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجْزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ
وَقَوْلِهِ تَعَالٰى وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اِلٰى قَوْلِهٖ يَنْقَلِبُوْنَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كُلِّ لَغْوٍ يَخُوْضُوْنَ

کہ وہ اللہ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے کلام کرنا اچھا نہ سمجھا جبکہ وہاں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے۔ جب انہوں نے کلام نہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے جب میں اپنے والد کے ہمراہ باہر آیا تو میں نے کہا اے ابا جان! میرے دل میں آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ عمر فاروق نے فرمایا تمہیں ذکر کرنے سے کس نے منع کیا تھا اگر تو کہہ دیتا تو مجھے اتنے اتنے اونٹ ملنے سے زیادہ خوشی ہوتی۔ عبداللہ نے کہا مجھے صرف اس نے منع کیا تھا کہ میں آپ کو اور ابوبکر صدیق کو کلام کرتے نہ دیکھتا تھا اس لیئے بولنا مکروہ سمجھا۔ اس سے معلوم ہُوا کہ اکابر اور بزرگوں کی موجودگی میں اصاغر اور چھوٹوں کو گفتگو نہیں کرنا چاہیے۔

باب جو شعر، رجز اور حُداء جائز ہیں

اور جو مکروہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد شعراء کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے جو نہیں کرتے مگر جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیئے اور اللہ کا بہت ذکر کیا اور ظلم کیئے جانے کے بعد انتقام لیتے ہیں ظالم لوگ عنقریب معلوم کرلیں گے کہ وہ کونسی کروٹ پلٹتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے "فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ" کی تفسیر یہ کی کہ لغو باتوں میں غوطہ زن ہیں "

رجز شعر کا حصہ ہے اس کے اجزاء کے ایک دوسرے کے قریب ہونے اور حروف کم ہونے کے باعث

Marfat.com

۶۶۵۹ — حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی اَبُوبَکْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِیَغُوْثَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَۃً

اس کو رجز کہا جاتا ہے۔ یہ میدانِ جنگ میں پڑھتے ہیں۔ حُداء جب اُونٹ تھک کر سست ہو جائیں تو اُن کو گرم کرنے اور چلانے کے لئے شعر پڑھے جاتے ہیں اس کو حُدا کہتے ہیں۔ شعر موزون کلام ہے جو خوض و فکر کے بعد کہی جاتی ہے۔ اسی لئے شعر سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کے مناسب نہیں کیونکہ شعر نظر و فکر کا نتیجہ ہوتا ہے جبکہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کا علم شریف بدیہی ہے ایسے ہی اولیاء کرام جنہیں قوت قدسیہ حاصل ہوتی ہے اور جمیع مطالب دفعۃً واحدۃً ان کے پیشِ نظر ہوتے ہیں وہ حرکات صاعدہ اور ہابطہ کی ترتیب کے محتاج نہیں ہوتے۔

• ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوُوْنَ ،، کی تفسیر میں کہا کہ یہ مشرک شعرآء ہیں جن کی گمراہ لوگ، سرکش شیطان اور عاصی جن اتباع کرتے ہیں اور ان کے شعر پڑھتے ہیں کیونکہ گمراہ شخص اپنے جیسے گمراہ کی پیروی کرتا ہے۔ ثعلبی نے کہا ان شعرآء سے کافر شعراء مراد ہیں۔ عبداللہ زبعری، ہُبیرہ بن ابن وہب، مسافع بن عبدمناف، عمرو بن عبداللہ اور اُمیّہ بن ابی صلت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی ہجو کرتے تھے اور لوگ ان کی پیروی کرتے تھے ان کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے فرمایا۔ آپ ان میں اللہ تعالیٰ کے فعل کے آثار دیکھ رہے ہیں وہ ہر لغو اور جھوٹی بات میں مشغول ہوتے ہیں اور ہر وادی میں پریشان ہیں۔ خیر و رشد اور طریقِ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو اسلامی شعراء کعب بن مالک، حسان بن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ روتے ہوئے دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم! اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ہے، حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ ہم شعرآء ہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس کے بعد والی آیت کریمہ بھی تو پڑھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ،، یعنی نیک صالح مومن

Marfat.com

۶۶۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ اَصَابَهٗ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ ؁ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

شعراء اس آیت کریمہ سے مستثنیٰ ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یعنی عبداللہ بن رواحہ اور حسان اور ان کے امثال اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، میں داخل ہیں (عینی)

۶۶۵۹۔ ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعروں میں حکمت ہے۔

۶۶۵۹۔ شرح: یعنی بعض شعر اچھا کلام ہیں حق کے مطابق ہیں نافع اور صحیح ہیں۔ جہالت اور سفاہت سے منع کرتے ہیں۔ پس حکمت سے مراد قول صادق ہے جو واقع کے مطابق ہے۔ لہٰذا ایسے شعر پڑھنے جائز ہیں۔ ابن بطال نے کہا جو شعر اللہ کے ذکر اور اس کی تعظیم و تکریم پر مشتمل ہیں وہ اچھے ہیں حدیث شریف میں انہی کو کہا ہے کہ بعض شعروں میں حکمت ہے۔ البتہ جو فحش اور جھوٹ ہوں وہ مذموم ہیں۔

۶۶۶۰۔ ترجمہ: اسود بن قیس نے کہا میں نے جندب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے اچانک آپ کو ایک پتھر لگا تو حضور پھسل پڑے اور آپ کی انگشت شریف خون آلود ہوگئی تو فرمایا ؎
هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ ،، تو صرف انگشت ہی تو ہے جو خون آلود ہوگئی ہے جو تجھے پیش آیا اللہ کی راہ میں پیش آیا ہے۔

۶۶۶۰۔ شرح: یہ شعر رجز ہے جو میدان کارزار میں پڑھا گیا تھا۔ کرمانی نے اخفش سے نقل کیا کہ رجز شعر نہیں کیونکہ یہ دوسرے شعر سے حکایت ہوتی ہے۔ مقصود یہ ہے کہ یہ مسلّم الثبوت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر نہیں کہے ہیں یعنی یہ شعر بنائے نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ شعر نہیں پڑھے ہیں کیونکہ شعر بنانے میں نظر و فکر اور تکلف ہوتا ہے یہ حضور کی شان

Marfat.com

۶۶۶۱ــ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا شَاعِرٌ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ وَکَادَ اُمَیَّۃُ ابْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ یُّسْلِمَ

کے لائق نہیں بعض علماء نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صورتِ شعر میں واقع ہونے والا موزوں کلام ہوتا ہے اس میں شعر کی موزونیت نہیں ہوتی جبکہ شعر میں قصداً کلام موزوں لایا جاتا ہے؛ البتہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعض شعراء کے شعر کا بعض اوقات تلفظ فرماتے تھے لیکن شعر بناتے نہیں تھے؛ چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یَتَمَثَّلُ مِنَ الشِّعْرِ کہ آپ شعر پڑھ لیتے تھے؛ چنانچہ حضور نے فرمایا ” اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ “، خبردار ہر شئی اللہ کے فنا ہونے والی ہے۔ یہ لبید کا شعر ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاعر کا یہ شعر بہت سچا شعر ہے۔ لبید عامری صحابی ہے ایک سو پچاس سال کی عمر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں وفات پائی۔

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۶۶۶۱ ــ شاعر نے جو بہت اچھی بات کہی وہ لبید کا قول ہے ” اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ “، خبردار اللہ کے سوا ہر شئی فانی ہے اور قریب تھا کہ امیۃ بن صلت اپنے اچھے اشعار کے سبب مسلمان ہو جاتا۔

شرح : اُمیّہ بن صَلت جاہلیت کے زمانے کا شاعر تھا اس کے حق میں

۶۶۶۱ ــ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” اٰمَنَ شِعْرُہٗ وَکَفَرَ قَلْبُہٗ “، اس کے شعر ایمان لائے اور اس کے دل نے کفر کیا یعنی وہ اپنے اشعار میں حقائق مسلمانہ لاتا تھا اور تصدیق قلبی نہیں رکھتا تھا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ عمر بن شرید نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم اُمیّہ بن ابی صلت کے اشعار سے کوئی شعر جانتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا پڑھو میں نے شعر پڑھا فرمایا اور [illegible] سنائے یہ سن کر فرمایا قریب تھا کہ وہ مسلمان

Marfat.com

۶۶۶۲ ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ ابْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا

ہو جاتا۔ مقصد یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شعروں کو بنظر استحسان دیکھا اور اس کے شعر بکثرت سننے چاہے کیونکہ اس کے اشعار میں بعثت اور وحدانیت کا اقرار تھا۔ معلوم ہوا کہ بعض شعر اچھے ہوتے ہیں۔ اُمیّہ بن ابی صلت نے اسلام کا ابتدائی زمانہ پایا اس کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت و نبوت کی خبر پہنچی لیکن وہ حضور پر ایمان نہ لایا وہ اپنے اشعار میں بکثرت توحید کا ذکر کرتا تھا اور حقائق واقعیہ کے سمندر میں غواص تھا لیکن درخشندہ موتی کے حصول سے محروم رہا اور دل سے تسلیم نہ کیا اور حافظ بن عساکر نے ذکر کیا۔ ابو الصلت کا نام عبد اللہ بن ابی ربیعہ بن عوف ہے۔ جاہلی شاعر تھا۔ واقدی نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں اوّل حالات میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا کیونکہ ابتداء میں مومن تھا پھر اس کا دل ٹیڑھا ہو گیا۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہشام سے نقل کیا کہ جب اُمیّہ بن ابی صلت شام میں تھا تو حضور پر ایمان لایا پھر حجاز مقدس میں آیا تاکہ طائف سے اپنا مال و متاع لے کر ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آجائے جب وہ بدر کے میدان میں پہنچا تو کسی نے کہا اے ابا عثمان کہاں جاتے ہو؟ امیہ نے کہا طائف جا رہا ہوں وہاں سے اپنا مال و متاع لے کر مدینہ منورہ جا کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہوں گا کسی نے کہا کیا یہ جانتے ہو کہ بدر کے اس پرانے کنوئیں میں کیا ہے اُس نے کہا نہیں کہا گیا اس میں تیرے ماموں زاد بھائی عتبہ اور شیبہ ہیں اور تیرے چچا کے بیٹے ہیں اس کے علاوہ اس شخص نے اُمیّہ کے اور اقارب بھی ذکر کئے یہ سُن کر اُمیّہ نے اپنی اونٹنی کی ناک اور دُم کاٹ دی اور اپنے کپڑے پھاڑ دیئے اور روتا ہوا طائف کی طرف چلا گیا اور وہیں مرگیا یہ ہجرت کے دوسرے سال کا واقعہ ہے۔

۶۶۶۲ ــــ **ترجمہ:** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف گئے اور رات بھر چلتے رہے لوگوں میں سے ایک شخص نے عامر بن اکوع سے کہا کیا تم ہمیں اپنا کلام نہیں سُناتے ہو؟ سلمہ نے کہا عامر شاعر تھا وہ سواری

Marfat.com

فنزل يحدو بالقوم ويقول اللهم لولا انت ما اهتدينا ⁂
ولا تصدقنا ولا صلينا ⁂ فدى لك ما اقتفينا ⁂ وثبت
الاقدام ان لاقينا ⁂ والقيا سكينة علينا ⁂ انا اذا صيح بنا
ابينا ⁂ وبالصياح عولوا علينا ⁂ فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من هذا السائق فقالوا عامر بن الاكوع فقال يرحمه
الله فقال رجل من القوم وجبت يا نبي الله لولا امتعتنا به
قال فاتينا خيبر فحاصرناهم حتى اصابتنا مخمصة شديدة
ثم ان الله فتحها عليهم فلما امسى الناس اليوم الذي
فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء يوقدون قالوا
على لحم قال على اي لحم قالوا على لحم الحمر الانسية فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها فقال رجل

سے اُترا اور اپنے شعروں سے اونٹوں کو چلانا شروع کیا، چنانچہ اُس نے یہ اشعار پڑھنے شروع کیے۔
اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ھدایت نہ پاتے ⁂ نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے ⁂ پس جو کچھ ہم نے
کیا ہے بخش اس حال میں کہ ہم تجھ پہ فدا ہیں ⁂ اگر ہم دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ ⁂ اور ہم پر آرام
کا القا کر ⁂ اور جس وقت ہم پہ آوازیں بلند کی گئیں ہم نے دوڑنے سے انکار کر دیا وہ بلند آوازوں
سے ہم پر حملہ کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کو چلانے والا یہ شخص کون ہے
لوگوں نے کہا یہ عامر بن اکوع ہے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے صحابہ کرام سے ایک آدمی نے کہا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْ نُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ
كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيْهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُوْدِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ
ذُبَابُ سَيْفِهِ فَاَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ
سَلَمَةُ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِيْ مَالَكَ
قُلْتُ فِدًى لَكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ
قُلْتُ قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ اِنَّ لَهُ لَاَجْرَيْنِ ۱
وَجَمَعَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ اِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَاَ بِهَا مِثْلَهُ"

اس کی شہادت واجب ہوگئی اگر آپ اس کی حیات سے ہم کو نفع دیتے تو بہتر ہوتا پھر ہم خیبر میں آئے اور خیبر کے یہودیوں کا محاصرہ کیا حتیٰ کہ ہمیں بہت بھوک لگی، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اہل خیبر پر فتح عطا کی جب فتح کے روز شام ہوئی تو لوگوں نے بہت آگ روشن کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے اور کس لئے آگ جلا رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا گوشت پر فرمایا کونسا گوشت؟ عرض کیا گدھوں کے گوشت پر۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو گرا دو اور ہنڈیاں توڑ دو۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم گوشت گرا دیں اور ہنڈیوں کو دھو دیں فرمایا یا اس طرح کر لو۔ جب صحابہ کرام نے دشمن کے سامنے) صف بندی کی عامر کی تلوار چھوٹی تھی انہوں نے ایک یہودی پر وار کیا تاکہ اس کو قتل کرے تو تلوار کا کنارہ (تلوار کے چھوٹا ہونے کے سبب) انہی کی طرف لوٹا اور عامر کے گھٹنے کو لگا جس سے وہ فوت ہوگئے جب واپس لوٹے سلمہ نے کہا مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غمناک دیکھ کر فرمایا تمہارا حال کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا میرا باپ اور میری جان آپ پر قربان ہوں صحابہ کہتے ہیں عامر کے عمل ضائع ہوگئے ہیں فرمایا یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کیا فلاں فلاں فلاں اور اُسید بن حضیر انصاری نے کہا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ کہا ہے جھوٹ کہا ہے۔ اس کے لئے دو ثواب

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۶۶۳ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ قَالَ أَبُوْقِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوْهَا عَلَيْهِ قَوْلُهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيْرِ

ہیں اور اپنی دو انگلیوں کو جمع کیا بے شک وہ جاہد مجاہد تھے اس کی مثل بہت کم عربی پیدا ہوئے ہیں۔

۶۶۶۲ — شرح : قولہ فدًی لک یعنی اے اللہ تیری رضا میں میری جان قربان ہے۔ فداء بمعنی رضا ہے۔ قولہ وَجَبَتْ یا نَبِیَّ اللہ ،، صاحب تیسیر نے ابن عبدالبرّ سے نقل کیا کہ اس دعا سے لوگوں نے یہ سمجھا کہ عامر شہید ہوجائیں گے۔ عادت یہ تھی کہ جب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم معرکہ میں کسی کے لئے استغفار کرتے وہ یقیناً شہید ہوجاتا تھا جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دعا سنی تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اگر عامر کے زندہ رہنے سے ہمیں نفع دیں تو بہتر ہو (کرمانی)
ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ جنگ میں شہید ہونے والوں کو حضور پہلے ہی جانتے تھے اور نور نبوت سے لوگوں کے اجال پر مطلع تھے۔ قولہ ان لہ اجرین آہ ،، ایک ثواب اللہ کی طاعت میں کوشش کرنا اور دوسرا ثواب اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ بعض نے کہا ایک ثواب اللہ کی راہ میں موت اور دوسرا لوگوں کے اونٹوں کو شعر پڑھ کر چلانا اور دشمن کے مقابلہ میں مسلمانوں کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرنے کا ثواب۔ قولہ قَلَّ عربی یعنی ایسی وصف والا شخص دنیا میں کم پیدا ہوتا ہے (حدیث : ع ۳۹۲۲ ج : ۶ کی شرح دیکھیں)

۶۶۶۳ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے حالانکہ اُن کے ساتھ ام سلیم بھی تھی فرمایا اے انجشہ (ابو قلابہ کا غلام) تیری خرابی ہو شیشہ کی بوتلوں کو چلانا چھوڑ۔ ابو قلابہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کلام فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایسا کلمہ کہے تو تم اس پہ عیب لگاؤ۔

۶۶۶۴ — شرح : قولہ سوقک الخ دراصل عبارت اس طرح اُرْفُقْ فِیْ سَوْقِکَ ،، چلانے میں نرمی کر حرف جارہ کے حذف ہونے کے سبب مجرور منصوب ہوگیا۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

رُوید اسم فعل بمعنی اَمْہِلْ ہے - قَوَارِیر قارورہ کی جمع ہے اس کو قارورہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پانی مستقر ہوتا ہے - اس سے مراد کمزور عورتیں ہیں - علامہ عینی نے ابن کثیر سے نقل کیا عورتوں کو شیشہ کی بوتلوں سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ شیشہ کی بوتل جلدی ٹوٹ جاتی ہے - ایسے ہی عورتیں ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ اونٹ جب گانا سنتے ہیں تو چلنے میں تیز ہو جاتے ہیں اور سوار کو تھکا دیتے ہیں اس لئے انجشہ کو غنا سے منع فرمایا کیونکہ عورتیں شدتِ حرکت سے کمزور ہو جاتی ہیں - رامہرمزی نے کہا قواریر سے عورتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ وہ حرکت کرنے سے ضعیف ہو جاتی ہیں - نرم مزاجی، لطافت اور جسمانی کمزوری میں ان کو بوتلوں سے تشبیہ دی ہے - بعض علماء نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ اونٹوں کو اس طرح چلاؤ اور ہانکو گویا کہ اُن پر شیشہ کی بوتلیں لادی ہوئی ہیں کہ تیز چلنے سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرا کر ٹوٹ جائیں گی - بعض علماء نے ذکر کیا کہ عورتوں کو بوتلوں سے تشبیہ اس لئے دی کہ یہ جلدی ناراض ہو جاتی ہیں اور ان کی وفا میں دوام و استمرار نہیں ہوتا جیسے شیشہ جلدی ٹوٹ جاتا ہے پھر درست نہیں ہو سکتا - بعض علماء نے کہا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اشعار پڑھ کر اونٹوں کو چلانے سے انجشہ کو اس لئے منع کیا کہ عورتوں کے دل کمزور ہوتے ہیں ان کے قلوب حسن صوت سے غنا کو بہت جلد قبول کرتے ہیں - کہا جاتا ہے غناء زناء کا دم ہے اس لئے انجشہ کو اس سے منع فرما دیا -

علامہ طیبی نے کہا سَوْقَکَ بِالْقَوَارِیر میں تشبیہ نہیں، کیونکہ تشبیہ میں مُشَبَّہ اور مُشَبَّہ بہ دونوں کا مذکور ہونا ضروری ہے یہاں مُشَبَّہ بہ مذکور نہیں لہٰذا یہ استعارہ بالکنایہ ہے اس پر قرینہ حالیہ ہے مقالیہ نہیں اور لفظ کسر ترشیح ہے لہٰذا اس عبارت میں دو استعارہ مکنیہ اور ترشیحیہ ہیں - علامہ کرمانی نے کہا اگر یہ سوال پوچھا جائے یہ استعارہ بلیغ لطیفہ ہے اس کو کیوں معیوب کہا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ استعارہ کی شرط ہے کہ لوگوں میں شبہ کی وجہ واضح ہو - حالانکہ شیشے کی بوتل اور عورت میں شبہہ کی وجہ ظاہر نہیں - حق بات یہ ہے کہ یہ کلام نہایت ہی خوبصورت اور عیوب سے سالم ہے - اور استعارہ میں یہ ضروری نہیں کہ اس میں بالذات وجہ شبہہ واضح ہو بلکہ قرآن سے بھی واضح وجہ شبہ ہو جاتی ہے جیسے یہاں ہے لہٰذا عیب اس میں ہے جو عیب لگاتا ہے - یہ بھی احتمال ہے کہ ابو قلابہ کا مقصد یہ ہو کہ بلاغت میں یہ استعارہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے ہی مستحسن ہے، کیونکہ حضور بلاغت کے اقصیٰ مراتب پر فائز تھے اور فصاحت میں مدارج قصویٰ پر حاوی تھے اور جس شخص کو فصاحت و بلاغت میں قدم راسخ نہیں اگر اس سے اس طرح کا کلام ظاہر ہو تو تم اس پر عیب لگاؤ - ابو قلابہ کے منصب کے یہی لائق تھا - بعض علماء نے کہا اس باب سے مقصد یہ ہے کہ شعر بھی دیگر کلام جیسا ہوتا ہے لہٰذا جس میں اللہ کی تعظیم ہو اور دُنیا کی تحقیر ہو وہ بہتر ہے اور جس میں جھوٹ اور بطلان و فحش ہو وہ مذموم اور گمراہی ہے - واللہ ورسولہ اعلم!

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ

۶۶۶۴ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اسْتَاذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِيْ فَقَالَ حَسَّانُ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مشرکوں کی ہجو کرنا

ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث مرفوع ذکر کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں سے اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو طبرانی نے عمار بن یاسر سے حدیث مرفوع ذکر کی کہ جب مشرکوں نے ہماری ہجو کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی انہیں کہو جو انہوں نے تمہیں کہا ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ بعض شعر مستحب ہیں ہجا اور ہجو ہم معنی ہیں اور وہ شعروں میں کسی کی مذمت کرنا ہے۔

۶۶۶۵ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حسان بن ثابت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو و مذمت کرنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میرے نسب کا حال کیسا ہوگا (کیونکہ حضور بھی قریش میں داخل ہیں) حسان نے کہا میں آپ کو ان سے ایسا نکالوں گا جیسے بال کو آٹے سے نکال لیا جاتا ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے روایت کی کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حسان بن ثابت کو سب و شتم کرنے لگا

Marfat.com

۶۶۶۶ — حَدَّثَنِیْ اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ الْھَیْثَمَ بْنَ اَبِیْ سِنَانٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ فِیْ قَصَصِہٖ یَذْکُرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَخًا لَکُمْ لَا یَقُوْلُ الرَّفَثَ یَعْنِیْ بِذٰلِکَ ابْنَ رَوَاحَۃَ قَالَ

وَفِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ یَتْلُوْ کِتَابَہٗ ؎ اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ

اَرَانَا الْھُدٰی بَعْدَ الْعَمٰی فَقُلُوْبُنَا ؎ بِہٖ مُوْقِنَاتٌ اَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ

یَبِیْتُ یُجَافِیْ جَنْبَہٗ عَنْ فِرَاشِہٖ ؎ اِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْکَافِرِیْنَ الْمَضَاجِعُ

توام المؤمنین نے فرمایا اس کو گالیاں نہ دو یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتا تھا۔

۶۶۶۵ — شرح : حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے مداح تھے لیکن وہ اہلِ افک میں شامل تھے۔ اس لئے عروہ نے کہا کہ اس کو پاس کیوں بیٹھنے دیتی ہیں۔ مائی صاحبہ نے فرمایا گو یہ جیسا بھی ہے لیکن سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مداح تھا اور مشرکوں کے لسانی حملوں کی مدافعت کیا کرتا تھا۔ حسان نے بال کا ذکر کیا کیونکہ جب بال کو آٹے سے نکالا جائے تو اس کے ساتھ شمہ بھر آٹے کا نشان نہیں ہوتا یعنی وہ آپ کی مدح کریں گے اور مشرکوں کی ہجو کریں گے لیکن اس ہجو میں حضور کی ذات کریمہ قطعاً متاثر نہ ہوگی جیسے بال کو آٹے سے نکالا جائے تو بال کے ساتھ آٹے کا نشان تک نہیں ہوتا بخلاف اس کے کہ اگر لکڑی کہا جاتا تو اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ آٹا باہر آجاتا ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم!

ینافح یعنی مدافعت کرتا ہے۔ فلاں کی طرف سے مخاصمت کرتا ہے (حدیث ۳۸۲۹ ج : ۶ کی شرح دیکھیں)

۶۶۶۶ — ترجمہ : ہیثم بن سنان نے زہری کو خبر دی کہ انہوں نے ابوہریرہ کو ان کے واقعات بیان کرتے ہوئے سنا اس حال میں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا تمہارا بھائی یعنی عبداللہ بن رواحہ فحش نہیں کہتا ہے۔ عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اللہ کی کتاب تلاوت کرتے ہیں ؎ جس وقت فجر کے وقت روشنی کھل جائے

Marfat.com

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

٦٦٦٧ ـــ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ

ہمیں گمراہی کے بعد ہدایت کی راہ دکھائی پس ہمارے دل یقین کرتے ہیں کہ جو حضور نے فرمایا یقیناً واقع ہوگا ٭ آپ اس حال میں رات گزارتے ہیں کہ آپ کا پہلو بستر سے جدا ہوتا ہے جس وقت کافروں کے ساتھ خواب گاہیں بھاری ہو جاتی ہیں ٭ عقیل نے زہری سے روایت کرنے میں یونس کی متابعت کی زُبیدی نے سعید، اعرج کے ذریعہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

٦٦٦٦ ـــ شرح : قَصص بفتح القاف مصدر بمعنی قصہ خواندن ہے اور بکسر القاف قصہ کی جمع ہے دونوں طرح اس کی روایت کی گئی ہے۔ اس حدیث کے پہلے بیت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی طرف اشارہ ہے اور تیسرے بیت میں حضور کے عمل کی طرف اشارہ ہے یعنی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم علم اور عمل میں کامل ہیں اور دوسرے میں حضور کا دوسروں کو کامل کرنے کی طرف اشارہ ہے لہٰذا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کامل و مکمل ہیں (کرمانی۔ عینی)

٦٦٦٧ ـــ ترجمہ : ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا اس حال میں کہ وہ

Marfat.com

۶۶۶۸ — حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ اَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ

بَابُ مَا يُكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ الْغَالِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتّٰى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْاٰنِ

ابوہریرہ کو گواہ بنا رہے تھے اور کہتے تھے اے ابا ہریرہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کو جواب دو (کیونکہ وہ مذمت کرتے ہیں) اے اللہ! روح القدس یعنی جبریل کے ذریعہ حسان کی مدد کر۔ ابوہریرہ نے کہا جی ہاں! حضور نے یہ فرمایا تھا۔ (حدیث: ۴۴۴ ج ۱ اکی شرح دیکھیں)

۶۶۶۸ — ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کرو۔ حسان نے کہا یا فرمایا "ہاجہم" جبرائیل تیرے ساتھ مددگار ہیں"

۶۶۶۸ — شرح: ابن بطال نے کہا کافروں کی ہجو کرنا افضل عمل ہے جبکہ وہ مسلمانوں کو برا بھلا کہیں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اے اللہ! حسان کی مدد کر عمل اور عامل کے شرف کے لیے یہی کافی ہے۔ حدیث ۴۴۴ ج: اکی شرح دیکھیں) بدء الخلق میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

باب کسی انسان پر شعروں کا غلبہ ہو جانا جو اس کو اللہ کے ذکر دینی علم اور تلاوتِ قرآن سے روکے مکروہ ہے"

Marfat.com

۶۶۶۹ — حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِيَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِيَ شِعْرًا

۶۶۷۰ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِيَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِيَ شِعْرًا بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ وَعَقْرٰى

۶۶۶۹ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی ایک کا پیٹ پیپ سے بھر جائے شعروں سے پیٹ بھرنے سے بہتر ہے۔

۶۶۷۰ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جو اس کے پیٹ کو خراب اور فاسد کر دے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر دے۔

۶۹-۶۶۷۰ — شرح : یعنی شعر پڑھنے سے ذکر و فکر، دینی علم کے حصول اور تلاوت قرآن میں حرج واقع ہو تو اس سے بہتر یہ ہے کہ اس کا پیٹ فاسد مادہ پیپ سے بھر جائے۔ ان اشعار سے وہ اشعار مراد ہیں جن میں وعظ، حکمت، اللہ اور اس کے رسول کی صفت و ثنا اور ائمہ دین کی تعریف نہ ہو بلکہ ان میں ظالم جابروں کی مدح و ثنا ہو اور فساق و فجار کی تعریف ہو اور عورتوں کا ذکر ہو۔ ورنہ یہ بری و نہی الیقین کی طرح ہے۔

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ وَعَقْرٰى حَلْقٰى

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۱۷۶۶ ـــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

تَرِبَتْ يَمِينُكِ ،، یہ کلمہ لوگوں کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اس سے بد دعا اور وقوع امر کا ارادہ نہیں کرتے بلکہ ان کی مراد فعل میں رغبت دلاتا ہوتا ہے یا مدح و ثنا میں مبالغہ مطلوب ہوتا ہے جیسے بہترین شاعر کو کہتے ہیں۔ اللہ اس کو ہلاک کرے اُس نے کیا اچھا شعر کیا ہے۔ علامہ عینی نے نحاس سے اس کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ اگر تو نے یہ کام نہ کیا تو تیرا ہاتھ خاک آلود ہو۔ قولہ عقری حلقی یعنی اس کو اللہ کاٹے اور اس کا سر مونڈے اور اس کے حلق میں درد ہو جس شئ پر تعجب آئے اس کو عقری حلقی کہتے ہیں منحوس مُوذیہ عورت کو بھی عقرا حلقا کہا جاتا ہے۔

۱۷۶۶ ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ پردہ کی آیت کے نزول کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے کہا بخدا! میں اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دوں گی یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کر لوں کیونکہ مجھے ابوقعیس کے بھائی نے دودھ نہیں پلایا لیکن مجھے تو ابوقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے مرد

Marfat.com

۶۶۷۲ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْفِرَ فَرَاٰى صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً لِاَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى لُغَةٌ لِقُرَيْشٍ اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ اِذَنْ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَعَمُوْا

۶۶۷۳ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مٰلِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى لِاُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ

نے دودھ نہیں پلایا لیکن مجھے تو اس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے حضور نے فرمایا اس کو اندر آنے کی اجازت دو وہ تمہارا چچا ہے تمہارا دایاں خاک آلود ہو عُروہ نے کہا اس لئے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں۔ رضاع کے سبب ہر اس کو حرام کرو جو نسب میں حرام ہے۔ (حدیث ۲۰۹۳ج ۹ کی شرح دیکھیں)

۶۶۷۲ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے واپسی کا ارادہ کیا اور خیمہ کے دروازہ پر صفیّہ کو بہت غمناک دیکھا کیونکہ انہیں حیض آگیا تھا فرمایا عقریٰ حلقیٰ (کاٹی مونڈی)، یہ قریش کی لغت ہے تو ہمیں روکنا چاہتی ہے؟ پھر فرمایا کیا تو نے نحر کے روز طواف زیارت کیا تھا عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اس وقت سفر جاری رکھو"

۶۶۷۲ — شرح: عقریٰ کے معنیٰ اللہ اس کو کاٹے اور حلقیٰ کے معنیٰ اس کے حلق میں درد ہو یہ غضبیٰ کے وزن پر غیر منوّن ہے۔ ان پر تنوین بھی پڑھی جاتی ہے اس وقت یہ مصدر ہیں ان کا فعل متروک ہے دراصل عقرھا اللہ عقرًا اور حلقھا اللہ حلقًا تھے حائضہ عورت سے طواف زیارت ساقط ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صفیّہ کے حائض ہونے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا یہ ہمیں نہیں روکے گی کیونکہ اس نے فرض ادا کر لیا ہے جو حج کا رکن ہے (حدیث ۱۶۴۹ج ۲ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى

باب لفظ زعموا میں جو روایت وارد ہے

ابومسعود انصاری سے کہا گیا کہ تم نے لفظ "زعموا" کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے انہوں نے کہا زعموا آدمی کی بری سواری ہے؛ چنانچہ مثل مشہور ہے کہ زعموا جھوٹ کی سواری ہے دراصل یہ اس شئی کے متعلق ذکر کرتے ہیں جس کی حقیقت معلوم نہ ہو جو کوئی تحقیق کے بغیر بکثرت حدیثیں ذکر کرے اس کا جھوٹ بولنا بعید نہیں۔

٦٦٧٣ — ترجمہ: ابومرہ ام ہانی کے آزاد کردہ غلام نے ابوالنضر کو خبر دی کہ انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت کی: وہ کہتی ہیں میں فتح مکہ کے سال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے آپ کو سلام عرض کیا تو فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی ہوں حضور نے فرمایا اے ام ہانی خوش آمدید جب حضور غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں نماز پڑھی اس حال میں کہ ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ جب سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں کا بیٹا ایک آدمی کو قتل کرنا چاہتا ہے جس کو میں نے امن دیا ہے وہ فلاں بن ھبیرہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ہانی جس کو تو نے امن دیا ہم نے بھی

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

۶۶۷۴ــــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا

اس کو امن دیا۔ ام ہانی نے کہا یہ چاشت کا وقت تھا۔

۶۶۷۳ــــ **شرح** : اس حدیث کی عنوان سے مناسبت اس طرح ہے کہ ام ہانی نے گمان (زعم) کیا کہ میری ماں کا بیٹا الخ فلاں بن ھُبیرہ رَجُل سے بدل واقع ہے۔ بعض نے کہا اس کا نام حارث بن ہشام مخزومی ہے۔ ضحاء، ضحوہ اور ضحیٰ کے معنیٰ یہ ہیں کہ جب سورج چوتھائی آسمان تک بلند ہو یا اس کے بعد ہوا سے ضحیٰ کہتے ہیں اور سُورج طلوع ہونے کے بعد تھوڑا سا اُونچا ہو تو اس کو ضحوہ اور اس کے اُوپر ہو تو ضُحیٰ کہتے ہیں۔ نماز ضحیٰ ہونے کے بعد تھوڑا سا اونچا ہو تو اس کو ضحوہ اور اس کے اُوپر ہو تو ضُحیٰ کہتے ہیں۔ نماز ضحیٰ کے بارے میں اس حدیث کے سوا کوئی حدیث ثابت نہیں تحقیق یہ ہے کہ نماز اشراق اور ضحیٰ ایک ہی ہے اس نماز کا اوّل وقت طلوعِ آفتاب سے زوال کے وقت تک ہے اس کو نماز چاشت کہتے ہیں (تیسیر القاری)

باب کسی آدمی کو وَیلک کہنے میں روایات

لفظ ویل جب مضاف ہو تو یہ مفعول مطلق ہوتا ہے اس پر نصب لازم اور عامل واجب الحذف ہوتا ہے ویل اس شخص کو کہا جاتا ہے جو ہلاکت میں واقع ہو اور وَیحک کلمہ ترحم ہے کسی پر رحم کے لئے وَیحک کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا وَیلک اور وَیحک ہم معنی ہیں بعض نے ان میں فرق کیا ہے کہ ویل حسرت کے لئے اور وَیح رحم کے لئے کہتے ہیں۔ علامہ عینی نے ترمذی سے ذکر کیا کہ وَیل اور وَیح ہم معنیٰ ہیں اکثر اہل لغت کہتے ہیں لفظ ویل عذاب کا کلمہ ہے اور لفظ وَیح رحمت کا کلمہ ہے۔

۶۶۷۴ــــ **ترجمہ** : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ بدنہ کو ہانک رہا ہے فرمایا اس پر سوار

Marfat.com

بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ

٦٦٧٥ ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

٦٦٧٦ ــــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ

ہو جا اُس نے کہا یہ بدنہ ہے فرمایا سوار ہو جا اُس نے کہا یہ بدنہ ہے فرمایا تیری خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔

٦٦٧٥ ــــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی دیکھا جو بدنہ ہانک رہا تھا فرمایا اس پر سوار ہو جا اُس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بدنہ ہے۔ حضور ﷺ دوسری بار یا تیسری بار فرمایا تیرے لئے خرابی ہو اس پہ سوار ہو جا۔ (حدیث ع ــــ کی شرح دیکھیں باب رکوب البدنۃ)

٦٦٧٦ ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ آپ کا کالا غلام تھا جس کو انجشہ کہا جاتا تھا وہ اشعار پڑھ کر اونٹ چلا رہا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا ویحک اے انجشہ عورت کے ساتھ سیر میں نرمی کر (تاکہ اونٹوں کے تیز چلنے سے یہ گر نہ پڑیں) (حدیث : ع۵۷۶۲ کی شرح میں تفصیل مذکور ہے)

Marfat.com

٦٦٧٧ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خٰلِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلٰثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ

٦٦٧٨ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا

٦٦٧٧ — ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی آدمی کی تعریف اور مدح وثناء کی حضور نے فرمایا تیری ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے لامحالہ تم میں سے جو کسی کی مدح کرے اگر وہ جانتا ہے تو یہ کہے میں فلاں شخص کو ایسا گمان کرتا ہوں یقینی طور پر اللہ تعالیٰ اس کا حساب جانتا ہے میں کسی کو اللہ کے علم پر پاک وصاف نہیں جانتا ہوں۔

٦٦٧٧ — شرح: حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ حتمی اور یقینی طور پر نہ کہے کہ فلاں شخص ایسا ہے کیونکہ وہ اس کے باطن کو نہیں جانتا ہے یہ صرف خدا اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔ ہمارے لئے جائز نہیں کہ کسی کے متعلق یہ فیصلہ کریں کہ وہ اللہ کے علم میں ایسا ایسا ہے۔ قولہ اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ‟فَلْیَقُلْ" سے متعلق ہے دراصل عبارت یہ ہے اِنْ کَانَ یَعْلَمُ فَلْیَقُلْ الخ

٦٦٧٨ — ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ایک وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دمال تقسیم کر رہے تھے۔ بنی تمیم سے ایک شخص ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل وانصاف کریں حضور نے فرمایا تیری ہلاکت ہو جب میں نے عدل نہ کیا تو کون عدل کرے گا۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَا رَسُولَ اللهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِي فَلاَضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ لاَ إِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلَى نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلَى رِصَافِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلَى نَضِيِّهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلَى قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ قَالَ اَبُوسَعِيدٍ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلٰى فَاُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں حضور نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ بے شک اس آدمی کے ساتھی ہوں گے تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز ان کی نمازوں کے مقابلہ میں اور ان کے روزوں کو اپنے روزوں کے مقابلہ میں حقیر جانے گا؛ حالانکہ وہ دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے ہے۔ تیر کے لوہے کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی شئی نہیں پائی جاتی پھر اس کے مدخل پر لپیٹی ہوئی متی کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی شئی نہیں پائی جاتی پھر تیر کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی شئی نہیں پائی جاتی پھر اس کے پَر کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی شئی نہیں پائی جاتی؛ حالانکہ وہ غلاظت اور خون سے گزرتا ہے وہ لوگوں کے اختلاف کے وقت نکلیں گے ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہوگا جو پھڑکے گا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہی

www.nurulmadinah.net

Marfat.com

دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے اور میں اس کا گواہ ہوں کہ حضرت علی نے جس وقت اُن سے جنگ کی تھی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ شخص قتل ہونے والوں میں ڈھونڈا گیا تو وہ اسی وصف پر تھا جو وصف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمائی تھی۔

۶۶۷۸ — **شرح:** خویصرہ خاصرہ کی تصغیر ہے پہلے اس آدمی کا حلیہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کی آنکھیں گہری تھیں رخسارے اُبھرے ہوئے تھے۔ داڑھی بھاری تھی سر منڈا ہوا تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مال تقسیم کیا تھا وہ سونا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ایک حدیث میں ہے کہ جس آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تھی وہ حضرت خالد بن ولید تھے اور اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ذکر کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں خالد بن ولید کا یقین نہیں کیا گیا وہ صرف راوی نے اپنے گمان کے مطابق ذکر کیا ہے یہ بھی احتمال ہے کہ یکے بعد دیگرے دونوں نے اجازت طلب کی ہو۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو تیر سے تشبیہ دی جو شکار میں سے نکل جاتا ہے اور تیزی سے نکل جانے کے سبب اس کو خون اور غلاظت وغیرہ نہیں لگتی حالانکہ وہ خون اور دیگر غلاظتوں میں سے گزرتا ہے اور اس میں اُن کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اسی طرح ان لوگوں کی عبادت سے انہیں کچھ ثواب حاصل نہ ہوگا کیونکہ وہ اپنے فاسد اعتقاد کے سبب دین سے تیز نکل جائیں گے۔ بعض نے کہا امام کی طاعت سے باہر نکل جائیں گے یہ لوگ خارجی ہیں جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طاعت سے باہر نکل گئے تھے اُنھوں نے خوارج کو مدائن کے قریب نہروان میں ان سے جنگ کی تھی۔ اس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے۔ صفت اور نعت میں فرق یہ ہے کہ نعت حلیہ سے ہوتی ہے جیسے مارنے والا نکلنے والا اس تقدیر پر اللہ کو منعوت نہیں کہا جاتا بلکہ اللہ کو موصوف کہا جاتا ہے بعض نے کہا نعت خاص شئ کی ہوتی ہے جیسے لنگڑا یا اندھا ہونا کیونکہ یہ جسم کے مقام کے ساتھ خاص ہے اور صفت محسوس شئ کی نہیں ہوتی جیسے عظیم کریم اس لئے حدیث میں نعت کا لفظ مذکور ہے۔

قولہ رَمِیَّۃ بروزن فعیلہ بمعنی شکار۔ رَمیٰ سے ماخوذ ہے۔ مُرُوق جو تیزی کے ساتھ ایک طرف سے دُوسری طرف نکل جائے۔ نَصْل تیر کا لوہا۔ رِصَاف رَصَفَہ کی جمع ہے۔ یہ پٹھہ سے بنی ہوئی رسّی ہے جو تیر کے پھالے کی داخل ہونے کی جگہ پر لپیٹی جاتی ہے۔ نَضِیّ، تیر کی لکڑی۔ قُذَذ قُذَّہ کی جمع بمعنی تیر کا پر۔

(اس حدیث کی تفصیل حدیث ۳۳۷۹ ج: ۵ کی شرح میں دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۶۷۹ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ فَقَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ

۶۶۷۹ ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہوگیا فرمایا تیری خرابی ہو (کیسے ہوا) عرض کیا میں نے رمضان مبارک میں اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں جماع کرلیا ہے۔ فرمایا غلام آزاد کر اس نے کہا میں غلام نہیں پاتا فرمایا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ عرض کیا مجھے طاقت نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے عرض کیا میں اس قدر کھانا نہیں پاتا اتنے میں کھجوروں کا ٹوکرہ لایا گیا فرمایا یہ لے لو اور صدقہ کر دو عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اپنے بال بچوں کے علاوہ دوسروں پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ حضور کے دانت شریف ظاہر ہوگئے۔ فرمایا یہ لے جاؤ۔ یونس نے زہری سے روایت کرنے میں اوزاعی کی متابعت کی عبدالرحمن بن خالد

Marfat.com

۶۶۸۰ — حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَتِرْكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

نے زُہری سے روایت کی کہ حضور نے "وَیْلَکَ" فرمایا۔

۶۶۷۹ — شرح : حدیث میں گزرا ہے کہ اس کا یہی کفارہ ہوگیا تھا اور یہ اس شخص کی خصوصیت ہے یا کفارہ دُوسرے وقت پر موقوف کر دیا کیونکہ کفارہ ادا کرنے میں تاخیر بھی جائز ہے۔ قولہ وَیْحَکَ یعنی تیری خرابی ہو تو نے کیا کیا ہے۔ اُس نے کہا میں نے رمضان مبارک کے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ قولہ اُتِیَ بِعَرَقٍ بفتح العین والرّاء بمعنی زنبیل جو کھجور کے پتوں سے بُنی ہوتی ہے جو شئی بُنی ہوئی ہو اسے عَرَق کہتے ہیں۔ طُنُبَیِ المدینہ، طَنَب کے معنی طرف ہیں۔ دراصل طنب خیمہ کی رسّی ہے اس کی جمع اطناب ہے۔ حدیث میں مدینہ منورہ کو خیمہ سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس کے دونوں کناروں کو طنابوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کلام سُن کر ہنسے حتیٰ کہ آپ کے دانت شریف ظاہر ہو گئے۔ انیاب درمیان والے دانت ہیں اور نَوَاجِذ منہ کے آخر میں داڑھیں ہیں۔ اس حدیث میں انیاب کا ذکر ہے اور باب التبسّم کی حدیث ع۵۳۶۵ میں نواجد مذکور ہے لیکن ان میں منافات نہیں کیونکہ ان کا ایک دوسرے پر اطلاق ہوتا رہتا ہے اس کی تفصیل حدیث : ع۱۸۱۲ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

۶۶۸۰ — ترجمہ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسُول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ہجرت کی خبر دیں فرمایا تیری خرابی ہو ہجرت تو بہت سخت ہے کیا تیرے پاس اونٹ ہیں عرض کیا جی ہاں فرمایا کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے عرض کیا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۶۸۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ ۶۶۸۲ — حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ قَالَ وَيْلَكَ

جی ہاں۔ فرمایا تو اس دریا کے پار اپنا کاروبار کر اللہ تعالیٰ تیرے عمل کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔

۶۶۸۰ شرح: ہجرت کے معنی وطن ترک کرکے مدینہ منورہ چلے جانا یہ ہجرت فتح مکہ سے پہلے فرض تھی فتح مکہ کے بعد منسوخ ہوگئی۔ ویسے بھی ایک شہر سے دوسرے شہر میں ہجرت کرنے میں کافی دشواری پیش آتی ہے اس لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی سے اونٹوں اور ان کی کوۃ کے متعلق پوچھا ان کے علاوہ اس پر اعمال واجبہ سے نہیں پوچھا؛ کیونکہ نفس انسانی اعمال بدنیہ کی نسبت مال پر زیادہ حریص ہے۔ لَنْ يَتِرَكَ یہ وَتَرَ يَتِرُ سے ہے۔ یعنی تیرے عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا۔ وتر بمعنی نقصان ہے۔ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ہجرت کرنا بہت سخت ہے تم جہاں بھی ہو اچھے عمل کرو کیونکہ جب تم نے اللہ کا فریضہ ادا کیا تو بے فکر اپنے گھر میں رہو اگرچہ مدینہ منورہ سے بعید تر ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کا ثواب کم نہیں کرتا (حدیث نمبر ۱۳۷۰ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۶۸۱ ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وَيْلَكُمْ یا وَيْحَكُمْ فرمایا شعبہ نے کہا کہ انہوں نے شک کیا کہ حضور نے

Marfat.com

وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَنَحْنُ كَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ
فَرَحًا شَدِيْدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيْرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِيْ فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ
هٰذَا فَلَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهٗ شُعْبَةُ
عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا کہ ویلکم یا ویحکم میرے بعد کافروں کی مثل نہ ہونا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو نضر نے شعبہ سے ویحکم روایت کیا اور عمرو بن محمد نے اپنے باپ سے ویلکم یا ویحکم ذکر کیا۔

۶۶۸۱ — شرح قولہ قال شعبۃ انہوں نے یعنی شعبہ کے شیخ واقد بن محمد نے شک کیا ہے۔ قولہ لاترجعوا آہ یعنی خارجیوں کی طرح لوگوں کی تکفیر نہ کرو بعض نے کہا یہ وہ مرتد ہیں جن کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ بعض نے کہا یہ خارجی لوگ ہیں جو کبیرہ گناہ جیسے قتل و زناء کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں۔ قولہ قال النضر عن شعبۃ یعنی نضر نے شعبہ سے اسی سند سے ویحکم بدون شک کہا ہے۔ قولہ قال عمر بن محمد، یہ واقد کے بھائی ہیں انہوں نے اپنے باپ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر اپنے دادے ابن عمر سے ویلکم یا ویحکم کہا ہے جیسے ان کے بھائی واقد نے کہا معلوم ہوا کہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے شک ہے یا ان سے اوپر کسی نے شک کیا ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

۶۶۸۲ — **ترجمہ**: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہات میں رہنے والوں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا تیری خرابی ہو تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے اس نے کہا میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی مگر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے ہم نے کہا ہم بھی ایسے ہی ہیں؟ فرمایا ہاں! اس دن ہم بہت خوش ہوئے مغیرہ کا غلام ہمارے پاس سے گزرا جو میرا ہم عمر تھا فرمایا اگر یہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا نہ پائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی اس حدیث کو شعبہ نے قتادہ سے مختصر ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے انس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ عَلَامَةِ الْحُبِّ فِي اللهِ

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ

۶۶۸۲ — شرح : حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوشی کا سبب یہ تھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں اور آپ سے محبت کرتے ہیں یہ ان کے جنتی ہونے کی دلیل ہے اور وہ آپ کے ساتھ ہوں گے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے جنت میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ ترین درجہ میں ہوں گے صحابہ کرام آپ کے ساتھ کیسے ہوں گے اس کا جواب یہ ہے کہ معیت درجات میں عدم تفاوت کو نہیں چاہتی مقصد یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ جنت میں ہوں گے یہ مقصد نہیں کہ صحابہ کرام اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ میں فرق نہ ہوگا۔ مغیرہ بن شعبہ کا غلام حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ہم عمر تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ غلام کسنی میں نہ مرا اور زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت ہو جائے گی۔ دراصل یہ قرب قیامت کی مثال بیان کی ہے۔ اس کا حقیقی معنی مراد نہیں۔ قاضی عیاض نے کہا ساعت سے اس قرن کے لوگوں کی موت مراد ہے یا مخاطب لوگ مراد ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم ہوگا کہ یہ غلام زندہ نہ رہے گا اور نہ بوڑھا ہوگا۔ اقول یہ احتمال زیادہ واضح ہے کہ ساعت سے مراد قیامت ہو کیونکہ یہ معروف ہے۔ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ ،، جو مر گیا اس کی قیامت ہو گئی۔

باب اللہ تعالیٰ کی محبّت کی علامت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا ،،

حبّ اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا بندوں سے محبت کرنا ہے لہٰذا اللہ محب اور بندے محبوب ہوئے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ بندے اللہ سے محبت کریں تو بندے محبّ اور اللہ محبوب ہوا پہلی صورت میں اضافت فاعل کی طرف ہے اور مفعول محذوف ہے۔ دوسری میں اضافت مفعول کی طرف ہے فاعل محذوف ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ بندوں کی آپس میں اللہ کی ذات میں محبت ہو جس میں ریا اور نفسانی خواہش کو دخل نہ ہو۔ آیت کریمہ پہلی دونوں کے موافق ہے۔ جناب رسول اللہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۶۸۳ — حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع پہلی محبت کی علامت بایں طور ہے کہ یہ اتباع کی مُسبَّب ہے اور دوسری کی علامت اس طرح ہے کہ یہ اتباع کا سبب ہے۔ محبت کا معنی خیر کا ارادہ ہے یہ اللہ کی طرف سے ثواب کا ارادہ اور بندوں کی طرف سے طاعت کا ارادہ ہے (کرمانی، عینی) ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی کہ بعض لوگ گمان کرتے تھے کہ وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ عملاً اُن کے قول کی تصدیق کرے تو فرمایا اگر اللہ سے محبت کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے اور اُس کے رسول کی سنت کی مخالفت کرے وہ کذاب ہے قرآن کریم اس کی تکذیب کرتا ہے بعض علماء نے کہا اللہ کی محبت اس کی معرفت، دوام خشیت اور اس کے ذکر اور محبت میں ہمیشہ مشغول رہنا ہے۔ بعض علماء نے کہا محبت خصوصیات کے سوا سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور احوال کی اتباع کرنا ہے۔

۶۶۸۳ — ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا آدمی اُن کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرتا ہوگا۔

۶۶۸۳ — شرح: یعنی حسن نیت کے ساتھ عمل کی زیادتی کے بغیر وہ جنت میں ان کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرتا ہوگا کیونکہ اُن سے محبت کرنا ان کی طاعت کی مانند ہے محبت قلب کا فعل ہے لہٰذا اس کے اعتقاد کے مطابق ثواب دیا جائے گا کیونکہ نیت اصل اور عمل فرع اس کے تابع ہے اور معیت کو یہ لازم نہیں کہ درجات میں مساوی ہوں۔ ابن بطال نے کہا جو شخص اللہ کے لئے نیکوں سے محبت کرے اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں جمع کرے گا اگرچہ عمل میں اُن سے کم ہو کیونکہ جب نیک لوگوں سے اُن کی طاعت کے سبب اُن سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طاعت کا ثواب دے گا جبکہ عمل نیت کے تابع ہے۔ اس حدیث کی عنوان سے نسبت اس طرح ہے کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ عام ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے اور لوگوں سے محبت صرف اللہ کی ذات میں ہو اور اس میں مخلص ہو ریاکاری نہ کرے اور نہ ہی نفسانی خواہش کو دخیل بنائے جیسے عنوان میں تینوں احتمال ہیں ایسے لفظِ حدیث میں تینوں احتمال ہیں۔ واللہ ورسولہ اعلم!

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۶۸۴ ـــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۶۸۵ ـــــ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ

۶۶۸۴ ـــــ ترجمہ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اُن سے لاحق نہیں ہوا (اُن سے ملا نہیں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان اُن کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرتا ہوگا (اگرچہ عمل اور فضیلت میں اُن سے ملا نہ ہوگا) جریر بن حازم، سلیمان بن قرم اور ابوعوانہ نے اعمش سے روایت کرنے میں جریر بن عبدالحمید کی متابعت کی۔

۶۶۸۵ ـــــ ترجمہ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا ایک مرد لوگوں سے محبت کرتا ہے حالانکہ

Marfat.com

۶۶۸۶ــــ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِیْرِ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

(عمل میں) ان سے ملا نہیں فرمایا مرد اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہوگا۔ ابو معاویہ محمد حازم اور محمد بن عبید نے اعمش سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی۔

۶۶۸۵ ــــ شرح: علامہ کرمانی نے کہا "لفظ لما" سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ وہ اُن سے لاحق ہونے کی توقع رکھتا ہے یعنی اُن سے لحوق کا قصد کرتا ہے اور یہ مرتبہ حاصل کرنے میں جملہ مساعی بروئے کار لاتا ہے۔ کیونکہ لفظ لما لفظ لم سے بلیغ تر ہے۔ کیونکہ لفظ میں نفی کا استمرار ہوتا ہے جو لفظ لم میں نہیں پایا جاتا۔ لہٰذا حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ اس کی محبت زمانہ حال تک مستمر رہتی ہے اور یہ حکم لحوق کے بعد بھی ثابت ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

۶۶۸۶ ــــ ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب ہوگی۔ فرمایا تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے عرض کیا میں نے قیامت کی تیاری میں نہ زیادہ نمازیں پڑھی ہیں نہ زیادہ صدقات دیئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور رسول سے محبت کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

۶۶۸۶ ــــ شرح: یعنی تو قیامت کا انتظار کرتا ہے تو نے کوئی ایسی چیز حاصل کی ہے جو اس روز تیری نجات کا موجب کیا ہوگی؟ اُس نے کہا میں نے عبادت بدنی اور مالی سے فرائض کے علاوہ کچھ نہیں کیا ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے تیرا مرتبہ لوگوں سے بلند تر ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اِخْسَأْ

۶۶۸۷ — حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا فَمَا هُوَ قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ

باب کسی کا کسی کو کہنا دُور ہو جا

دراصل کتّے کو زجر اور دُور کرنے کے وقت یہ لفظ کہتے ہیں اور عرب اس کو اس شخص کے بارے میں استعمال کرتے ہیں جو ایسا نامناسب قول یا فعل کرے جس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو ،،

۶۶۸۷ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد سے فرمایا میں نے تیرے لئے ایک شیٔ چھپائی ہے (وہ کیا ہے؟) اس نے کہا وہ دُخ ہے فرمایا دُور ہو۔

۶۶۸۷ — شرح : مشہور ابن صیاد ہے۔ خبیئًا ،، بروزن فعیل خباد سے ماخوذ بمعنی ہر غائب شیٔ جو پردہ میں ہو۔ اور اس کو چھپا رکھا ہو۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ دخان کا تصور کیا تھا اور ابن صیاد سے فرمایا تو رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اگر تو اپنے زعمِ فاسد میں ایسا ہے تو بتا میں نے دل میں کیا چھپایا ہے۔ شیطان نے لفظ دُخ تک اس کی رہنمائی کی تو وہ دُخ دُخ کہنے لگا فرمایا دُور ہو جا ذلیل تو اپنی رُسوائی سے آگے نہیں جا سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی و رسول کے لئے صدور رجال پر مطلع ہونا ضروری ہے واللہ و رسولہ اعلم!

www.muhammadiah.net

Marfat.com

٦٦٨٨ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ

www.muhammadiah.net

٦٦٨٨ — ترجمہ : زہری نے کہا مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ سالم کو عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ عمر فاروق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صحابہ کرام میں سے چند ساتھیوں کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے حتی کہ اس کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے محلہ میں پایا جبکہ اس روز ابن صیاد قریب البلوغ تھا اس کو کچھ معلوم نہ تھا حتی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر دستِ اقدس مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اُس نے حضور کو دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دفع کیا کہ وہ زمین پر گر گیا پھر

Marfat.com

فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ وَإِنْ

لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ

يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

الْأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ

النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ

مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ

أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ

فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں پر ایمان لایا پھر ابن صیاد سے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے ؟ اُس نے کہا میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے لئے کوئی شئی چھپا رکھی ہے (وہ کیا ہے ؟) اُس نے کہا وہ "دُخ" ہے ۔ فرمایا دُور ہو جا تو اپنی قدر سے بڑھ نہیں سکتا ۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ مجھے اجازت فرماتے ہیں کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی ہے (دجال) تو تم اس پر مُسلّط نہیں ہو اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل میں بہتری نہیں ہے ۔ سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُبی بن کعب چلے اس حال میں کہ اُن کھجوروں کا قصد کرتے تھے جن میں ابن صیاد رہتا تھا ۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن میں داخل ہوئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی شاخوں میں چھپ کر چلنے لگے یہ حیلہ کرتے ہوئے کہ ابن صیاد کا آپ کو دیکھنے سے پہلے اس کا کلام سُنیں اور ابن صیاد اپنی چادر میں لپٹا ہوا اپنے بستر

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

يَا ابْنَ صَيَّادٍ اَىْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّىْ اُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّىْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ خَسَأْتُ الْكَلْبَ بَعَّدْتُّهٗ خَاسِئِيْنَ مُبْعَدِيْنَ

پر لیٹا ہُوا تھا اس چادر میں سے ہلکی سی آواز آ رہی تھی۔ ابن صیّاد کی ماں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا جبکہ حضور کھجوروں کے پتوں میں چھپ رہے تھے۔ اس نے ابن صیاد سے کہا اے صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے۔ یہ محمد، ہے "صلی اللہ علیہ وسلم" ابن صیاد باتیں کرنے سے رُک گیا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ اس کو چھوڑے رکھتی تو وہ اپنے باطن کی باتیں ظاہر کر دیتا۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کرتے ہُوئے فرمایا اور اللہ تعالٰی کی تعریف کی جس کے وہ اہل ہے پھر دجال کو ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں کوئی نبی نہیں مگر اُس نے اپنی قوم کو دجّال سے ڈرایا ہے۔ نوح "علیہ السلام" نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں اس کے متعلق تمہیں ایک بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی یقین کرو کہ دجال کانا ہے اور اللہ تعالٰی کانا نہیں۔ ابوعبداللہ یعنی امام بخاری نے کہا جب تو کتے کو دُور کرے تو کہے گا خَسَأْتُ الْكَلْبَ (قرآن کریم میں) خاسئین معنی مُبْعَدِيْن ہے یعنی دُور کئے ہُوئے

۶۶۸۹ — شرح : سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق کو ابن صیاد کو قتل کرنے سے اس لئے منع فرمایا حالانکہ اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا کہ وہ نابالغ تھا یا یہودیوں کے ساتھ معاہدہ کی مدت میں اس سے گفتگو ہوئی تھی جبکہ وہ یہودی تھا اور اس کے ماں باپ بھی یہودی تھے یا حضور کو اس کے مسلمان ہونے کی امید تھی چنانچہ توضیح میں ہے

www.muhammadieh.net

Marfat.com

بَابٌ قَوْلُ الرَّجُلِ مَرْحَبًا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ ۶۶۹۰ — حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ

کہ بعض علماء نے کہا وہ مسلمان ہوگیا تھا۔ داؤدی نے اس کو صحابہ میں سے شمار کیا ہے۔ ایسا ہی ابن شاہین نے کہا ہے اور کہا اس کا نام عبداللہ بن صیاد ہے۔ اس کا والد یہودی تھا۔ اس کے گھر عبداللہ پیدا ہوا جو کانا مجنون تھا۔ کہا گیا ابن صیاد تابعی ہے۔ ابوسعید خدری نے کہا مکہ کی طرف ایک سفر میں ابن صیاد میرا ہم سفر تھا اثناء سفر میں اس نے مجھے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں مضبوط رسی لوں اور اس کو پتھر کے ساتھ باندھ کر پھر گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لوں کیونکہ لوگ مجھے دجال کہتے ہیں اور طویل حدیث بیان کی (عینی)

علامہ قسطلانی نے ذکر کیا کہ علماءِ سلف میں ابن صیاد کے متعلق اختلاف رائے پایا جاتا ہے مگر یہ اختلاف اس کے بالغ ہونے کے بعد ممنوع ہے۔ بعض نے کہا اس نے اس کلام "اَتَشْهَدُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ" سے توبہ کر لی تھی اور وہ مدینہ منورہ میں فوت ہوا تھا جب لوگوں نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو اس کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا حتیٰ کہ تمام لوگوں نے اس کو دیکھا تھا اور ان سے کہا گیا کہ تم گواہ بن جاؤ۔ لیکن ابن عمر اور جابر قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ابن صیاد دجال ہے وہ اس میں ذرہ بھر شک نہ کرتے تھے۔ حضرت جابر سے کہا گیا کہ وہ مسلمان ہوگیا تھا اور کہا گیا کہ وہ مکہ میں داخل ہوا تھا اور مدینہ منورہ میں رہتا تھا۔ حضرت جابر نے کہا اگرچہ مکہ میں داخل ہوا تھا لیکن وہی دجال ہے۔ سنن ابی داؤد میں صحیح اسناد سے جابر کی حدیث ہے کہ جابر نے کہا ہم نے حرہ کے دن ابن صیاد کو گم پایا یہ حدیث اس روایت کو باطل کرتی ہے کہ ابن صیاد مدینہ منورہ میں فوت ہوا تھا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی (خطابی)

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو خصوصًا اس لئے ذکر کیا کہ وہ آدم ثانی ہیں اور دنیا میں اسی کی اولاد باقی ہے دلائل سے ثابت ہے کہ دجال خدا نہیں۔ بایں ہمہ فرمایا کہ اللہ کانا نہیں تاکہ معقولات کے ادراک سے قاصر لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ (حدیث ۱۲۷۵ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِيْنَ جَاءُوْا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُوْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَعْطُوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ ـــ

باب مرد کا کسی کو مرحبا (خوش آمدید) کہنا

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سیدِ عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا اے میری بیٹی تم خوش آئی (مرحبا) ام ہانی نے کہا میں (فتح مکہ کے روز) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا اے ام ہانی خوش آئی۔

شرح : دراصل مرحبا کے معنی یہ ہیں تو فراخ زمین میں آیا یعنی اس جگہ تنگی نہیں جہاں تو آیا ہے۔ مرحبا رَحْبہ سے ماخوذ بمعنی کشادہ۔ ام ہانی کا نام فاختہ بنت ابی طالب ہے یہ حضرت علی المرتضیٰ کی ہمشیرہ ہیں "رضی اللہ عنہا"

۶۶۹۰ ـــ **ترجمہ** : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضور نے اس وفد کو "مَرْحَبًا"

www.muhammadian.net

Marfat.com

بَابُ يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ

۶۶۹۱ ـــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

فرمایا جو رُسوائی اور ندامت و پریشانی کے بغیر آگئے ہیں ۔ اُنہوں نے کہا یا رسُولَ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ہم قبیلہ ربیعہ کے چند لوگ حاضر ہیں ۔ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر ہے وہ ہمارے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں ہم آپ کے پاس صرف رمضان مبارک میں ہی آسکتے ہیں (کیونکہ اس مہینے میں ہم ایک دوسرے سے جنگ نہیں کرتے) ۔ آپ ہمیں ایسے امر کا حکم دیں جو حق و باطل کے درمیان فاصل ہو اور اس کے ساتھ ہم اُن لوگوں کو دعوتِ اسلام دیں جو ہمارے علاوہ ہیں حضور نے فرمایا چار اور چار امور ہیں (چار پہ عمل کرا اور چار سے باز رہو) نماز قائم کرو ، زکوٰۃ ادا کرو ، رمضان کے روزے رکھو اور غنیمت سے پانچواں حصّہ دو (جن سے باز رہنا ہے وہ یہ ہیں) کدو ، سبز مٹکے ، لکڑی سے کرید کر بنایا ہُوا برتن اور تارکول والے برتنوں میں کچھ نہ کھاؤ نہ پیئو ۔

۶۶۹۰ ـــ شرح : عبدالقیس ربیعہ کی اولاد ہے وہ قطیف کے گرد و نواح میں رہتے تھے ۔ غزایا خزیان کی جمع بمعنی ذلت و رسوائی ہے اور ندامیٰ ندمان کی جمع بمعنی نادم ہے ۔ حرام کے چار مہینے ہیں رجب ، ذو القعدہ ، ذو الحجہ اور محرم الحرام ہیں ، کیونکہ عرب ان مہینوں میں جنگ نہ کرتے تھے چونکہ یہ لوگ اصحاب غنائم تھے اس لئے فرمایا غنیمت سے پانچواں حصّہ دو ، اس وقت حج فرض نہ ہُوا تھا ۔ اس لئے حج کو ذکر نہیں کیا دُبّاء دباءۃ کی جمع ہے یہ کدو کا برتن ہے ۔ حنتم حنتمہ کی جمع ہے بمعنی سبز مٹکے ، نقیر کھجور کی لکڑی کو کرید کر بناتے تھے ۔ مزفّت وہ برتن ہے جس کو تارکول ملی ہو ۔ لوگ ان برتنوں میں لوگ شراب بنایا کرتے تھے اس لئے ان میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا پھر وقت گزرنے کے ساتھ جب شراب کا اثر جاتا رہا تو ان میں نبیذ بنانے کی اجازت دے دی ۔ (حدیث ۵۰ ج ۱ میں تفصیل دیکھیں)

باب قیامت میں لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے بلایا جائیگا

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا ردّ کیا ہے جو کہتے ہیں کہ لوگوں کو

www.muhammadiah.net

Marfat.com

قیامت کے روز اُن کی ماؤوں کے ناموں سے پُکارا جائے گا انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے احترام کے پیشِ نظر ماؤوں کا نام لیا جائے گا اور یہ بھی بعید نہیں کہ اولادِ زنا کی خجالت کے پیشِ نظر ان کو ماؤوں کے ناموں سے بلایا جائے گا جبکہ ولدِ زناء کا اپنا کوئی جُرم نہ تھا "

۶۶۹۱ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن غدر کرنے والے کے لئے جھنڈا بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا۔ یہ فُلاں بن فلاں کے غدر کا نشان ہے۔

۶۶۹۱ — شرح : جاہلیت کے زمانہ میں جو کوئی عہد شکنی کرتا تھا اس کی رسوائی اور تذلیل کے لئے لوگوں کے اجتماع کے موسموں میں اس کے پاس جھنڈا گاڑا جاتا تھا تاکہ اس کے بُرے فعل کے باعث لوگ اس کو پہچانیں اور اِس فعل سے احتراز کریں۔ علامہ عینی نے ابن بطال سے نقل کیا کہ لوگوں کو اُن کے باپوں کے ناموں سے پکارنے میں بہت زیادہ پہچان اور لوگوں میں زیادہ امتیاز ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ابوداؤد نے ابو درداء کی حدیث روایت کی ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو قیامت کے دن تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں سے بلایا جائے گا تم نام اچھے رکھو۔ ابن حبان نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔ امام بخاری نے یہ حدیث کیوں نہیں ذکر کی حالانکہ یہ حدیث مقصود کے بہت مطابق ہے۔ اس کا جواب یہ ہے اس حدیث میں عبداللہ اور ابن ابی زکریا کے درمیان انقطاع ہے جو ابو درداء سے روایت کرتے ہیں کیونکہ عبداللہ نے ابن ابی درداء کو نہیں پایا۔ یہ حدیث امام بخاری کی شرط کے مطابق نہ تھی اس لئے اس کو ترک کر دیا ہے۔ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس حدیث کا مقتضیٰ یہ ہے کہ آباء سے مراد وہ ہیں جن کی طرف دنیا میں منسوب ہوتے ہیں۔ نفس الامری باپ مراد نہیں اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے علامہ قسطلانی نے بہجۃ النفوس سے نقل کیا۔ چھوٹے بڑے امور میں غدر (عہد شکنی) عموم پر محمول ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر گنہگار کے لئے جھنڈا ہوگا۔ جس سے وہ پہچانا جائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمَاھُمْ"، مجرم اور گنہگار لوگ اپنی نشانیوں سے پہچانے جائیں گے۔ بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

۶۶۹۲ــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مٰلِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

بَابُ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ

۶۶۹۳ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ

کہ ہر عہد شکنی کے لئے جھنڈا ہوگا لہٰذا متعدد عہد شکنیوں کے سبب متعدد جھنڈے گاڑے جائیں گے۔ لہٰذا ایک شخص کے لئے اس کے غدروں کے مطابق متعدد جھنڈے نصب ہوں گے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ عقوبت غالباً گناہ کی ضد سے دی جاتی ہے چونکہ غدر امورِ خفیہ سے ہے لہٰذا اس کے مناسب یہ ہے کہ اس کی عقوبت شہرت سے ہو اور جھنڈا گاڑ کر ناظرین کے نزدیک تمام اشیاء سے زیادہ شہرت رکھتا ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم!

باب کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہوگیا ہے،،

۶۶۹۳ــــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہوگیا ہے، لیکن وہ یہ کہے کہ میرا دل کاہل ہوگیا ہے۔

www.muhammadiah.net

٦٦٩٤ — حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي

بَابُ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

٦٦٩٥ — حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ اٰدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

٦٦٩٤ — ترجمہ: ابو اُمامہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا ہے لیکن یہ کہے کہ میرا دل کاہل ہو گیا ہے۔ یونس بن یزید کی عُقیل نے متابعت کی۔

٦٦٩٣ — ٦٦٩٤ — شرح: لَقِسَتْ بکسر القاف بمعنی خَبُثَتْ ہے لیکن لفظ خبیث مکروہ ہے کیونکہ خبث مومنوں پر حرام ہے یہ نہی اور ممانعت واجب نہیں محض ادب ہے جبکہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا ہے جس کو گردن پر شیطان تین گرہیں لگاتا ہے کہ وہ صبح کو خبیث دل والا سست ہوتا ہے قاضی نے کہا فرق یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس شخص کی وصف کی خبر دیتے ہیں جو مذموم حال سے موصوف ہے۔ اس پر اس لفظ کا اطلاق ممتنع نہیں۔ علامہ خطابی نے کہا لَقِسَتْ اور خَبُثَتْ ہم معنی ہیں لیکن لفظ خَبُثَتْ قبیح ہے۔ اس لئے وہ لفظ اختیار کرے جو کراہت سے بری اور سالم ہو۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سُنّت ہے کہ حضور قبیح نام اچھے نام سے تبدیل کر دیتے تھے۔

باب زمانہ کو گالی نہ دو

Marfat.com

۴۶۹۶ـــ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ

۴۶۹۵ــــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم زمانہ کو گالی دیتے ہیں؛ حالانکہ زمانہ میں خود ہوں رات دن میرے قبضہ قدرت میں ہیں۔

۴۶۹۶ــــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کا نام کرم نہ رکھو اور نہ زمانہ کا خسارہ کہو؛ کیونکہ اللہ ہی زمانہ ہے۔

۴۶۹۵ــ۴۶۹۶ــــ شرح : یعنی زمانہ کو گالی نہ دو کیونکہ گالی میری طرف لوٹتی ہے اور جس فعل پر زمانہ کو گالی دیتا ہے وہ میرا فعل ہے جبکہ رات دن میرے ہاتھ میں ہیں۔ علامہ قسطلانی نے ذکر کیا۔ ابن آدم دہر کو یعنی رات دن کو گالی دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ دہر کی خرابی دہر کا خسارہ وغیرہ وغیرہ کیونکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ شب و روز کا گزرنا لوگوں کی ہلاکت میں مؤثر ہے اور ملک الموت اور اس کا روحوں کو قبض کرنے کا انکار کرتے ہیں اور حوادث کو دہر اور زمانہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اُن کے اشعار زمانہ کا شکوی کرتے ہیں یہ کافروں اور اُن دہریوں کا مذہب ہے جو صانع کا انکار کرتے ہیں اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر تیس ہزار سال میں ہر شئی اپنے پہلے حال کی طرف لوٹ آتی ہے۔ اُن کا گمان ہے کہ یہ تکرار غیر متناہی ہے۔ اُنہوں نے عقول کا مقابلہ کیا اور منقول کی تکذیب کی عرب کے مشرکوں نے بھی اُن کی موافقت کی ان کے علاوہ اور لوگ بھی یہی کہتے ہیں لیکن وہ صانع خداوند قدوس کے قائل ہیں لیکن وہ اللہ کی طرف بُری اشیاء کی نسبت کو اچھا نہیں جانتے اس لئے وہ زمانہ کو گالی دیتے ہیں۔ سورۂ جاثیہ کی تفسیر میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ دہر کو گالی دیتا ہے؛ حالانکہ میں دہر ہوں یعنی اس کا خالق اور متقلب ہوں اور تمام امور کی تدبیر کرتا ہوں۔

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

وَقَدْ قَالَ اِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِیْ يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَقَوْلِهٖ اِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهٖ لَامُلْكَ اِلَّا اللّٰهُ فَوَصَفَهٗ بِاِنْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوْكَ اَيْضًا فَقَالَ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا

اسی لئے اس کے بعد فرمایا میرے دستِ قدرت میں رات دن ہیں میں ہی اُن کو نیا پُرانا کرتا ہوں بادشاہوں کے بعد بادشاہ لاتا ہوں جب ابنِ آدم زمانہ کو گالی دیتا ہے تو چونکہ میں ہی ان امور کا کرنے والا ہوں اس کی گالی اللہ کی طرف لوٹتی ہے، کیونکہ حقیقۃً فاعل تو وہی ہے۔ دہر تو اِن امور کے وقوع کا ظرف ہے۔ حدیث کے معنی یہ ہیں میں دہر کو پھیرنے والا ہوں۔ **قولہ** لَا تُسَمُّوْا الْعِنَبَ كَرْمًا، یعنی انگور کا نام کرم نہ رکھو، کیونکہ انگور سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اس لئے انگور کا نام کرم رکھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس میں شراب پینے والے کی تکریم ہے قاضی عیاض نے کہا بعض لوگ کہتے ہیں۔ دہر اللہ تعالیٰ کے اسماء سے ہے یہ غلط ہے، کیونکہ دہر دنیا کے زمانہ کی مدت ہے۔ محققین کی ایک جماعت نے کہا جس نے افعال میں سے کسی فعل کی نسبت حقیقۃً زمانہ کی طرف کی وہ کافر ہے اور جس کی زبان پر قصد کے بغیر یہ جاری ہو جائے اور اس کا یہ اعتقاد نہ ہو وہ کافر نہیں لیکن مکروہ ہے کیونکہ اس کے اطلاق میں کافروں سے مشابہت ہوتی ہے۔

باب سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد کرم مومن کا دل ہے

سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن (نیک اعمال سے) کچھ نہ رکھتا ہوگا، چنانچہ فرمایا پہلوان وہ ہے جو غصّہ کے

Marfat.com

کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے، چنانچہ فرمایا بادشاہ صرف اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ کی وصف انتہائے ملک سے کی د اس کے بعد کوئی بادشاہ نہیں) پھر بادشاہوں کو ذکر کیا اور فرمایا جب بادشاہ کسی شہر میں داخل ہوں تو اس کو خراب کر دیتے ہیں۔

شرح : باب کا عنوان حدیث کا حصہ ہے ؛ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو؛ کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

کیونکہ دل میں نورِ ایمان اور تقویٰ ہے۔ قرآن کریم میں ہے تم میں سے اللہ کے نزدیک مکرم وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے،، انگور پر کرم کا اطلاق اچھا نہ جانا۔ علماء نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ عرب لوگ کرم کا اطلاق انگور کے درخت اور شراب پر کرتے ہیں جو انگور سے بنائی جاتی ہے اس لئے اس کو کرم سے موسوم کرتے ہیں۔ شارع علیہ السلام نے اس لفظ کا اطلاق انگور اور اس کے درخت پر مکروہ جانا؛ کیونکہ جب لوگ یہ لفظ سنیں گے تو ہوسکتا ہے کہ اس کے سبب انہیں شراب کی یاد آجائے اور ان کے اس کی خواہش کرنے لگیں تو اس میں واقع ہو جائیں یا اس میں وقوع کی توقع ہو جائے۔ البتہ مومن کا دل اس نام (کرم) کا مستحق ہے کیونکہ یہ کرم تقویٰ، نور اور ہدایت کا منبع ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ ابن انباری سے نقل کیا کہ انگور کو کرم اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے شراب بنائی جاتی ہے۔ اور وہ سخاوت پر ابھارتی ہے اور مکارم اخلاق کا حکم دیتی ہے جیسے اس کو راح بھی کہتے ہیں اسی لئے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اور شراب کا اصل جس سے وہ بنائی جاتی ہے اس کا نام کرم نہ رکھو اور مومن جو اس کو پینے سے بچتا ہے اور اس کے ترک کو کرم خیال کرتا ہے وہ اس خوبصورت نام کا زیادہ مستحق ہے۔ اس میں مومن کی حرمت کی تاکید ہے اور شراب کو اس کی تحقیر کے لئے اس مرتبہ سے ساقط کیا (عینی)

قولہ إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الخ لفظ انما کلمہ حصر ہے کیونکہ یہ ما اور الّا کے معنی میں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ یہ عبارات حصہ کے لئے ہیں ان کا مقتضیٰ یہ ہے کہ لفظ کرم کا اطلاق صرف قلب پر ہو اسی طرح بادشاہ کا اطلاق صرف اللہ پر ہو لیکن بادشاہ کا اطلاق اس کے غیر پر بھی ہے اس کی تحقیق یہ ہے کہ یہ حصر بطور ادعاء اور مجاز ہے گویا کہ حقیقی کرم قلب ہے درخت کرم نہیں اس کو مجازاً کرم کہتے ہیں۔ حقیقتہً یہ کرم نہیں۔ چنانچہ اس کے غیر پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بادشاہ کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر حقیقتہً اور دوسروں پر مجازاً ہے لہٰذا ان عبارات میں حصر مجازی ہے حقیقی نہیں ذکر ماتی) خطابی نے کہا علماء نے شراب کی تحریم کی تاکید کے لئے اس کا یہ نام محو کیا ہے اور انگور کو کرم کہنے سے منع فرمایا ہے اور لوگوں کا یہ وہم دفع کیا ہے کہ اس کے پینے میں تکرم ہے اس لئے فرمایا یہ کرم نہیں کرم صرف مومن کا دل ہے جس میں نور ایمان ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

٦٦٩٧ ـــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ اِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

فِيْهِ الزُّبَيْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٦٩٨ ـــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيٰنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ اَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَظُنُّهُ يَوْمَ اُحُدٍ

٦٦٩٧ ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ کرم (یعنی انگور ہے) کہتے ہیں، حالانکہ کر[م] صرف مومن کا دل ہے (اس کی تفصیل گزر چکی ہے)

باب کسی آدمی کا یہ کہنا تجھ پر میرا باپ اور ماں قربان ہوں

اس میں زبیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی

٦٦٩٨ ـــ ترجمہ : علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد ابن ابی وقاص کے سوا کسی کے لئے فدیٰ فرماتے ہوں۔ میں نے

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ

وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا

۶۶۹۹ ــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْاَةُ وَاِنَّ اَبَا طَلْحَةَ اَحْسِبُ قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْاَةِ فَاَلْقٰى اَبُوْطَلْحَةَ ثَوْبَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا وَاَلْقٰى

حضور کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تیر مارو تم پر میرا باپ اور ماں قربان ہوں۔ میرا گمان ہے کہ حضور نے جنگِ اُحد میں فرمایا تھا۔

۶۶۹۸ ــــ شرح : فِدٰی بکسری الفاء ہو تو یہ ممدود ہے اور بفتح الفاء ہو تو مقصور ہے۔ فِداء کے معنی قیدی کو رہا کرانا ہے، چنانچہ فداہ یفدیہ فداءً وفدًی کہا جاتا ہے اور فَادَاہُ یُفادیہ مُفَادَاۃً کہا جاتا ہے۔ جب کسی کا فدیہ دے کر اس کی رہائی کرالے اور جَعَلَتْ، فَدَاک ،، اس وقت کہا جاتا ہے جس وقت اپنی جان کو فداء کرے مفادات کے معنی ہیں قیدی کو اس کی قیدی کے بدلے رہائی دلانا۔

Marfat.com

ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

باب کسی آدمی کا کسی کو کہنا اللہ تعالیٰ مجھے تجھ پر فداء کرے ''

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمارے باپ اور مائیں آپ پر فدا ہوں ''

(اس کا طویل حصتہ مناقب ابی بکر صدیق میں مذکور ہے صفحہ ۹۱۵ جلد : ۵)

۶۶۹۹ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ وہ اور ابو طلحہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین صفیہ تھیں حضور نے ان کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا ہوا تھا اثناء راہ میں اونٹنی پھسل گئی تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صفیہ دونوں گر پڑے اور ابو طلحہ انس نے کہا میرا خیال ہے ۔ نے اپنے اونٹ سے چھلانگ مار دی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے کیا چوٹ تو نہیں آئی فرمایا نہیں صفیہ کا پتہ کرو ابو طلحہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرہ پر ڈال لیا اور ام المؤمنین صفیہ کی طرف قصد کیا پھر وہ کپڑا صفیہ پر ڈال دیا وہ کھڑی ہوگئیں۔ پھر دونوں کے لئے کجاوہ مضبوط باندھا اور وہ سوار ہوگئے وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب مدینہ منورہ کے قریب تھے یا کہا کہ مدینہ منورہ کو دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم واپس آرہے ہیں اس حال میں کہ اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور اس کی صفت و ثنا کرنے والے ہیں حضور یہ کلمات فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہوگئے ''

۶۶۹۹ — شرح : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سفر عسفان سے مدینہ منورہ کی طرف تھا

Marfat.com

بَابُ اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ
وَ قَوْلَ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ يَا بُنَيَّ

۶۷۰۰ــ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ

قولہ عَلَيْكَ بِالْمَرْءَةِ ،، وہ ام المؤمنین صفیہ بنت حیی ہیں اور ابو طلحہ کا نام زید بن سہل ہے وہ اُمّ سُلیم کے شوہر ہیں یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ سے فرمایا صفیہ کی حفاظت کرو اور ان کا حال دریافت کرو اس حدیث کی باب کے عنوان سے مناسبت ان الفاظ "جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ" ،، میں ہے۔ اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ اس طرح کہنا جائز ہے؛ کیونکہ یہ جائز نہ ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کو منع فرما دیتے اور انہیں خبردار کر دیتے کہ یہ کہنا درست نہیں۔ بعض علماء نے کہا یہ کلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہا گیا ہے اس کو یہ لازم نہیں کہ آپ کے سوا غیر کے لئے بھی یہ جائز ہے؛ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریفہ یہ کہنے والے لوگوں اور اُن کے ماں باپ سے زیادہ عزیز ہے بعض علماء نے اس کا جواب دیا کہ اصل عدم خصوصیت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے فرمایا فِدَاكِ اَبُوْكِ ،، اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام سے فرمایا فَدَاكُمْ اَبِيْ وَ اُمِّيْ ،، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح انصار کے لئے بھی فرمایا تھا ابن ابی عاصم نے ان آثار کی روایت کی ہے اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ بیمار تھے تو کہا حضور حال کیسا ہے ؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے تو حضور نے فرمایا ابھی تک تم نے اپنا حال نہیں چھوڑا (منع کی طرف اشارہ ہے) طبری نے کہا یہ منع کی دلیل نہیں کیونکہ یہ روایت مذکورہ بالا صحیح روایات کا صحت میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگر یہ حدیث ثابت تسلیم کر لیں تو اس میں صراحتًا منع نہیں البتہ منع کی طرف اشارہ ہے کہ مریض کے لئے یہ کہنا ترکِ اولیٰ ہے۔ مریض کے لئے اُنس اور لطف کی بات کرنی چاہیے اور دعا کرنی چاہیئے۔ (قسطلانی)

Marfat.com

فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اچھے نام

کسی آدمی کا اپنے ساتھی کو کہنا "اے میرے پیارے بیٹے"

۶۷۰۰ — ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم میں سے ایک آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوا تو اُس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا ہم تیری کنیت ابوالقاسم سے تجھے نہیں پکاریں گے اور نہ تیرا اکرام کریں گے یہ خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔

۶۷۰۰ — شرح: یعنی تو نے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا ہے اور تیری کنیت سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کے موافق ہونے کی وجہ سے ہم تیرا اکرام نہیں کریں گے اور نہ ہی تجھے اس کنیت سے پکاریں گے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے: کیونکہ یہ اس شئ کو متضمن ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے واجب ہے اور انسان کی وصف ہے اور وہ عبودیت ہے۔ عبد کی رب کی طرف اضافت حقیقیہ ہے۔ لہٰذا ان دونوں ناموں کے افراد اور جو اُن سے ملحق ہیں وہ بھی اس میں شامل ہیں جیسے عبدالرحیم اور عبدالقادر و امثالہا یہ اس ترکیب سے مشرف ہیں اور انہیں یہ فضیلت حاصل ہے۔ حدیث میں لفظ اللہ اور لفظ رحمٰن دونوں کو ذکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ قرآن کریم میں لفظ عبد کی اضافت صرف ان دونوں کی طرف مذکور ہے، چنانچہ فرمایا لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ اور دوسری آیت میں ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم!

Marfat.com

۶۷۰۱ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي ۶۷۰۲ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

باب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: میرے نام پر نام رکھ لو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو

یہ انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔

کنیت وہ ہے جس کے پہلے لفظ اَب یا اُم ہو جیسے ابو القاسم، ابو عبداللہ، اُمّ الخیر اور اسم وہ ہے جو اس سے خالی ہو۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی شخص کی کنیت ابو القاسم نہ تھی اس لئے اور کسی کا کنیت رکھنا مُوجبِ اشتباہ تھا۔ بخلاف محمد اور احمد کے یہ نام آپ کے زمانہ شریف میں رکھے جاتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ کے بعد میرا بیٹا پیدا ہو تو اس کا نام محمد اور کنیت ابو القاسم رکھ سکتا ہوں فرمایا ہاں رکھ سکتے ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے عہد مبارک میں محمد اور ابو القاسم دونوں جمع کرنا جائز نہ تھا آپ کے وصال کے بعد دونوں کو جمع کر سکتے ہیں۔ شیخ نور الدین دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ادب یہ ہے کہ اس میں کبھی کو شریک نہ کرنا چاہیئے۔

۶۷۰۱ — ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا لوگوں نے اسے کہا ہم تجھے ابو القاسم کنیت سے نہیں پکاریں گے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں حضور نے فرمایا میرے نام پر نام رکھ لو میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ (حدیث: ۲۹۰۷ ج: ۴ کی شرح دیکھیں)

۶۷۰۲ — ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.muhammadiyah.net

Marfat.com

حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالْقٰسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ

۶۷۰۳ — حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَاَسْمَاهُ الْقٰسِمَ فَقُلْنَا لَا نُكَنِّيْكَ بِاَبِي الْقٰسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ

فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو!

(حدیث ع۱۱ ج : ۱ کی شرح دیکھیں)

۶۷۰۳ — ترجمہ : جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہُوا اُس نے اس کا نام قاسم رکھا لوگوں نے کہا ہم تمہاری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھنے دیں گے اور نہ تیری آنکھ کو اس نام سے ٹھنڈا کریں گے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ واقعہ حضور سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو

۶۷۰۳ — شرح : قولہ ولا ننعمک عینا ،، یعنی ہم تجھے یہ نہیں کہیں گے کہ اقراللہ عینک ،، اللہ تیری آنکھ کو ٹھنڈا کرے۔ اللہ تعالیٰ تیری آنکھ کو خنک رکھے یہ ان اس محاورہ سے ماخوذ ہے انعم اللہ بک عینا ،، یعنی اللہ تیری آنکھ کو اس کے ذریعہ ٹھنڈا کرے جس سے محبت کرتا ہے۔ یہ بچہ کی پیدائش سے اشارہ ہے ،، سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔ نام تبدیل کرنے کا حکم وجوبی نہ تھا کیونکہ ناموں میں معانی کا لحاظ نہیں ہوتا بلکہ نام میں صرف مسمّٰی (نام والا) کا امتیاز مقصود ہوتا ہے لیکن نیک فال کے لئے اچھا نام رکھا جاتا ہے۔ جیسے سعید اور راشد وغیرہ۔

(حدیث ع۲۹۰۷ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadilah.net

Marfat.com

بَابُ اِسْمِ الْحَزْنِ

۶۲۰۴ ـــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَاهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا اُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُوْنَةُ فِيْنَا بَعْدُ

۶۲۰۵ ـــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَمَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ بِهٰذَا

بَابُ تَحْوِيْلِ الْاِسْمِ اِلٰى اِسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ

۶۲۰۶ ـــــ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ

باب حزن نام رکھنا

۶۲۰۴ ترجمہ : ابن مسیب نے اپنے والد سے روائت کی کہ ان کا والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضور نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے اُس نے کہا میرا نام حزن ہے فرمایا تیرا نام سہل ہے اُس نے کہا میں وہ نام تبدیل نہیں کروں گا جو میرے والد نے نام رکھا ہے۔ ابن مسیب نے کہا اس کے بعد غم و اندوہ ہم میں ہمیشہ رہا۔

۶۲۰۵ ترجمہ : یعنی یہ حدیث دوسرے اسناد سے بھی مذکور ہے۔

باب ایک نام دوسرے نام سے تبدیل کرنا جو اس سے اچھا ہو "

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوحَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ اُتِیَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِی اُسَیْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی فَخِذِهٖ وَاَبُوْاُسَیْدٍ جَالِسٌ فَلَهِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاَمَرَ اَبُوْاُسَیْدٍ بِابْنِهٖ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَاقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ الصَّبِیُّ فَقَالَ اَبُوْاُسَیْدٍ اَقْلَبْنَاهُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلٰکِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ یَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

۶۷۰۷ — حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ زَیْنَبَ کَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِیْلَ تُزَکِّیْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ

۶۷۰۶ — ترجمہ: سہل نے کہا ابو مُنذر بن ابی اُسَید کا جس وقت بچہ پیدا ہُوا تو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ حضور نے اسے اُٹھا لیا اور اپنی ران پر بٹھا یا جبکہ ابو اُسَید بیٹھے ہُوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شئی کے ساتھ مشغول ہو گئے جو حضور کے سامنے تھی۔

ابو اُسَید نے اپنے بیٹے کے متعلق کہا کہ اس کو اُٹھا لیا جائے۔ بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے اُٹھا لیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہُوا (شغل سے فارغ ہُوئے) تو فرمایا بچہ کہاں ہے؟ ابو اُسَید نے کہا ہم نے اُس کو اُٹھوا دیا تھا۔ حضور نے فرمایا اس کا نام کیا ہے اُسَید نے کہا اس کا نام فُلاں ہے۔ حضور نے فرمایا لیکن اس کا نام مُنذر ہے اسی روز سے اس کو منذر کہنے لگے۔

[illegible] نام کو اچھے نام سے

Marfat.com

۶۷۰۸ ـــ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلٰى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ

سے تبدیل کر دیا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تم اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تم اچھے نام رکھو۔ طبری نے کہا قبیح نام نہیں رکھنا چاہیئے اور نہ ہی وہ نام جائز ہے جس میں تزکیہ اور مدح وثنا پایا جائے اور نہ وہ نام درست ہے جس کے معنیٰ میں گالی یا مذمت ہو بلکہ اچھا نام رکھنا چاہیئے، جیسے حدیث سے ظاہر ہے۔ داؤدی نے کہا حضورؐ نے نیک فال کے لئے یہ نام رکھا کہ اس کو علم عطا ہو جس کے ساتھ وہ لوگوں کو ڈرائے کہا گیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن ساعدی خزرجی کے نام پر اس کا نام رکھا۔ حضورؐ نے بچہ کے والد کے اکرام کے لئے اس کو گود میں اٹھا لیا تھا۔

۶۷۰۷ ـــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زینب کا نام برہ تھا۔ کہا گیا وہ اپنے آپ کا تزکیہ کرتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زینب رکھا۔

۶۷۰۷ ـــ شرح : یہ زینب ام المؤمنین زینب بنت جحش ہے۔ ان کا نام برہ تھا یا زینب بنت ام سلمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود پال بیٹی ہے دونوں کا نام حضور نے تبدیل کر دیا اور زینب نام رکھا اور فرمایا اپنے آپ کا تزکیہ نہ کرو تم میں نیک لوگوں کو خدا جانتا ہے۔ لوگوں نے کہا کیا نام رکھیں فرمایا زینب رکھو۔

۶۷۰۸ ـــ ترجمہ : عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی کہ میں ابوسعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کا دادا حزن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضور نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے اس نے کہا میرا نام حزن ہے فرمایا بلکہ تیرا نام سہل ہے۔ اس نے کہا میں وہ نام تبدیل نہیں کروں گا جو میرے باپ نے میرا نام رکھا ہے۔ ابن مسیب

Marfat.com

بَابُ مَنْ سَمّٰى بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ

وَقَالَ اَنَسٌ قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِيْ اِبْنَهٗ

۶۷۰۹ — حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قُلْتُ لِابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَاَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ صَغِيْرًا وَلَوْ قُضِيَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهٗ وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

نے کہا اس کے بعد ہم میں ہمیشہ کے لئے حزونت اور رغم واندوہ رہا۔

۶۷۰۸ — **شرح** : ابن تین نے کہا ابن مسیب کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ ہم میں سہولت نہ رہی۔ داؤدی نے کہا صعوبت ہمیشہ رہی یعنی ان کے اخلاق میں شدت ہمیشہ رہی اہل نسب نے ذکر کیا۔ اس کی اولاد میں بدخلقی رہی جو لوگوں میں معروف ہے وہ کبھی اُن سے معدوم نہیں ہوسکتی۔ "بعدُ" سے مراد یہ ہے کہ جب اُن کے دادے نے کہا تھا میں تو نام تبدیل نہ کروں گا اس کے بعد بدخلقی یا حزن و ملال اُن میں ہمیشہ رہا۔

باب جس نے نبیوں کے نام پر نام رکھا

اور انس نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو بوسہ دیا یعنی اپنے شہزادے ابراہیم علیہ السلام کو

شرح : جس نے بچہ کا نام کسی نبی کے نام پر رکھا تو جائز ہے۔ سعید بن مسیب نے کہا نبیوں کے نام اللہ کو محبوب ہیں۔ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو۔ اس میں اس شخص کے کلام کی تردید ہے جس نے کہا نبیوں کے نام پر نام رکھنا مکروہ ہے۔ اس کی حجت و دلیل حکم بن عطیہ کی ثابت کے ذریعہ انس سے مرفوع روایت ہے کہ تم اپنے بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر انہیں گالیاں دیتے ہو لیکن امام بخاری نے ذکر کیا کہ یہ حکم ضعیف ہے۔ ابوالولید بھی اس کو ضعیف کہتے تھے۔

Marfat.com

۶۷۱۰ — حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

۶۷۰۹ — ترجمہ : اسماعیل نے کہا میں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا تم نے ابراہیم بن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں دیکھا ہے وہ کمسن وفات پا گئے۔ اگر یہ فیصلہ ہوتا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہوگا تو آپ کا شہزادہ زندہ رہتا، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۶۷۱۰ — ترجمہ : براء بن عازب نے کہا جب شہزادہ کونین ابراہیم علیہ السلام نے وفات پائی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے بہشت میں دودھ پلانے والی ہے۔

۶۷۰۹ - ۶۷۱۰ — شرح : بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد جنت میں چلے جاتے ہیں یا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ اس لئے قبر کی جنت سے تعبیر کی ہے۔ ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب شہزادہ کونین کا انتقال ہوا تو حضور نے فرمایا جنت میں اس کو دودھ پلانے والی ہے۔ اگر وہ زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے لیکن اس کے اسناد میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان واسطی ہے وہ ضعیف ہے۔ احمد اور ابن مندہ نے سُدّی کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابراہیم علیہ السلام ،، نے گہوارہ بھرا اگر وہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے لیکن وہ زندہ نہ رہے، کیونکہ تمہارا نبی آخرالانبیاء ہے ایسی بات رائے سے نہیں کہی جا سکتی ہے۔ صحابہ کی جماعت نے اس کو ذکر کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے حضرت انس کی روایت کا انکار کرتے ہوئے کہا میں نہیں جانتا یہ کیا ہے نوح علیہ السلام کا لڑکا پیدا ہوا جو نبی نہ تھا اگر نبی کو ہی جنم دیتا ہے تو سب کو نبی ہونا چاہیئے کیونکہ سب نوح کی اولاد ہیں۔ ابن عبدالبر نے امام نووی کے تہذیب الاسماء واللغات میں ان کے قول کی پیروی کی ہے کہ بعض متقدمین کی روایت کہ اگر (ابراہیم علیہ السلام) زندہ رہتے تو نبی ہوتے باطل ہے اور غائبانہ

www.muhammadian.net

Marfat.com

٦٧١١ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكْنُوْا بِكُنْیَتِیْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَیْنَكُمْ وَرَوَاهُ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کلام پر جسارت ہے اور سخت لغزش کھانا ہے، لیکن حافظ ابن حجر نے اصابہ وغیرہ میں ذکر کیا نووی کا عجیب کلام ہے تین صحابہ کرام سے یہ حدیث مروی ہے گویا کہ نووی کو اس کی تاویل کا پتہ نہیں چلا اس لیے اس کا انکار کر دیا ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا کہ ہو سکتا ہے کہ نووی کو مذکور صحابہ سے یہ روایت نہ ملی ہو اور اُن سے متاخر لوگوں سے روایت کی ہو اور یہ کہہ دیا جو کہا اس کا جواب یہ ہے کہ قضیہ شرطیہ وقوع کو مستلزم نہیں اور نہ ہی صحابی کے متعلق یہ گمان کر سکتے ہیں کہ اُس نے ایسی روایت اپنے گمان سے کی ہو کی بہر حال امام نووی کا یہ قول غیر موجہ ہے اور ان کی تقلید میں ابن عبد البر کا کلام بھی مشکل ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کو دودھ پلانے والی جنت میں ہے وہ وہاں مدت رضاعت پوری کریں گے کیونکہ وہ سولہ ماہ کے وفات پا گئے تھے۔ یہ ابن مندہ کی روایت ہے۔ امام احمد نے مسند میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ اٹھارہ ماہ کی عمر شریف میں وفات پائی۔ ایک روایت کے مطابق ستر دن زندہ رہے اس کو بیہقی نے ذکر کیا ہے۔ ان کی وفات ربیع الاول میں تھی بعض نے رمضان مبارک اور بعض نے ذی الحجہ میں ان کی وفات کا وقوع ذکر کیا ہے اگر یہ قول لیا جائے کہ وہ اُس وقت سولہ سال کی عمر شریف میں فوت ہوئے تو یہ کہنا کہ وہ ذی الحجہ میں فوت ہوئے باطل قول ہے کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں تھے مگر وہ ستر دن کے بعد ذی الحجہ کی آخری تاریخ میں فوت ہوئے اور ستر دن زندہ رہنے کی تقدیر پہ ان کی وفات آٹھ ہجری میں ہوتی ہے (قسطلانی)

٦٧١١ — ترجمہ : جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پہ نام رکھو میری کنیت پہ کنیت نہ رکھو میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں۔ اس کی حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

www.muhammadian.net

Marfat.com

۶۷۱۲ ـــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

۶۷۱۱ ـــ شرح: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں قاسم ہوں اس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ کنیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے صادق ہے کہ آپ لوگوں میں اللہ کا مال تقسیم فرماتے ہیں اور دوسرے لوگوں میں یہ حیثیت نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کنیت کسی وصفِ صحیح کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

۶۷۱۲ ـــ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا اور جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنی جگہ دوزخ میں بنالے۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کی کیفیت

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا ایک روایت میں ہے کہ اس نے حق دیکھا۔ علامہ قسطلانی نے شرح مشکوٰۃ سے نقل کیا کہ "من رآنی فی المنام فقد رآنی" میں شرط و جزاء متحد ہیں۔ اس کا مدلول پورا مبالغہ ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا اُس نے بلاشبہ میری حقیقت دیکھی اُس کے دیکھنے میں ذرہ بھر شک و شبہ نہیں۔ بعض نے کہا "فقد رآنی" حقیقۃً شرط کی جزاء نہیں بلکہ اس کا لازم ہے جیسے "فلیستبشر فانہ قد رآنی" یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس کو خوشخبری ہو

www.muhammadiah.net

۶۷۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ وُلِدَ لِیْ غُلَامٌ فَاَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاہُ اِبْرَاہِیْمَ فَحَنَّکَہٗ بِتَمْرَۃٍ وَدَعَالَہٗ بِالْبَرَکَۃِ وَدَفَعَہٗ اِلَیَّ وَکَانَ اَکْبَرَ وَلَدِ اَبِیْ مُوْسٰی۔

اُس نے مجھے ہی دیکھا ہے۔ حق یہ ہے کہ جو اُس نے دیکھا ہے وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدسہ کی حقیقت جو نبوت کا محل ہے کی مثال ہے اور جو شکل وہ دیکھتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نہیں اور نہ ہی حضور کا شخص ہے بلکہ وہ آپ کی مثال ہے۔

علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُؤیت کی کیفیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ سے رؤیت پیدا کر دیتا ہے۔ اس رؤیت میں مواجہت، مقابلہ شرط نہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اُس نے حضور کا جسم شریف دیکھا ہے بلکہ اُس نے ایک مثالی صورت دیکھی ہے جو مقصود تک پہنچانے کی آلہ بن جاتی ہے بلکہ بیداری میں بدن بھی انسان کی ذات کا آلہ ہوتا ہے۔ حق بات یہ ہے کہ خواب میں حضور کو دیکھنے والا آپ کی روح مقدسہ کی حقیقت کی مثالی صورت دیکھتا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اگر بعینہٖ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ ایک مثالی صورت دیکھتے ہیں تو کیسے معلوم ہوگا کہ خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کسی اور کو نہیں دیکھا اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خواب میں حضور کی مثالی صورت دیکھنے والے کے دل میں ضروری علم پیدا کر دیتا ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں **اقول** تحدیث نعمت کے طور پر بندہ عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے متعدد بار شرف زیارت میں یہی کیفیت تھی جو امام غزالی نے ذکر کی ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ علامہ عینی نے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۷۱۳ — حَدَّثَنَا اَبُوْالْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ عَلَاقَۃَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَۃَ ابْنَ شُعْبَۃَ یَقُوْلُ اُنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ رَوَاهُ اَبُوْبَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ تَسْمِیَۃِ الْوَلِیْدِ

کہا محققین نے اس حدیث کو متواتر کہا ہے۔

۶۷۱۲ — ترجمہ : ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہمارے ہاں بچہ پیدا ہوا میں اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے اس کو کھجور کی گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی پھر میرے حوالہ کر دیا وہ ابو موسیٰ کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ (حدیث صد ۵۰۹ ج : ۸ کی شرح دیکھیں (باب العقیقہ))

۶۷۱۳ — ترجمہ : مغیرہ بن شعبہ نے کہا جس روز شہزادہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم سلام اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو سورج کو گرہن لگا تھا۔ اس کی ابوبکرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے (حدیث عد ۹۹۰ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

باب ولید نام رکھنا

اس عنوان سے امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقصد طبرانی کی اس روایت کا رد ہے جو اُس نے ابن مسعود سے مرفوع روایت ذکر کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے غلام یا بچے کا نام حرب یا مرۃ یا ولید رکھے یہ حدیث ضعیف ہے۔ نیز عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے ہاں بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس کا نام ولید رکھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کا نام فرعون کے نام پہ رکھا ہے۔ البتہ اس اُمت میں ایک آدمی پیدا ہوگا جس کو ولید کہا جائے گا وہ اس اُمت پہ اس قدر شر پھیلائے گا جو فرعون اپنی قوم کے لئے نہ کر سکا تھا۔ ابو حاتم بن حبان نے کہا یہ خبر باطل ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہرگز نہیں فرمایا اور نہ ہی عمر فاروق نے اس قسم کی روایت کی ہے

www.muhammadian.net

Marfat.com

۶۷۱۴ ـــــ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ اَلْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ بِمَکَّۃَ اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عَلَیْھِمْ سِنِیْنَ کَسِنِیْ یُوْسُفَ

اور نہ سعید اور زُہری نے روایت کی اور نہ یہ اوزاعی کی حدیث ہے۔

۶۷۱۴ ـــــ ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اُٹھایا تو فرمایا اے اللہ ولید بن ولید کو سلمہ بن ہشام کو عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مکہ مکرمہ میں کمزور مومنوں کو نجات دے اور مضر کے کافروں پر سخت تنگی کر اور وہ اُن پر یوسف (علیہ السلام) کے زمانہ میں قحط سالی جیسی کر (یعنی ان کو بھوک سے ہلاک کر)

۶۷۱۴ ـــــ شرح : لغت میں وطأۃ کے معنی قدموں میں روندنے کے ہیں اور یہاں ہلاکت مراد ہے یعنی ان کو سخت پکڑ اور یوسف علیہ السلام کے قحط سالی سے تشبیہ قحط کے دیرپا ہونے اور سخت مشقت میں ہے چنانچہ مکہ مکرمہ میں سخت قحط واقع ہُوا اور قریش کے کافر بھوک سے مرنے لگے جب انہیں معلوم ہُوا کہ یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت دعاء کا نتیجہ ہے تو ابوسفیان خدمت میں حاضر ہُوا اور بصد شکستگی عرض کیا کہ اے اباالقاسم آپ صلۂ رحمی کرنا فرماتے ہیں یہ لوگ جو بھوک سے مر رہے ہیں آپ کے ذوالارحام ہیں دعاء فرمائیں کہ قحط سالی کی شدت ختم ہو اور یہ ابتلاء اور مصیبت جاتی رہے، لیکن اُن بدبختوں نے سب کچھ جانتے ہُوئے ایمان قبول نہ کیا اور سرورِ کونین کی طاعت نہ کی اور ضلالت و گمراہی میں رہے ،،

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ دَعَى صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنْ اِسْمِهِ حَرْفًا

وَقَالَ اَبُوْحَازِمٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هِرٍّ

۶۷۱۵ — حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَالَا اَرٰى

باب جس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس کے نام سے کوئی حرف کم کر دیا

ابوحازم نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت کی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اباھرٍ

۶۷۱۵ — ترجمہ : ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائش، یہ جبرائیل ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور کہا حضور وہ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی۔

۶۷۱۵ — شرح : ابن بطال نے کہا یہ تنقیص باب ترخیم سے نہیں بلکہ لفظ کو تصغیر و تانیث سے تکبیر و تذکیر طرف نقل کرنا ہے یہ نقصان اگرچہ لفظ میں نقصان ہے لیکن معنی کے اعتبار سے، کیونکہ ہریرہ ہرّہ کی تصغیر ہے تو حضور نے ابوہریرہ کو اس کے نام سے خطاب کیا یہ لفظ میں نقصان اور معنی میں زیادتی ہے اس میں اضافہ ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا

www.muhammadiarif.net

Marfat.com

۶۲۱۶ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ

بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ وَقَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ

هُوَ يَرَىٰ مَالَا أَرَىٰ ،، یعنی آپ وہ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی یہ رؤیت ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے میں پیدا کرتا ہے اگر پیدا کرے تو دیکھے گا ورنہ نہیں۔

۶۲۱۶ — ترجمہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا امّ سُلیمؓ اُونٹ پر سوار تھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام انجشہ اونٹوں کو چلا رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجش بوتلوں (عورتوں) کو چلانے میں آہستگی کرو جلدی نہ کرو۔

۶۲۱۶ — شرح : ثقل کے معنی مسافر کا سامان کے ہیں قولہ رُوَیْدَکَ یعنی عورتوں کو چلانے میں جلدی نہ کرو، کیونکہ یہ شیشے کی بوتلوں کی طرح اثر جلدی قبول کرتی ہیں (حدیث ۵۴۲۳ ج : ۹ کی شرح دیکھیں)

باب چھوٹے بچّے کی کنیت رکھنا اور آدمی کا بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس کی کنیت رکھنا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اپنی اولاد کی کنیت جلدی رکھو تاکہ ان کو بُرے القاب سے نہ پکارا جائے علماء نے کہا نیک فال کے لئے بچوں کی کنیت رکھتے ہیں کہ بچہ زندگی بسر کرے حتیٰ کہ اس کی اولاد ہو اور لقب سے بچنے کے لئے بھی کنیت رکھی جاتی ہے، کیونکہ غالبًا جو کسی کا ذکر کرتا ہے اور اس کے دل میں اس کی تعظیم ہوتی ہے تو اس کے خاص نام سے اس کا ذکر نہیں کرتا جب اس کی کنیت ہوگی تو لقب ذکر کرنے کی کوشش

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۱۷۱ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيمٌ وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلٰوةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا

نہ کرے گا عربوں کی کنیت عجمیوں کے لقب کی مانند ہے۔

ترجمہ ۶۱۷۱ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خُلق کے اعتبار سے سب لوگوں سے اچھے تھے۔ میرا ایک بھائی تھا اس کو ابوعُمیر کہا جاتا تھا کہا میرا خیال ہے کہ وہ فطیم تھا (دودھ چھوڑ چکا تھا) جب وہ حضور کے پاس آتا تو فرماتے یا اباعُمیر مَافَعَلَ النُّغَیر، اے اباعمیر تیری چڑیا نے کیا کیا؟ چڑیا کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا۔ لبا اوقات نماز کا وقت آتا جبکہ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر ہوتے تو آپ کے نیچے بچھونے کے متعلق حکم فرماتے اس کو صاف کیا جاتا اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا۔ پھر کھڑے ہوتے اور ہم بھی آپکے پیچھے کھڑے ہوتے تو آپ ہمیں نماز پڑھاتے۔

شرح ۶۱۷۱ : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے، تو آدمی کی اولاد ہونے سے پہلے بطریق اَوْلیٰ جائز ہے۔ ابوعمیر انس کا اخیافی بھائی ہے (مادرزاد بھائی) جب سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے گھر تشریف لے جاتے تو ابوعمیر سے خوش طبعی کے طور پر فرماتے یا اباعمیر مَافَعَلَ نُغَیر یہ نُغَر کی تصغیر ہے اس کے معنی چڑیا کے ہیں۔

www.muhammadiarchive.net

Marfat.com

بَابُ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَىٰ

۶۷۱۸ — حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَىٰ بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبَا تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُهُ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ

باب ابوتراب کنیت رکھنا اگرچہ اس کی اور کنیت بھی ہو۔

۶۷۱۸ — ترجمہ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم ، کو ابوتراب کنیت بہت محبوب تھی اس کے ساتھ بلائے جاتے تو بہت خوش ہوتے تھے۔ ان کا یہ نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا جبکہ ایک دن سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے ناراض ہو کر گھر سے باہر نکل گئے اور مسجد میں دیوار کے پاس لیٹ گئے اُن کا پیچھا کرتے ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے جبکہ اُن کی پشت مٹی سے بھری ہوئی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی پشت سے مٹی پونچھتے اور فرماتے اے ابا تراب بیٹھ جاؤ۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ اَبْغَضُ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

۶۷۱۹ — حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْنَی الْاَسْمَاءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ تَسَمّٰی مَلِكَ الْاَمْلَاكِ

۶۷۱۸ — شرح : اہل فضل اور ان کی بیویوں کے درمیان بھی ناراضگی ہو جایا کرتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں قوت غضبیہ رکھی ہے۔ فطری مقتضی کے مطابق دونوں حضرات کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی تھی اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں جا کر لیٹ گئے تھے۔ حضور نے حضرت علی سے فرمایا "اِجْلِسْ" لیٹے کو اجلس کہنا بھی استعمال ہوتا ہے۔ خلیل نے کہا کھڑے کو "اُقْعُدْ"، اور لیٹنے والے، سونے والے اور سجدہ کرنے والے کو اجلس کہا جاتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق تھے، کیونکہ حضور حضرت علی المرتضیٰ کی طرف تشریف لے گئے تاکہ انہیں راضی کریں اور اُن کی پشت سے غبار پونچھا تاکہ انہیں خوش کریں اور ابو تراب کنیت رکھ کر اُن سے خوش طبعی کی اور سیدہ سلام اللہ علیہا کو ناراض کرنے پر ان کو زجر و عتاب نہ کیا، حالانکہ سیدہ کا مقام اُن سے بہت بلند تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں دامادی و سسرال کی رشتہ داری ہو وہاں نرم روش اختیار کرنا مستحب ہے۔ محبت کی بقاء کے لئے انہیں عتاب نہیں کرنا چاہیئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل فضل اور ان کی بیویوں کے درمیان غیظ و غضب ہوتا رہتا ہے، کیونکہ یہ انسان کی طبع میں داخل ہے اس کو عیب نہیں کہا جاتا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے علی المرتضیٰ کی طرف اس لئے تشریف لے گئے کہ غصہ کی حالت میں علی سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہو جو جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شان کے لائق نہ ہو اس طرح حضور نے کلام کا مادہ ہی ختم کر دیا یہاں تک کہ ہر ایک کا غصہ جاتا رہا۔ (عینی و قسطلانی)

باب جو نام اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں

۶۷۱۹ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۷۲۰ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ أَخْنَعُ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَقَالَ سُفْيٰنُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيٰنُ يَقُوْلُ غَيْرُهٗ تَفْسِيْرُهٗ شَاهَانْ شَاهْ

نے فرمایا قیامت میں اللہ کے نزدیک قبیح ترین نام یہ ہے کہ آدمی کا نام بادشاہوں کا بادشاہ رکھا جائے۔

۶۷۲۰ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین نام وہ ہے جو آدمی کو ملک الاملاک کہا جائے۔ سفیان نے کہا اُن کے غیر نے کہا ملک الملوک کی تفسیر شاہان شاہ ہے۔

۶۷۱۹ — ۶۷۲۰ — شرح : اَخْنیٰ بہمزہ مفتوح بمعنی خوار ترین یعنی قیامت کے دن اس نام والا شخص رسوا تر اور خوار تر ہوگا۔ دوسری حدیث میں لفظ "اَخْنَعُ" ہے اَخْنیٰ اور اَخْنَعُ ہم معنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ استدلال بھی کیا جاتا ہے کہ اسم مسمّٰی کا عین ہے۔ علامہ بیضاوی نے اس میں اختلاف ذکر کیا ہے۔ سفیان نے کہا ابوالزناد کے غیر نے کہا ملک الاملاک کی تفسیر فارسی میں شاہان شاہ ہے۔ اُس زمانہ میں یہ نام بکثرت رکھا جاتا تھا اس لئے سفیان بن عُیَیْنَہ نے کہا جس نام کی مذمت حدیث میں مذکور ہے وہ ملک الاملاک میں منحصر نہیں بلکہ ہر زبان میں جو اس کا ہم معنیٰ ہو وہ بھی شرعًا مذموم ہے۔ فارسی میں شاہان مضاف الیہ اور شاہ مضاف ہے کیونکہ فارسی میں مضاف الیہ مضاف پر مقدم ہوتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام رکھنا حرام ہے، کیونکہ اس پر سخت وعید آئی ہے اس طرح جو اس نام کا ہم معنیٰ ہو وہ بھی حرام ہے جیسے کسی کا نام احکم الحاکمین یا سُلْطَانَ السَّلَاطِین یا امیر الامراء رکھا جائے ممنوع ہے۔ علامہ عینی نے کہا اَقْضَی الْقُضَاۃ نام رکھنا بھی ممنوع ہے، کیونکہ اس کے معنی "احکم الحاکمین" کے ہیں یہ قاضی القضاۃ سے بلیغ تر ہے کیونکہ یہ افعل التفضیل ہے۔ اَقُوْلُ شاہانِ شاہ ملک الاملاک اور قاضی القضاۃ بطور عَلَم ممنوع ہیں اگر مذکور الفاظ علم نہ ہوں اور ان کا لغوی معنی مراد ہو تو ممنوع نہیں؛ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْضَاکُمْ عَلِیٌّ یعنی علی تم سب سے بڑا قاضی ہے یہ اُن کا عَلَم نہیں۔ ماوردی کو "اَقْضَی الْقُضَاۃ" کہا

Marfat.com

بَابُ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ

وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

۶۷۲۱ ـــ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَ اُسَامَةُ وَرَاءَهٗ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ

جاتا تھا، حالانکہ وہ ملک الاملاک نام رکھنے سے منع کرتے تھے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب مشرک کی کنیت

مسور نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا مگر یہ کہ ابن ابی طالب چاہے"

توضیح: سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا جس وقت بنو ہشام نے ابوجہل کی لڑکی کی شادی حضرت علی سے کرنی چاہی۔ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ علی ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو حضور نے خطبہ دیا کہ میں علی بن ابی طالب کو ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کرنے سے منع نہیں کرتا ہوں اگر اس نے ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کرنا ہے تو فاطمہ کو طلاق دیدے اللہ تعالیٰ راضی نہیں کہ دشمن خدا کی لڑکی اور محبوب خدا کی لڑکی ایک گھر میں جمع ہوں۔

۶۷۲۱ ـــ **ترجمہ**: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اسامہ بن زید نے انہیں خبر دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے جس پر

www.muhammadiah.net

Marfat.com

قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتّٰى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلٍ

وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَاِذَا فِي الْمَجْلِسِ اَخْلَاطٌ مِنَ

الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَفِي الْمُسْلِمِيْنَ عَبْدُ اللّٰهِ

ابْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهٗ

بِرِدَائِهٖ وَقَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهٗ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ اَيُّهَا الْمَرْأُ لَا اَحْسَنَ مِمَّا تَقُوْلُ اِنْ كَانَ

حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهٖ فِيْ مَجَالِسِنَا لِمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

ابْنُ رَوَاحَةَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ

الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ

فدک کی چادر تھی اور اُسامہ بن زید حضور کے پیچھے سوار تھے ۔ آپ قبیلہ بنی حارث بن خزرج میں سعد بن ابی عبادہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ آپ چلتے رہے حتیٰ کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عبداللہ بن سلول بھی تھا یہ واقعہ عبداللہ بن ابی کے مسلمان ہونے سے پہلے کا ہے ۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ اس مجلس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی ملے جلے ہیں مسلمانوں میں عبداللہ بن رواحہ بھی تھے ۔ جب مجلس کو سواری کے غبار نے ڈھانپ لیا تو ابن اُبی نے اپنی ناک کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا اور کہا ہم پر غبار نہ ڈالو جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کہا (اس میں صرف مسلمانوں کی نیت کی تھی) پھر وہاں ٹھہر گئے اور سواری سے اُترے اور اُن کو دینِ اسلام کی خبر دی اور اُن پر قرآن کریم پڑھا (جو اس کے حال کے مناسب تھا) عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا اے مرد ! تم کہتے ہو اس سے اچھی کوئی شئے نہیں اگر یہ حق ہے تو اس کی وجہ سے ہماری مجالس میں ہمیں اذیت نہ پہنچاؤ اپنے گھر جاؤ

www.muhammadilib.net

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُہُمْ حَتّٰی سَکَتُوْا ثُمَّ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَابَّتَہٗ فَسَارَ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ اُعْفُ عَنْہُ
وَاصْفَحْ فَوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰہُ بِالْحَقِّ الَّذِیْ
اَنْزَلَ عَلَیْکَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَہْلُ ہٰذِہِ الْبُحَیْرَۃِ عَلٰی اَنْ یُتَوِّجُوْہُ وَ
یُعَصِّبُوْہُ بِالْعِصَابَۃِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰہُ ذٰلِکَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاکَ شَرِقَ
بِذٰلِکَ فَذٰلِکَ فَعَلَ بِہٖ مَا رَأَیْتَ فَعَفَا عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ یَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ
وَاَہْلِ الْکِتٰبِ کَمَا اَمَرَہُمُ اللّٰہُ وَیَصْبِرُوْنَ عَلَی الْاَذٰی قَالَ اللّٰہُ
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ الْاٰیَۃَ وَقَالَ وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَہْلِ

ہم سے جو تمہارے پاس آئے اس پر یہ بیان کرو۔
عبداللہ بن رواحہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" (اصلاح اسی میں ہے کہ آپ قرآن بیان فرمائیں) اس غبار سے ہماری مجلسیں ڈھانپیں ہم اس غبار کو محبوب جانتے ہیں۔ پس مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں نے گالیاں دینا شروع کیں یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی پر اتر آئیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو خاموش کراتے رہے حتی کہ وہ خاموش ہو گئے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پہ سوار ہو کر تشریف لے گئے حتی کہ سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد! کیا تم نے سنا نہیں کہ ابو حباب نے کیا کہا ہے؟ اس سے حضور کی مراد عبداللہ بن ابی تھا اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ راوی نے کہا سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! میرا باپ آپ پہ فدا ہو! آپ اس کو معاف کر دیں اور درگذر

Marfat.com

الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ حَتّٰى أُذِنَ لَهٗ فِيْهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللهُ بِهَا مَنْ قُتِلَ مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ مَنْصُوْرِيْنَ غَانِمِيْنَ مَعَهُمْ أُسَارٰى مِنْ صَنَادِيْدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ قَالَ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوْا

فرمائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے۔ اللہ نے آپ کو حق دیا جو آپ پر نازل فرمایا اس شہر کے لوگوں نے اتفاق کیا ہے کہ اس کو تاج پہنائیں اور اس کے سر پہ عصا باندھیں (اس کو اپنا سردار بنائیں)، جب اللہ تعالیٰ نے جو حق دیا ہے اس کے ساتھ اس کو مسترد کر دیا تو یہ شخص اس وجہ سے غصہ میں آیا اور جو آپ نے دیکھا ہے وہ اس وجہ سے کیا ہے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکوں اور اہل کتاب کو معاف کر دیتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى الْأَذٰى،، وہ ان کو اذیت پہنچنے پر صبر کر دیتے ہیں،، ارشاد الٰہی ہے وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ،، تم یقیناً تم اُن لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور اُن لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا بہت اذیت سنو گے اور فرمایا: وَدَّ كَثِيْرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا،، اہل کتاب یہ خواہش کرتے ہیں کہ تم کو ایمان لانے کے بعد کافر کر دیں (ان کو تمہارے ایمان کے بعد تمہارے کفر سے محبت ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو معاف کرنے میں آیات کی تاویل و تفسیر کرتے تھے جو اللہ نے آپ کو اجازت دی تھی حتیٰ اُن کے بارے میں حضور کو جہاد کا حکم دیا۔ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر لڑی اس میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے کافر اور سردار قریش قتل کر دیئے اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو معاف کرنے میں آیات کی تاویل

www.muhammadilm.net

Marfat.com

۶۷۲۲ ــــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

قضیہ کرتے تھے جو اللہ نے آپ کو اجازت دی تھی حتیٰ کہ اُن کے بارے میں حضور کو جہاد کا حکم دیا گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر لڑی اس میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے کافر اور سردار قریش قتل کر دیئے گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس حال میں واپس لوٹے کہ ان کی مدد کی گئی تھی اور غنیمت لے کر آئے جبکہ اُن کے ساتھ بڑے بڑے کافر اور سردار قریش قیدی تھے تو ابن ابی بن سلول اور اس کے ساتھ والے مشرکوں، بُت پرستوں نے کہا یہ امر یعنی اسلام کامیاب ہو گیا ہے اب بیعت کر لو تو اُنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلام پر بیعت کر لی اور بظاہر مسلمان ہو گئے ۔

۶۷۲۱ ــــ شرح : ابوحباب عبداللہ بن ابی بن سلول کی کنیت ہے ۔ اُبَیّ اس کا والد اور سلول ماں ہے اس لئے ترکیب میں اُبَیّ سلول دونوں مرفوع لفظ عبداللہ کی صفت ہیں ۔ حُباب بضم الحاء وتخفیف الباء شیطان کا نام ہے سانپ پر بھی بولا جاتا ہے ۔ بعض نے کہا حباب سانپ ہے، حباب بفتح الحاء اوس ہے جو صبح کے وقت پتوں پر ہوتی ہے ۔ حباب کے معنی بُلبلہ بھی ہیں جو پانی پر اُبھر کر جلد ختم ہو جاتے ہیں ۔ صنادید صندید کی جمع معنی بہادر سردار ہے ۔ اُس منافق نے کہا جو تم کہتے ہو اگر حق ہے ۔ بطور استہزاء کہا تھا ۔ قولہ بَایِعُوا ،، پہلا امر اور دُوسرا ماضی ہے ۔ تاویل شئی کے مآل کی وضاحت ہے (حدیث : ۲۷۸۴ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

۶۷۲۲ ــــ ترجمہ : حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، کیا آپ نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا ہے وہ آپ کی نگہبانی کرتا تھا آپ کے لئے غصہ بھی کرتا تھا (دشمنوں سے حفاظت اور دشمنوں پر غصہ کرتا تھا) فرمایا ہاں میں نے انہیں

Marfat.com

بَابُ الْمَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ

وَقَالَ إِسْحٰقُ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُوا أَنْ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ

نفع دیا ہے۔ وہ ہلکی سی آگ میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نچلے حصہ میں ہوتے ۔

٦٧٢٢ — شرح : ضحضاح دو ضاد ہیں اور دو ہی حاء ہیں پہلا ضاد مفتوح اور حاء ساکن ہے اس کے معنی تھوڑا سا پانی جو ٹخنوں تک پہنچتا ہے اس سے مراد آگ ہے جو ٹخنوں تک پہنچے ۔ ایک حدیث میں ہے میں نے ابوطالب کو دوزخ میں ڈوبا ہُوا دیکھا۔ میں نے اس کو ضحضاح تک نکالا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ابوطالب کو آگ کی جوتی پہنائی جائیگی جس سے اُن کا دماغ کھولتا ہوگا۔ (اس حدیث کی مکمل تفصیل حدیث ١٢٨٠ ج ٢ کی شرح میں دیکھیں)

باب اشارہ سے بات کرنا جُھوٹ سے دُور کرتی ہے

اسحاق نے کہا میں نے انس سے سُنا کہ ابوطلحہ کا بیٹا فوت ہوگیا ابوطلحہ نے کہا بچے کا حال کیسا ہے ؟ اُمّ سُلیم نے کہا اس کی جان آرام میں ہے اُمید ہے کہ وہ آرام میں ہے۔ ابوطلحہ نے اس کو سچا گمان کیا

شرح : معاریض معراض کی جمع ہے اس کے معنی ہیں تصریح کے خلاف بات کرنا۔ یہ کسی شئ کا کسی اور شئ سے توریہ اور اشارہ ہے۔ مندوحہ کے معنی وسعت کے ہیں۔ معاریض کا مقصد یہ ہے کہ انسان مجبوری کی حالت میں جھوٹ سے مستغنی ہوجاتا ہے۔ طبری نے اپنے

Marfat.com

۶۷۲۳ ــــ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسِیْرٍ لَهٗ فَحَدَا الْحَادِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرْفُقْ یَا اَنْجَشَةُ وَیْحَكَ بِالْقَوَارِیْرِ

۶۷۲۴ ــــ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَاَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَکَانَ لَهٗ غُلَامٌ یَحْدُوْ بِهِنَّ یُقَالُ لَهٗ اَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُوَیْدَكَ یَا اَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ یَعْنِی النِّسَاءَ

اسناد کے ساتھ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ معاریض میں جھوٹ سے استغناء ہے۔ ابوطلحہ کی بیوی ام سلیم نے کہا "ہَدَءَ نَفْسُہٗ" یعنی وہ سکون میں ہے اس سے مراد سکونِ نفس ہے یہ جھوٹ نہیں۔ ام سلیم نے اس سے موت اور دُنیا کے بلایا اور مصائب سے استراحت کا ارادہ کیا تھا اس میں وہ سچی تھی لیکن ابوطلحہ کے گمان میں وہ سچی نہ تھی، کیونکہ اس کے ظاہری کلام کے مفہوم میں مختلف تھا درحقیقت ایسے کلام کو جھوٹ نہیں کہا جاتا بلکہ جھوٹ سے مَندُوحَہ مُتَسَعَہ اور مستغنی کہا جاتا ہے۔ (حدیث ۱۲۲۶ ج: ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۷۲۳ ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک سفر میں تھے اونٹ ہانکنے والے نے ان کو تیزی سے چلایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ تیری خرابی ہو بوتلوں کے ساتھ نرمی کر۔

۶۷۲۱ ــــ ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، ایک غلام اونٹوں کو چلا رہا تھا جسے انجشہ کہا جاتا

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

٦٧٢٥ — حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرُ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ

٦٧٢٦ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ شیشہ کی بوتلوں کے ساتھ اپنا چلانا نرم کرو۔ ابوقلابہ نے کہا قواریر سے مراد عورتیں ہیں۔

٦٧٢٥ — ترجمہ انس بن مالک نے کہا ایک شخص تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو ہانکا کرتا تھا اس کو انجشہ کہا جاتا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا اے انجشہ نرمی کرو، بوتلوں کو نہ توڑو۔ قتادہ نے کہا بوتلوں سے مراد کمزور عورتیں ہیں۔ (شیشہ بہت جلد تاثیر قبول کرتا ہے ایسے ہی عورتیں بہت جلد اثر قبول کرتی ہیں) اس لئے عورتوں کو قواریر فرمایا۔

٦٧٢٦ — ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا مدینہ منورہ میں گھبراہٹ پیدا ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور فرمایا ہم نے کچھ نہیں دیکھا ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا ہے۔ (حدیث ۲۶۶۱ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّیْءِ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَهُوَ یَنْوِیْ اَنَّهٗ لَیْسَ بِحَقٍّ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَیْنِ یُعَذَّبَانِ بِلَا کَبِیْرٍ وَاِنَّهٗ لَکَبِیْرٌ

۶۷۲۷ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ ابْنُ یَزِیْدَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ یَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ یُحَدِّثُوْنَ

باب آدمی کا کسی شئ کو کہنا کہ وہ کوئی شئ نہیں اس کی نیت یہ ہے کہ حق نہیں

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبر والوں کے متعلق فرمایا ان کو عذاب کبیرہ گناہ کے بغیر دیا جا رہا ہے حالانکہ اس کا عذاب کبیر ہے۔

یہ حدیث کتاب الوضوء میں اس طرح ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے فرمایا ان کو عذاب دیا جا رہا ہے انہیں کبیرہ میں عذاب نہیں دیا جاتا، ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخور تھا یعنی تم پر ان دو امور سے بچنا مشکل نہیں حالانکہ یہ اللہ کے نزدیک عظیم ہیں (حدیث ۲۱۵ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ

۶۷۲۷ — ترجمہ : ابن شہاب نے کہا مجھے یحییٰ بن عروہ نے خبر دی کہ اُنہوں نے عروہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا لوگوں نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو انہیں جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ کوئی شئی نہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم، کسی وقت یہ کاہن اشیاء کی خبریں دیتے ہیں جو سچی ہوتی ہیں جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ کلام جو سچا ہوتا ہے وہ حق کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس کو جن واقع سے لیتا ہے پھر اپنے دوست کاہن کے کان میں ڈالتا ہے جیسے مُرغ آواز دیتا ہے پس اس کلمہ میں کاہن سو جھوٹ ملاتے ہیں۔

۶۷۲۷ — شرح : یعنی کاہنوں کی بات کوئی صحیح شئی نہیں جس پر اعتماد کیا جائے جیسے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم وحی سے خبر دیتے ہیں اور وہ معتمد علیہ ہوتی ہے اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے تو اس شخص کو کہے جس نے کوئی کام مضبوطی سے نہ کیا ہو تو نے کچھ نہیں کیا حالانکہ اس نے کچھ نہ کچھ تو کیا ہے لیکن وہ معتمد علیہ نہیں ہے بعض روایات میں اس طرح ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت باسعادت سے قبل جن آسمانوں میں چلے جاتے تھے اور آسمان والوں میں جو واقعات مذکور ہوتے یہ وہ سُن کر کاہنوں کو پہنچاتے تھے پھر حضور کی ولادت باسعادت کے بعد اُوپر جاتے تو ان کو سنگسار کیا جانے لگا۔ بایں ہمہ وہ بعض کلمات سُن کر کاہن تک لانے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔ حدیث کے متن میں لفظ قرّ الدّجاجۃ،، ہے لیکن صحیح لفظ زجاجہ بمعنی شیشے کی بوتل ہے تاکہ جس حدیث میں لفظ قارورہ ہے اس کے مناسب ہو جائے اگرچہ دجاجہ کی روایت بھی صحیح ہے۔ قرّ الدجاجہ مرغی کی آواز کی حکایت ہے۔ کرمانی نے ذکر کیا جن آسمان سے واقعات مستقبلہ چوری کر کے کاہنوں تک پہنچاتے ہیں اور وہ اُن کے ساتھ قیاس کے اور سو جھوٹ ملا لیتے ہیں کبھی اس کی بات سچی ہوتی ہے اور کبھی جھوٹ ہوتا ہے غالب یہی ہے کہ جھوٹ ہوتا ہے۔ کاہنوں کے متعلق جو تحقیق ہے وہ یہ ہے کہ ان لوگوں کے ذہن بہت تیز ہوتے

Marfat.com

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

وَقَوْلِهِ أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ أَيُّوْبُ عَنْ اِبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

ہیں ان کے نفوس شریر اور طباع ناریہ ہوتی ہیں ان سے شیطان پیار کرتے ہیں، کیونکہ ان کی آپس میں مناسبت ہے اور ان امور میں ان کی حتی المقدور مطابق موافقت کرتے ہیں۔ کاہن جنوں سے واقعات پوچھتے ہیں وہ ان کو سنگسار شدہ کلمات بتاتے ہیں اور کاہن جھوٹی باتوں میں تکلف کرکے اُجرت طلب کرتے ہیں۔ یہ گمراہ جماعت ہے ان کے دوست شیطان اور شرارتی مخلوق ہے جبکہ نیک لوگوں، ہدایت یافتہ انسانوں کی جماعت فرشتے اور نیک لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ،، اور اللہ مومنوں اور متقی لوگوں کا دوست اور ناصر ہے (حدیث ۳۰۷۳ کی شرح بھی دیکھیں)

باب آسمان کی طرف نظر اُٹھانا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے ہیں وہ کیسے پیدا ہُوا ہے اور آسمان کی طرف نظر نہیں اُٹھاتے ہیں وہ کیسے بُلند کیا گیا ہے۔ ایوب نے ابن ابی مُلیکہ سے روایت کی اُنھوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روائت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھایا ،،

شرح : بعض زاہدوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حضور تخشع اور تذلل کے سبب آسمان کی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۷۲۸ — حَدَّثَنَا یحییٰ بن بُکیر قال حَدَّثَنَا اللَّیثُ عن عُقیل عن ابن شہاب قال سمعت اباسلمۃ ابن عبدالرحمٰن یقُولُ اخبرنی جابرُبن عبداللہ انہ سَمِع رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَسلَّم یقُولُ ثُمَّ فترعَنِّی الوحیُ فبینا اَنا اَمشِی سَمِعتُ صوتًا مِنَ السَّمَاءِ فرَفعتُ بَصَرِی اِلی السماء فاذا المَلَکُ الَّذِی جاءَ نی بحراءٍ قَاعِدٌ عَلٰی کرسِیّ بَیْنَ السَّمَاء والارض

طرف نظر بلند نہیں کرنا چاہیئے۔ عطا سلمی سے روایت ہے کہ اُنہوں نے چالیس برس آسمان کی طرف نظر بُلند نہ کی تھی۔ ایک دفعہ اچانک نظر اُٹھ گئی تو بیہوش ہو کر گر پڑے جس سے اُن کے پیٹ میں زخم ہو گیا طبری نے ابراہیم تیمی سے روایت کی کہ دُعاء میں آسمان کی طرف نظر اُٹھانا مکروہ ہے۔ دعاء ہو یا غیر دعا ہو نماز کی حالت میں آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانے سے منع فرمایا، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں آسمان کی طرف نظر بلند کرتے ہیں اور اس میں سخت وعید ذکر فرمائی یہاں تک فرما دیا کہ لوگ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھانے سے رُک یا ان کی نظریں اُچک لی جائیں گی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا اقوال کی تردید کے لئے یہ عنوان ذکر کیا اور مذکورہ آیات سے ثابت کیا کہ آسمان کی طرف نظر بلند کرنا ثابت ہے، چنانچہ اونٹ کی طرف اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنے کی ترغیب دلائی کہ آسمان کو دیکھیں انہیں کیسے اُٹھایا گیا ہے اونٹ کی کوہان بھی اونچی ہے اس کی گردن اور کوہان دیکھنے سے رفع بصر ہوتا ہے۔ اونٹ کو دیکھنے کی تخصیص یہ ہے کہ اس کو بٹھا کر اس پر بوجھ لادتے ہیں اور وہ اسی حال میں کھڑا ہو جاتا ہے، حالانکہ اور کوئی جانور ایسا نہیں کر سکتا نیز یہ عربوں کا عزیز ترین مال ہے۔ یہ بھاری بوجھ اُٹھانے کے ساتھ کمزور سے کمزور انسان کے تابع ہو کر چلتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ کے ذریعہ ایوب نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے قبل آسمان کی طرف سر مبارک اُٹھا کر فرمایا اَللّٰھُمَّ اَلرَّفِیقَ الاَعلٰی ،، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت

www.muhammadilah.net

Marfat.com

۶۷۲۹ — حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شَرِیْكٌ عَنْ كُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَی السَّمَاءِ فَقَرَأَ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلٰی قَوْلِهٖ لِاُوْلِی الْاَلْبَابِ

آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔ ابوداؤد نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیث بیان کرنے بیٹھتے تو بکثرت آسمان کی طرف نگاہ شریف کرتے تھے (عینی)

۶۷۲۸ — ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ اُنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا پھر مجھ سے وحی منقطع ہوگیا تو ایک دفعہ میں جا رہا تھا کہ میں نے آسمان سے آواز سنی تو میں نے آسمان کی طرف نظر اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں وہ فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ (اس حدیث میں نَظَرَ اِلَی السَّمَاءِ، میں حدیث کی مناسبت ہے)

۶۷۲۹ — ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات رہا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما تھے۔ جب رات کی آخری تہائی ہوئی یا اس کا کچھ حصہ تھا تو حضور اُٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ آیت کریمہ پڑھی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ الخ

۶۷۲۹ — شرح: ام المؤمنین میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا ابن عباس کی خالہ ہیں۔ اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ کی غرض اہل زہد کا رد کرنا ہے جو کہتے ہیں اللہ سے خوف کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی انکساری اور عاجزی اور تذلل کرتے ہوئے آسمان کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔

(حدیث ۱۳۸ ج ا کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ نَكَتَ الْعُودَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

٦٧٣٠ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمٰنَ عَنْ أَبِي مُوْسٰى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ

باب جس نے پانی اور مٹی میں لکڑی سے نکتے لگائے،،

٦٧٣٠ — ترجمہ : ابوموسٰی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چھڑی تھی جس کو پانی اور مٹی میں مارتے تھے۔ ایک آدمی آیا درآنحالیکہ وہ دروازہ کھلوانا چاہتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور اس شخص کو جنت کی خبر دو میں دروازہ کھولنے گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں میں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی پھر ایک آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا تو دروازہ کھول دو اور

www.muhammadilan.net

Marfat.com

وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ اَوْ تَكُوْنُ فَذَهَبْتُ فَاِذَا عُثْمٰنُ فَفَتَحْتُ لَهٗ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ وَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِىْ قَالَ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ

بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّىْءَ بِيَدِهٖ فِى الْاَرْضِ

۶۷۳۱ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ

اس کو بھی جنت کی خوشخبری دو اچانک وہ عمر فاروق تھے۔ رضی اللہ عنہ۔ میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا جبکہ حضور تکیہ لگائے بیٹھے تھے پس آپ بیٹھ گئے اور فرمایا دروازہ کھول دو اور اس کو اسے بلوٰی کی مصیبت پہنچنے پر یا ہونے پر جنت کی خوشخبری دو۔ میں گیا اچانک وہ حضرت عثمان غنی ہیں رضی اللہ عنہ۔ میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور وہ خبر دی جو حضور نے فرمایا۔ راوی نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ ہی مددگار ہے۔

شرح ۶۷۳۰ — : بلوٰی بمعنی بلیّتہ اور مصیبت ہے۔ حائط باغ اس میں بیر اریس تھا۔ جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی گری تھی۔ عرب کی عادت ہے کہ وہ خطاب کرنے کے وقت عصا پکڑتے ہیں اور کلام کرتے وقت اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اس کا جاہل ہی انکار کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں عظیم براہین جمع کئے تھے جن کو دیکھ کر اُن کے مخالف جادوگر ایمان لائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام خطبہ اور وعظ اور لمبی نماز ادا کرتے وقت عصا پکڑتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا اٹھایا کرتے تھے عصا کی یہی شرافت کافی ہے۔ حضرات خلفاء راشدین اور خطباء کرام بھی اس پر عمل کرتے تھے (حدیث ۴۴۲۷ ج: ۵ کی شرح دیکھیں)

باب آدمی اپنے ہاتھ سے زمین میں کوئی شئ کریدے

نکت بفتح النون وسکون الکاف ہے اس کے معنٰی لکڑی وغیرہ سے زمین کریدنے کے ہیں۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ بِعُودٍ وَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ
إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا أَفَلَا نَتَّكِلُ
قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى الْآيَةَ

۶۷۳۱ — ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ایک جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ لکڑی سے زمین کریدنے لگے (اس پر نشان لگاتے تھے) حضور نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اس کی جگہ جنت اور دوزخ میں فارغ ہو چکی ہے (ہر ایک کے لئے ازل میں جنت اور دوزخ مقرر ہو چکی ہے) لوگوں نے کہا کیا ہم اس پر توکّل نہ کریں فرمایا عمل کرو جس کے لئے کوئی پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لئے میسّر ہوگا۔ بہرحال جس نے دیا اور ڈرا ہم اس کے لئے آسانی کر دیں گے الآیۃ۔

۶۷۳۱ — شرح : حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ جو ہمارا مقدر ہے وہ بہرحال ہو کر رہے گا ہم عمل کریں یا نہ کریں۔ کیا اس پر ہی اعتماد نہ کریں؟ عمل کی کیا ضرورت ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس زعم کی تردید کرتے ہوئے فرمایا عمل کرو تم میں سے ہر ایک کے لئے آسانی ہوگی اگر اس کی تقدیر میں جنت ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کے اعمال آسان کر دے گا اور اگر اس کا مقدر دوزخ ہے تو اس کے دوزخ کے عمل آسان ہو جاتے ہیں۔ پھر دونوں فریقوں کی طرف اس آیت کریمہ سے اشارہ فرمایا کہ جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا حرام سے بچتا رہا اور یقین کیا کہ اللہ اس کو اچھی جزا دے گا تو اس کے لئے اللہ کی رضا میں عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور جس نے خیر میں خرچ کرنے سے بخل کیا اور اپنے رب سے بے نیاز ہوا اور ثواب میں رغبت نہ کی اس کے لئے وہ عمل آسان ہو جاتا ہے جس سے اللہ راضی نہیں حتی کہ دوزخ کا مستوجب ہو جاتا ہے۔ عسریٰ دوزخ کا نام ہے۔ الحاصل تم عمل پر پورا اعتماد نہ کرو اور ان کو حقِ عبودیت ادا کرنے کی جزا نہ جانو اور موجب بہشت کا انکار نہ کرو۔

یہ آیت کریمہ مقامِ عبودیت اور دنیوی اور اُخروی ہمہ مطالب کے حصول کی آسانی کے وعدہ کی خبر دیتی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ التَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

وَقَالَ ابْنُ اَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

۶۷۳۲ — حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيْدُ بِهٖ اَزْوَاجَهٗ حَتّٰى يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ

ہے۔ نیز اس آیت کریمہ سے دُنیا میں بدبخت کی نیک بخت سے معرفت کے امکان پر استدلال کیا جاتا ہے، کیونکہ عمل جسزاد کی علامت ہے تو ظاہر امر سے باطل امر پر حکم کیا جاتا ہے واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم

(حدیث: ع ۱۲۸۲ ج: ۲ کی شرح دیکھیں)

باب تعجب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا

ابن ابی ثور نے ابن عباس سے انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روائت کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا یا رسُول اللہ کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیدی ہے؟ فرمایا نہیں میں نے کہا "اللہ اکبر"

www.muhammadiah.net

Marfat.com

٦٧٣٣ ـــ حَدَّثَنَا اَبُوْا لْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

٦٧٣٢ ـــ ترجمہ : ام المؤمنین ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ کس قدر خزانے نازل ہوئے ہیں کس قدر فتنوں کا نزول ہوا ہے صواحب حجر (امہات المؤمنین) کو کون بیدار کرے گا اس سے آپ کی مراد ازواج مطہرات ہیں حتی کہ وہ نماز پڑھیں دنیا میں لباس پہننے والی آخرت میں برہنہ ہیں۔

٦٧٣٢ ـــ شرح : تسبیح و تکبیر کے معنی اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور ہر برائی سے اس کی تنزیہہ اور پاکدامنی ہے۔ خزائن سے مراد رحمت ہے۔ فتن سے مراد عذاب ہے یا اس سے آپ کے بعد فتنوں اور فتوحات کی طرف اشارہ ہے جس وقت صحابہ کرام فارس و روم پر مسلط ہوں گے۔ لباس پہننے والی عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں جن سے جسم کا رنگ ظاہر نظر آتا ہے۔ اس برہنگی کے باعث ان کو دوزخ میں عذاب دیا جائے گا یا مراد یہ ہے کہ دنیا میں نفیس لباس پہننے والی عورتیں نیکیوں سے خالی ہوں گی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اللہ اکبر کہنا اس لئے تھا کہ انہوں نے لوگوں کی اس بات پر تعجب کیا تھا جو انہوں نے اَبْغَضُ الْمُبَاحَاتِ کی نسبت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی تھی۔

(حدیث ١١٥ ج : ا کی شرح دیکھیں)

٦٧٣٣ ـــ ترجمہ : علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خبر دی کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے آئیں جبکہ حضور مسجد شریف میں رمضان مبارک کے آخری عشرہ میں معتکف تھے تو انہوں نے حضور کے پاس عشاء کا کچھ وقت باتیں کیں

www.muhammadiah.net

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا

پھر وہ اُٹھیں اس حال میں کہ واپس جائیں گی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ کھڑے ہوئے کہ ان کو واپس کرنے جائیں۔ یہاں تک کہ جب مسجد کے دروازہ جو ام المؤمنین ام سلمہ زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکن کے پاس ہے تک پہنچیں تو اُن دونوں کے پاس سے دو انصاری گزرے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا پھر آگے چلے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اپنے حال چلتے جاؤ یہ صرف صفیہ بنت حیی ہے۔ اُنہوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! اور اُن پر یہ بہت گراں گزرا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے۔ مجھے ڈر معلوم ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کچھ ڈال نہ دے۔

۶۷۳۳ — شرح: دو انصاری مردوں کے گزرنے سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گمان کیا کہ اُنہوں نے صفیہ کو اجنبی عورت خیال کر کے گزر جانے میں جلدی کی ہے اور اس وقت اپنے آپ کو ظاہر کرنا نہیں چاہا اس وہم کو دُور کرنے کے لئے حضور نے فرمایا یہ

Marfat.com

بَابُ الخَذفِ

۶۷۳۴ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلِ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكِي الْعَدُوَّ وَاِنَّهٗ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَ يَكْسِرُ السِّنَّ

بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ

۶۷۳۵ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدْ

ازواج مطہرات میں سے صفیہ ہے کوئی اجنبی عورت نہیں تاکہ شیطان ان کے دلوں میں برا گمان نہ ڈال دے
غوابر بمعنی باقیات ہے واحد غابر ہے۔ یہ دو ضدوں کے درمیان مشترک ہے یعنی بمعنی باقی اور ماضی ہے۔

باب کنکری پھینکنے سے منع کرنا

۶۷۳۴ — ترجمہ : عبداللہ بن مُغفّل مزنی رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری پھینکنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ کنکری شکار کو نہیں مار سکتی اور نہ ہی دشمن کو ہلاک کر سکتی ہے یہ آنکھ پھوڑتی ہے اور دانت توڑتی ہے۔
(اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو اذیت نہیں پہنچانی چاہیئے۔ اسلام کے آداب بھی یہی ہیں)

Marfat.com

باب تشميت العاطس اذا حمد الله

۶۷۳۶ حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن الاشعث

باب چھینکنے والے کا حمد کہنا "

۶۷۳۵ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ حضور نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسرے کی چھینک کا جواب نہ دیا حضور سے عرض کیا گیا۔ (کہ ایک کا جواب دیا اور دوسرے کو جواب کیوں نہیں دیا) تو فرمایا اس نے اللہ کی حمد کہی اور اس نے اللہ کی حمد نہیں کہی "

۶۷۳۵ شرح : یعنی ایک چھینک والے نے الحمد للہ کہا اس کو جواب دیا۔ دوسرے نے الحمد للہ نہ کہا اس کو جواب نہ دیا، کیونکہ چھینک لینے والا اللہ کی حمد کہنے سے جواب کا مستحق ہوتا ہے۔ تشمیت کے معنی دشمن کی خوشی کا ازالہ کرنا کے ہیں اور چھینک تفریح مزاج اور صحت صفائی دماغ کا موجب ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا مسنون ہے اور سننے والے مسلمانوں پر اس کا جواب دینا اور اس کے لئے دعاء کرنا اور اس کو آگاہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ واجبات حقوق اسلامیہ کے باعث اس عطیہ الٰہی کا مستحق ہوا ہے۔ بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ چھینک لینے والا صرف الحمد للہ کہے اس پر زائد کچھ نہ کہے لیکن دوسرے علماء نے کہا اس پر زائد بھی کہہ سکتا ہے چنانچہ بزار اور طبرانی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ چھینک لینے والا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ " پھر کہا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے اسی طرح ابوداؤد میں ابوہریرہ سے مرفوع روایت ہے۔ بعض علماء نے کہا چھینک لینے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ " کہے اس کو طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے الادب المفرد میں موقوف حدیث ذکر کی جس کے تمام راوی ثقہ ہیں کہ جس نے چھینک کے وقت کہا " الحمد للہ رب العالمین علی کل حال اس کے دانت میں درد نہ ہوگا اور نہ ہی کان کی کبھی تکلیف ہوگی۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم!

باب چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ اللہ کی حمد کہے "

۶۷۳۶ ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات امور کا

Marfat.com

ابن سُلیم قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِیَۃَ بْنَ سُوَیْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَ اتِّبَاعِ الْجَنَازَۃِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ اَوْقَالَ حَلْقَۃِ الذَّھَبِ وَ عَنِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَیَاثِرِ

بَابُ مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا یُکْرَہُ مِنَ التَّثَاؤُبِ

٦٢٣٧ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ

حکم فرمایا اور سات امور سے منع فرمایا ہمیں بیمار پرسی کرنے، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینک والے کا جواب دینے، داعی کی دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا اور ہمیں سات چیزوں سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا پہننے، حریر، دیباج، سندس اور میاثر پہننے سے منع فرمایا۔

٦٢٣٦ — **شرح**: ابرار المقسم کے معنی یہ ہیں کہ جو تجھے قسم دے تو اس کی تصدیق کرے اور جو وہ سوال کرے اسے پورا کرے ان سات کا حکم مختلف ہے۔ بعض میں امر وجوب کے لئے بعض میں استحباب کے لئے ہے جیسے بعض میں نہی غیر تحریم کے لئے ہے۔ میاثیر میثرہ کی جمع وثارہ سے ماخوذ ہے۔ عورتیں اپنے شوہروں کے لئے گھوڑوں کی زینوں پر یہ کرتی تھیں تاکہ سرینوں کے نیچے نرم ہو۔ اس حدیث میں منہیات پانچ ذکر کی ہیں۔ چھٹی قسی اور ساتویں چاندی کے برتن کتاب اللباس میں ذکر کئے ہیں۔ حریر ریشم ہے۔ دیباج وقسی اور استبرق کو شامل ہے۔ حریر کے بعد ان کا ذکر عام کے بعد خاص کو ذکر کرنا ہے۔ نام مختلف ہونے سے یہ حریر سے خارج نہیں ہوتے۔ اس حدیث کی مفصل شرح حدیث [illegible] ج ۲۱ کی شرح میں دیکھیں"

باب جو چھینک مستحب ہے اور جو جمائی مکروہ ہے"

٦٢٣٧ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ یُّشَمِّتَهٗ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِذَا قَالَ هَا ضَحِکَ الشَّیْطَانُ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک سے محبت کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب کسی کو چھینک آئے اور اللہ کی حمد کہے ہر مسلمان پر جو اس کو سنے حق ہے کہ اس کو جواب دے جمائی صرف شیطان کے تصرّف سے ہے جہاں تک ممکن ہو اس کو روکے جب کوئی ہا کی آواز نکالتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

۶۷۳۷ — شرح: اللہ تعالیٰ اس چھینک کو پسند کرتا ہے جو زکام سے نہ ہو کیونکہ اسی چھینک میں اللہ کی حمد کا حکم ہے۔ اور اس کا جواب دینے سے فرشتے مامور ہیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ چھینک کا جواب واجب ہے جیسا کہ دوسری احادیث سے ظاہر ہے۔ اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے بعض نے اس کو فرض عین کہا ہے۔ فقہاء مذاہب اربعہ کے نزدیک چھینک کا جواب فرض کفایہ ہے اگر بعض لوگوں نے جواب دے دیا تو سب سے ساقط ہوگیا مالکیہ کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جواب مستحب ہے۔ بعض لوگوں کی چھینک کا جواب نہیں۔ اسی لئے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کی چھینک کا جواب نہیں دیتے تھے۔ اور "یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" فرماتے تھے۔ جس شخص کو زکام ہو اور وہ بار بار چھینک لے تو اس کا جواب نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے "الادب المفرد" میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دو تین بار چھینک کا جواب دے اس سے زائد زکام ہے۔ ابوداؤد نے بھی ابن عجلان سے یہ روایت ذکر کی ہے۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ چھینک کا جواب دینا مکروہ ہے اور یہ اس کے لئے سُنّت ہے جو اسے پسند کرے اور جو پسند نہ کرے اس سے اعراض کرے اس کے نزدیک سنّت نہیں یہی حکم سلام اور عیادت میں ہے۔ ابن دقیق العید نے کہا میرے نزدیک جواب ممنوع نہیں لیکن جس سے ضرر اور اذیت کا خوف ہو اسے جواب نہ دے اس کے علاوہ امتثالِ امر کرتے ہوئے جواب دے۔ علامہ عینی نے ذکر کیا سلاطین مصر کی عادت ہے کہ جب اُن میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے کوئی بھی جواب نہیں دیتا۔ اور اگر اُن کے پاس کوئی آئے تو انہیں سلام نہیں کہتا۔ پانچویں صورت یہ ہے کہ جمعہ کے خطبہ کے وقت جواب نہیں دیا جاتا کیونکہ خطبہ سُننا واجب ہے اور خاموشی سے بیٹھنا فرض ہے چھینک کا جواب اس کے منافی ہے۔ اگر جماع کی حالت میں چھینک آئی یا بیت الخلاء میں قضاء حاجت کے وقت چھینک آئی تو جواب میں تاخیر کی جائے فارغ

www.muhammadiah.net

بَابُ اِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ

٦٢٣٨ـ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ بِالْكُمْ شَانُكُمْ

بَابُ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ اِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ

٦٢٣٩ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ

ہوکر الحمد للہ کہے تو سُننے والا جواب دے۔ اگر اُس نے مذکورہ حالت میں چھینک آئی تو ظاہر حدیث کے اعتبار سے اسکی چھینک کا جواب دے گا جبکہ وہ الحمد للہ کہے (علاوہ ازیں حدیث ۲۲۸۲ ج: ۳ کی شرح دیکھیں)

باب ــ جب چھینک لے تو سُننے والا کیسے جواب دے

٦٢٣٨ـ ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی (راوی کو شک ہے) یرحمك اللہ ،، کہے جب وہ یرحمک اللہ کہے تو اس کے جواب میں کہے یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ،،

٦٢٣٨ شرح: جمہور علماء کا یہی مذہب ہے جو حدیث میں مذکور ہے۔ علماءِ کوفہ نے کہا یغفر اللہ لنا ولکم ،، امام مالک اور شافعی نے کہا دونوں میں اختیار ہے جو چاہے کہے۔ بال بمعنی شان ہے حال اور قلب پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

باب جب چھینک لینے والا اللہ کی حمد نہ کہے تو اس کو جواب نہ دیا جائے ،،

٦٢٣٩ـ ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک آئی۔

www.muhammadilah.net

Marfat.com

بَابُ اِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ

۶۷۴۰ — حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

حضور نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔ حضور نے فرمایا اُس نے اللہ کی حمد کہی اور تُو نے اللہ کی حمد نہیں کی۔

باب جب جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے

۶۷۴۰ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو بُرا جانتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ اللہ کی حمد کرے ہر مسلمان پر جو اس کو سُنے حق ہے کہ اس کے لئے کہے "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ"، اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اس کو حتی المقدور ردّ کرے، کیونکہ تم میں سے جب کسی کو جمائی آئے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔

۶۷۴۰ — شرح: ابن عربی نے کہا اگر جمائی آئے تو ہر حال میں منہ بند کر لینا چاہیئے نماز میں ہو یا نہ ہو بعض احادیث میں نماز کی قید ہے، کیونکہ نماز بہترین حال ہے جس میں جمائی کو دفع کیا جاتا ہے۔ جمائی کے وقت منہ بند کر لینے سے خلقت میں اعتدال باقی رہتا ہے اور مکروہ حال ظاہر نہیں ہوتا۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ

بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ

۶۷۴۱ — حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "اجازت طلب کرنا"

باب سلام کی ابتداء

بَدْءٌ بالہمزہ بمعنی الابتداء لفظ سلام بہ اشارہ ہے کہ جو سلام نہ کہے اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ابوداؤد میں ربعی بن حراش سے روایت ذکر کی کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی جبکہ حضور گھر میں تشریف فرما تھے اُس نے کہا ءَ اَلِجُ "کیا میں داخل ہو جاؤں؟ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا اُس کے پاس جاؤ اس کو طلب اجازت کی تعلیم دو خادم نے اس آدمی سے کہا اس طرح اجازت طلب کرو "السلام علیکم" کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟

۶۷۴۱ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّی الْاٰنَ

اللہ تعالیٰ نے آدم "علیہ السلام" کو عظیم صورت میں پیدا فرمایا اس کی لمبائی ساٹھ گز تھی جب اس کو پیدا کیا تو فرمایا جاؤ فرشتوں کی بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کہو اور سنو وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں وہ تمہارا سلام اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا آدم نے (فرشتوں کو) کہا "السلام علیکم" فرشتوں نے کہا: "السلام علیک ورحمۃ اللہ"، انہوں نے سلام پر "رحمۃ اللہ" زائد کہا۔ پس جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم کی صورت میں (ساٹھ گز لمبا) ہوگا۔ اس کے بعد اب تک قد میں کمی ہوتی رہی"۔

۶۷۴۱ — شرح: استیذان کے معنی ہیں کسی مکان میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنا جس مکان کا اجازت طلب کرنے والا مالک نہیں کیونکہ علیٰ صورتہ میں اضافت تشریف کے لئے ہے جیسے روح اللہ اور بیت اللہ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی ابتداءِ آفرینش میں خلقت کامل تھی اور وہ ساٹھ گز لمبے تھے بخلاف ان کی اولاد کے ان کی خلقت بشر سوی نہیں جیسے آدم علیہ السلام بشر سوی تھے بلکہ وہ پہلے نطفہ پھر علقہ پھر مضغہ پھر جنین پھر طفل اور پھر رجل ہوتے ہیں وہ اتنے اطوار سے گزر کر لمبے ہوتے ہیں اس میں دہریوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ انسان صرف نطفہ سے ہے اور نطفہ انسان سے اور حدیث میں مذکور اطوار تسلیم نہیں کرتے نیز اس میں قدریہ کا بھی رد ہے جو کہتے ہیں۔ آدم کی صفات دو قسم ہیں ایک وہ جو اللہ کی مخلوق ہیں۔ دوسری قسم وہ جن کو آدم نے بنفسہٖ پیدا کیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سلام کی انتہا برکت پر ہوتی ہے کم از کم سلام یہ ہے کہ کہے "السلام علیکم"، "تاکہ فرشتوں کو بھی شامل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام "رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ" کی اقتدا کرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"، کہنا مستحب ہے۔ علیکم السلام نہیں کہنا چاہیے کیونکہ یہ اموات کا سلام ہے (ترمذی) سلام کے جواب میں افضل یہ ہے کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے۔

Marfat.com

بَابُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ اِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ

امام نووی نے کہا اگر واؤ کو ذکر نہ کرے تو اس میں دو وجہیں ہیں۔ سلام کا جواب فورًا دینا چاہیے اگر تاخیر سے جواب دیا تو وہ جواب نہ ہوگا اور گنہگار ہوگا کم از کم سلام اتنا بلند کہے کہ جس کو سلام کہتا ہے وہ سُن لے اس سے کم جائز نہیں۔ اگر کسی واسطہ سے سلام پہنچے تو فورًا اس کا جواب دے اور سلام پہنچانے والے کو بھی جواب دے مثلاً یوں کہے "وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ"، اگر گونگے کو سلام کہے تو کلام کے ساتھ اشارہ بھی کرے تاکہ افہام حاصل ہو جائے ورنہ جواب کا مستحق نہ ہوگا یہی حال بہرے کا ہے۔ اگر گونگے کو سلام کہا اور اُس نے جواب ہاتھ کے اشارہ سے دیا تو اس سے فرض ساقط ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر اخرس (گونگے) نے ہاتھ کے اشارہ سے سلام کہا تو جواب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے عربی میں کلام کرتے ہیں اور عربی میں سلام کہتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ علم کا اہل ہی علم حاصل کرتا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اے ایمان والو! اپنے گھر کے علاوہ لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہو تا وَمَا تَكْتُمُوْنَ"

سعید بن ابی حسن نے حسن بصری سے کہا کہ عجمی عورتیں اپنے سینے اور سر کو برہنہ رکھتی ہیں۔

Marfat.com

يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُؤُسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ عَمَّنْ لَا تَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ اِلَى الَّتِيْ لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ اِلٰى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ صَغِيْرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ اِلَى الْجَوَارِيْ يُبَعْنَ بِمَكَّةَ اِلَّا اَنْ يُرِيْدَ اَنْ يَشْتَرِيَ

اور اس حال میں باہر نکلتی ہیں حسن بصری نے کہا تم اپنی نظر اُن سے پھیر لو۔

”اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! مومنوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں“

قتادہ نے کہا وہ غیر محرموں سے نظریں پھیریں اور مومن عورتوں سے فرما دیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ ،، کے معنی اس طرف دیکھنا جس سے منع کیا گیا ہے۔ زُہری نے کہا اُن عورتوں کی طرف دیکھنا جن کو حیض نہیں آیا۔ ان عورتوں کی طرف نظر کرنا جائز نہیں جن کو دیکھنے سے نظر مائل ہو اور شہوت آئے اگرچہ وہ کمسن ہو۔ عطاء نے کہا لونڈیوں کی طرف نظر کرنا جائز نہیں جن کو دیکھنے سے نظر مائل ہو اور شہوت آئے اگرچہ وہ کمسن ہو۔ عطاء نے لونڈیوں کی طرف نظر کرنا مکروہ کہا ہے جن کو مکہ مکرمہ میں فروخت کیا جاتا ہے لیکن اگر خریدنے کا ارادہ ہو تو دیکھ سکتا ہے۔

شرح : مذکورہ آیات کے بعد سعید بن ابی الحسن کا قول اس لیے ذکر کیا کہ اجازت طلب کرنے کا قانون یہ ہے اگر صاحب خانہ کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہو تو جس کی طرف صاحب خانہ نظر کرنا پسند نہیں کرتا اس کو دیکھنے سے احتراز کرے۔ قولہ خائنۃ الاعین ،، یہ نَظْرَۃ کی صفت

Marfat.com

۴۷۴۲ — حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمٰنُ بْنُ یَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ یَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهٗ عَلٰی عَجُزِ رَاحِلَتِهٖ وَکَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِیْئًا فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ یُفْتِیْهِمْ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ وَضِیْئَةٌ تَسْتَفْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاَعْجَبَهٗ

یعنی غیر محرم کی طرف نظر کی چوری کو جانتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ وہ آدمی ہے جو گزرنے والی خوبصورت عورت کو دیکھے یا جس گھر میں خوبصورت عورت ہو اس میں داخل ہو اور اس کو دیکھے جب معلوم کرے کہ کوئی اسے دیکھتا ہے تو نظر بند کرلے یا ادھر ادھر پھیر لے۔ علامہ کرمانی نے کہا خصائص نبوتیہ میں آنکھ کی خیانت یہ ہے کہ مباح شی کی طرف آنکھ سے اشارہ کرے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام مباح امور سے بھی محفوظ ہوتے ہیں۔ نبی اور ولی کی عصمت وحفاظت میں یہی فرق ہے کہ نبی مباح نہیں کرتے اور ولی مباح کر سکتے ہیں اس لیے نبی معصوم اور ولی محفوظ ہیں۔ عبداللہ بن ابی سرح فتح مکہ کے وقت دربار رسالت میں بیعت کرنے آیا اور ہاتھ بڑھایا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لینے کے لئے دست اقدس نہ بڑھایا اس طرح دو تین دفعہ ہوا حضور نے تیسری بار کے بعد اس کو بیعت کر لیا اور فرمایا کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں جب میں نے بیعت لینے سے انکار کر دیا تھا تو اس کو قتل کر دیتا تھا کیونکہ آن ان چھ میں سے ہے جنہیں جہاں دیکھیں قتل کر دینے کا حکم تھا صحابہ کرام نے عرض کیا حضور آپ ہمیں آنکھ کے اشارہ سے سمجھا دیتے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبی کو آنکھ کی خیانت سے محفوظ رکھا ہے۔ قولہ قال الزہری "یعنی زہری نے نابالغہ لڑکیوں کے متعلق کہا جن کمسن لڑکیوں کو دیکھ کر نظر میں شہوت پیدا ان کو دیکھنا بھی ممنوع ہے عطاء سے پوچھا گیا کہ لونڈیاں فروخت ہو رہی ہوں تو ان کو دیکھنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا جو خریدنا چاہے وہ دیکھ سکتا ہے دوسروں کے لئے ممنوع ہے واللہ ورسولہ اعلم

۴۷۴۲ — ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن فضل بن عباس کو اپنے پیچھے سواری کی سرین پر بٹھایا

Marfat.com

حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ
يَدَهُ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا
لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ
قَالَ نَعَمْ ۶۷۴۳ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا
بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ
حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ
الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

وہ بہت خوبصورت مرد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مسائل کا جواب دینے کے لیے ٹھہرے ہوئے تھے۔
قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت آئی۔ اس حال میں کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال پوچھ رہی
تھی۔ فضل نے اس کو دیکھنا شروع کیا جبکہ اس عورت کا حسن و جمال فضل بن عباس کو بہت پسند آ رہا تھا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر توجہ فرمائی تو فضل بن عباس اس کو دیکھ رہے تھے حضور نے پیچھے کی طرف ہاتھ لے جا کر
فضل بن عباس کی ٹھوڑی پکڑی اور عورت کی طرف دیکھنے سے اس کا چہرہ پھیر دیا اس عورت نے عرض کیا یا رسول
اللہ کے فریضہ حج نے جو اس کے بندوں پر فرض ہے میرے بوڑھے باپ کو پایا ہے وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا اس کی طرف
سے میرے حج کرنے سے اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا؟ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ادا ہو جائے گا (حدیث ۶۷۴۳ کی شرح دیں)

بَابُ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ
وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا

۶۷۴۳ — ترجمہ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے آپ کو رستوں میں بیٹھنے سے دور رکھو۔
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے راستوں میں بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں اُن میں ہم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں۔ فرمایا اگر تم بیٹھنے کے سوا ہر چیز کا انکار کرتے ہو تو راستہ کو اس کا حق دو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ کا حق کیا ہے ؟ فرمایا غیر محرم سے نظر جھکائے رکھنا لوگوں کو اذیت نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا معروف شرعی کا حکم کرنا اور منکر سے باز رکھنا۔

۶۷۴۳ — شرح : اَلْاَذٰی کے معنی راستہ گذرنے والے لوگوں پر تنگی کرنا اور اس کے ساتھ ان کی تحقیر کرنا اور ان پر عیب لگانا ان کے راستہ میں بیٹھنے کی وجہ سے عورتوں کا اپنے ضروری امور میں نکلنے سے رک جانا اور ان کا لوگوں کے حالات پر مطلع ہونا جن پر اطلاع پانے کو وہ بُرا سمجھتے ہیں۔ ابوداؤد میں کچھ اضافہ جس ہے وہ یہ کہ غمزدہ لوگوں کی اعانت کرو بھٹکے کو راہ بتاؤ۔ ابوطلحہ کی حدیث میں ہے مسافر کو راہ بتاؤ چھینک کا جواب دو جب وہ حمد کہے۔ بزار نے ذکر کیا بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرو۔ ترمذی میں براء بن عازب سے روایت ہے کہ راہ بتاؤ مظلوم کی مدد کرو سلام عام کرو۔ طبری میں سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ اللہ کا بکثرت ذکر کرو نیز کہا غبی لوگوں کی راہنمائی کرو مظلوم کی مدد کرو (حدیث : ع۲۳۰۰ ج : ۳ کی شرح دیکھیں)

باب سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے نام ہے

طیبی نے کہا سلام مصدر ہے اس کے ساتھ وصف کی گئی ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سلام مبتداء ہے اور من اسماء اللہ تعالیٰ ظرف مستقر خبر ہے حالانکہ سلام وصف ہے وصف مبتداء واقع نہیں ہوسکتی اس کا جواب ہے کہ مضاف محذوف ہے اور وہ ذو ہے۔ تقدیر عبارت اس طرح ہے ذوالسلام کائن من اسماء ... یعنی ہر نقص سے پاک ہے اس کی ذات کہ یہ حدوث عیب سے سالم ہے اس کی صفات میں نقص

Marfat.com

٦٧٤٤ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلوٰةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ

نہیں اس کے افعال شرِ محض سے پاک ہیں جبکہ شرِ قلیل کے باعث خیرِ کثیر کو ترک نہیں کرتا لہٰذا جو شرور موجود ہیں ان میں خیرِ کثیر غالب ہے جس کو ترک کرنا عظیم شر تک پہنچاتا ہے۔ لہٰذا ایسے میں مقصود بالذات خیر ہی ہے اور شر تحت القضاء داخل ہے۔ لہٰذا یہ اسم مقدس نام ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سلام اللہ کا نام ہے اور جنتیوں کا سلام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ "

"جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو یا اس جیسا ہی لوٹا دو!"

اس آیت کریمہ میں یہ اشارہ ہے کہ تحیۃ کا عام امر لفظ سلام کے ساتھ خاص ہے اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ البتہ ابن تین نے بعض مالکیہ سے ذکر کیا کہ آیت کریمہ میں تحیۃ سے مراد "ہدیہ" ہے۔ مفسرین نے کہا آیت کریمہ کے معنیٰ یہ ہیں جب تم کو مسلمان سلام کرے تو اس کے سلام سے افضل جواب دو یا ویسا ہی لوٹا دو جو اس نے کہا ہے۔ پس اس جیسا لوٹانا فرض ہے اور اضافہ مستحب ہے۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ کے ذریعہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جس نے تمہیں سلام کیا اس کو سلام لوٹاؤ اگرچہ وہ مجوسی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اس کے سلام سے اچھا جواب دو یا ویسا ہی لوٹا دو"۔ قتادہ نے کہا فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا، یعنی مسلمانوں کو اچھا جواب دو "أَوْ رُدُّوهَا"، یعنی اہلِ ذمّہ کو ان جیسا لوٹاؤ (عینی)

٦٧٤٤ ترجمہ: شقیق نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَاشَاۗءَ

نے نماز پوری کرلی تو ہماری طرف چہرۂ انور کرکے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے التحیات لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ ،، تمام عبادات قولی فعلی اور مالی اللہ کے لئے " ان میں اور کوئی شریک نہیں ،، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ،، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ جس وقت نمازی یہ کہے زمین اور آسمان میں ہر نیک بندے کو یہ پہنچ جاتا ہے۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں پھر اس کے بعد وہ مختار ہے جو چاہے دعا کرے۔

۶۷۴۴ — **شرح** : تحیات تحیۃ کی جمع بمعنی سلام بقاء عظمت ہے۔ دراصل عرب مخصوص کلمات سے ملوک وسلاطین کو سلام پیش کیا کرتے تھے جیسا کہ ان کی عادت تھی ان کو تحیات کہتے تھے، چنانچہ وہ ان سے ملاقات کے وقت یہ کہا کرتے تھے تو ہزارہا سال زندہ رہے وغیرہ وغیرہ ان میں سے کوئی کلمہ اللہ کی ثناء کے لائق نہیں اس لئے ان کلمات کو یقیناً ترک کیا اور ان سے تعظیم کا معنیٰ لیا گیا، چنانچہ فرمایا تم یہ کہو "التحیات للہ الخ یعنی تعظیم کے تمام انواع صرف اللہ کے لئے ہیں۔ اَلصَّلَوٰتُ صرف پانچ نمازیں مراد ہیں یعنی نمازیں صرف اللہ کے لئے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ اس کے معنی رحمت کے ہوں یعنی رحمتوں والا اور اُن کا عطا کرنے والا صرف اللہ ہے۔ الطیبات پاکیزہ افعال، اقوال اور اوصاف صرف اللہ کے لئے ہیں اس کے غیر کے لئے ان کی حقیقت متصور نہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اے پیارے نبی تم پر سلام ہو ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں تم پر ہوں۔ یعنی نماز مومن کے لئے معراج ہے اور تشہد نماز کا آخری رکن ہے۔ اس وقت نمازی تحیۃ کے ساتھ باب الملکوت کھلنے کے

Marfat.com

کے بعد حریم حق تعالیٰ میں داخل ہوتا ہے جبکہ حی لا یموت کے حریم میں داخل ہونے کی اجازت ہوتی ہے اور اس سے ساتھ مناجات سے نمازی کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں تو اس کو آگاہ اور خبردار کیا جاتا ہے کہ یہ سعادت سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور حضور کی متابعت کی برکت سے تجھے نصیب ہوئی ہے اس وقت وہ کیا دیکھتا ہے کہ حبیب حریم حبیب میں حاضر ہے اور وہ آپ کو ''السلام علیک ایہا النبی'' سے خطاب کرتا ہے۔ یہ کلام اہل معرفت کا ہے (عینی، فتح الباری) شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے اشعۃ اللمعات میں ذکر کیا ہے بعض عرفاء نے کہا یہ خطاب حقیقتِ محمدیہ کے سریان کے باعث ہے جو تمام ذرائر موجودات اور افراد ممکنات میں موجود ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں حاضر ہیں۔ نمازی کو چاہیئے کہ اس معنیٰ سے باخبر ہو اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ انوارِ قرب اور اسرار معرفت سے متنور ہو اور فیض حاصل کرے نمازی تشہد کے الفاظ میں ان کے معانی کا قصد انشاء کے طور پر کرے کہ ان الفاظ کے معانی نمازی کی مراد ہیں گویا کہ وہ اب اللہ تعالیٰ کے حضور تحیات پیش کر رہا ہے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنی ذات اور اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کو سلام کہہ رہا ہے۔ ان الفاظ سے اس کی مراد محض حکایت نہیں جو شبِ اسریٰ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حضور عرض کیا تھا۔ (شامی، طحطاوی) لہٰذا اگر نماز سے باہر بھی ان الفاظ سے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہوئے السلام علیک ایہا النبی کہہ دے تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ مستحسن ہے۔

''رَحْمَۃُ اللّٰہِ''

یعنی اے نبی تم پر صلوٰۃ اور رحمت ہو۔ دوسرے الفاظ میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ، پس جب نماز میں حضور کو مخاطب کر کے صلوٰۃ وسلام جائز ہے، حالانکہ حضور کے غیر کو خطاب کیا جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے تو نماز کے بعد بطریقِ اولیٰ مد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، جائز ہے۔

(حدیث ۱ ص ۴۹۶ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

سلامتی ہم پر ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر ہو اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم برحق اور شفیع مطلق سلام کے وقت نیک بندوں کو اپنے ساتھ یاد کیا اور فاسقوں اور فاجروں کو اپنی شفقتِ شفاعت سے دُور کر کے ان کو یاد نہ کیا، حالانکہ حضور سب کے لئے رحمت ہیں اس کا

Marfat.com

بَابُ تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

۶۷۴۵ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي

۶۷۴۶ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

جواب یہ ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کی رحمت اور گنہگاروں کے دستگیر نے فاسقوں کو السلام علینا یعنی سلام ہم پر ہو میں اپنے ساتھ جمع فرمایا ہے اس کے بعد نیک لوگوں کی سلامتی کو ذکر کیا ہے۔ (اس کی تفصیل حدیث ۷۹۶ ج ۲ کی شرح میں مذکور ہے)

باب ۴ تھوڑوں کا بہتوں کو سلام کہنا

۶۷۴۵ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھنے والے کو تھوڑے بہتوں کو سلام کہیں

www.muhammadan.net

Marfat.com

بَابُ يُسَلِّمُ الْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ

۶۴۴۷ — حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زِیَادٌ اَنَّ ثَابِتًا اَخْبَرَهٗ وَهُوَ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ

بَابُ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ

وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ

باب سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے

۶۴۴۶ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور قلیل کثیر کو سلام کرے۔

باب پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے

۶۴۴۷ — ترجمہ : ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا سوار پیادہ کو اور پیادہ بیٹھنے والے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔

Marfat.com

بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ

۶۲۴۸ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيْفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهٰى عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ

باب چھوٹا بڑے کو سلام کرے

ابراہیم بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ، صفوان بن سُلیم اور عطاء بن یسار کے ذریعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صغیر کبیر کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور قلیل کثیر یعنی تھوڑے بہتوں کو سلام کریں۔

شرح : امام بخاری رحمہ اللہ نے لفظ حدثنا کی جگہ "قال" کہا ہے کیونکہ اُنہوں نے اپنے شیخ ابراہیم سے یہ حدیث وہاں سنی جہاں احادیث کا مذاکرہ ہو رہا تھا۔ مقام تحمیل وتحدیث میں نہیں سُنی اسی لئے کہا کہ مقام مذاکرہ میں ابراہیم بن طہمان نے کہا۔ مذکورہ بالا احکام میں حکمت یہ ہے کہ چھوٹے کو بڑے کے سامنے تواضع اور انکساری کرنا چاہیے اور اس کی تعظیم وتوقیر کرے ایسے قلیل کو کثیر کے ساتھ کرنا چاہئے اس میں بھی تواضع ہے کیونکہ بڑے لوگوں کا حق عظیم تر ہوتا ہے۔

www.muhammadilm.net

Marfat.com

اَلْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ

-رہا سوار کا پیادہ کو سلام کرنا یہ اس لئے کہ سوار کہیں اپنے سوار ہونے کے باعث تکبر میں نہ آئے اُس لئے اس کو تواضع کرنے کا حکم دیا - چلنے والے کا بیٹھنے والے کو سلام کرنے میں یہ حکمت ہے کہ چلنے والا لوگوں کے پاس آتا ہے اس لئے وہ جلدی سلام کرے تاکہ ان کو سلامتی سے خبردار کرے اور اس کے دعاء کرنے کے سبب وہ لوگ اس کی شر سے امن میں رہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ مناسب تو یہ تھا کہ بڑا چھوٹے کو سلام کرے بہتے تھوڑوں کو سلام کریں، کیونکہ غالباً چھوٹے بڑوں سے اور تھوڑے بہتوں سے ڈرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں میں غالب امر یہی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے امن و امان میں ہوتے ہیں۔ جہاں ایسا حال ہو وہاں تواضع کی جہت کا لحاظ کیا جاتا ہے جو سلامتی کو لازم ہے اور جہاں تواضع کے استحقاق کے باعث کسی ایک جانب کا رجحان ظاہر نہ ہو وہاں سلامتی کی خبر دینے اور اس کے لئے دعاء کرنے کا اعتبار کیا گیا ہے کیونکہ اصل کلام اور الفاظ کا مقتضی بھی یہی ہے۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ جب چلنے والے زیادہ ہوں اور بیٹھنے والے تھوڑے ہوں تو چلنے کے اعتبار سے سلام چلنے والے پر ہے کہ وہ سلام کرے اور قلت کے اعتبار سے قاعد پہ سلام ہے ان دونوں میں تعارض ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت دونوں جہتیں ساقط ہونے کے سبب صرف دو مردوں کا حکم رہ جاتا ہے جو آپس میں ملاقات کرتے ہیں کہ جو نسا سلام پہلے کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے یہی سوار کا حال ہے کیونکہ وہ اپنے تسلّط اور عُلُو کے باعث امان کا موجب ہوتا ہے (کرمانی)

باب سلام کا اظہار کرنا

یعنی مسلمانوں میں سلام نشر کرنا وہ واقف ہوں یا واقف نہ ہو

۶۷۴۸ — ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا۔ بیمار کی عیادت کرنے جنازوں کے پیچھے چلنے، چھینک لینے والے کو جواب دینے، کمزور کی مدد کرنے، مظلوم کی اعانت کرنے سلام کا اظہار کرنے اور قسم کھانے والے کو بریٔ الذمہ کرنے کا حکم دیا اور چاندی کے برتن میں پانی پینے، سونے

www.muhammadilahi.net

Marfat.com

کی انگوٹھی پہننے، میاثر پر سواری کرنے حریر، دیباج، قسیّ اور استبرق پہننے سے منع فرمایا۔

شرح : سلام کا اظہار کرنا عمومِ تسلیم پر دلالت کرتا ہے لیکن فاسق کو سلام کہنے

6748 اسی طرح بچے اور مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو سلام کرنے کی مشروعیت میں اختلاف ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس عمومِ سلام سے کھانے پینے اور جماع میں مشغول ہونے والے یا بیت الخلاء میں قضاء حاجت کرنے والے یا غسلخانہ میں نہانے والے یا اونگھنے والے یا نماز پڑھنے والے یا اذان کہنے والے مستثنیٰ ہیں جب تک یہ لوگ مذکور امور میں مصروف ہوں ان کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرے۔ اگر مثلاً کھانے والے کے منہ میں لقمہ نہ ہو تو اسے سلام کرنا جائز ہے۔ خرید و فروخت اور دوسرے معاملات میں مصروف لوگوں کو بھی سلام میں ابتداء کر سکتے ہیں۔

کتاب الطہارت میں گزر چکا ہے کہ جو شخص غسلخانہ میں نہا رہا ہو اگر وہ کپڑا وغیرہ باندھے ہوئے ہو تو اس کو سلام کہہ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ خطبہ کی حالت میں سلام نہ کیا جائے۔ اگر سلام کہے تو اس کا جواب واجب نہیں کیونکہ خطبہ میں خاموشی واجب ہے۔ حاکم کو خصم سلام نہ کرے اگر سلام کہہ دیا تو حاکم پر اس کا جواب نہیں جو کوئی شطرنج کھیل رہا ہو اس کو سلام نہ کرے ہاں اگر کھیلنے والوں کو پریشان کرنا مقصود ہو تو کہہ سکتے ہیں۔ فقہ پڑھنے والا اپنے استاذ کو سلام نہ کرے اگر سلام کہہ دیا اس کا جواب واجب نہیں۔ بوڑھے مسخرے یا جھوٹے یا لغویات مارنے والے کو سلام نہ کرے اور جو لوگوں کو سب و شتم کرتا ہے اور بازاروں میں عورتوں کے چہرے دیکھتا اور اس سے توبہ نہیں کرتا اس کو سلام نہ کیا جائے اور نہ ہی بدعتی کو سلام کرے اور نہ جو عظیم گناہ کرے پھر اس سے توبہ نہ کرے ان کو سلام نہ کرے اور نہ اُن کے سلام کا جواب دے۔ عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔ ظالموں کو کسی مجبوری کے بغیر سلام نہ کرو۔ ابن عربی نے کہا سلام کرے اور نیت یہ کرے کہ سلام اللہ کے ناموں میں سے ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اگر ایک یا زیادہ آدمیوں کے پاس سے گزرنا چاہیے اور اس کا خیال ہے کہ اگر ان کو سلام کیا تو جواب اس لئے نہ دیں گے کہ وہ متکبر ہیں یا اس لئے وہ اس کے سلام کو مہمل قرار دیتے ہیں لیکن مناسب یہ ہے کہ ایسے خیالات کی طرف نہ جائے اور سلام کرے اور گمان پر سلام نہ کرے کیونکہ گمان کبھی خطاء بھی ہوتا ہے۔ اگر کسی کو مسلمان سمجھ کر سلام کیا اچانک وہ کافر تھا تو مستحب امر یہ ہے کہ اس کا سلام رد کرے اور کہے میرا سلام واپس کر دے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ اس کو وحشت میں ڈالے اور اس سے ظاہر کرے کہ میرے اور تیرے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب گھر میں داخل ہو جس میں کوئی بھی موجود نہیں تو بھی سلام کہہ دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب گھر میں کوئی

www.muhammadian.net

Marfat.com

بَابُ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

۶۲۴۹ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

۶۲۵۰ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

موجود نہ ہو تو کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ ،، انتہی ،، میاثیر میثرہ بمعنی زین کی جمع ہے۔ میاثیر اور میاثر بھی جمع آتی ہے۔

باب مسلمانوں کو سلام کہنا ان کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو

یعنی انہی لوگوں کو سلام کہنا مخصوص نہیں جنہیں پہچانتا ہو اور جنہیں نہ پہچانے ان کو سلام کرنا ترک کر دے ،، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث ہے کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ آدمی مسجد کے پاس سے گزرے گا اس میں نماز نہیں پڑھے گا اور اسی شخص کو سلام کرے گا جنہیں پہچانتا ہوگا۔ (طبرانی)

www.muhammadilibrary.net

بَابُ اٰيَةِ الْحِجَابِ

اَخْبَرَنَا اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ

٦٧٥١ **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَخَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٧٤٩ — ترجمہ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا اسلام بہتر ہے۔ حضور نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر اُس شخص کو سلام کہنا جسے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو (حدیث ۱۱ ج : اکی شرح دیکھیں)

٦٧٥٠ — ترجمہ : ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دنوں سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے کلام ترک کرے ، چنانچہ جب وہ آپس میں ملنے میں تو یہ اِدھر اور وہ اُدھر منہ پھیر لیتا دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ سفیان نے ذکر کیا کہ اُنہوں نے زہری سے یہ حدیث تین بار سُنی ہے۔

٦٧٥٠ — شرح : ابتداءً السلام علیکم کہنا سُنّت کفایہ ہے جیسے سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے۔ امام نووی رحمتہ اللہ نے کہا علماء کہتے ہیں مسلمانوں میں تین دنوں سے زیادہ ہجرت حرام ہے اور تین دن تک جائز ہے ، کیونکہ انسان میں قوت غضبیہ ہے اس لئے تین دن تک مسامحت کی جائے تاکہ اس مدت میں غصہ جاتا رہے ،،

باب پردہ کی آئت

اس باب میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو لوگوں سے پردہ کرنے کا حکم

٦٧٥١ — ترجمہ : ابن شہاب زہری نے کہا مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ

Marfat.com

عَشْرًا حَيَوٰتَهُ وَكُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَانِ الْحِجَابِ حِيْنَ اُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْئَلُنِيْ عَنْهُ وَكَانَ اَوَّلَ مَا نَزَلَ فِيْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوْا فَمَشٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوْا فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ اَنْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَاُنْزِلَ الْحِجَابُ فَضَرَبَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سِتْرًا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے وقت وہ دس برس کے تھے اور میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں آپ کی دس سال خدمت کی، میں پردہ کی آیت لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں جس وقت وہ نازل ہوئی۔ اُبی بن کعب مجھ سے اس کے متعلق پوچھا کرتے تھے سب سے پہلے جس وقت آپ نے زینب بنت جحش کے ساتھ زفاف کیا تھا اس وقت نازل ہوئی تھی۔ حضور نے لوگوں کی دعوت ولیمہ کی۔ اُن کے ساتھ حضور صبح کو دولہا بنے تھے۔ آپ نے لوگوں کی دعوت کی انہوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے ان میں سے صرف تین آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ گئے وہ

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۷۵۲ — حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعْمَانَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِیْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ فَاَخَذَ كَاَنَّهٗ یَتَهَیَّاُ لِلْقِیَامِ فَلَمْ یَقُوْمُوْا فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِیَّةُ الْقَوْمِ

دیر تک ٹھہرے رہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا تاکہ وہ لوگ چلے جائیں. جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے میں بھی آپ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ کے پاس پہنچے پھر حضور نے خیال فرمایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اس لئے آپ واپس آگئے تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا حتیٰ کہ حضور ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے مکان میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں گئے نہیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آگیا حتیٰ کہ حضور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کی چوکھٹ تک پہنچے تو حضور نے خیال فرمایا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اس لئے آپ واپس ہوگئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آگیا اچانک وہ آدمی باہر جا چکے تھے تو پردہ کی آیت کریمہ نازل ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا۔

شرح ۔ پردہ کی آیت یہ ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ

۶۷۵۱ — اے ایمان والو نبی کے گھروں میں مت، داخل ہوا کرو یہ اشارہ ہے کہ حضرت انس بن مالک پردہ کے نزول کو خوب جانتے ہیں اور وہ ہی اس سے محقق ہیں کیونکہ عبداللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انس سے زیادہ عالم اور عمر رسیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم القدر صحابی ہیں بایں ہمہ حضرت انس سے اس کا استفادہ کرتے ہیں اس لئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں پردہ کے نزول کی آیت سب سے زیادہ جانتا ہوں ان کا یہ کہنا فخر کے طور پر نہ تھا بلکہ تحدیث نعمت کے تحت تھا۔ مُبْتَنِیٌّ، اسم مفعول ہے اس کا مادہ ابتناء ہے۔ عروس میں مذکر و مؤنث دونوں مساوی ہیں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم!

۶۷۵۲ — ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب سے نکاح فرمایا تو لوگ دعوت ولیمہ کے وقت آئے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ

۶۷۵۳ — حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ

اور کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا گویا کہ آپ اُٹھنے لگے ہیں لیکن وہ نہ اُٹھے۔ جب حضور نے مجھے دیکھا تو آپ اُٹھے جب آپ اُٹھے تو بعض لوگ اُٹھکر چلے گئے اور بعض بیٹھے رہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے لئے تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں پھر وہ اُٹھ کر چلے گئے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی (کہ لوگ چلے گئے ہیں) آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے میں نے بھی داخل ہونا چاہا، لیکن آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ الآیۃ۔

امام بخاری نے کہا اس حدیث میں شرعی حکم یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیٹھے رہنے کی اجازت نہ دی تھی جبکہ آپ اُٹھے اور باہر تشریف لے گئے تھے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضور اُٹھنے کے لئے تیار ہوئے اس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ وہ اُٹھ کر چلے گئے ہیں۔ (ص ۳۳۲ جلد ۷ کی شرح دیکھیں محمد داؤد راز)

۶۷۵۳ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ محترمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ

بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

۶۷۵۴ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا اَنَّكَ هٰهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْتَظِرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کرتے تھے آپ اپنی بیبیوں کو پردہ میں رکھیں ام المؤمنین نے فرمایا حضور نے یہ نہ کیا۔ حال یہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں رات سے رات تنگ وسیع میدان کی طرف باہر جاتی تھیں، چنانچہ ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا (قضاء حاجت کے لئے) باہر نکلیں جبکہ وہ قد آور خاتون تھیں۔ ان کو عمر فاروق نے دیکھا اور کہا حالانکہ وہ ایک محفل میں بیٹھے تھے۔ اے سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا ہے یہ حرص کرتے ہوئے کہ پردہ نازل ہو۔ ام المؤمنین نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل فرمائی۔ (حدیث ۱۴۶ ج: ۱ کی شرح دیکھیں)

باب اجازت طلب کرنا بصر کی وجہ سے ہے

اس باب میں یہ بیان ہے کہ اجازت طلب کرنے کی ضرورت نظر کی

Marfat.com

۶۷۵۵ ــــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً اِطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ اَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَهُ

وجہ سے ہے کیونکہ اجازت طلب کرنے والا اگر اچانک اجازت کے بغیر داخل ہو تو بسا اوقات اس کی نظر ایسی شئ پر پڑنے کا امکان ہے جس پر اطلاع پانا صاحبِ خانہ اچھا نہ سمجھتا ہو۔

۶۷۵۴ ــــ ترجمہ : سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ شریفہ میں دروازہ کے سوراخ سے دیکھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس میں سر کھجلانے کا آلہ تھا جس سے سرِ مبارک کھجلا رہے تھے حضور نے فرمایا اگر میں جانتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں مارتا دیکھنے کی وجہ سے تو اجازت ضروری کی گئی ہے۔

۶۷۵۴ ــــ شرح : جُحر بضم الجیم وسکون الحاء بمعنی سوراخ ہے اور حُجَر بضم الحاء وفتح الجیم حجرہ کی جمع ہے۔ مِدرٰی بکسر المیم وسکون الدال کھجلانے کا آلہ ہے مدرٰی میں راء کو مقصور اور ممنون دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ یہ وہ آلہ ہے جس کے ساتھ عورتیں اپنے بالوں کو کنگھی کرتی ہیں۔ اجازت اس لئے ضروری قرار دی گئی ہے کہ اچانک دیکھنے سے اہلِ خانہ کی شرم گاہ پر نظر واقع نہ ہو اور تاکہ ان کے احوال پر کوئی اطلاع نہ پائے (حدیث ع ــــ کی شرح دیکھیں)

۶۷۵۵ ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے ایک حجرہ شریفہ میں دیکھا حضور لوہے کا پھلا لے کر یا کئی پھلے لے کر اس کی طرف بڑھے گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو پھلا ماریں۔

۶۷۵۵ ــــ شرح : مِشْقَص تیر کا لمبا پھلا ہے جو چوڑا نہیں ہوتا۔ قولہ اَوْ مشاقص یہ راوی کا شک ہے کہ تیر کا ایک پھلا لیا یا کئی پھلے لئے۔ قولہ یَخْتِلُ آہ یعنی اس آدمی کے پاس آئیں جبکہ وہ غافل ہے اور اس کو کسی کے آنے کا شعور نہ ہو اور اچانک اس کو ماریں یہ اس

Marfat.com

بَابُ زِنَی الْجَوَارِحِ دُوْنَ الْفَرْجِ

٦٧٥٦ — حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَرَ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنٰى اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ وَيُكَذِّبُهٗ

آدمی کے حق میں ہے جو قصداً کسی کے گھر میں نظر کرتا ہے اور اگر قصد کے بغیر اچانک کسی کے گھر میں نظر پڑ جائے تو اس میں حرج نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی اس وجہ سے کسی کی آنکھ پھوڑ دے تو اس میں قصاص نہیں ہے۔

باب شرمگاہ کے سواء اعضاء کا زناء

جوارح بفتح الجیم و بفتح الواو اور راء مکسور جارحہ کی جمع بمعنی عضو ہے۔ انسان کے جوارح اس کے اعضاء ہیں جن کے ساتھ کسب کرتا ہے یعنی زناء شرمگاہ سے مختص نہیں بلکہ اس کے غیر پر بھی زنا کا اطلاق ہوتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے آنکھ کا زنا غیر محرم کو دیکھنا زبان کا زنا بولنا وغیرہ ہے اور شرمگاہ سب کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

٦٧٥٦ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے کوئی شئی نہیں دیکھی جو گناہوں کے مشابہ ہو اس سے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا کا حصہ رکھا ہے وہ اس کو بہر حال کریگا ... اور شرمگاہ ان سب کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۴۷۵۶ —— **شرح** : امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ حدیث سفیان کے طریق سے ابن عباس کے قول کے ذریعہ ابوہریرہ کے قول پر موقوف ذکر کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے ابوہریرہ کے قول سے لمم کے ساتھ زیادہ مشابہ کوئی شئی نہیں دیکھی۔ اس کا بذریعہ تحویل دوسرا طریق ابن عباس سے معمر کی مرفوع روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول سے لمم کے مشابہ کوئی بات نہیں سنی جو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر اس کا زناء سے حصہ مقرر کیا ہے جس کو وہ یقیناً کرے گا " لمم "، کے معنی شہوتِ نفسانی ہے یا گناہوں کے قریب ہے۔ بعض نے کہا لمم چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام کا مفہوم یہ ہے کہ لمم نظر، نطق اور خواہش ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کا زناء سے حصہ مقرر کیا ہے جس سے وہ خلاصی نہیں پا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آنکھ کا زناء نظر، زبان کا نطق اور دل خواہش کرتا ہے اور فرج ان سب کی تصدیق و تکذیب کرتی ہے۔ یعنی جو ابن آدم پر مقرر کیا ہے اسکے کرنے اور ترک کرنے میں شرمگاہ اس کی تصدیق و تکذیب کرتی ہے۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ تصدیق و تکذیب خبر کی صفت ہوا کرتی ہے۔ یہاں کیا معنی ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ تصدیق میں خبر کا واقع کے مطابق ہونے کا حکم ہوتا ہے جبکہ تکذیب میں خبر کا واقع سے عدمِ مطابقت کا حکم ہوتا ہے گویا کہ حکم ہی موقع ہے۔ لہٰذا تصدیق و تکذیب حکم کی صفت ہے۔

قولہ زنا العین البصر، یعنی ایک بار سے زیادہ بار دیکھنا آنکھ کا زنا ہے، کیونکہ اگر اچانک غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو اس میں انسان مجبور ہوتا ہے۔ لہٰذا نظر سے مراد وہ نظر ہے جو لذت اور شہوت کے طور پر ہو۔ اسی طرح نطق سے مراد وہ نطق ہے جس میں حرام باتیں کر کے لذت حاصل کرے اور دل کے خواہش کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس کا رجحان زناء کی طرف ہوتا ہے چونکہ یہ تمام امور زناء کے دواعی ہیں گویا کہ یہ زانی ہیں۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مہلب سے نقل کیا اللہ تعالیٰ نے ازل میں جو انسان کے لئے لکھ دیا ہے اللہ کو اس کا پہلے ہی سے علم ہے۔ لہٰذا بندہ لکھا ہوا ضرور پورا کرے گا اور بذاتِ خود اس کی مدافعت نہیں کر سکتا البتہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل و کرم کیا اور اس کو لمم اور صغیرہ بنا دیا جب تک فرج اس کی تصدیق نہ کرے قیامت میں لوگوں سے اس کا مطالبہ نہ ہوگا اور جب شرمگاہ اس کی تصدیق کر دے اور زناء کر لے تو تمام صغائر کبائر ہو جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم!

Marfat.com

بَابُ التَّسْلِيْمِ وَالْاِسْتِئْذَانِ ثَلٰثًا

۶۷۵۷ — حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَۃُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلٰثًا وَاِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلٰثًا

باب سلام کرنا اور اندر آنے کی اجازت طلب کرنا

یعنی تسلیم اور طلب اجازت تین بار ہونا چاہیئے ایک ہی بار کہہ دے یا علیحدہ علیحدہ کہے۔ علامہ کرمانی نے ذکر کیا یہ اس لئے کہ افہام و تفہیم اور سنانے میں کمی نہ رہے ؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واقعات اخبار اور اوامر کو کئی بار ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے اگر پہلی بار اس میں تدبر نہیں کیا تو دوسری اور تیسری میں تامّل کریں تاکہ یہ اُن کے دلوں میں راسخ ہوجائے اور وہ اچھی طرح یاد کرلیں یہ صرف تکرار سے ہی ہوسکتا ہے۔
سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کا کسی کلمہ کا تکرار کرنا تاکید کے لئے ہُوا کرتا تھا یا یہ خیال فرمایا ہوتا تھا کہ شاید مخاطب نے سمجھا ہے یا نہیں اس لئے دوبارہ ذکر فرماتے اور تیسری بار اس لئے کہ آپ وتر کو مستحب جانتے تھے۔ واللہ تعالیٰ و رسُولہ الاعلیٰ اعلم!

۶۷۵۷ — **ترجمہ** : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جب سلام فرماتے تو تین بار سلام فرماتے اور جب کلام فرماتے تو اس کا تین بار اعادہ کرتے تھے۔ (حدیث : ۹۳ ج : ۱ کی شرح بھی دیکھیں)

۶۷۵۷ — **شرح** : ابن بطال نے کہا حدیث میں مذکور صیغہ عموم کو چاہتا ہے کہ عام طور پر حضور کلام و سلام میں تکرار کرتے تھے لیکن اس سے مراد خصوص ہے یعنی غالباً ایسا کرتے تھے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اگر تین بار سلام کیا جائے اور خیال کیا کہ مخاطب نے سُنا نہیں تو کیا اس سے زیادہ بھی کہہ سکتا ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تین بار سے زیادہ

www.muhammadian.net

Marfat.com

۶۷۵۸ــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ مَا مَنَعَكَ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهٰذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَرَادَ عُمَرُ التَّثَبُّتَ لَا أَنْ لَا يُجِيزَ خَبَرَ الْوَاحِدِ

نہ کہے کیونکہ ظاہر حدیث کی اتباع بہتر ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا تین سے زیادہ بار کہے تاکہ مخاطب یقین کرلے۔

۶۷۵۸ــــ ترجمہ : ابو سعید خدری نے کہا میں انصار کی مجالس سے ایک مجلس میں تھا کہ اچانک ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آئے گویا کہ وہ گھبرائے ہوئے ہیں اور کہا میں نے عمر فاروق سے تین بار اجازت طلب کی انہوں نے مجھے اجازت نہ دی میں واپس آگیا۔ اب انہوں نے کہا ہے تمہیں کس نے منع کیا تھا میں نے کہا میں نے تین بار اجازت طلب کی تھی مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس

Marfat.com

بَابٌ اِذَا دُعِیَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ

وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ اِذْنُهٗ ۶۷۵۹ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ

چلا گیا حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اس کو اجازت نہ دی جائے تو واپس چلا جائے عمر فاروق نے کہا بخدا! اس حدیث پر کوئی گواہ پیش کرو، کیا تم میں سے کسی نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟ اُبی بن کعب نے کہا اللہ کی قسم! تمہارے ساتھ قوم کا چھوٹا آدمی کھڑا ہوگا، چنانچہ میں سب سے چھوٹا تھا میں اُن کے ساتھ کھڑا ہُوا اور عمر فاروق کو خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا مجھے سفیان بن عُیینہ نے یزید بن خُصَیفہ، بسر، ابوسعید کے ذریعہ یہ خبر دی ہے۔

۶۷۵۸ — شرح: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حدیث میں تثبّت کے لئے ابوسعید خدری سے گواہ طلب کیا تاکہ کوئی شخص بوقت ضرورت حدیث کے ثبوت کے بغیر حدیث بیان نہ کرے۔ عبدالمبارک کا کلام نقل کرنے سے غرض یہ ہے کہ بُسر نے ابوسعید خدری سے حدیث کی سماعت کی ہے جبکہ حدیث کے اسناد میں بسر کی ابوسعید سے روایت عنعنہ ہے اور عنعنہ میں سماعت ضروری نہیں ہوتی۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب جب آدمی کو بلایا جائے وہ آئے تو اجازت طلب کرے؟

سعید نے قتادہ، ابورافع اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا بلانا ہی اجازت ہے"

(بلانا ہی نفسِ اذن ہے تجدید اذن کی ضرورت نہیں)

Marfat.com

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ اِلْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا

۶۷۵۹ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اندر داخل ہُوا تو حضور نے پیالہ میں دودھ دیکھا فرمایا اے اَبَاھِرّ اہلِ صُفّہ کے پاس جاؤ اور اُن کو میرے پاس بلاؤ ابوہریرہ نے کہا میں اُن کے پاس گیا اور اُن کو بلا لایا وہ سب آئے اُنہوں نے اجازت طلب کی ان کو اجازت دی گئی تو وہ اندر داخل ہوگئے۔

۶۷۵۹ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کو بلایا جائے اس کے لئے بھی اجازت طلب کرنا ضروری ہے اور مُعلق حدیث میں صراحت ہے کہ بلانا ہی اذن ہے تجدید اذن کی حاجت نہیں۔ پس معلق اور موصول حدیث میں بظاہر تضاد ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس کو بلایا جائے اگر وہ قاصد کے ساتھ آئے تو اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں جیسا کہ معلق حدیث میں ہے اور اگر مدعُو بلانے کے بعد تنہا آئے قاصد کے ہمراہ نہ آئے تو اس کے لئے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ موصول حدیث میں یہی صورت ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ ہیں "وہ آئے،، یہ نہیں کہ ہم آئے کیونکہ اگر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اہل صفہ کے ہمراہ ہوتے تو کہتے ہم آئے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ابوہریرہ کے بُلانے کے بعد اہل صُفّہ تنہا آنے تھے۔ اس لئے اجازت طلب کرنا پڑی لہٰذا دونوں حدیثوں میں مخالفت نہیں ہے۔

اس تقریر کے مطابق باب کے عنوان میں بھی تفصیل کی ضرورت ہے وہ یہ کہ جب کسی کو بلایا جائے تو کیا قاصد کے ہمراہ آنے والا اجازت طلب کرے؟ اس کا جواب ہے اجازت طلب نہ کرے تنہا آئے تو اجازت طلب کرے ان دو صورتوں کے علاوہ اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

٦٧٦٠ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

بَابُ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

٦٧٦١ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ قُلْتُ

باب بچوں کو سلام کرنا

٦٧٦٠ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو سلام کرتے تھے۔

٦٧٦٠ — شرح : سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کو سلام کرنے میں خُلُقِ عظیم اور ادب شریف کی جھلک ہے۔ اس سے بچوں کو سنّت کی تعلیم دینا اور آدابِ شریعت پر گامزن کرنے کی ترغیب ہے تاکہ جب وہ بالغ ہوں تو آدابِ شریعت سے مُتَأدِّب ہوں اور اخلاقِ رسُول سے بہرہ ور ہوں۔ بعض علماء نے کہا کہ فتنہ میں پڑھنے کے خوف سے خوبصورت بچہ کو سلام نہ کرے اور اگر بچہ بالغ کو سلام کرے تو اس کا جواب واجب ہے۔

Marfat.com

وَلِمَ قَالَ كَانَتْ عَجُوزٌ لَنَا تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَخْلٍ بِالْمَدِينَةِ فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا نُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

www.muhammadiah.net

باب مردوں کا عورتوں کو، اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا

ابن بطال نے کہا مردوں کا عورتوں کو سلام کرنا جائز ہے لیکن جوان عورتوں کو سلام نہ کرے کیونکہ جوان عورتوں سے گفتگو کرنا آنکھوں کی خیانت اور شیطان کی راہ ہے۔ علماء کوفہ نے کہا جب اُن میں محرم نہ ہو ان کو سلام کرنا جائز نہیں "

۶۷۶۱ — ترجمہ : سہل بن سعد ساعدی نے کہا ہم جمعہ کے روز بہت خوش ہوتے تھے میں نے کہا کیوں خوش ہوتے تھے ؟

سہل نے کہا ایک بوڑھی عورت ہمارے لئے بضاعہ کی طرف بھیجتی ابن مسلمہ نے کہا۔ بضاعہ مدینہ منورہ میں کھجوروں کا باغ ہے وہ چقندر اور شلغم کی جڑیں لیتی اور ان کو ہنڈی میں ڈالتی اور جو کے دانے پیس کر ڈالتی (ان کو ہنڈی میں پکاتی) جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اس کے پاس جاتے اور اس کو سلام کرتے بوڑھی عورت وہ طعام ہمارے پاس لاتی اس سے ہم بہت خوش ہوتے ہم قیلولہ اور ناشتہ جمعہ کی نماز کے بعد کرتے تھے۔

۶۷۶۱ — شرح : تکرکرہ کر سے ہے اس کو مضاعف بنایا گیا ہے کیونکہ چکی کی لکڑی دانے پیستے وقت بار بار آتی جاتی ہے۔ کرکرہ کے معنی آواز کے بھی ہیں۔ ہنستے وقت آواز کی شدت کو بھی کرکرہ کہتے ہیں۔

(حدیث ۸۹۷ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

۶۷۶۲ ـــــ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَرَى مَا لَا نَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَقَالَ يُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاتُهُ بَابُ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا

۶۷۶۲ ـــــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کرتا ہے۔ ام المؤمنین نے کہا میں نے کہا ”اس پر سلام اور اللہ کی رحمت“، آپ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔ تری سے مائی صاحبہ کی مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ شعیب نے معمر کی متابعت کی۔ یونس اور نعمان نے زہری سے ”وبرکاتہ“ کہا ہے۔

۶۷۶۲ ـــــ شرح : یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سے فرمایا اے عائشہ یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتا ہے ام المؤمنین نے کہا وعلیہ السلام ورحمت اللہ وبرکاتہ ”، حضور جو آپ دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھتی ہوں“ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ فرشتہ جسم ہے جب وہ کسی مکان میں ہوگا تو اس کو دیکھنا بعض حاضرین کے ساتھ مختص نہ ہوگا۔ بلکہ اس مکان میں تمام حاضرین اس کو دیکھیں گے۔
اس کا جواب یہ ہے کہ رُویت (دیکھنا) ایسی شئ ہے جس کو اللہ تعالیٰ شخص میں پیدا کرتا ہے یہ اللہ کی خلقت کے تابع ہے اسی لئے اشعریہ کے نزدیک جائز ہے کہ چین میں نابینا شخص اندلس کے مچھر کو دیکھے اور جو اس کے پاس ہے اس کو نہ دیکھے۔

باب جب کہا یہ کون ہے اُس نے کہا میں ہوں

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۲۶۳ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا

بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

۶۲۶۳ — ترجمہ : محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرض کے بارے میں آیا جو میرے والد پر قرضہ تھا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضور نے فرمایا کون ہو میں نے کہا "میں ہوں" حضور نے فرمایا "میں میں" گویا کہ آپ کو یہ کلمہ پسند نہ آیا۔

۶۲۶۳ — شرح : یہ کلمہ اس لئے پسند نہ آیا کہ اس میں سوال کا جواب نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے تھا میں جابر ہوں یا یہ وجہ ہے کہ دروازہ کھٹکھٹانے سے اجازت حاصل نہیں کرنا چاہیے تھا السلام علیکم کہنا تھا جو مسنون طریقہ ہے۔

باب جس نے سلام کا جواب دیا اور کہا "علیک السلام"

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتوں نے آدم علیہ السلام کے سلام کا جواب دیا "السلام علیک ورحمۃ اللہ"!

(یعنی بہتر یہ ہے کہ سلام کے جواب میں زیادہ الفاظ کہے اور صرف السلام علیک پر اقتصار نہ کرے)

Marfat.com

۶۷۶۴ — حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ

۶۷۶۴ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہُوا جبکہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونہ میں تشریف فرما تھے اُس نے نماز پڑھی پھر آیا اور حضور کو سلام کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا "وعلیک السلام" واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر آیا اور سلام عرض کیا حضور نے فرمایا وعلیک السلام واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ دُوسری بار یا اس کے بعد اُس نے کہا یا رسُولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تعلیم دیں حضور نے فرمایا جب تو نماز پڑھنے کھڑا ہو تو مکمل طور پر وضوء کر پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور تکبیر کہہ (تکبیر تحریمہ)

Marfat.com

سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ فِي الْاٰخِيْرِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا

۶۷۶۵ — حَدَّثَنِيْ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا

بَابُ اِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

۶۷۶۶ — حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَءُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

پھر جو قرآن تجھے میسر ہو پڑھ پھر رکوع کر حتیٰ کہ پورے اطمینان سے رکوع کرے پھر سر اُٹھا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرے پھر سر اٹھا حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جائے پھر اس طرح ساری نماز میں کر۔ ابو اُسامہ نے اخیر میں کہا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو جائے۔

۶۷۶۴ — شرح : سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں اور نہ ہی تشہد اور قعدہ کو ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی پوری تفصیل حدیث ۷۲۶ ج : ا کی شرح میں دیکھیں۔

۶۷۶۵ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر سر اٹھا حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔

Marfat.com

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ

٦٧٦٧ــــ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ فَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي

باب جب کہے فُلاں شخص تجھے سلام کرتا ہے

٦٧٦٦ــــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام پڑھتا ہے۔ ام المؤمنین نے فرمایا،، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ

باب اس مجلس میں سلام کہنا جہاں مُسلمان اور مُشرک مِلے جُلے بیٹھے ہوں،،

٦٧٦٧ــــ ترجمہ : اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اس کے نیچے فدکی چادر تھی اسامہ ابن زید کو اپنے پیچھے بٹھایا اس حال میں کہ آپ سعد بن عبادہ کی بنی حارث بن خزرج میں عیادت کریں۔ یہ جنگ بدر سے قبل کا واقعہ ہے حتیٰ کہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے میں مسلمان، مشرک بت پرست اور یہودی ملے جلے بیٹھے تھے۔ اُن میں عبداللہ بن ابی بن سلول تھا جبکہ اس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ بھی تھے جب سواری کی گرد

Marfat.com

بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ
أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ
عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا
عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ
إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ أَيُّهَا الْمَرْءُ
لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجْلِسِنَا
وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ
اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ
حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ
ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ

نے مجلس کو ڈھانپ لیا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر سے اپنی ناک ڈھانپ لی پھر کہا ہم پر غبار نہ اڑاؤ۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا پھر ٹھہر گئے اور سواری سے اُترے اور ان کو اللہ کی طرف بلایا (اسلام کی
تبلیغ کی) اور اُن پر قرآن پڑھا عبداللہ بن ابی بن سلول نے کہا اے آدمی اس سے اچھی کوئی شئی نہیں جو آپ
کہتے ہو اگر یہ حق ہے تو ہماری مجلس میں ہمیں اذیت نہ پہنچاؤ اور اپنے گھر چلے جاؤ جو کوئی ہم سے تمہارے پاس
آئے اس پر بیان کرو (اگر اس پر حق ظاہر ہوگا تو قبول کر لے گا) ابن رواحہ نے کہا حضور ہماری مجلس میں تشریف
لائیں ہم آپ کے آنے سے محبت کرتے ہیں پس مسلمانوں، مشرکوں اور یہودیوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں
حتی کہ اُنہوں نے یہ قصد کیا کہ وہ لڑ پڑیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چُپ کراتے رہے پھر اپنی سواری پر سوار ہو گئے

Marfat.com

تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُوحُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاصْفَحْ فَوَاللهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَإِلٰى مَتٰى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ

اور سعد بن عبادہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے سعد! کیا تم نے نہیں سنا ابوحُباب نے کیا کہا ہے اس سے حضور کی مراد عبداللہ بن اُبی تھا اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔ سعد نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس کو معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ اس شہر والوں نے اتفاق کیا ہے کہ اس کے سر پر تاج رکھیں اور اس کو سرداری کا عمامہ پہنائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس کو حق کے ساتھ رد کیا جو اللہ نے آپ کو عطاء کیا ہے تو یہ بھڑک اُٹھا ہے۔ یہی وجہ ہے جس کے سبب اُس نے یہ کیا ہے جو آپ نے دیکھا ہے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف کر دیا،، (حدیث ۲۷۸۴ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

باب جس نے گناہ کا ارتکاب کرنے والے کو سلام نہ کیا

اور نہ اس کے سلام کا جواب دیا حتیٰ کہ اس کی توبہ واضح ہو جائے

Marfat.com

۶۷۶۸ — حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُوْلُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا حَتّٰى كَمَلَتْ خَمْسُوْنَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ

اور کب تک گنہگار کی توبہ ظاہر ہوتی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو"

یعنی جو کوئی گناہ کرے وہ فاسق ہے جمہور کے نزدیک فاسق کو سلام نہ کیا جائے اور نہ ہی بدعتی کو سلام کیا جائے۔ امام نووی نے کہا اگر سلام کرنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر اس نے فاسق کو سلام نہ کیا تو اس کے دین یا دنیا میں خرابی ہوگی تو فاسق کو سلام کر دے۔ ابن عربی نے اس پر اضافہ کیا کہ سلام اللہ کے اسماء میں سے ہے۔ گویا کہ فاسق کو سلام کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تمہارا نگہبان ہے اور تمہیں سلامتی میں رکھنے والا ہے۔

اس باب کا دوسرا عنوان یہ ہے کہ عاصی "گنہگار" کی توبہ کب ظاہر ہوتی ہے؟ اس سے مراد یہ ہے کہ محض توبہ کرنا ہی اس کی صحت کے لئے کافی نہیں بلکہ اتنی مدت کا گزرنا ضروری ہے جس میں قرائن سے توبہ کی صحت معلوم ہو جائے کہ وہ کئے پر نادم ہو اور آئندہ اس کا تدارک کرے۔ ابن بطال نے کہا اس میں حد معین نہیں لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ اسی وقت توبہ واضح نہیں ہوتی حتی کہ اتنا وقت گزر جائے جس میں توبہ واضح ہو جائے۔

۶۷۶۸ — ترجمہ : عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے کعب بن مالک کو یہ بیان کرتے ہوئے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ كَيْفَ الرَّدُّ عَلٰى اَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ

٦٧٦٩ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلٰى

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ

وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ

يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

سُنا جس وقت وہ جنگِ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کلام کرنے سے منع کر دیا اور میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اور آپ کو سلام کرتا اور میں دل میں کہتا کیا حضور نے ہونٹ مبارک ہلائے ہیں یا نہیں حتّٰی کہ پچاس دن پورے ہوگئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت صبح کی نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کرنے کا اعلان کیا۔

٦٧٦٨ ــــ شرح : اگر سوال پوچھا جائے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ ،، سلام ظاہر کرو یہ عام ہے اس کا جواب یہ ہے جمہور کے نزدیک اس عموم سے یہ قدر مخصوص ہے۔

باب اہلِ ذمّہ کو سلام کا جواب کیسے دیا جائے

عنوان سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اہل ذمّہ (اہل کتاب جو امن لے کر رہیں) کے سلام کا جواب ممنوع ہیں۔ علامہ عینی نے ابن بطال سے نقل کیا کہ بعض علماء نے کہا اہل ذمّہ کے سلام کا جواب دینا فرض ہے؛ کیونکہ

Marfat.com

۶۷۷۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ

یہ آئت کریمہ "جب تمہیں سلام کیا جائے تو اچھا جواب دو" عام ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے کہا جو کوئی تم کو سلام کرے اس کو جواب دو اگرچہ وہ مجوسی ہو۔ عطاء نے کہا یہ آئت کریمہ مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ لہٰذا کافر کے سلام کا مطلقًا جواب نہ دیا جائے۔

۶۷۶۹ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہودیوں کا ایک گروہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا "السّامُ علیک" میں نے اسے سمجھ لیا تو میں نے کہا "تم پر موت اور لعنت ہو" جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ چھوڑو اللہ تعالیٰ تمام امور میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جو کچھ انہوں نے کہا ہے آپ نے سنا نہیں؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کہہ دیا ہے "وَعَلَیْکُمْ"۔ (السام بمعنی موت ہے) (حدیث ۵۲۱۱ ج : ۹ کی شرح دیکھیں)

۶۷۷۰ — ترجمہ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہودی تم کو سلام کریں اور ان میں سے کوئی "السّام علیک" کہے تم کہو "وَعَلَیْکَ"

۶۷۷۰ — شرح : امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا "وَعَلَیْکُمْ" ظاہر پر محمول ہے یعنی تم پر بھی موت ہو ہم اور تم اس میں برابر ہیں ہو سکتا ہے کہ واؤ عاطفہ ہو بلکہ استئناف کے لئے ہو یعنی تم پر موت ہو تقدیر عبارت یوں ہوگی "عَلَیْکُمْ مَا تَسْتَحِقُّوْنَ مِنَ الذَّمِّ" تمہاری مذمت ہو جس کے تم مستحق ہو، قاضی بیضاوی نے کہا "وَعَلَیْکُمْ" کے معنی یہ ہیں میں تمہیں وہی کہتا ہوں جو تم ہمارے ساتھ ارادہ کرتے ہو یا جس کے تم مستحق ہو اور "وَعَلَیْکُمْ"، یہودیوں کے کلام میں "علیکم" پہ عطف نہیں ورنہ اس میں ان کی دعاء کی تقریر و تائید ہوگی۔ اس لئے فرمایا "فَقُلْ علیک"، واؤ کے بغیر طیبی نے

Marfat.com

٦٧٧١ — حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَهْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ

بَابُ مَنْ نَظَرَ فِیْ کِتَابِ مَنْ یُحْذَرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ لِیَسْتَبِیْنَ اَمْرُهٗ

٦٧٧٢ — حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

نے کہا علیکم پر عطف ہو یا جملہ پر عطف ہو کوئی حرج نہیں کیونکہ معنی متکلم کے ارادہ پہ دائر ہوتا ہے جب اشتراک کا ارادہ کرے تو اشتراک ہوگا، ورنہ حصول و وجود کے معنی پر محمول ہوگا گویا کہ کہا ان سے یہ حاصل ہوا اور وجود میں آیا اور مجھ سے یہ حاصل ہوا۔ ابن حاجب نے کہا حروف عطف کے سبب متبوع اور تابع اعراب میں شریک ہوتے ہیں جب ان کے بعد مفردات واقع ہوں تو اشکال ہی نہیں اگر ان کے بعد جملے واقع ہوں تو اگر وہ ایسا جملہ ہے کہ پہلے کا معمول بن سکتا ہے تو شریک کرتے میں وہ مفرد کی طرح ہوگا جیسے "اصبح زید قائماً و عمرو قاعداً" اور اگر اس کے غیر پر معطوف ہو جیسے "قام زید و خرج عمرو"، اس جیسے سے مراد دونوں جملوں کا حصول ہوتا ہے گویا کہ قائل نے کہا زید کا قیام اور عمرو کا خروج حاصل ہوا یا پایا گیا اس تقریر سے واضح ہوا کہ واؤ کے معنی دونوں امور کا حصول ہے۔ یہ تقریر اس تقدیر پہ ہے جبکہ دو جملے ہوں اور ایک کا دوسرے پر عطف ہو اگر جملہ کا جملہ پر عطف اشتراک کے بغیر ہو جب بھی جائز ہے۔ (قسطلانی) عینی نے ذکر کیا کہا گیا ہے کہ یہود کے سلام کے جواب میں یہ کہے "وعلیکم السِلام" سین پہ کسرہ پڑھے یعنی تم پہ پتھر برسیں سلام بمعنی پتھر ہے۔ لیکن بعض علماء نے اس کو مسترد کر دیا ہے، کیونکہ ہمارے لئے اہل ذمہ کو گالی دینا مناسب نہیں ہے۔

باب جس نے اس شخص کے خط میں نظر کی جس کا مسلمانوں کو خوف ہو تاکہ اس کی وضاحت ہو جائے

Marfat.com

إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ ابْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ قَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ مَا نَرٰى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلٰى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٧٧٢ — ترجمہ : حضرت علی علیہ السلام نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر بن عوام اور ابو مرثد غنوی کو بھیجا جبکہ ہم تینوں سوار تھے فرمایا تم چلتے رہو حتی کہ روضۂ خاخ پہنچو وہاں ایک مشرکہ عورت ہے اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا مشرکوں کی طرف خط ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے اس عورت کو وہاں ہی پایا جہاں حضور نے فرمایا تھا وہ اونٹ پر سوار چل رہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے کہا وہ خط کہاں ہے جو تیرے پاس ہے اُس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے اس کی اونٹنی کو بٹھا لیا اور اس کے کجاوہ میں تلاش کرنا شروع کر دیا ہم نے کوئی شئی نہ پائی میرے دو ساتھیوں نے کہا ہم تو خط نہیں دیکھتے ہیں حضرت علی نے کہا میں نے کہا مجھے یقین ہے کہ

Marfat.com

فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِيْ اِلَّا اَكُوْنَ مُؤْمِنًا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ اَرَدْتُ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهَا عَنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَلَيْسَ مِنْ اَصْحَابِكَ هُنَاكَ اِلَّا وَلَهٗ مَنْ يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ عَنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ صَدَقَ فَلَا تَقُوْلُوْا لَهٗ اِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّهٗ قَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَدَعْنِيْ فَلَاَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں بولا اس ذات کی قسم جس کے ساتھ قسم کھائی جاتی ہے تو خط باہر نکال یا تجھے کپڑوں سے خالی کر دیں گے جب اس نے میری انتہائی کوشش کو دیکھا تو اپنا ہاتھ تہبند کی گرہ کی طرف مائل کیا جبکہ وہ چادر پہنے ہوئے تھی اور خط نکال دیا حضرت علی نے کہا ہم خط لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حاطب جو کچھ تم نے کیا ہے اس پر تجھے کس نے ابھارا ہے حاطب نے کہا یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں میں متغیر نہیں ہوا اور نہ میں نے دین بدلا ہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ میرا مکہ والوں میں کوئی رشتہ داری نہیں جس کے سبب اللہ تعالیٰ میرے اہل و اولاد اور میرے مال کی نگہبانی کرے اور آپ کے صحابہ کی وہاں رشتہ داری ہے جس کے سبب وہ ان کے اہل و اولاد اور مال کی نگرانی کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے اس کو خیر کے سوا کچھ نہ کہو حضرت علی نے کہا حضرت عمر فاروق نے کہا اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے خیانت کی ہے مجھے چھوڑیں میں اس کی گردن زنی کرتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا معلوم یقیناً اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا اے بدر والو! جو چاہو عمل کرو میں نے تمہارے لئے جنت واجب کر دی ہے حضرت علی نے کہا عمر فاروق کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور کہا اللہ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں۔

Marfat.com

بَابٌ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

٦٧٧٣ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ

٦٧٧٢ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے خط میں مسلمانوں کی غیبت ہو تو اس کو پڑھنا جائز ہے ، کیونکہ اس وقت خط اور خط والے کا کوئی احترام نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیہ عورت کو ضرورت کے وقت برہنہ کرنا جائز ہے اور گنہگار کا ہتک ستر بعض اوقات مباح ہے ۔ حدیث ۲۸۰۵ ج : ۴ کی شرح دیکھیں اس میں اس حدیث کی مکمل تفصیل ہے۔

باب اہل کتاب کی طرف خط کیسے لکھا جائے

یعنی اہل کتاب یہودیوں اور نصرانیوں کو دعوت اسلام دینے کیلئے خط کیسے لکھا جائے

Marfat.com

بَابُ بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ

٦٧٧٣ ترجمہ : ابوسفیان بن حرب نے عبداللہ بن عباس کو خبر دی کہ ہرقل نے قریش کی ایک جماعت میں ان کی طرف کسی کو بھیجا جبکہ وہ شام تجارت کے لئے گئے تھے۔ وہ ہرقل کے پاس آئے اور پوری حدیث ذکر کی ابوسفیان نے کہا پھر اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط مبارک منگوایا وہ پڑھا گیا "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" یہ خط محمد بن عبداللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے ہرقل روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف ہے۔ سلام اس پر ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ امّا بعدُ

٦٧٧٣ شرح : اس سے غرض یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس عنوان سے والا نامہ صادر ہوا تھا۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے وہ امیر معاویہ کے والد ہیں ان کی کنیت ابوحنظلہ بھی ذکر کی جاتی ہے۔

اس حدیث کی مکمل تفصیل حدیث ع۶ ج : ۱

باب خط میں ابتداء کس سے کی جائے

یعنی خط لکھتے وقت لکھنے والے یا جس کی طرف لکھا جائے سے ابتداء کی جائے "

٦٧٧٤ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

دِينَارٍ وَصَحِيفَةٍ مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ

۵۷۷۵ — حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلّم نے بنی اسرائیل سے ایک آدمی کو ذکر کیا کہ اُس نے لکڑی لے کر اس کو کریدا اور اس میں ایک ہزار دینار اور اپنے ساتھی کی طرف اپنا خط رکھ دیا۔ عمر بن ابی سلمہ نے اپنے والد ابو سلمہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوہریرہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک لکڑی کو خالی کیا اور اس کے اندر مال رکھ دیا اور اس کو فلاں سے فلاں کی طرف خط لکھا۔

۵۷۷۴ — شرح: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت فلاں سے فلاں کی طرف خط لکھنے میں ہے کہ اگر کسی کو خط لکھا جائے تو لکھنے والا اپنے نام سے ابتداء کرے پھر مکتوب الیہ کو ذکر کرے سنّت بھی یہی ہے۔ ابوداؤد میں ابن سیرین کے طریق سے روایت ہے کہ ابوالعلاء بن حضرمی نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو خط لکھا اور پہلے اپنا نام ذکر کیا۔

(اس حدیث کی مکمل تفصیل تیسرے حصے میں (باب الکفالہ) کی ابتداء میں دیکھیں)

باب — سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد اپنے سیّد کے لئے کھڑے ہو جاؤ

۵۷۷۵ — ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہلِ قریظہ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہو کر قلعہ سے نیچے اُترے۔ نبی کریم

Marfat.com

سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَجَآءَ فَقَالَ قُوْمُوْا اِلٰی سَيِّدِكُمْ اَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰی ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَفْهَمَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِیْ عَنْ اَبِی الْوَلِيْدِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ سَعِيْدٍ اِلٰی حُكْمِكَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو پیغام بھیجا وہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سید کی طرف کھڑے ہو جاؤ یا فرمایا "اپنی بہتر شخصیت" سعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے۔ حضور نے فرمایا یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر راضی ہوئے ہیں۔ سعد نے کہا میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان میں سے جنگ کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قید کر لیا جائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے وہی فیصلہ دیا ہے جو اللہ نے فیصلہ کیا ہے۔ ابوعبداللہ بخاری نے کہا مجھے میرے بعض ساتھیوں نے ابوالولید کے ذریعہ ابوسعید کے قول سے "الٰی حکمک" سمجھایا ہے۔

۶۷۷۵ — **شرح** : حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ انصار کے قبیلہ اوس کے سردار ہیں یہ قبیلہ بنو قریظہ کا حلیف تھا جبکہ انصار کا قبیلہ خزرج بنی نضیر کا حلیف تھا۔ چونکہ سعد بنی قریظہ کے حلیف سے تھے اس لئے انہوں نے سعد کا حکم تسلیم کیا تھا۔ اس وقت سعد زخمی تھے وہ حمار پر سوار تشریف لائے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ اور انہیں آرام سے سواری سے اتارو۔ اس حدیث سے بعض علماء نے استدلال کیا کہ اہل فضل کی آمد پر کھڑے ہونا مستحب ہے اور جس قیام سے حدیث میں ممانعت آئی ہے وہ مخصوص قیام ہے جو سلاطین و ملوک کے لئے ان کے خدام تصویر بن کر کھڑے رہتے تھے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ بادشاہ اور حاکم کو مسلمانوں کے سردار کے اکرام کا حکم دینا چاہیئے اور بادشاہ کی محفل میں اہل فضل کا اکرام جائز ہے اور اُن کے لئے کھڑے ہونا جائز ہے۔ بعض لوگوں نے اس سے منع کیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ ابو اُمامہ سے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصا پر اعتماد کرتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ ہم آپ کے لئے کھڑے ہو گئے تو حضور نے فرمایا ایسے مت کھڑے ہو جیسے عجمی لوگ کھڑے ہوتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ طبری نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ نیز کہا کہ اس کی سند میں اضطراب ہے اس میں غیر معروف راوی ہیں نیز اُنہوں نے عبداللہ بن بُریدہ کی حدیث سے دلیل قائم کی جس کو حاکم نے ذکر کیا ہے کہ اُن کے والد امیر معاویہ کے پاس گئے اور انہیں خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لئے صورتیں بن کر کھڑے رہیں اس کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ طبری نے کہا اس حدیث میں اس قیام سے نہی ہے کسی کی خوشی کے لئے کھڑے ہوں اور جو کسی کے اکرام کے لئے کھڑا ہو وہ اس نہی میں داخل نہیں۔ خطابی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سید؁ کا اطلاق عالم پر جائز ہے اور فاضل رئیس اور امام عادل کے لئے اسی طرح طالب علم کا عالم کے لئے کھڑا مستحب ہے۔ البتہ ان مذکور صفات کے بغیر کسی کے لئے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ ؁اقول، سید کا اطلاق عالم پر اضافت سے جائز ہے جیسے رب کا اطلاق عربی پر اضافت کے ساتھ جائز ہے۔ عالم غیر سید پر مطلقاً سید کا اطلاق جائز نہیں۔

کسی کے لئے کھڑے ہونے کی وجوہ

کسی کے لئے کھڑے ہونے کی چار صورتیں ہیں اُن میں پہلی صورت میں کھڑا ہونا حرام ہے وہ یہ کہ جس کے لئے کھڑے ہوں وہ متکبر شخص ہے اور کھڑے ہونے والوں پر غرور و فخر سے اپنی عظمت ظاہر کرتا ہے دوسری صورت میں مکروہ ہے وہ یہ کہ کھڑے ہونے والے پر وہ فخر و غرور نہیں کرتا لیکن یہ خطرہ ہے کہ اس کے سبب اس کے دل میں وہ چیز نہ آئے جو شرعاً ممنوع ہے اور اس میں جابر بادشاہوں کے ساتھ مشابہت بھی ہے تیسری صورت میں جائز ہے وہ یہ کہ وہ متکبر نہیں اور نہ ہی کھڑے ہونے والوں پر اپنی عظمت کا اظہار کرتا ہے اور جابروں سے مشابہت سے امن میں ہے چوتھی صورت میں مستحب ہے وہ یہ کہ کوئی سفر سے آئے تو اس کی خوشی میں کھڑے ہوں تاکہ اسے سلام کہیں یا کسی کو نعمت حاصل ہو تو اس کے حصول پر مبارک بادی کے لئے کھڑا ہو یا کسی کو مصیبت پہنچی ہو تو اس کے سبب افسوس کے لئے کھڑا ہو

علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تورپشتی سے نقل کیا کہ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُم ،، کے معنیٰ یہ ہیں کہ اس کی اعانت اور سواری سے اتارنے کے لئے کھڑے ہو اور اگر تعظیم مراد ہوتی تو فرماتے قُوْمُوْا لِسَیِّدِکُم اس کا طیبی نے تعاقب کرتے ہوئے فرمایا تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہونے کو یہ لازم نہیں کہ اکرام کے لئے بھی کھڑا ہونا جائز نہیں اور جو لام اور

Marfat.com

بَابُ الْمُصَافَحَۃِ

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلَّمَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّشَہُّدَ وَکَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْہِ وَقَالَ کَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیَّ طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ یُھَرْوِلُ فَصَافَحَنِیْ وَھَنَّأَنِیْ

الیٰ میں فرق کیا ہے وہ ضعیف ہے، کیونکہ اس مقام میں اِلیٰ لام سے زیادہ موزوں ہے۔ گویا کہ کہا گیا کھڑے ہو اور اس کے اکرام کے لئے چلو کیونکہ حکم وصف پر مرتب ہوتا ہے جو دراصل حکم کی علت ہوتی ہے کیونکہ سیدکم قیام کی علت ہے۔ علامہ بیہقی نے کہا نیکی، بھلائی اور اکرام کے لئے قیام جائز ہے جیسے انصار سعد کے لئے اور طلحہ کعب ابن مالک کے لئے کھڑے ہوئے جس کے لئے قیام کیا جائے اس کو مناسب نہیں وہ اپنے لئے قیام کے استحقاق کا اعتقاد کرے حتی کہ اگر اس کے لئے قیام ترک کیا تو شکوی کرے اور قیام نہ کرنے والے کو زجر و تہدید کرے۔ واللہ ورسولہ اعلم

باب مصافحہ

ابن مسعود نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کی تعلیم دی جبکہ میری دونوں ہتھیلیاں حضور کی ہتھیلیوں میں تھیں۔ کعب بن مالک نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں میرے پاس طلحہ ابن عبید اللہ دوڑتے ہوئے آئے حتی کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی

شرح : ہرولہ دوڑنے کی قسم ہے۔ ھنانی، مجھے قبول توبہ کی مبارک باد دی۔ طلحہ بن عبید اللہ اُن صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس شریف میں جنت کی خوشخبری دی تھی۔

Marfat.com

٦٧٧٦ — حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

٦٧٧٧ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

٦٧٧٦ — ترجمہ : قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالک سے کہا کیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تھے کہا ہاں!

٦٧٧٦ — شرح : حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم افعال شرعیہ میں امت کے قدوہ اور پیشوا ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے اُن کا ہر فعل اور قول حجت ہے اور وہ جب ایک دوسرے سے ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان باہم ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو اُن کے جدا ہونے سے پہلے اُن کو بخش دیا جاتا ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حماد کے ذریعہ حُمید سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن کے پہلے لوگ ہیں جنہوں نے مصافحہ کیا ابن بطال مالکی نے کہا عام علماء کے نزدیک مصافحہ کرنا حسن ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ پہلے مصافحہ کو مکروہ خیال فرماتے تھے پھر اس کو پسند کیا۔ امام نووی نے کہا مصافحہ سنت ہے۔ ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے پر اجماع منعقد ہے۔ اجنبیہ عورت اور بے ریش خوبرو نوجوان لڑکے بھی اس سے مستثنیٰ ہیں ان سے مصافحہ نہ کیا جائے۔

٦٧٧٧ — ترجمہ : عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ

٦٢٧٨ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا

حماد بن زید نے ابن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا

شرح : اکثر علماء نے یہ روایت کی ہے البتہ ابوذر حموی نے روایت کی ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سلمہ مرادی کی سوانح بیان کرتے ہوئے اسماعیل بن ابراہیم سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے حماد بن زید کو دیکھا جبکہ مکہ میں اُن کے پاس ابن مبارک آئے تو اُنہوں نے اس سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ واللہ اعلم!

٦٢٧٨ ترجمہ : ابومعمر نے کہا میں نے ابن مسعود کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جناب رسول اللہ

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجُزْءُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

بَابُ الْمُعَانَقَةِ

وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ اَصْبَحْتَ

۶۷۷۹ —— حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کی تعلیم دی حالانکہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا جیسے مجھے قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اے پیارے نبی تجھ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حق معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں جبکہ حضور ہمارے درمیان تشریف فرماتے تھے جب حضور وفات پا گئے تو ہم نے کہا «اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

۶۷۷۸ —— شرح : اس حدیث کی عنوان سے مطابقت ان الفاظ میں کَفِّيْ بَيْنَ كَفَّيْهِ، کیونکہ اس میں دونوں ہاتھوں سے پکڑنا واضح ہے۔ ظَهْرَانَيْنَا ،، دراصل ظَهْرَيْنَا «ظَهْرِي کا تثنیہ ہے۔ اس کے معنی بَيْنَنَا » ہیں۔ الف اور نون کا تاکید کے لئے اضافہ کیا گیا ہے۔ اور نون اس میں مفتوح اس پر اور کوئی حرکت نہیں آسکتی ہے۔ اس حدیث سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ ثابت ہے لیکن ہاتھوں کو بوسہ دینے میں اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقبیلِ ید کا انکار کیا جبکہ دوسرے محدثین اسے جائز کہتے ہیں۔ انہوں نے امام مالک کے قول کو تکبر پر محمول کیا ہے یعنی جب تقبیلِ ید تکبر کے طور پر ہو تو ممنوع ہے۔ اگر زہد و تقویٰ یا صلاح یا علم و شرف کی بنا پر ہو تو جائز بلکہ مستحب ہے۔ ابوداؤد نے قوی سند کے ساتھ اسامہ بن شریک سے روایت کی اس کا مضمون یہ ہے کہ

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَقَالَ النَّاسُ یَا اَبَا حَسَنٍ كَیْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِیَدِهٖ الْعَبَّاسُ فَقَالَ

کہ ہم کھڑے ہو گئے اور حضور کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔ اعرابی اور شجرہ کے واقعہ میں بزید کی حدیث میں ہے کہ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں میں آپ کے سرِ مبارک اور دونوں ہاتھوں کو بوسہ دوں۔ حضور نے اعرابی کو اجازت دے دی۔ کسی مال دار کے ہاتھ کو بوسہ دینا یا دنیاوی وجاہت کی بنا پر انہیں بوسہ دینا مکروہ ہے۔ متولی نے کہا جائز ہی نہیں۔ (قسطلانی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چھبیسواں پارہ (۲۶)

باب بغلگیری کرنا

اور کسی شخص کا کہنا صبح کیسے رہے

اس باب میں سفر سے آنے کے بعد ملاقات کے وقت بغلگیری کرنے کا بیان ہے۔ نیز اس میں یہ بیان

Marfat.com

أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللهِ بَعْدَ ثَلٰثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَاللهِ إِنِّيْ لَأُرٰى رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفّٰى فِيْ وَجْعِهِ فَإِنِّيْ لَأَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ بَنِيْ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَسْئَلَهُ فِيْمَنْ يَكُوْنُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِيْ
غَيْرِنَا أَمَرْنَاهُ فَأَوْصٰى بِنَا قَالَ عَلِيٌّ وَاللهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَاهَا لَا يُعْطِيْنَاهَا النَّاسُ أَبَدًا لَا أَسْأَلُهَا
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا

بھی ہے کہ کسی مرد کا کہنا "صبح کیسی رہی" شارح تراجم نے کہا مؤلفِ بخاری نے باب کا عنوان "معانقہ" ذکر کیا ہے لیکن اس میں کوئی حدیث، صحابی اور تابعی کا قول جس کی عنوان پہ دلالت ہو ذکر نہیں کیا۔ البتہ کتاب البیع کے باب ما یذکر فی الاسواق "آدمی کا اپنے ساتھی سے اس کے سفر سے آنے کے وقت اور صبح کیسے کی" کہنے کے وقت بغلگیر ہونا ذکر کیا ہے۔ شائد مؤلف نے ان کی عادات کا لحاظ کرتے ہوئے معانقہ ذکر کیا ہے۔ اور "کیف اصبحت" پر اکتفاء کی، کیونکہ اقتران معانقہ اس کو عادی لازم ہے یا مؤلف نے معانقہ ذکر کیا اور اپنی مرویات میں کوئی حدیث نہ پائی جو ان کی شرط کے مطابق ہو بخاری میں یہ قسم بہت واقع ہے۔

ابن بطال نے کہا مؤلف نے باب کا عنوان معانقہ ذکر کیا اور یہ ارادہ کیا کہ اس میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معانقہ کی کوئی حدیث ذکر کریں گے تو بیع میں جو سند مذکور ہے اس کے علاوہ کوئی سند نہ پائی اور اس سے پہلے ہی انتقال کر گئے تو باب ذکر معانقہ سے خالی رہا اور اس کے نیچے والا "باب قول الرجل کیف اصبحت" بھی خالی رہا۔ جب کتاب کو لکھنے والے نے دونوں عنوان اکٹھے دیکھے اور ان کے درمیان کوئی حدیث نہ تھی تو اس نے ان کو ایک ہی عنوان گمان کیا۔ اس جامع میں اس طرح بہت خالی باب ہیں۔

۶۷۷۹ — ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن کعب بن مالک کو خبر دی کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں حضور نے وفات پائی آپکے پاس سے باہر آئے تو لوگوں نے کہا اے ابا حسن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصبح

Marfat.com

بَابُ مَنْ اَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

٦٧٨٠ـــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

کیسی کی حضرت علی نے کہا الحمد للہ اچھے حال میں صبح کی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے علی المرتضیٰ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا تم حضور کو دیکھتے نہیں ہو۔ بخدا تم تین روز بعد عبد العصا ہو گے (یعنی اپنے آپ کو ماموز دیکھو گے نہ آمر) بخدا! میں جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ آپ عنقریب اپنی اس بیماری میں وفات پا جائیں گے میں بنی عبد المطلب کے چہروں میں موت کو پہچانتا ہوں۔ تم میرے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو ہم آپ سے پوچھیں کہ اس خلافت کا معاملہ کن لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا اگر ہم میں ہے تو ہمیں اس کا علم ہو جائیگا اور اگر ہمارے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں ہو تو ہم حضور سے عرض کریں کہ ہمارے لئے وصیت کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر ہم نے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا سوال کیا اور آپ نے منع کر دیا تو لوگ کبھی ہمیں خلافت نہ دیں گے میں جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلافت کا سوال کبھی نہیں کروں گا۔

٦٧٧٩ـــ شرح

: اس حدیث میں یہ نہیں کہ دو آدمی ملیں تو ایک دوسرے سے کہے "کَیْفَ اَصْبَحْتَ"، صبح کیسی کی، بلکہ اس میں یہ ہے کہ جو شخص دروازے پر کھڑا تھا اس نے حضرت علی سے جبکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال کیسے ہے۔ حضرت علی نے اس کو خبر دی کہ بحمد اللہ اچھے ہیں۔ البتہ بخاری نے "الادب المفرد" میں حضرت جابر سے روائت ذکر کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کَیْفَ اَصْبَحْتَ "حضور صبح کیسے کی آپ نے فرمایا خیریت سے ہوں اس حدیث میں معانقہ کا ذکر نہیں۔ طبرانی نے اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روائت کی ہے کہ جب صحابہ کرام آپس میں ملاکرتے تھے تو مصافحہ کرتے اور جب مسافرت سے آتے تو معانقہ کرتے تھے۔ امام ترمذی نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہ سے روائت کی کہ جب زید بن حارث مدینہ منورہ میں آئے اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تھے۔ زید نے دروازہ کھٹکھٹایا تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے چادر گھسیٹتے ہوئے اس کی طرف گئے اور زید سے بغلگیر ہوئے اور اُن کو بوسہ دیا۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے (حدیث : ۶۱۴۱ ج : ۷ کی شرح دیکھیں)

---

www.muhammadiah.net

Marfat.com

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلٰثًا هَلْ
تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ثُمَّ
سَارَ سَاعَةً فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ
مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَلَّا يُعَذِّبَهُمْ

باب جس نے لبیک اور سعدیک کے ساتھ جواب دیا،،

یعنی کسی کے بلانے کے جواب میں لبیک ۔ سعدیک کہنا جواب میں یہ دو کلمے متعارف ہیں ان کے معنیٰ یہ ہیں دو میں تیری خدمت میں کھڑا ہوں کھڑے ہونا اور مدد کے بعد مدد کرتا ہوں مدد کرنا۔ یہ ان مصادر سے ہیں جن کا فعل محذوف ہوتا ہے، کیونکہ یہ مثنٰی واقع ہیں اور قیاساً یہ فعل کے حذف کا موجب ہے، کیونکہ جب اُنہوں نے اس کو تثنیہ ذکر کیا گویا کہ اس کو دو بار ذکر کیا اور کہا لبًا لبًا یہ ہمیشہ مضاف استعمال ہوتا ہے۔ لبّیک کے معنی دوام اور ملازمہ کے ہیں گویا جب لبّیک کہا تو کہا میں تیری تابعداری میں ہمیشہ کھڑا ہوں تیری طاعت بار بار کرتا ہوں یعنی میری شان اقامت و ملازمت ہے۔

سَعْدَیک عبادت میں اس کے معنی یہ ہیں کہ میں تیرے حکم کے تابع ہوں کسی صورت مخالفت نہیں کر سکتا اپنی متابعت میں میری مدد کے بعد مدد کر و اور مخلوق کی اجابت میں اس کے معنی یہ ہیں میں تیری بار بار مدد کے بعد مدد کرتا ہوں مدد کرنا (عینی)

۶۷۸۰ ترجمہ : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ حضور نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبّیک و سَعْدَیک پھر اسی طرح تین بار فرمایا کہ اے معاذ جانتے ہو بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟ میں نے

Marfat.com

٦٧٨١ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا ٦٧٨٢ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ

عرض کیا میں نہیں جانتا فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر تھوڑا سا وقت چلے اور فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک، فرمایا کیا تو جانتا ہے اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے؟ جب وہ اللہ کی عبادت کریں تو ان کو عذاب نہ دے گا۔

شرح ٦٧٨٠ — : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو چیزیں ذکر کی ہیں ایک عملیات اور دوسرے اعتقادیات عملیات کی طرف "اَنْ یَّعْبُدُوْا" سے اشارہ کیا اور اعتقادیات کی طرف "وَاَنْ لَا یُشْرِکُوْا" سے اشارہ کیا۔ کیونکہ توحید اصلِ عبادت ہے۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شئ واجب نہیں البتہ معتزلہ کا یہ مذہب ہے اس کا جواب یہ ہے کہ واجب بمعنی ثابت ہے۔ یا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم اور امتنان واحسان کے سبب اپنی ذات کریمہ کے یہ ذکر کرلیا ہے یہ واجب کی طرح ہے جیسے زید شیر کی طرح ہے یا یہ بطور مشاکلہ ہے جیسے "تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ" حالانکہ اللہ کا دل نہیں ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جَزَآءُ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا، اللہ کا حق حقیقت ہے بندوں کا حق حقیقی نہیں۔ اس کو مجازاً حق کہا گیا ہے۔ نیز جب اللہ تعالیٰ نے وعدہ کرلیا، حالانکہ اس کا وعدہ سچا ہوتا ہے تو اس اعتبار سے وہ حق ہوگیا۔ (حدیث ۱۲۹ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

ترجمہ ٦٧٨١ — : ہمام نے کہا قتادہ نے انس کے ذریعہ معاذ بن جبل کی حدیث ہم سے بیان کی۔

ترجمہ ٦٧٨٢ — : زید بن وھب نے کہا بخدا! ابوذر نے ربذہ میں ہم سے یہ حدیث بیان کی اُنہوں نے کہا میں عشاء کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے پتھریلے میدان (حرہ) میں چل رہا تھا۔ ہمارے سامنے اُحد پہاڑ آیا تو حضور نے فرمایا اے اباذر! میں پسند نہیں کرتا کہ اُحد پہاڑ کے برابر میرے لئے سونا ہو اور مجھ پر ایک یا تین راتیں گزریں اور میرے پاس اس سے کوئی دینار ہو مگر وہ جو قرض ادا کرنے کے لئے رکھوں مگر میں اس کو اللہ کے بندوں میں اس طرح بکھیر دوں گا۔ ہمیں دستِ اقدس سے اشارہ کرکے بتایا پھر فرمایا اے اباذر! میں نے کہا یا رسول اللہ! لبیک وسعدیک، حضور نے فرمایا بہت لوگ جو دنیا میں مالدار ہیں آخرت میں تنگدست

www.muhammadiah.net

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ
حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ أَبُوذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ
أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا
أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا أَوْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا
وَأَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي
مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتّٰى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ
صَوْتًا فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ صَوْتًا
خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ

ہوں گے مگر جس نے ایسا ایسا کیا (دونوں ہاتھوں سے مال سخاوت کرے) پھر مجھے فرمایا اے اباذر تم یہاں ہی رہو حتیٰ کہ میں واپس آؤں۔ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ مجھ سے غائب ہو گئے۔ میں نے آواز سنی اور مجھے خوف لاحق ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی شئی عارض ہوئی ہو تو میں نے آپ کی طرف جانے کا ارادہ کیا پھر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یاد کیا کہ تم اسی جگہ رہو اور یہاں سے ادھر اُدھر نہ جاؤ تو میں ٹھہر گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کوئی آواز سنی تھی مجھے خوف لاحق ہوا کہ

Marfat.com

مِنْ أُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ لِزَيْدٍ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَقَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهٗ وَقَالَ اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ

بَابُ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ

۶۷۸۳ — حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ

آپ کو کوئی شئ عارض ہوئی ہو پھر میں نے آپ کا ارشاد یاد کیا اور میں وہیں ٹھہر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے۔ اُنہوں نے مجھے خبر دی کہ میری امت سے جو شخص فوت ہو جائے اس حال میں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی شئ کو شریک نہ بناتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے زید بن وہب سے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس حدیث کا راوی ابوالدرداء ہے۔ زید بن وہب نے کہا میں صمیم قلب سے گواہی دیتا ہوں کہ مجھے ابوذر نے ربذہ میں اس حدیث کی خبر دی تھی۔ سلیمان اعمش نے کہا مجھے ابوصالح نے ابوالدرداء سے اسی طرح خبر دی۔ ابوشہاب نے کہا کہ اعمش میرے پاس تین دن سے زیادہ ٹھہرے تھے۔ (حدیث ۲۲۳۰ کی شرح دیکھیں)

قولہ حرہ۔ یہ مدینہ منورہ کے باہر پتھریلی زمین ہے جو سیاہ پتھر بہت ہیں۔ قولہ الاکثرون یعنی مال کے اعتبار سے زیادہ ثواب میں کم۔

Marfat.com

بَابٌ قَوْلُ اللهِ تَعَالٰی اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللهُ لَکُمْ الْاٰیۃ

٦٧٨۴ ـــ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عُبَیْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ اٰخَرُ وَلٰکِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَکْرَہُ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَّکَانِہٖ ثُمَّ یَجْلِسَ مَکَانَہٗ ـــ

باب کوئی آدمی کسی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اُٹھائے پھر اس میں خود بیٹھ جائے"

٦٧٨٣ ـــ ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کسی کو اپنی جگہ سے اُٹھایا جائے اور خود اس میں بیٹھ جائے۔ (حدیث : ع ۸۷۱ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد! جب تمہیں کہا جائے بیٹھنے کی جگہ کشادہ کرو تو تم فراخی کرو اللہ تمہارے لئے فراخی کریگا

٦٧٨۴ ـــ ترجمہ : عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور نے اس سے منع فرمایا کہ کسی آدمی کو اس کی نشست سے اُٹھایا جائے اور دوسرا اس میں بیٹھ جائے لیکن وسعت اور فراخی کرو۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی کی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ اَوْ بَیْتِهٖ وَلَمْ یَسْتَاْذِنْ اَصْحَابَهٗ اَوْ تَهَیَّأَ لِلْقِیَامِ لِیَقُوْمَ النَّاسُ

اس کی نشست سے اُٹھانے پھر اس کی جگہ میں بیٹھنے کو پسند نہ کرتے تھے۔

۶۲۸۴ — شرح : کسی شخص کو اس کی نشست سے اُٹھا کر دوسرے کا اس کی نشست بیٹھنے سے منع کرنے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض علماء نے کہا یہ آدابِ مجلس سے ہے کیونکہ بیٹھنے کی جگہ کسی کی مملوک نہیں۔ لہٰذا مجلس کے ادب کا مقتضی یہ ہے کہ کسی کو نہ اُٹھائے۔ بعض علماء نے اس کو وجوب پر محمول کیا ہے اُنہوں نے معمر اور سہیل کے ذریعہ ابوہریرہ کی حدیث سے استدلال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی حاجت کے لئے اپنی نشست سے اُٹھے پھر وہاں واپس آئے تو وہ اپنی نشست کا زیادہ مستحق ہے اور اگر نشست چھوڑ جائے اور وہاں کوئی اور شخص بیٹھ جائے تو بیٹھنے والا ہی اس نشست کا مستحق ہے اگر اس نیت سے اُٹھا کہ پھر واپس آئے گا تو وہی زیادہ مستحق ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس کے لئے ایک آدمی نے اپنی نشست خالی کر دی اس شخص نے وہاں بیٹھنے کا ارادہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اگر کوئی شخص مسجد میں مثلاً نماز کے لئے بیٹھا پھر وضو کے ارادہ سے اُٹھ کر باہر گیا پھر واپس آئے تو اس کا حق باطل نہ ہوگا اگر کوئی وہاں بیٹھ گیا ہو تو اس کو اُٹھا دے اور وہاں خود بیٹھ جائے بعض نے اس کو وجوب پر اور بعض نے استحباب پر محمول کیا ہے امام مالک کا یہی مذہب ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قاضی عیاض سے نقل کیا کہ اس شخص کے متعلق علماء میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ جس شخص نے مسجد میں کسی جگہ پر بیٹھ کر تدریس یا فتویٰ نویسی کے لئے تعین کر لیا تو امام مالک نے کہا مدرس اور مفتی اس جگہ کا مستحق ہے۔ جمہور اس کو استحسان پر محمول کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ حق واجب نہیں غالباً امام مالک کی مراد بھی یہی ہے اسی طرح کھلی فضا میں یا راستوں میں بیٹھتے ہیں جو کسی کی مملوک نہیں اگر کسی نے وہاں بیٹھنے کی عادت بنائی ہو تو اس جگہ کا وہی مستحق ہے حتیٰ کہ اس کی غرض پوری ہو جائے۔ قرطبی نے کہا جمہور کہتے ہیں یہ واجب نہیں

باب جو شخص اپنی نشست سے یا اپنے گھر سے اُٹھ کر چلا جائے اور اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل نہ کرے یا کھڑا ہونے کے لئے تیار ہوتا کہ لوگ اُٹھ کر چلے جائیں

Marfat.com

٤٧٨٥ ــــ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا

یعنی جو شخص اپنی نشست سے کھڑا ہو جائے، حالانکہ اُس کے پاس اور لوگ ہوں جو وہاں دیر سے بیٹھے ہوں تو اُس نے یہ کہنے سے شرم محسوس کی کہ انہیں کہے تم اُٹھ کر چلے جاؤ۔ اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل نہ کرنے کے معنیٰ یہ ہیں۔

٤٧٨٥ ــــ ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو عام لوگوں کی دعوت کی انہوں نے کھانا کھایا پھر چند لوگ بیٹھے رہے اور باتیں کرتے رہے۔ انس نے کہا حضور اٹھنا ظاہر کیا وہ نہ اُٹھے جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہوئے جب آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ بعض لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور تین شخص (گھر میں) باقی رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے کہ گھر میں داخل ہوں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہ شخص بیٹھے ہوئے ہیں پھر وہ اُٹھے اور چلے گئے۔ انس نے کہا میں آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ

Marfat.com

بَابُ الْاِحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ

٦٧٨٦ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي غَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهٖ هٰكَذَا

کہ وہ چلے گئے ہیں پس آپ تشریف لائے حتیٰ کہ گھر میں داخل ہوئے میں نے بھی گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو حضور نے اپنے اور میرے درمیان پردہ لٹکا دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ "اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جاتے ...... یہ اللہ کے نزدیک عظیم ہے۔

٦٧٨٥ — شرح : سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کا خلق عظیم تھا اور جس کام کا آپ کو حکم نہ دیا گیا اور نہ ہی منع کیا گیا ہوتا اس میں سب لوگوں سے زیادہ حیاء دار تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوئی حکم دیا تو اللہ کے حکم کے انفاذ میں حیاء نہ کرتے تھے۔ حدیث میں مذکور بیٹھنے والے لوگوں کا طعام کھانے کے بعد بیٹھے رہنا آپ کو اور آپ کے اہل کو اذیت تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یہ بیٹھے رہنا) نبی کو اذیت دیتا ہے وہ تم سے حیاء کرتے ہیں الآیۃ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اذیت پہنچانا حرام کیا ہے۔ (اس حدیث کی تفصیل ساتویں جلد کے صفحہ ۳۲۲ پر دیکھیں)

باب ہاتھ کے ساتھ گھٹ مارنا وہ قُرفُصاء ہے

اِحْتِبَاء بِالْیَد یہ ہے کہ اپنے دونوں سرینوں پر بیٹھے اور دونوں رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا لے اور دونوں ہاتھوں سے پنڈلیوں کا حلقہ کرے۔ اس کو لغت میں قُرفصاء بھی کہتے ہیں یہ بیٹھنے کا ایک طریقہ ہے"

٦٧٨٦ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ
قَالَ خَبَّابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ

۶۷۸۷ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

کعبہ کے صحن میں اس طرح اپنے ہاتھ گھٹ مارے ہوئے دیکھا۔

۶۷۸۶ — شرح: احتباء (گھٹ) کبھی ایک ہاتھ سے کبھی دو ہاتھوں سے مارتے ہیں مذکور حدیث میں گھٹ ایک ہاتھ سے ہے۔ دو ہاتھوں سے گھٹ مارنے کی حدیث ابوداؤد نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹ مارتے تھے۔ بزار نے بھی ابوہریرہ کی حدیث کے یہ الفاظ ضبط کئے ہیں جَلَسَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَضَمَّ رِجْلَيْهِ فَأَقَامَهُمَا وَاحْتَبٰى بِيَدَيْهِ، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس بیٹھے اور دونوں پاؤں کو ملا کر کھڑا کیا اور دونوں ہاتھوں سے گھٹ لگائی ،،

باب جو اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھے ،،

بعض نے کہا اِتِّکَاء کے معنی لیٹنے کے ہیں، چنانچہ عمرو کی حدیث میں ہے ،، هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى سَرِيْرٍ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پر لیٹے تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے کہا قَدْ أَثَّرَ السَّرِيْرُ فِي جَنْبِهِ کہ چارپائی نے حضور کے پہلو میں نشان لگائے تھے۔ علامہ خطابی نے کہا جو کوئی کسی شئ پر اعتماد کرکے

www.muhammadilibrary.net

۶۷۸۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

اس پر مُتَمَكِّن ہو وہ اس پر تکیہ لگانے والا ہوتا ہے ۔ وَقَالَ خَبَّابٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ أَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ فَقَعَدَ » خباب نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ چادر اوڑھے ہوئے تھے میں نے عرض کیا کیا آپ اللہ سے دعا نہیں کرتے آپ بیٹھ گئے ۔ اس اثر سے غرض یہ ہے کہ توسّد معنی اتکاء آتا ہے ؛ چنانچہ هُوَ مُتَوَسِّدٌ کے معنی آپ تکیہ لگا کر بیٹھے تھے یعنی مخصوص اطلاق کہا جو بھی کسی شئ پر اعتماد کرے وہ مُتَّکِئ ہوتا ہے ۔ علامات نبوت کے باب ص ۴۸۹ ج ۵ میں اس حدیث کو موصول ذکر کیا ہے

۶۷۸۷ — ترجمہ : عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بہت بڑے گناہ کی خبر نہ دوں ؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" (یعنی ضرور خبر دیں) فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا (یعنی اللہ کی ذات و صفات اور عبادت میں اس کا شریک ٹھہرانا اس کے بعد ماں باپ کی نافرمانی کرنا یہ بہت بڑے گناہ ہیں)

۶۷۸۸ — ترجمہ : مُسَدَّد نے کہا بشر نے ہمیں اس جیسی خبر سنائی ، حضور تکیہ لگائے ہوئے بیٹھ گئے اور فرمایا جھوٹ نہ بولنا یہ بار بار فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جاتے ۔

۶۷۸۸ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ماں باپ کی نافرمانی شرک کے درجہ میں کیسے ہوسکتی ہے ؛ حالانکہ اللہ کا شریک ٹھہرانا کفر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ والدین کی تعظیم کے لئے اور نافرمان پر سختی کرنے کے لئے اس کو اشراک باللہ کے سلک میں منسلک کیا ہے یا مقصد یہ ہے کہ "اکبر الکبائر" دو ہیں ایک وہ جس کا تعلق اللہ سے ہو وہ اس کا شریک ٹھہرانا ہے دوسرا وہ ہے جس کا تعلق لوگوں سے ہو وہ والدین کی نافرمانی ہے ۔ قرآن کریم میں ہے وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا » یعنی تیرے رب کا یہ فیصلہ ہے کہ صرف اس کی عبادت کر اور والدین سے احسان و اخلاص کر مطلب نے کہا

Marfat.com

بَابُ مَنْ اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِہٖ لِحَاجَۃٍ اَوْ قَصْدٍ

۶۷۸۹ — حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ عُمَرَبْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عُقْبَۃَ بْنَ الْحٰرِثِ حَدَّثَہٗ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَیْتَ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم اور امام کے لئے جائز ہے کہ آرام کے لئے یا کسی عضو میں تکلیف ہو تو حاضرین کی موجودگی میں اپنی مجلس میں تکیہ لگا کر بیٹھ سکتا ہے ۔

باب کسی حاجت یا مقصد کے لئے تیز چلنا

۶۷۸۹ — ترجمہ : عقبہ بن حارث نے ابن ابی ملیکہ کو خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر تیز چلتے ہوئے گئے اور گھر میں داخل ہو گئے ۔

۶۷۸۹ — شرح : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیزی سے چلنا اس لئے تھا کہ آپ کے خیال میں آیا تھا کہ رات کا گھر میں سونا پڑا ہے جو تقسیم نہیں ہو سکا تو اس کو تقسیم کرنے کی غرض سے جلدی گھر میں تشریف لے گئے اور سونا تقسیم کیا ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ یا عالم کا اپنے ضروری کاموں میں جلدی کرنا جائز ہے نیک کام کرنے میں جلدی کرنا اور تاخیر نہ کرنا افضل ہے ۔

(حدیث ع ج ۲ ۸۱۳ کی شرح دیکھیں) (باب من صلی بالناس فذکر حاجۃ فتخطاہم)

www.muhammadiahn.net

Marfat.com

بَابُ السَّرِيْرِ

۶۷۹۰ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ وَسَطَ السَّرِيْرِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُوْنُ لِىَ الْحَاجَةُ فَاَكْرَهُ اَنْ اَقُوْمَ فَاَسْتَقْبِلَهٗ فَاَنْسَلُّ انْسِلَالًا

باب تخت پر نماز پڑھنا

۶۷۹۰ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔ مجھے کوئی حاجت بشری ہوتی اور میں یہ پسند نہ کرتی کہ میں کھڑی ہوں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کروں تو میں آہستہ سے سرک جاتی تھی۔

۶۷۹۰ — شرح: قولہ وَسَطَ السَّرِيْرِ، راغب نے کہا وَسَطَ الشَّيْءِ، بفتح السین متصل مقدار کے لئے کہا جاتا ہے جیسے ایک جسم اس کا وسط صُلب ہے اور بسکون السین دو جسموں کے درمیان مقدار منفصل کے لئے کہا جاتا ہے جیسے وسط القوم، ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ وسط بفتح السین اس شئی کا نام ہے جو کسی شئی کے دونوں طرفوں کے درمیان ہو چنانچہ کہا جاتا ہے قَبَضْتُ وَسَطَ الْحَبْلِ، میں نے رسی کا درمیان پکڑا، کَسَرْتُ وَسَطَ الرُّمْحِ، میں نے تیر کو درمیان سے توڑا۔ جَلَسْتُ وَسَطَ الدَّارِ، میں گھر کے درمیان بیٹھا۔ اور وَسْطٌ بسکونِ السین ظرف ہے اسم نہیں۔ یہ معنی میں اپنی نظیر بَيْنَ کے وزن پر ہے چنانچہ کہا جاتا ہے جَلَسْتُ وَسْطَ الْقَوْمِ یعنی بَيْنَهُمْ میں ان کے درمیان بیٹھا چونکہ بَيْنَ ظرف ہے لہٰذا وَسْطٌ بھی ظرف ہے۔ اس وسط کا سین ساکن پڑھتے ہیں تاکہ اپنے ہم وزن کی طرح ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تخت رکھنا اور اس پر نماز پڑھنا جائز ہے اور

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ

۶۷۹۱ ـــ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ

عورت کا اپنے شوہر کی موجودگی میں لیٹنا جائز ہے۔ (حدیث ۶۷۹۱ ج : ا کی شرح دیکھیں)

باب جس کے لئے تکیہ لگایا گیا

۶۷۹۱ ـــ ترجمہ : خالد نے ابوقلابہ سے روایت کی اُنہوں نے کہا مجھے ابوالملیح نے خبر دی کہ میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا اُنہوں نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرا روزہ رکھنا ذکر کیا گیا۔ حضور میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کے لئے تکیہ لگایا جو چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان رہا۔ حضور نے مجھے فرمایا کیا تمہیں ہر مہینہ میں تین دن کے روزے کافی نہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں ،، فرمایا پانچ دن" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے فرمایا سات دن" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نو دن ،، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فرمایا گیارہ دن ،، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا داؤد" علیہ السلام ،، کے روزہ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں

Marfat.com

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ إِحْدٰى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ
الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ

۶۷۹۲ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبْتُ إِلَى عَلْقَمَةَ إِلَى

جو آدھا سال روزے ہیں۔ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا۔

۶۷۹۱ — **شرح** : حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص ہر روز روزہ سے ہوتے تھے سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع فرمایا اور داؤد علیہ السّلام کے روزوں کی ترغیب دلائی کہ صومِ داؤد سے بالاتر کوئی روزہ نہیں کہ وہ نصف سال روزے ہوتے تھے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے تھے۔ اس صورت میں ثواب زیادہ ہوتا ہے ؛ کیونکہ اگر مسلسل روزے رکھتا رہے تو عادت بن جاتی ہے اور مشقت نہیں رہتی ؛ حالانکہ جہد و مشقت کے مطابق ثواب ملتا ہے۔ قولہ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! یہاں عبارت محذوف ہے۔ دراصل یوں تھا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ،، میں ان دنوں کے روزوں سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں یا مجھے یہ قدر کافی نہیں۔ امام نے یہ حدیث تحویل سے ذکر کی ہے۔ تحویل سے قبل خالد بن عبد اللہ طحان ہے اور تحویل کے بعد اسناد میں خالد بن مہران ہے۔
(حدیث : ۱۸۵۸ ج : ۳ کی شرح دیکھیں)

۶۷۹۲ — **ترجمہ** : ابراہیم نے کہا میں شام میں علقمہ کے پاس گیا وہ مسجد میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور کہا اے اللہ مجھے نیک ہم نشین عطا فرما وہ ابو درداء کے پاس بیٹھے انہوں نے کہا تم کون ہو؟ علقمہ نے کہا میں اہل کوفہ سے ہوں۔ ابو درداء نے کہا کیا تم میں صاحب راز نہیں جس کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کیا تم میں وہ شخص نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان شریف پر شیطان سے پناہ دی ہے۔ یعنی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ،، کیا تم میں صاحب مسواک

www.muhammadiah.net

Marfat.com

الشام فاتى المسجد فصلى ركعتين فقال اللهم ارزقني جليسا
فقعد الى ابى الدرداء فقال ممن انت فقال من اهل الكوفة قال ليس
فيكم صاحب السر الذى كان لا يعلمه غيره يعنى حذيفة اليس
فيكم او كان فيكم الذى اجاره الله على لسان رسوله صلى الله عليه وسلم
رسوله صلى الله عليه وسلم من الشيطان يعنى عمارا اوليس فيكم صاحب
السواك والوساد يعنى ابن مسعود كيف كان عبد الله يقرأ والليل
اذا يغشى قال والذكر والانثى فقال ما زال هؤلاء حتى كادوا
يشككوني وقد سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور صاحبِ وسادہ نہیں ؟ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عبداللہ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ،، کیسے پڑھتے ہیں علقمہ نے کہا وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ،، پڑھتے ہیں ۔ ابو درداء نے کہا یہ لوگ ہمیشہ مجھے شک میں ڈالتے رہے ہیں حالانکہ یہ قرارت میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔

شرح : قولہ صاحب السر یعنی نفاق کا راز۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ
۶۷۴۲ — علیہ وسلم نے منافقوں کے نام ذکر کئے اور وہ حذیفہ کو بتائے جن پر حذیفہ کے سوا اور کوئی مطلع نہیں یہ حذیفہ کی خصوصیت تھی ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب کوئی مشکوک شخص مرتا تو وہ حذیفہ کا انتظار کرتے اگر حذیفہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے نکلتے تو وہ بھی جنازہ پڑھتے ورنہ نہ پڑھتے۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ کو سترہ منافقوں کے نام بتائے تھے ، جو کسی اور کو معلوم نہیں تھے ۔

قولہ الذی اجارہ اللہ ،، کیونکہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے شیطان سے محفوظ رہنے کی دعاء فرمائی تھی اور فرمایا یہ پاک صاف ہیں ۔ قولہ والوسادہ ،، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور تکیہ اُٹھایا کرتے تھے اس لئے وہ صاحب السواک والوسادہ مشہور تھے خطابی نے

Marfat.com

بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۶۷۹۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيْلُ وَنَتَغَدّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۶۷۹۴ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ

صاحب السواد والوسادہ روایت کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صاحب السواد اس لئے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا کہ جب تم آؤ پردہ کا اُٹھایا جانا اور میری ذات کریمہ کو دیکھ لینا ہی تمہارے لئے اجازت ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود کو خصوصی عنایت سے مختص فرمایا تھا۔ جب وہ آتے تو اُن سے حجاب نہ تھا جب وہ سواری کرتے تو مسترد نہ کیا جاتا تھا۔

(باقی تقریر حدیث : ع ۳۴۹۶ ج : ۵ کی شرح میں دیکھیں)

بابٌ — جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا

قائلہ کے معنی قیلولہ کے ہیں اور وہ دوپہر کی نیند ہے۔ ابن اثیر نے کہا مقیل اور قیلولہ کے معنی نصف نہار کو آرام کرنا ہے اگرچہ نیند نہ آئے اس کا باب ضرب یضرب ہے یعنی قال یقیل قیلولۃ فھو قائل"

۶۷۹۳ — ترجمہ : سہل بن سعد نے کہا ہم جمعہ کے بعد ناشتہ اور قیلولہ کرتے تھے۔

(حدیث ع ۸۹۸ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

باب مسجد میں قیلولہ کرنا

www.muhammadiah.net

إِسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا جَاءَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ
عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مُضْطَجِعٌ وَقَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ
أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ

۶۷۹۴ — ترجمہ : سہل بن سعد نے کہا علی کو ابوتراب سے زیادہ پسندیدہ کوئی نام نہ تھا جب ان کو ابوتراب کے نام سے پکارا جاتا تھا تو بہت خوش ہوتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو گھر میں علی المرتضیٰ کو نہ پایا فرمایا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے ؟ سیدہ سلام اللہ علیہا نے کہا میری اور اُن کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی تھی وہ مجھ سے ناراض ہو کر باہر چلے گئے ہیں اور میرے پاس قیلولہ بھی نہیں کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو علی کہاں ہیں وہ آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ، حالانکہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک طرف سے ان کی چادر گری ہوئی تھی اور ان کو مٹی لگی ہوئی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے مٹی کو پونچھنا شروع کیا جبکہ آپ فرما رہے تھے اے اباتراب اٹھو ! اے اباتراب اٹھو ۔

(حدیث ۶۷۱۸ ج ۹ کی شرح دیکھیں)

(باب التکنی بابی تراب قبل کتاب الاستیذان)

Marfat.com

بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

٦٧٩٥ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذٰلِكَ النِّطَعِ فَإِذَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى إِلَيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَالِكَ السُّكِّ قَالَ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ

باب جس نے کسی قوم سے ملاقات کی اور اُن کے پاس قیلولہ کیا

٦٧٩٥ — ترجمہ : انس بن مالک سے روایت ہے کہ اُمّ سُلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑے کا فرش بچھایا کرتی تھیں حضور اس فرش پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ انس نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اُٹھتے تو میں حضور کا پسینہ اور بال شریف لے کر اُن کو شیشی میں ڈالتا پھر اس کو خوشبو میں ملا کر جمع کر لیتا تھا۔ ثمامہ نے کہا جب انس بن مالک کی موت قریب ہُوئی تو اُنہوں نے مجھے وصیت کی کہ اس خوشبو میں سے کفن کی خوشبو (حنوط) میں ملا دینا ثمامہ نے کہا وہ ان کے حنوط میں ملائی گئی۔

٦٧٩٥ — شرح : ام سلیم رضی اللہ عنہا انس بن مالک کی والدہ اور ملحان بن خالد ابن زید کی بیٹی انصاریہ ہیں۔ ان کا نام غُمیصاء یا رُمیصاء ہے انس کے والد مالک کے فوت ہو جانے کے بعد ابو طلحہ نے اُن سے نکاح کیا تھا۔ داؤدی نے ذکر کیا ہے کہ اُمّ سُلیم

Marfat.com

۶۷۹۶ ـــ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مٰلِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اِلٰی قُبَاءٍ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ

اور اُمِ حرام اور ان کا بھائی حرام جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی اخوال تھے۔ ابن وہب نے کہا ام حرام حضور کی خالہ تھی اور رضاعت کو ذکر نہیں کیا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ شریف اور بال شریف کیسے لیتے تھے، حالانکہ حضور آرام فرما ہوتے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جدھر ذہن جاتا ہے اس سے وہ مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کنگھی کرنے سے جو بال شریف سرِ مُبارک سے گرتے تھے وہ جمع کر لیتے تھے اور پسینہ کے ساتھ ملا کر خوشبو میں جمع کر لیتے تھے۔ اس سے اچھا جواب جس سے مذکور شبہ زائل ہو جائے یہ ہے کہ محمد بن سعد نے صحیح سند کے ساتھ ثابت کے ذریعہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنیٰ کے میدان میں سر مبارک کا حلق کیا تو ابو طلحہ نے حضور کے بال شریف اکٹھے کر لئے تھے اُن میں کچھ ام سُلیم کو دیئے تھے جو اُنہوں نے خوشبو میں ملائے تھے۔ حنوط خوشبو کا نام ہے جو میت کو لگاتے ہیں اس میں کافور اور صندل ہوتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام یا بزرگانِ دین کا اپنے رشتہ داروں اور معتبر بھائیوں کے ہاں قیلولہ کرنا جائز ہے اس سے محبت بڑھتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہُوا کہ انسان کے بال پاک ہیں ام سُلیم نے بطور تبرک بال شریف اور پسینہ جمع کئے تھے۔ ہم نے حدیث کا ترجمہ اس عبارت کے مطابق کیا ہے جبکہ قام پڑھا جائے بعض شارحین نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے لیکن مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے پاس حضور نے قیلولہ فرمایا تو آپ کو پسینہ آگیا ام سلیم شیشی لے کر آئی اور حضور کا پسینہ شریف اس میں جمع کرنا شروع کیا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہُوئے تو فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہو عرض کیا آپ کے پسینہ شریف کو خوشبو میں ڈالیں گے کیونکہ یہ تمام خوشبوؤں سے اعلیٰ خوشبو ہے اور حضور کے بال شریف آپ کے سو جانے کے بعد نہیں لئے تھے بلکہ وہ بال جو اُن کے پاس موجود تھے اُن کو خوشبو میں ملایا تھا سبحان اللہ! صحابہ کرام کا کیا پیارا عقیدہ ہے۔

۶۷۹۶ ــــ ترجمہ: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے انس بن مالک کو یہ کہتے ہُوئے سُنا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء تشریف لے جاتے تو ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے اُن کے پاس

Marfat.com

وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ
مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْقَالَ
مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ إِسْحَاقُ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي
مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ
ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ
مُعٰوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

کھانا کھاتے۔ ام حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھی۔ ایک دن حضور ان کے گھر تشریف لے گئے تو ام حرام نے حضور کو کھانا کھلایا (کھانے کے بعد) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر اس حال میں بیدار ہوئے کہ ہنس رہے تھے۔ ام حرام نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کونسی شئ ہنسا رہی ہے فرمایا میری امت سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ وہ اس سمندر میں سواری کریں گے اس حال میں کہ وہ تختوں پہ بادشاہ ہیں یا فرمایا بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں۔ اسحاق نے شک سے بیان کیا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ سے دعاء فرمائیں کہ مجھے اُن میں سے کرے۔ حضور نے دعاء فرمائی۔ پھر سر مبارک رکھا اور سو گئے پھر بیدار ہوئے اس حال میں کہ ہنس رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کون ہنساتا ہے فرمایا میری امت سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ اس سمندر میں سوار ہیں اس حال میں کہ وہ تختوں پہ بادشاہ ہیں یا بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور اللہ سے دعاء کریں کہ مجھے اُن میں سے کردے فرمایا تم پہلے لوگوں میں سے ہو۔ ام حرام امیر معاویہ کے عہد میں سمندر میں سوار ہوئی۔ جب باہر نکلیں تو سواری سے گر پڑیں اور وفات پاگئیں۔

٤٧٩٦ — شرح: ثبج کے معنی درمیان کے ہیں۔ ام حرام زوجہ عبادہ بن صامت

Marfat.com

بَابُ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

۶۷۹۷ ــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِ الْاِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ تَابَعَهٗ مَعْمَرٌ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

رضی اللہ عنہا میں ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد امارت میں لشکر کے ساتھ نکلیں اور سمندر سے باہر نکلتے وقت سواری سے گر کر فوت ہوگئیں، کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم پہلے لوگوں میں سے ہوگی دُوسری بار سمندر میں سوار ہونے والوں میں سے نہ ہوگی۔ بعض علماء نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں فوت ہوئیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس عظیم امر کا خوشی سے ارتکاب کریں گے۔ بعض علماء نے کہا کہ جنت میں داخل ہوتے وقت اُن لوگوں کا یہ حال ہوگا۔ صحیح تر قول یہ ہے کہ یہ حال دُنیا میں ہوگا۔

باب ۴ جیسے مُیسّر ہو بیٹھنا

۶۷۹۷ ــــ ترجمہ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور دو بیع شراء سے منع فرمایا۔ اشتمال صما اور ایک کپڑے میں گھوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے کہ انسان کی شرمگاہ پر کوئی شئی نہ ہو۔ دو قسم کی خرید و فروخت ملامسہ اور منابذہ ہے۔ معمر، محمد بن ابی حفصہ اور عبد اللہ بن بُدیل نے زُہری سے روایت کی۔

www.muhammadiar.net

Marfat.com

بَابُ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ

۶۷۹۸ ـــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي لَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا

میں سفیان کی متابعت کی۔

۶۷۹۷ ـــ شرح : اشتمالِ صماء یہ ہے کہ کپڑا اس طریقہ سے اوڑھے کہ ہاتھ بالکل اس کے اندر محبوس ہوجائیں اس وقت تھوڑی سی ٹھوکر لگنے سے انسان گر پڑتا ہے۔ احتباء گوٹ مار کر بیٹھنا جبکہ شرمگاہ برہنہ ہو۔ متن حدیث میں اس کی تفسیر مذکور ہے۔ ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے جب تو میرے کپڑے چھوئے اور میں تیرے کپڑے کو چھوؤں تو بیع واجب ہوجائے گی۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ بائع مشتری (خریدار) سے کہے یہ سامان تیرے ہاتھ اتنی قیمت سے بیچتا ہوں جب میں تجھے چھوؤں گا تو بیع ثابت ہوجائے گی۔ بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں سے ہر ایک اپنا اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا ہے اور کوئی بھی ایک دوسرے کے کپڑے کو اُلٹ پلٹ کر نہیں دیکھتا۔ بعض علماء نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ بائع کا مشتری کی طرف کپڑا پھینک دینا ہی بیع متصور ہوجاتی ہے ان دو قسم کی خرید و فروخت سے حضور نے منع فرمایا ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم!

باب جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے
اور جس نے اپنے ساتھی کا راز نہ بتایا جب وہ فوت ہوگیا تو اس کی خبر دی

Marfat.com

إِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرَتْنِي قَالَتْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ فَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

٦٧٩٨ —

ترجمہ : مسروق نے کہا مجھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں آپ کے پاس تھیں ہم میں سے ایک بھی غائب نہ تھی۔ اچانک سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا چلتی ہوئی تشریف لائیں بخدا اُن کا چلنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے سے پوشیدہ نہ تھا (سیدہ کا قدم رکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم رکھنے کی مانند تھا) جب انہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا میری بیٹی خوش آئی ہو؟ پھر ان کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا۔ پھر اُن سے پوشیدہ بات کی تو وہ سخت روئیں جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ کا حزن وملال دیکھا تو دوسری بار اُن سے پوشیدہ بات کی تو ہنسنے لگیں۔ تمام بیویوں میں سے میں نے صرف سیدہ سلام اللہ علیہا سے کہا ہمارے درمیان میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بَابُ الِاسْتِلْقَاءِ

۶۷۹۹ ـــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰی

نے صرف آپ کو پوشیدہ راز کے ساتھ مخصوص فرمایا پھر آپ رونے لگیں جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے تو میں نے اُن سے پوچھا آپ سے پوشیدہ بات کیا فرمائی تھی۔ سیّدہ نے فرمایا میں جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا راز ظاہر نہیں کروں گی جب حضور وفات فرماگئے تو میں نے اُن سے کہا میں تمہیں اس حق کے ساتھ قسم دیتی ہوں جو میرا تم پر حق ہے مگر یہ کہ مجھے خبر دیں۔ سیّدہ نے فرمایا اب خبر دیتی ہوں تو انہوں نے مجھے بتایا جس وقت مجھ سے پہلی بار آہستہ بات کی تھی حضور نے مجھے فرمایا تھا کہ جبرائیل "علیہ السلام" آپ سے ہر سال ایک بار قرآن کا دور کیا کرتا تھا اُنہوں نے اس سال مجھ سے دو بار قرآن کا دَور کیا ہے میں خیال نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ میری مدّتِ حیات قریب آگئی ہے۔ تم اللہ سے ڈرتی رہو اور صبر کرو میں تمہارے لئے بہترین آگے جانے والا ہوں۔ سیّدہ نے فرمایا (یہ سُن کر) میں رونے لگی جو تم نے دیکھا تھا جب میری گھبراہٹ کو دیکھا تو دوبارہ میرے ساتھ آہستہ بات کی اور فرمایا اے فاطمہ سلام اللہ علیہا، کیا تو خوش نہیں کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو (راوی کا شک ہے)

۶۷۹۸ ـــــ شرح : قولہ ازواجَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ازواج اختصاص کے طور پر منصوب ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ حدیث اس حدیث کے علاوہ ہے جس میں سیّدہ کے ہنسنے کا ذکر ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کہ میرے اہلبیت سے سب سے پہلے تم مجھے لاحق ہوگی۔ ہوسکتا ہے کہ یہ راوی کا تصرف ہو کیونکہ یہ دونوں حدیثیں سیّدہ نے فرمائی ہیں (حدیث : ۳۳۹۱-۲ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابٌ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ إِلَى قَوْلِهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

www.muhammadiah.net

٦٢٩٩ باب چت لیٹنا

٦٢٩٩ ترجمہ : عباد بن تمیم نے اپنے چچا عبداللہ بن زید انصاری سے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں اس حال میں دیکھا کہ آپ چت لیٹے ہیں اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہے۔

٦٢٩٩ شرح : مسلم نے صحیح میں روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں گوٹ مارنے سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے بظاہر یہ حدیث صحیح بخاری کی حدیث کے مخالف ہے لیکن دونوں میں اتفاق کی صورت یہ ہے کہ جب چت لیٹے اور شرمگاہ برہنہ ہو تو ممنوع ہے۔ مسلم کی حدیث کا محل یہ ہے اور اگر برہنہ نہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔ لہذا دونوں حدیثوں میں مخالفت نہیں۔

باب دو آدمی تیسرے کے سوا خفیہ بات نہ کریں

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اے ایمان والو جب تم سرگوشی کرو تو گناہ اور دشمنی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو۔ اچھی بات ہے اور تقویٰ پرہیزگاری کی سرگوشی کرو۔ وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون تک ،، اور

Marfat.com

٦٨٠٠ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مٰلِكٌ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوا ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجَ اِثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

بَابُ حِفْظِ السِّرِّ

٦٨٠١ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهٖ اَحَدًا بَعْدَهٗ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِي اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهٖ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی کرنے لگو تو سرگوشی سے پہلے صدقہ دو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ ہے۔ اگر صدقہ نہ پاؤ تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے الیٰ قولہ واللہ خبیر بما تعملون (یہ امر شروع اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا اور استحباب بھی باقی نہ رہا)

ترجمہ ٦٨٠٠ — : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص ہوں تو تیسرے سے علیحدہ دو آدمی باہم سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ تینوں لوگوں سے مل جل جائیں اس لئے کہ یہ سرگوشی تیسرے کو غمناک کرتی ہے

شرح ٦٨٠٠ — : اگر تین شخص ہوں اُن میں دو علیحدہ جاکر خفیہ بات کریں تو تیسرے کو یہ فکر لاحق ہوگی کہ وہ اس کے خلاف کوئی سازش ترتیب دے رہے ہیں اس لئے وہ غمناک ہوگا اور اگر لوگوں کے ساتھ اختلاط ہو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس وقت تنہا نہیں اس کے ساتھ اور بھی ہیں اگرچہ ایک ہی ہو۔ لہٰذا اگر تین سے زیادہ ہوں تو اس کو فکر لاحق نہ ہوگی۔

Marfat.com

بَابٌ اِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاةِ

۶۸۰۲ — حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى رَجُلَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ اَجْلَ اَنْ يُحْزِنَهٗ

باب راز کی حفاظت کرنا

۶۸۰۱ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے راز کی بات کی۔ میں نے آپ کے بعد وہ کسی کو نہیں بتائی مجھ سے اُمّ سلیم نے پُوچھا تو میں نے ان کو بھی نہ بتایا (حالانکہ وہ انس کی ماں تھی)

باب اگر تین سے زیادہ ہوں تو خفیہ بات کرنے اور سرگوشی میں حرج نہیں

۶۸۰۲ — ترجمہ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم تین ہو تو تیسرے کے علاوہ دو آدمی سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ لوگوں سے مل جل جائیں اس لئے کہ یہ اس کو غمناک کرتا ہے۔

۶۸۰۲ — شرح : اس حدیث کی مفہوم مخالف کے اعتبار سے عنوان سے مطابقت ہے۔ یعنی اگر تین نہ ہوں بلکہ زیادہ ہوں تو اُن میں سے دو خفیہ بات کرسکتے ہیں۔ جب دو لفظوں کے معنی واحد ہوں تو الفاظ کے اختلاف کے سبب ایک کا دوسرے پر عطف جائز ہے۔ جوہری نے کہا راز وہ ہے جو چھپایا جائے اور نجویٰ دو آدمیوں کے درمیان راز ہے۔ اور مسارہ اور مناجاۃ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۸۰۳ — حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّ ھٰذِہٖ لَقِسْمَةٌ مَا اُرِیْدَ بِھَا وَجْہُ اللّٰہِ قُلْتُ اَمَا وَاللّٰہِ لَاٰتِیَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ وَھُوَ فِیْ مَلَاٍ فَسَارَرْتُہٗ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلٰی مُوْسٰی اُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا فَصَبَرَ

بَابُ طُوْلِ النَّجْوٰی

وَقَوْلِہٖ وَاِذْ ھُمْ نَجْوٰی مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَیْتُ فَوَصَفَھُمْ بِھَا وَالْمَعْنٰی یَتَنَاجَوْنَ

۶۸۰۴ — حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

دونوں کا باب مفاعلہ ہے۔ یہ باب مشارکت کو چاہتا ہے۔ ایک کے ساتھ اس کا صراحتاً تعلق ہوتا ہے اور دوسرے کے ساتھ ضمناً تعلق ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ عام خاص نہ ہوں گے اور مناجات مسارت سے اخص نہ ہوگی تو خاص کا عام پر عطف نہ ہوگا۔

۶۸۰۳ — ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم کیا تو ایک انصاری آدمی نے کہا اس تقسیم میں اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا؛ چنانچہ میں بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا جبکہ آپ لوگوں میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضور سے خفیہ بات کی تو آپ غصہ سے بھر گئے۔ حتیٰ کہ آپ کا چہرۂ انور سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی انہوں نے صبر کیا۔ (حدیث ۲۹۲۹ ج: ۴ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَازَالَ يُنَاجِيْهِ حَتّٰى نَامَ اَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى

بَابٌ لَا يُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

۶۸۰۵ — حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ

باب دیر تک سرگوشی کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد! جب وہ سرگوشی کرتے ہیں۔ نجویٰ ناجیتُ کی مصدر ہے اس کے ساتھ ان کی وصف کی اس کے معنی یہ ہیں وہ باہم سرگوشی کرتے ہیں۔ مصدر مبنی لِلفاعِل ہے۔ معنی یہ ہیں کہ وہ مناجات کرتے تھے

۶۸۰۴ — ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نماز کے لئے اقامت کہی گئی اور ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خفیہ باتیں (سرگوشی) کر رہا تھا۔ وہ حضور سے سرگوشی کرتا رہا حتی کہ آپ کے صحابہ سو گئے پھر آپ اٹھے اور نماز پڑھی۔

حدیث ۶۱۹ ج: اکی شرح دیکھیں)

باب سوتے وقت آگ گھر میں نہ چھوڑی جائے،،

۶۸۰۵ — ترجمہ: سالم نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم

Marfat.com

٦٨٠٦ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ

٦٨٠٧ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ هُوَ ابْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ جلتی نہ رہنے دو ۔ (بیداری کے وقت گھر میں آگ جلتی رہے تو کچھ حرج نہیں)

٦٨٠٦ — ترجمہ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا مدینہ منورہ میں رات کو ایک گھر گھر والوں سمیت جل گیا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں کا حال بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سونے لگو تو اس کو بجھا دو!

٦٨٠٦ — شرح : لفظ عدوّ میں مذکر و مؤنث مساوی ہیں اسی طرح تثنیہ اور جمع بھی اس میں برابر ہیں ۔ صاحبِ قاموس نے کہا بعض اوقات مذکر اعتبار کرتے ہیں جس آگ کا ذکر کیا گیا ہے وہ عام ہے چراغ کی آگ ہو یا اس کی علاوہ کوئی آگ ہو لہٰذا چراغ بھی رات کو روشن نہیں رہنے دینا چاہیے ۔ مساجد میں جو قندیلیں روشن کی جاتی ہیں۔ اگر ضرر کا خطرہ نہ ہو، چنانچہ غالباً ایسا ہی ہے اس میں کچھ حرج نہیں ۔

٦٨٠٧ — ترجمہ : جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتنوں کو ڈھانپو، دروازوں کو بند کر دو۔ چراغ بجھا دو کیونکہ

Marfat.com

بَابُ اِغْلَاقِ الْاَبْوَابِ بِاللَّيْلِ

۶۸۰۸ — حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اَبِیْ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ بِاللَّیْلِ اِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَالَ هَمَّامٌ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَوْ بِعُوْدٍ —

چوہا بسا اوقات چراغ کی بتی کھینچتا ہوا لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔
(حدیث ۱۶۱۲ ج: ۳ کی شرح دیکھیں)

باب رات کو دروازے بند کرنا

۶۸۰۸ — **ترجمہ**: حضرت جابر نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رات کو سونے لگو تو چراغ بجھا دو، دروازے بند کر لو اور پانی کے مشکیزوں کے منہ باندھ لیا کرو اور کھانے پینے کے برتن ڈھانک رکھو ہمام نے کہا میرا خیال ہے کہ عطاء نے کہا اگرچہ اُن کو لکڑی کے ساتھ ڈھانکو۔

۶۸۰۸ — **شرح**: برتنوں کو ڈھانکنے کا فائدہ یہ ہے کہ وہ شیطان کے تصرف سے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ شیطان پردہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ مشکیزہ کا منہ کھول سکتا ہے اور وبا سے برتن محفوظ رہتے ہیں جو سال کی ایک رات میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اگر برتن برہنہ ہو تو اس میں داخل ہو جاتی ہے۔ اگر برتن پر لکڑی رکھ دی جائے تو اس کو شیطان اُٹھا نہیں سکتا اور برتن کو ڈھانکنے کا عمل بھی پُورا ہو جاتا ہے نیز فرمایا دروازوں کو بھی بند کر لیا کرو، کیونکہ رات کے وقت شیطان بکھر جاتے ہیں اور مسلمانوں کو اذیت پہنچانے پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

بَابُ الْخِتَانِ بَعْدَ مَا كَبِرَ وَنَتْفِ الْاِبْطِ

۶۸۰۹ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ

حدیث شریف میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات اندھیری ہوجائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ رات میں اپنی مخلوق بکھیر دیتا ہے جو دن کو نہیں بکھیرتا اور شیطان اس اندھیرے میں بچوں کو اٹھالے جاتے ہیں۔ (حدیث ع—— کی شرح دیکھیں۔ کتاب الاشربۃ)

باب بڑے ہونے کے بعد ختنہ کرنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا

۶۸۰۹ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبیوں کی سنّت پانچ اشیاء ہیں۔ ختنہ کرنا، زیرِناف بال اُتارنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، مونچھیں چھوٹی کرنا اور ناخن ترشوانا ہیں۔

۶۸۰۹ — شرح : کتاب الاستیذان میں اس باب کو اس مناسبت سے لایا گیا ہے کہ ختنے گھروں میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا گھروں میں داخل ہونے کے لئے طلبِ اجازت کی حاجت ہے۔ سب سے پہلے اِن پانچ امور کا سیدنا خلیل الرحمٰن ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا گیا تھا۔ دوسری روایت میں پانچ سے زیادہ امور مذکور ہیں لیکن ان میں تضادُ نہیں کیونکہ ایک عدد کا ذکر دوسرے کے منافی نہیں ہوتا، چنانچہ بعض روایات دس فطری امور مذکور ہیں بعض کے نزدیک عورتوں اور مردوں پر ختنہ واجب ہے۔ ظاہر اقوال کا مقتضیٰ بھی یہی ہے امام مالک اور علماء کوفہ

Marfat.com
www.muhammadiah.net

۶۸۱۰ـــ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ بَعْدَ ثَمَانِیْنَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً

۶۸۱۱ـــ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِیْرَةُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّوْمِ وَهُوَ مَوْضَعٌ

نے کہا یہ سنت ہے۔ ختنہ کے وقت میں اختلاف ہے۔ شافعی بلوغ کے بعد ختنہ کے قائل ہیں جبکہ احناف کے نزدیک ولادت کے بعد ساتویں روز مستحب ہے کیونکہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے امامان کریمان حسن وحسین علیہما السلام کا ساتویں روز ختنہ کیا تھا۔ اس حدیث کو حاکم نے ذکر کیا اور اس کے اسناد کی صحت پر نص کی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کا ساتویں دن ختنہ کیا تھا اور اسماعیل علیہ السلام کا تیرھویں برس ختنہ کیا تھا۔

(حدیث ع ـــ کی شرح دیکھیں۔ کتاب اللباس باب قص الشارب)

۶۸۱۰ ـــ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ابراہیم علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام" نے اسّی سال کی عمر میں اپنا ختنہ کیا تھا۔ انہوں نے موضع قدوم میں ختنہ کیا۔

۶۸۱۰ ـــ شرح: قدوم بتخفیف الدال موضع ہے اور بتشدید الدال "قدّوم" بمعنی تیشہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ترکھانوں کے تیشہ سے اپنا ختنہ خود ہی کیا تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ کیا جبکہ ان کی عمر ایک سو بیس برس تھی اس کے بعد اسّی سال بقید حیات رہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں۔ اکثر روایات امام بخاری کی روایت کے مطابق ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں ختنہ کیا اس کے بعد ایک سو بیس سال زندہ رہے ان کی کُل عمر دو سو برس تھی

۶۸۱۱ ـــ ترجمہ: ابو زناد سے روایت ہے انہوں نے قدّوم کہا ہے اور وہ موضع کا نام ہے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۸۱۲ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتُنُونَ الرَّجُلَ حَتّٰى يُدْرِكَ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ

۶۸۱۲ — ترجمہ : سعید بن جُبیر نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا۔ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی آپ کس کی مانند تھے (عمر کیا تھی) اُنہوں نے کہا اس روز میرا ختنہ کیا گیا تھا۔ اُنہوں نے کہا قریش آدمی کا ختنہ نہ کرتے تھے یہاں تک کہ وہ بالغ ہوجائے۔ ابن ادریس نے اپنے والد، ابواسحاق اور سعید بن جُبیر کے ذریعہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، حالانکہ میرا ختنہ کیا ہُوا تھا۔

۶۸۱۲ — شرح : قولہ مختون ، یعنی جب ابن عباس کا ختنہ کیا گیا تھا وہ بالغ تھے کیونکہ قریش کی عادت تھی کہ وہ بچوں کا ختنہ بلوغ سے پہلے نہ کرتے تھے۔ اگر یہ سوال پُوچھا جائے کہ سعید بن جُبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جس روز سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس روز میں دس برس کا تھا اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے اُن سے روایت کی ہے کہ میں منیٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، حالانکہ میں بلوغ کے قریب تھا اس کا جواب یہ ہے کہ صحیح محفوظ روایت یہ ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ابن عباس تیرہ[۱۳] برس کے تھے۔ کیونکہ اہلِ سیر نے کہا کہ ابنِ عباس شِعب میں پیدا ہُوئے تھے۔ جبکہ قریش نے بنو ہاشم کا بائیکاٹ کیا تھا یہ ہجرت سے تین برس پہلے کا واقعہ ہے اور جو دس برس کی روایت ہے وہ اس پر محمول ہے کہ بسا اوقات وہ لوگ عددِ مکسور کو ذکر نہیں کرتے۔ لہٰذا تیرہ برس کی روایت قابلِ اعتماد ہے۔ ان کا ختنہ وفاتِ نبویہ سے قبل اور حجۃ الوداع کے بعد ہُوا تھا۔ ختنہ بلوغ کے بعد واجب اور اس سے پہلے مستحب ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابٌ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ

وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ لِأُقَامِرَكَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ

۶۸۱۳ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

باب جب لہو ولعب اللہ کی طاعت سے روکے تو ایسی ہر لہو حرام ہے

اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آئیں تیرے ساتھ جوا کھیلتا ہوں اور بعض وہ لوگ ہیں جو لہو باتیں خریدتے ہیں"

۶۸۱۳ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تم میں سے جس کسی نے اپنی قسم میں لات وعزّیٰ کہا (لات وعزّیٰ کی قسم کھائی) تو فوراً کہے۔ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (تجدید ایمان کرے) اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا آ میں تیرے ساتھ جوا کھیلتا ہوں تو صدقہ کرے

۶۸۱۳ — شرح : پہلی صورت میں لات وعزّیٰ کی قسم کھانا کفر ہے۔ اس لئے فوراً تجدید ایمان کرتا ہوا کلمہ توحید کہے اور کسی کو جوا کی ترغیب دلانا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی معصیت ہے اس لئے اس کا کفارہ دے اور وہ صدقہ ہے۔ اس باب کا عنوان ہر لہو باطل ہے جو اللہ کے ذکر سے روکے اور جب لات و عزیٰ کی قسم کھائے گا تو یہ قسم اس کو اللہ کی قسم سے روکے گی لہٰذا یہ باطل ہے۔ اس اعتبار سے حدیث باب کے مناسب ہے۔ اگر لہو اللہ کے ذکر سے نہ روکے وہ باطل نہیں مباح ہے! چنانچہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں چھوٹی چھوٹی بچیوں کا غناء مباح فرمایا نیز ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے لئے مسجد میں حبشیوں کے لعب دیکھنے کو مباح فرمایا کیونکہ یہ امور اللہ کی طاعت سے نہیں پھیرتے۔ کتاب الاستیذان سے اس کی مناسبت اس طرح ہے کہ قمار اور لہو وغیرہ گھروں میں ہوتے ہیں اور گھروں میں داخل ہونے کے لئے اجازت درکار ہے۔

یہ آیت کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا لہو الحدیث غناء ہے۔ حسن بصری نے کہا یہ غنا اور مزامیر کے بارے میں نازل ہوئی۔ امام احمد نے اپنے اسناد کے ساتھ قاسم بن عبدالرحمٰن سے مرفوع روایت کی کہ مُغنّیہ لونڈیوں کی بیع شراء جائز نہیں نہ ان کی تجارت جائز ہے اور نہ ہی ان کی قیمت حلال ہے

امام ترمذی نے اس کی ابو اُمامہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مُغنّیہ لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو نہ ان کی تعلیم دو ان کی تجارت میں بہتری نہیں ان کی ثمن حرام ہے۔ ابن ماجہ نے بھی تجارات میں ابو امامہ کی حدیث ذکر کی ہے۔ طبرانی نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گانے والی لونڈیوں کی قیمت حرام ہے۔ ان کا غناء حرام ان کو دیکھنا حرام ان کی قیمت کتے کی قیمت سی ہے اور کتے کی ثمن حرام ہے۔ جس کا گوشت حرام کھانے سے پیدا ہُوا ہو آگ اُس کے زیادہ لائق ہے۔ طبرانی معجم کبیر میں ابو امامہ باہلی سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بلند آواز سے گاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دو شیطان بھیجتا ہے جو اس کے دونوں کندھوں پر بیٹھ کر اپنی ایڑھیاں اس کے سینے میں مارتے ہیں جب تک وہ گاتا رہتا ہے اس کے خاموش ہونے تک اس کی سینہ کوبی کرتے رہتے ہیں۔

بعض علماء نے کہا غناء دل کو خراب کر دیتا ہے اور مال ختم کر دیتا ہے اللہ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔ اس میں اُن استفیاء کے لئے زجر و تہدید ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلام کی سماعت سے نفع اُٹھانے سے اعراض کرتے ہیں اور مزامیر خوش الحان گانے اور آلاتِ طرب کی طرف متوجہ رہتے ہیں (قسطلانی)

Marfat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْبِنَاءِ

وَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ

۶۸۱۴ــــ حَدَّثَنَا اَبُونُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدِيْ بَيْتًا يُكِنُّنِيْ مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِيْ مِنَ الشَّمْسِ مَا اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ.

۶۸۱۵ــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ

باب عمارت بنانے میں روایات

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی جملہ علامات سے یہ ہے کہ جس وقت اونٹوں کو چرانے والے محلات میں فخر کریں گے (چھوٹے طبقے کے اور مزدور لوگ بلند عمارات میں سکونت کریں گے)

شرح: یعنی دیہات کے رہنے والے غریب لوگوں کے لئے دنیا کھل جائے گی اور وہ بلند عمارات تعمیر کر کے ان میں فخر کرنے لگیں گے اس زمانہ میں دیکھنے میں آیا ہے کہ جن کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا تھا اب وہ بلند عمارات اور کوٹھیوں میں رہتے ہیں۔ کاریں ان کے دروازوں پر کھڑی رہتی ہیں۔ ہوائی جہازوں میں سفر کرتے ہیں (حدیث ۴۷ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلٰى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيٰنُ فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ اَهْلِهٖ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ بَنٰى قَالَ سُفْيٰنُ قُلْتُ فَلَعَلَّهٗ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّبْنِيَ

۶۸۱۴ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے گھر بنایا جو مجھے بارش سے پناہ دیتا تھا اور سورج سے سایہ کرتا تھا اللہ کی مخلوق سے کسی نے میری مدد نہ کی۔

۶۸۱۴ — شرح : یعنی میں نے بقدر ضرورت تعمیر کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا مقصود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے زمانہ میں تنگدستی کا اظہار کرنا ہے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کمینے لوگوں کا مالدار ہو جانا ہے یہ قربِ قیامت کی علامت ہے۔

۶۸۱۵ — ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا خدا کی قسم! میں نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی اور نہ میں نے درخت لگائے جب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے۔ سفیان نے کہا میں نے یہ اُن کے بعد اہلِ خانہ سے ذکر کیا تو اُنہوں نے کہا بخدا! اُنہوں نے مکان بنایا ہے سفیان نے کہا میں نے کہا شائد یہ مکان بنانے سے پہلے بنایا ہوگا۔

۶۸۱۵ — شرح : سفیان عیینہ نے عبداللہ بن عمر کی طرف سے عذر بیان کیا کہ ابن عمر نے مذکور کلام اپنا مکان بنانے سے پہلے یہ کہا ہوگا۔ علامہ کرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یعنی قبل ان یبنیَ "یعنی قبل ان یتزوّج" نکاح کرنے سے پہلے یہ ہُوا ہے جو بھی ہُوا ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَقَوْلِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ بَابٌ وَلِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابَۃٌ

۶۸۱۶ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ یَدْعُوْ بِھَا وَاُرِیْدُ اَنْ اَخْتَبِیَٔ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الدَّعَوَاتِ "دعائیں"

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! تم دعا کرو میں قبول کروں گا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! جو لوگ میری عبادت سے سر پھیرتے ہیں وہ دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

لِاُمَّتِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنْ اَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ نَبِیٍّ سَاَلَ سُؤْلًا اَوْقَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ قَدْ دَعَا بِھَا فَاسْتُجِیْبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

باب ہر پیغمبر کی دُعاء ہے جو قبول ہوتی رہی ہے

۶۸۱۶۔ ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے دعاء تھی جو وہ دعاء کرتے رہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعاء آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا رکھوں۔ معتمر نے کہا میں نے اپنے باپ کو انس سے روایت کرتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے اللہ سے سوال کرلیا یا فرمایا ہر نبی کے لئے مخصوص دعاء تھی جو انہوں نے دعا مانگی وہ قبول ہوئی میں نے اپنی دعاء قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا رکھی ہے۔

۶۸۱۶ — ترجمہ: یعنی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام دُعاء کی قبولیت کا یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اُن سے وعدہ بھی ہے۔ اس لئے ان کی دُعاء قبول ہوئی ہے۔ باقی دُعائیں قبولیت کی امید سے وابستہ ہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دُعاء محفوظ رکھی قیامت میں اپنی امت مغفرت کے لئے دعاء کریں گے۔

لغت میں دعاء کے معنی ندا کرنے کے ہیں۔ فقہاء کے نزدیک یہ مستحب ہے۔ یہی صحیح ہے بعد زاہد کہتے ہیں قضاء کو تسلیم کرتے ہوئے ترکِ دعاء افضل ہے۔ بعض علماء نے کہا اگر غیر کے لئے دُعا کرے تو اچھا ورنہ نہیں،، (کرمانی)

تمام طاعات کے انواع سے دعاء اور عاجزی اور اشرف نوع ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے دعاء کرنے کا حکم دیا اور لوگوں کی دُعائیں قبول کرنے کا ذمّہ اُٹھایا۔ ابن ابی حاتم نے سفیان ثوری سے روایت کی کہ وہ کہا کرتے تھے اے وہ ذات کریمہ جو اپنے بندوں میں سے اُن سے زیادہ محبت کرتا ہے (ثواب دیتا ہے)، جو اس سے بہت دعائیں کرتے ہیں اور جو اس سے دعائیں نہ کریں ان کو مبغوض جانتا ہے۔ اے پروردگارِ عالم تیرے غیر کی یہ شان نہیں صرف تیری ہی شان ہے۔ بعض نے کہا اگر اللہ سے دعاء مانگنا ترک کردے تو اللہ ناراض ہوتا ہے اور انسان سے سوال کیا جائے تو

www.muhammadilm.net

Marfat.com

تو وہ غصہ کرتا ہے۔ ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں انس بن مالک سے روایت کی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کی ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان عہد ہے کہ تم دعاء کرو میں قبول کرتا ہوں۔ امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں نعمان بن بشیر سے مرفوع روایت کی کہ دعاء عبادت ہے پھر یہ تلاوت کی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ " مجھ سے دعاء کرو میں قبول کروں گا۔ اس کو ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔ امام احمد نے اچھے اسناد سے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جو دعاء نہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض رہتا ہے۔ بعض علماء نے کہا دعاء بمعنی عبادت ہے اس کی دلیل یہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ "، جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ قرآن کریم میں دُعاء بمعنی عبادت بکثرت ہے؛ چنانچہ فرمایا اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا"، اس کا جواب یہ ہے کہ اس آئت میں ظاہر ترک کیا گیا ہے لہٰذا بلا دلیل یہ معنیٰ نہیں لیا جائے گا۔

علامہ تقی الدین سبکی نے کہا آئت کریمہ میں دعاء کو ظاہر پر محمول کرنا بہتر ہے۔ آئت کریمہ میں دُعاء کے بعد عبادت کا ذکر اس لئے ہے کہ دعاء عبادت سے خاص ہے جو عبادت سے تکبّر کرتا ہے وہ دُعاء سے بھی تکبّر کرتا ہے۔ لہٰذا قرآن کریم میں وعید اس شخص کے لئے ہے جو تکبّر کے طور پر دُعاء ترک کرے جس نے یہ کیا کفر کیا۔ قبولیت کا دُعاء سے تخلّف ہونا دُعاء کی شرط کے فقدان کے باعث ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ "، اس میں یہ اشارہ ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ سے دُعاء کی؛ حالانکہ اس کے دِل میں کچھ نہ کچھ اپنے مال، وجاہت، دوستوں یا کوشش پر اعتماد ہے تو وہ درحقیقت اللہ سے دُعاء نہیں صرف زبان ہی سے ہے اور دل میں اس مطلوب کی تحصیل کا اعتماد غیر اللہ پر ہے اس لئے قبولیت مرتب نہیں ہوتی جب اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں دُعاء کرے جس میں دل غیر اللہ کی طرف متوجہ نہ ہو تو ظاہر یہی ہے کہ اس کی دُعاء قبول ہو گی۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث شریف میں ہے جس کو میرے ذکر نے مجھ سے دُعاء کرنے یا سوال کرنے سے روکا میں اس کو سائلین کی نسبت افضل عطا کرتا ہوں۔ اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ترکِ دعاء افضل ہے؛ حالانکہ آئت کریمہ میں ترکِ دعاء پر شدید وعید ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس وقت اللہ کی ثناء میں مستغرق ہو تو وہ ثناء دعاء سے افضل ہے؛ کیونکہ دُعاء میں طلبِ جنّت ہے اور اللہ کے جلال کی معرفت میں استغراق جنت سے افضل ہے لیکن جب استغراق حاصل نہ ہو تو دُعاء میں اشتغال افضل ہے؛ کیونکہ دُعاء ربوبیّت کی بلندی اور عبودیت کی ذلّت کی معرفت پر مشتمل ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم! (قسطلانی)

Marfat.com

بَابُ اَفْضَلِ الْاِسْتِغْفَارِ

وَقَوْلِهٖ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا وَقَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ الاٰيَةَ

باب بہترین استغفار

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اپنے رب سے بخشش طلب کرو۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر موسلا دھار بارش برسانے والا بادل بھیجے گا اور مال و اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے باغات اور نہریں بنائے گا اور جو لوگ بے حیائی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں پھر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ بخشنے اور وہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں

تفسیر: ان آیات میں استغفار کی ترغیب ہے۔ اسی لئے اس باب کا عنوان "افضل الاستغفار" کیا ہے۔

استغفار سے ہر شیٔ حاصل ہوتی ہے

ثعلبی نے ذکر کیا کہ ایک شخص حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور قحط سالی کی شکایت کی حسن بصری نے اس سے کہا اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی مغفرت چاہو وہ پھر آیا اور فقر و غربت کی شکایت کی حسن بصری نے کہا اللہ سے استغفار کرو۔ وہ پھر آیا اور کہا اللہ سے دعا کرو کہ مجھے بیٹے دے۔ حسن نے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۸۱۷ — حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِیَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کہا اللہ سے استغفار کرو وہ پھر آیا اور باغات کے خشک ہو جانے کی شکایت کی حسن نے کہا اللہ سے استغفار کرو۔ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کہا گیا لوگ تمہارے پاس آتے ہیں مختلف شکایات کرتے ہیں اور کئی قسم کے سوالات کرتے ہیں اور تم سب کو استغفار کی تلقین کرتے ہو۔ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کچھ میں کہتا ہوں اپنی طرف سے اس میں کچھ نہیں کہتا ہوں میں نے اس میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا اعتبار کیا ہے جو اس نے نوح علیہ السلام سے حکایت کی ہے یعنی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے استغفار کرنے والوں کے لئے قحط سالی فقر و غربت کے ازالہ، اعطاء اولاد اور جفاف باغات کی ترو تازگی کا وعدہ کیا ہے۔

۶۸۱۷ — ترجمہ: شداد بن اوس نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین استغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے اے اللہ تو میرا رب ہے

Marfat.com

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور بقدر استطاعت تیرے عہد (جو روزِ میثاق میں کیا تھا) اور تیرے وعدہ پر ہوں۔ میں تیرے ذریعہ شر سے پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کیا ہے اور مجھ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ فرمایا جس نے یہ استغفار دن میں کی حالانکہ وہ اس کے مضمون کا یقین کرتا ہے اور صبح کرنے سے پہلے فوت ہو گیا وہ جنتی لوگوں میں سے ہے (بغیر عذاب کے جنت میں جائے گا)

۶۸۱۸ — **شرح** : حدیث میں مذکور دعا سید الاستغفار ہے کیونکہ سید اور رئیس وہ شخص ہے جس کا حاجات میں قصد کیا جائے اور جملہ امور میں اس سے استعانت کی جائے یہ دعاء توبہ کے تمام معانی کو جامع ہے اس لئے اس کے لئے لفظ "سید" ذکر کیا گیا ہے۔ یہ امر مسلّم الثبوت ہے کہ قوم کا سردار افضل ہوتا ہے اور یہ دعاء بھی تمام دعاؤں کی سردار ہے اور وہ استغفار ہے اس دعاء کے سردار ہونے میں حکمت یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے اکمل اوصاف کا ذکر ہے اور بندہ اپنے حال کو بہت ناقص ذکر کرتا ہے اور اس میں انتہائی تضرّع اور عاجزی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کی جاسکتی ہے اور وہی ایسی بلند شان کا مستحق ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی توحید جو صفاتِ عدمیہ کا اصل ہے جنہیں صفاتِ جلال کہا جاتا ہے اور صفاتِ سبعہ جو صفاتِ وجودیہ ہیں، کا اعتراف ہے : جنہیں صفاتِ اکرام کہا جاتا ہے اور وہ قدرت ہے جو خلق کو لازم اور ارادہ کو ملزوم ہے اور علم وحیات اور پانچویں کلام جو وعدہ کو لازم ہے اور سمع و بصر جو مغفرت کو لازم ہیں کیونکہ مغفرت مسموع اور مبصر کے لئے سماع اور ابصار کے بعد ہی متصور ہے۔ بندہ کی طرف سے تضرع اور عاجزی میں نعمت کے مقابلہ میں عبودیت اور گناہوں کا اعتراف ہے (کرمانی)

قولہ انا علی عہدک ،، یعنی جو میں نے تیرے ساتھ عہد کیا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ تجھ پر ایمان لاؤں گا اور صرف تیری عبادت کروں گا۔ یہ بھی احتمال ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں جو تو نے اپنے امر اور حکم کا عہد کیا ہے میں اس پر قائم ہوں اور جو تو نے آخرت میں اس حکم پر ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرے گا۔

قولہ ما استطعتُ ،، یعنی اس کی شرط اس میں استطاعت ہے کہ انسان واجب تعالیٰ کی درک حقیقت میں عجز و قصور کا اعتراف کرے فَاِنَّہٗ لَا یُحَدُّ وَلَا یُتَصَوَّرُ ،،

قولہ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ،، اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ مومن اگرچہ دعاء استغفار نہ کرے وہ اہلِ جنت سے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ استغفار کرنے سے مومن دوزخ میں داخل ہونے کے بغیر ابتداءً جنت میں داخل ہوگا، کیونکہ جو شخص استغفار کے مضمون اور اس کی حقیقت پر ایمان رکھتا ہے اور اس پر پورا وثوق کرتا ہے

Marfat.com

بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۶۸۱۹ — حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرے گا یا اس استغفار کی برکت سے اللہ اسے معاف کردے گا۔

باب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شب و روز میں استغفار کرنا

۶۸۱۹ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا اللہ کی قسم! میں ایک دن میں اللہ تعالیٰ سے ستر بار سے زیادہ استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

۶۸۱۹ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم مغفور و معصوم ہیں آپ کیسے استغفار کرتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ استغفار عبادت ہے یا امت کی تعلیم کے لئے استغفار کرتے تھے یا ترکِ اولیٰ سے استغفار کرتے تھے یا تواضع و انکساری کے طور پر کرتے تھے یا سہو سے کرتے تھے۔ بعض علماء نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم امت کے مصالح، دشمنوں کی محاربت، مؤلفۃ القلوب کی تالیف وغیرہ میں مشغول ہوتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور اس کے ماسوا سے فارغ ہونے سے جو آپ کو عظیم مقام حاصل ہے۔ یہ امور اس سے اِدھر اُدھر متوجہ کرنے کے سبب آپ کے عظیم مقام سے مشاغل ہوتے تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اِن امور میں شغل کو اپنی نسبت گناہ شمار کرتے تھے اگرچہ یہ امور عظیم تر طاعات اور افضل اعمال ہیں یہ آپ کے عالی درجہ سے نزول ہے اس لئے حضور استغفار کرتے تھے۔ بعض علماء نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ التَّوبَۃِ

قَالَ قَتَادَۃُ تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ تَوبَۃً نَّصُوحًا الصَّادِقَۃَ النَّاصِحَۃَ

۶۸۲۰ــــ حَدَّثَنَا اَحمَدُ بنُ یُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو شِہَاب

احوال میں ہمیشہ ترقی کرتے اور عروج و ارتقاء کے منازل میں افضل مراتب پر فائز رہتے تھے جب نچلے مقام کو دیکھتے جس سے عروج کرتے تھے تو اس کو ذنب (گناہ) شمار کرتے تھے اس لئے استغفار کرتے تھے اگرچہ نچلے مراتب بھی عظیم مقامات ہیں۔ یہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ،، کے قبیلہ سے ہے۔ یعنی نیک لوگوں کی نیکیاں مقربانِ خدا کے نزدیک گناہ ہیں۔

ابن جوزی نے کہا طباع انسانیہ پر غفلات سے کوئی انسان سلامتی میں نہیں اور حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام اگرچہ کبائر سے معصوم ہیں۔ صغائر سے معصوم نہیں۔ اس لئے استغفار کرتے ہیں۔ ابن جوزی کا یہ کہنا غیر مسلّم ہے، کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام نبوت سے قبل اور اس کے بعد کبائر اور صغائر سب سے معصوم ہیں۔ واللّٰہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم!

باب التوبۃ

توبہ کے معنی گناہ سے رجوع کرنے کے ہیں۔ قرطبی نے ذکر کیا توبہ میں علماء کے مختلف اقوال ہیں بعض کہتے ہیں توبہ صرف ندامت کا نام ہے۔ بعض کہتے ہیں توبہ عزم اور حتمی ارادہ ہے کہ آئندہ گناہ نہ کرے گا۔ عبداللّٰہ بن مبارک رضی اللّٰہ عنہ نے کہا توبہ کی حقیقت کی چھ علامات ہیں۔ کئے پر نادم ہونا اور عزم اور مصمم ارادہ کرلینا کہ آئندہ گناہ نہ کرے گا۔ اور جو فرض ضائع کیا ہے اس کو ادا کرے گا جس کسی کا حق ظلماً غصب کیا ہے وہ ادا کرے گا اور جس بدن کو حرام کے ساتھ مزین کیا ہے اس کو حزن وغم سے کمزور کرے گا۔ حتیٰ کہ چمڑا ہڈیوں سے مل جائے پھر ان کے درمیان پاک گوشت پیدا ہو اور بدن کو طاعت کا دکھ چکھائے جیسے اس کو معصیت کی لذت چکھائی تھی۔

Marfat.com

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاَنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا قَالَ اَبُوْ شِهَابٍ بِيَدِهٖ فَوْقَ اَنْفِهٖ ثُمَّ قَالَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهٖ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيْ فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ

قَالَ قَتَادَةُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا ،، اَلصَّادِقَةُ النَّاصِحَةُ

یعنی قتادہ نے کہا اس سے مُراد خالص اور سچی توبہ ہے

توبہ کو نصوحا سے اس لئے موسوم کیا کہ اس میں انسان اپنے نفس کو خالص کرتا ہے اور اس کو آگ سے بچاتا ہے اور وہ صدق قلبی اور خلوص باطنی سے ملا ہوتا ہے۔ النّصَاح بکسر النون دھاگا ہے جس کے ساتھ کپڑا سیلا جاتا ہے۔ "ناصح" درزی ہے۔ نصیحت اسم ہے "نُصح" بضم النون مصدر بمعنی اخلاص، خلوص اور صدق ہے جو شئی خالص ہو وہ "نصیح" ہے۔ قرآن کریم میں ہے "اَنْصَحُ لَکُمْ" اور مرد ناصح صاف دل درست ہے۔

۶۸۶۹ — ترجمہ : حارث بن سُوَید نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعود نے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے دُوسری اپنی طرف سے بیان کی۔ انہوں نے کہا مومن اپنے گناہ دیکھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ تلے بیٹھا ہُوا ہے وہ ڈرتا ہے کہ پہاڑ اس پر گر پڑے گا اور فاجر شخص اپنے گناہ مکھی کی طرح دیکھتا ہے جو ناک سے گزرتی ہے (گناہ آسان جانتا ہے) اس طرح

Marfat.com

فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ تَابَعَهُ اَبُوْعَوَانَةَ وَجَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ
اَبُوْاُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْحٰرِثَ
وَقَالَ شُعْبَةُ وَاَبُوْمُسْلِمٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ
ابْنِ سُوَيْدٍ وَقَالَ اَبُوْمُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ
الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

۵۸۲۱ — حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَدَّثَنِيْ هُدْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ
اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِيْ اَرْضِ فَلَاةٍ

اس طرح مکھی کر اشارہ کرتا ہے۔ ابوشہاب نے کہا اپنی ناک کے اُوپر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی اس معنی کو محسوس کر کے ظاہر کیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے اس مرد سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک مقام میں ٹھہرا حالانکہ وہ ہلاکت کا مقام ہے۔ اُس نے اپنا سر رکھا اور سو گیا بیدار ہُوا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا اونٹ کہیں چلا گیا ہے (جس پر آب و دانا تھا) حتیٰ کہ اس پر گرمی اور پیاس یا کوئی چیز جو اللہ نے چاہا اس کا غلبہ ہُوا تو اُس نے کہا اپنی جگہ واپس جاتا ہوں ؛ چنانچہ وہ واپس آیا اور اسی جگہ سو گیا پھر اپنا سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا اونٹ اس کے پاس کھڑا ہے۔ ابوعوانہ اور جریر نے اعمش سے روایت کرنے میں ابوشہاب کی متابعت کی" ابواُسامہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا اُنہوں نے کہا ہمیں عُمارہ نے خبر دی اُنہوں نے کہا میں نے حارث سے

Marfat.com

سُنا۔ شعبہ اور ابو مسلم نے اعمش، ابراہیم تیمی کے ذریعہ حارث بن سُوید سے روایت کی۔ ابو معاویہ نے کہا ہمیں اعمش نے عمارہ، اسود کے ذریعہ عبداللہ سے اور ابراہیم تیمی، حارث بن سُوید کے ذریعہ عبداللہ بن مسعود سے خبر دی"

۶۸۷۰ ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنے اونٹ کو پالے جو اس سے گم ہوگیا تھا۔

۶۸۶۹ - ۷۰ شرح: یعنی مومن کا دل منوّر ہوتا ہے جب وہ اپنے مخالف کوئی شئ دیکھے تو اس پر بہت گراں گزرتا ہے۔ پہاڑ کے ساتھ مثال دینے میں حکمت یہ ہے کہ پہاڑ کے علاوہ مُہلکات سے کبھی نجات حاصل ہوجاتی ہے لیکن پہاڑ جب کسی پر گر پڑے تو اس سے نجات بہت مشکل ہے اور فاسق اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح دیکھتا ہے جو اس کی ناک سے گزرتی ہے یعنی وہ گناہوں کو معمولی خیال کرتا ہے کیونکہ اس کا دل سیاہ ہوتا ہے اس کے نزدیک گناہ بہت ہلکے ہوتے ہیں قولہ اَفْرَحُ ،، اللہ تعالیٰ پر خوشی کا اطلاق مجازی ہے۔ اس سے رضا مراد ہے۔ اس کی تعبیر خوشی سے رضا، کے معنی کی تاکید کے لئے ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ راضی ہوتا ہے جو اونٹ پر سوار جنگل میں سے گزر رہا ہو اور تھک کر ایک درخت کے سایہ میں ٹھہر جائے جبکہ شدتِ گرمی سے پریشان ہو چکا ہو اور درخت کے سایہ تلے سو جائے جب بیدار ہو تو اونٹ کو گم پائے اور اِدھر اُدھر تلاش کرنے کے بعد نہ ملے تو اسی درخت کے سایہ تلے اس امید سے آکر لیٹ جائے کہ اب یہیں مر جاؤں گا جبکہ وہاں دور دراز تک آب و گیاہ کا نشان تک نہیں اور وہ سایہ تلے سو جائے اچانک بیدار ہو تو اونٹ کو اپنے پاس کھڑا دیکھے ایسے شخص کی خوشی کی انتہا باقی نہیں رہتی جو موت کے منہ سے نکلا ہو۔ حدیث میں مجاز پر محمول کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ راضی ہوتا ہے۔

قولہ قَالَ شُعْبَۃُ ،، اس سے غرض یہ ہے کہ شعبہ اور ابو مسلم نے ابو شہاب مذکور کی اور جنہوں نے ان کی متابعت کی ہے۔ اعمش کے شیخ کے نام میں مخالفت کی ہے۔ پہلے راویوں نے عمارہ کہا ہے اور ان دونوں نے ابراہیم تیمی کہا

قولہ قال ابو معاویۃ ،، اس سے مراد یہ ہے کہ ابو معاویہ نے سب کی مخالفت کی ہے۔ اُنہوں نے اعمش کے نزدیک حدیث عمارہ بن عُمیر ابراہیم تیمی ،، سب سے ذکر کی ہے، لیکن عمارہ کے نزدیک اسود بن یزید سے اور ابراہیم تیمی کے نزدیک حارث بن سوید سے ذکر کی ہے۔ ابو شہاب اور ان کے پیروکاروں نے اس کو

Marfat.com

بَابُ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ

۶۸۲۲ ـــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيْءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنُهٗ

بَابٌ اِذَا بَاتَ طَاهِرًا وَفَضْلُهٗ

۶۸۲۳ ـــــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ قَالَ

... بعد سے ذکر کیا ہے ... اختلاف کی وجہ سے امام مسلم نے اس میں اسی پر انحصار ... کے پیروکاروں نے کہا ہے۔ اور اس سے امام بخاری نے اپنا کلام شروع اور اس ... عادت کے مطابق اختلاف ذکر کیا کیونکہ یہ اختلاف عادت نہیں (عینی)

باب ... دائیں کروٹ پر لیٹنا

۶۰۹۱ ترجمہ : ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں نماز پڑھتے تھے جب فجر طلوع ہوتی تو ہلکی ... دو ... دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا اور آپ کو نماز کی خبر دیتا۔

باب جب پاک ہوکر سویا

Marfat.com

لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَیْتَ مَضْجَعَکَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَکَ
لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّکَ الْاَیْمَنِ وَقُلِ اللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ
اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَھْبَۃً وَّرَغْبَۃً
اِلَیْکَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجٰی مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ
اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَۃِ
وَاجْعَلْھُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ فَقُلْتُ اَسْتَذْکِرُھُنَّ وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ قَالَ لَا وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

۶۸۱۲ — ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تو بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو وضوء کر جیسے نماز کے لئے وضوء کرتا ہے ۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جا اور کہہ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے حوالہ کر دی اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنے امور میں تجھ پر اعتماد کیا تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور تیرے ثواب کی حرص کرتے ہوئے اور تجھ سے پناہ کی اور نجات کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں ۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے نبی پر ایمان لایا جس کو تو نے بھیجا اگر تو مر جائے تو دین اسلام پر مرے گا ۔ یہ کلمات آخر کلمات کر جو اس رات کہے ۔ میں نے کہا میں یہ یاد کرتا ہوں "برسولک الذی ارسلت" فرمایا نہ "وبنبیک الذی ارسلت" ، ہے ۔

۶۸۱۲ — شرح : رسول نبی ہے جس کے لئے کتاب نازل ہو اور یہ نبی سے خاص ہے ، فطرت کے معنیٰ دینِ اسلام ہیں ۔ استذکرھن کے معنی ہیں ان کو یاد کرتا ہوں قولہ لا نبیک الذی ارسلت ،، اس سے غرض یہ ہے کہ اس میں دو منصب جمع ہوتے ہیں ایک رسالت اور دوسرے نبوت بعض علماء نے کہا تاکہ کلام میں التباس نہ آئے ، کیونکہ رسول میں جبرائیل علیہ السلام بھی داخل ہے ۔ بعض علماء نے کہا یہ ذکر اور دعاء ہے اس میں انہی الفاظ پر اقتصار کی جائے جو شارع علیہ السلام سے منقول ہیں ، کیونکہ ان میں وہ خاصیت ہے جو غیر میں نہیں (حدیث ۲۴۶ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

٦٨١٣ ـــ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ
وَأَحْيٰى وَإِذَا قَامَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ
النُّشُوْرُ ٦٨١٤ ـــ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ
عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ

باب جب سونے لگے تو کیا کہے

٦٨١٣ ـــ ترجمہ : حذیفہ بن یمان نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بستر
پر تشریف لے جاتے تو فرماتے تیرے نام کے ذکر سے سوتا اور جاگتا ہوں اور جس وقت بیدار ہوتے تو فرماتے
حمد اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو مارنے کے بعد جلایا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے یُنْشَرُ کا معنی یُحْشَرُ جہاں ہے
شرح : قَالَ بِاسْمِكَ أَمُوتُ ، یعنی تیرے نام کے ذکر کے ساتھ میں زندہ
٦٨١٤ -- ہوں۔ جب تک زندہ ہوں اور اسی پر مروں گا۔ اگر یہ سوال
پوچھا جائے کہ یہ نہ تو اِحْیاء ہے اور نہ اِمَاتَتْ ہے بلکہ یہ تو ایقاظ و انامت یعنی بیدار کرنا اور سُلانا ہے
اس کا جواب یہ ہے موت کے معنی بدن کے ساتھ رُوح کا تعلق منقطع ہو جانے کے ہیں۔ یہ کبھی صرف ظاہری طور
پہ ہوتا ہے یہ نیند ہے۔ اس لئے نیند کو موت کا ساتھی کہا جاتا ہے اور کبھی ظاہری اور باطنی طور پہ ہوتا ہے۔ وہ
متعارف موت ہے یا احیاء و امانت کو بطور تشبیہ ذکر کیا گیا ہے۔ یہ استعارہ مُصَرَّحہ ہے (عینی)
٦٨١٥ ـــ ترجمہ : براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ
نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي
إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ
بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ

آدمی کو وصیت کی اور فرمایا جس وقت تو بستر پر آنے کا ارادہ کرے تو کہہ اے اللہ میں نے اپنی ذات تیرے تابع کر دی اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اپنے امور میں تجھ پر اعتماد کیا ثواب میں حرص کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ،، تیری پناہ لی اور نجات کی جگہ تیرے سوا کوئی نہیں۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا پس اگر تو مر گیا تو فطرت (دینِ اسلام) پر مرے گا،،

۶۸۲۵ — شرح : قولہ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ،، یعنی جوارح اور اعضاء اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی میں اللہ کے تابع ہیں۔ قولہ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ ،، یعنی میری ذات اللہ کے حضور خالص ہے نفاق سے بری ہے۔ قولہ فَوَّضْتُ ،، یعنی میرے داخلی اور خارجی امور اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہیں اس کے سوا ان کی تدبیر کرنے والا کوئی نہیں۔ قولہ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي ،، یعنی میں اپنی پشت کو تیری طرف لایا اور تمام امور جن کا میں محتاج ہوں اور ان پر میری معیشت موقوف ہے اور ان پر میرا دارومدار ہے۔ وہ تیرے سپرد ہیں۔ قولہ اِسْتَرْهَبُوا ،، رَهْبَةً بمعنی خوف سے لیا گیا ہے۔ ملکوت بمعنی ملک ہے۔ اس کا ہم وزن رَهَبُوتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ ،، یعنی ڈرانا رحم کرنے سے بہتر ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھ کر سو جائے اگر وہ اس رات فوت ہو جائے تو فطرت پر فوت ہو گا۔ یعنی دینِ مستقیم ملتِ ابراہیم علیہ السلام یا دینِ اسلام پر فوت ہو گا۔ علامہ کرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ دعا اُن تمام اشیاء پر مشتمل ہے جن پر ایمان لانا اجمالی طور پر واجب ہے اور وہ اللہ کی نازل کردہ کتابیں اور رسول ہیں

Marfat.com

بَابُ وَضْعِ الْيَدِ تَحْتَ الْخَدِّ الْيُمْنٰى

٦٨٢٦ — حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

باب سوتے وقت دایاں ہاتھ دائیں رخسارے کے نیچے رکھنا

٦٨٢٦ ترجمہ : حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دستِ اقدس رخسارہ انور کے نیچے رکھتے پھر فرماتے (اے اللہ تیرے نام کے ذکر سے میں سوتا ہوں اور بیدار ہوتا ہوں اور جس وقت بیدار ہوتے تو فرماتے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو بیدار کیا بعد اس کے کہ ہم کو سُلایا تھا اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

٦٨٢٦ شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ باب کا عنوان " دائیں ہاتھ کو دائیں رخسارہ کے تحت رکھنا ،، اور حدیث میں "یمنیٰ،، غیر مذکور ہے تو باب اور حدیث میں مناسبت کیسے ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امام نے اس حدیث کا استفادہ اس حدیث سے کیا ہے جس میں یمنیٰ اور ایمن کا صراحتًہ ذکر ہے لیکن وہ بخاری کی شرط کے مطابق نہیں یا اس حدیث إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ،، یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب کو تمام احوال میں پسند فرماتے تھے ،، حدیث میں نیند پر موت کا اطلاق اور بیداری پر حیات کا اطلاق مجازًا کیا ہے کیونکہ موت کے معنی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ

۶۸۲۷ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ

اِنْقِطَاعُ تَعَلُّقِ الرُّوْحِ مِنَ الْبَدَنِ ،، بدن سے روح کا تعلق منقطع ہوجانے کو موت کہتے ہیں کبھی یہ انقطاع ظاہری ہوتا ہے ۔ یہ نیند ہے اسی لئے کہا جاتا ہے ،، اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ ،، نیند موت کا ساتھی ہے یا ظاہر اور باطن میں تعلق منقطع ہوجاتا ہے ۔ یہ موت ہے جس کو ہر ایک پہچانتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ ،، نیند کو موت اس لئے کہا جاتا ہے کہ نیند سے عقل و ہوش اور حرکت زائل ہوجاتی ہے ۔ کما فی الموت ،، ابو اسحاق زجاج نے کہا نیند کے وقت جو نفس انسان سے جدا ہوتا ہے اس سے تمیز آتی ہے اور جو موت کے وقت جدا ہوتا ہے ۔ وہ حیاتی کے لئے ہے ۔

باب دائیں کروٹ پر سونا

۶۸۲۷ — ترجمہ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لے جاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے ، پھر فرماتے ، اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ

Marfat.com

اِسْتَرْهَبُوْهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ مَلَكُوْتٌ مُلْكٌ مِثْلُ رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوْتٍ وَيُقَالُ تَرْهَبُ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَرْحَمَ

بَابُ الدُّعَاءِ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

۶۸۲۸ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى حَاجَتَهٗ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءً بَيْنَ وُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ

اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ ،، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ کلمات کہے پھر اسی رات فوت ہو جائے تو فطرت پر فوت ہوگا۔

اِسْتَرْهَبُوْهُمُ الرَّهْبَةَ ،، سے ماخوذ ہے ملکوت بمعنی ملک ہے۔ جیسے رَهَبُوْتٌ خَيْرٌ مِّنْ رَحَمُوْتٍ ،، یعنی تو ڈرائے اس سے بہتر ہے کہ رحم کرے۔

۶۸۲۷ — شرح : اِسْتَرْهَبُوْا کا باب سے کوئی تعلق نہیں سورۃ اعراف میں فرعون کے جادوگروں کے واقعہ میں یہ لفظ مذکور ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّا اَلْقَوْا سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ،، اِسْتَرْهَبُوْا بمعنی اِرْهَبُوْا ہے یعنی جادوگروں نے لوگوں کو گھبراہٹ میں ڈال دیا انہوں نے عظیم جادو کا مظاہرہ کیا، کیونکہ انہوں نے موٹی موٹی رسیاں اور لمبی لمبی لکڑیاں میدان میں پھینکیں تو وہ پہاڑوں جیسے سانپ نظر آنے لگے ان سے سارا میدان بھر لیا اور ایک دوسرے پر وہ سوار ہو رہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

كَرَاهِيَةَ اَنْ يَرٰى اَنِّيْ كُنْتُ اَتَّقِيْهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَسَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ

نے فرمایا اپنا عصیٰ پھینکیں وہ یہ تمام فریب نگل جائے گا۔

باب جس وقت رات کو جاگے تو دعاء کرنا

۶۸۲۸ ___ ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں ایک رات ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور اپنی حاجت پوری کی اپنا چہرۂ انور اور دونوں ہاتھ دھوئے (ہلکا سا وضوء کیا) پھر سو گئے پھر اُٹھے اور مشکیزہ کے پاس آئے اور اس کا تسمہ کھولا۔ پھر وضوء کیا جو دو وضوؤں کے درمیان تھا۔ زیادہ پانی نہ گرایا اور وضوء کامل کیا پھر نماز پڑھی۔ پس میں اُٹھا اور اُٹھنے میں کچھ تاخیر کی۔ اس لئے کہ اس بات کو مکروہ جانتے ہوئے کہ آپ یہ خیال فرمائیں گے کہ میں آپ کا حال دیکھ رہا تھا میں نے وضوء کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس حال میں کہ نماز پڑھتے ہیں۔ میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا۔ آپ نے میرا کان پکڑا اور مجھے دائیں طرف پھیر دیا۔ آپ کی نماز تیرہ رکعتیں پوری ہوئیں پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ آپ کی عادت تھی کہ جب سوتے تو خراٹے لیتے تھے۔ بلال نے حضور کو نماز کے لئے خبردار کیا تو آپ نے نماز پڑھی اور وضوء نہ کیا اور دُعاء میں فرماتے تھے "اے اللہ میرے

Marfat.com

فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ

۶۸۲۹ — حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ

دل میں نُور بھر دے میری بصر میں نور کر میرے کانوں میں نور، میرے دائیں نُور، میرے بائیں نور، میرے اُوپر نور، میرے نیچے نُور، میرے آگے نُور، میرے پیچھے نور مجھ کو نور کر دے کریب نے کہا سات عضو جو تابوت (بدنِ انسان) میں ہیں۔ میں عباس کی اولاد سے ایک شخص سے ملا تو اس نے مجھے ان کی خبر دی (جو تابوت میں ہیں) اور پٹھے، گوشت، خون، بال، چمڑہ، وغیرہ ذکر کیا اور دو خصلتیں ذکر کیں۔

شرح: ۶۸۲۸ — شناق کے معنی رسّی کے ہیں جس سے مشکیزہ کا منہ باندھا جاتا ہے۔ حضور نے دو وضوؤں کے درمیان یعنی وضوءِ خفیف اور وضوءِ کامل جو تمام کو جامع ہو کے درمیان وضو کیا زیادہ بار نہ کیا صرف ایک ایک بار اعضاء دھوئے، سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اعضاء میں نُور کی دُعاء کے بعد فرمایا مجھے نور کر دے یہ تخصیص کے بعد تعمیم ہے اور نور کی تنوین تعظیم کے لئے ہے یعنی مجھے عظیم نُور کر دے اور سات اور کلمات تابوت میں ہیں اور تابوت سے بدنِ انسان مراد ہے جو رُوح کے لئے صندوق کی مثل ہے۔ اور وہ پٹھے، گوشت، خون، بال اور چمڑہ ہے دو خصلتیں اور ہیں وہ چربی اور ہڈی ہیں بعض نے ہڈی اور قبر مراد لیا ہے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دمیاطی سے نقل کیا کہ تابوت سے مراد سینہ ہے جو دل کا برتن ہے۔ امام نووی نے کہا تابوت سے مراد پسلیاں ہیں اور جو ان کے اندر دل وغیرہ ہے۔ اس کو تابوت (صندوق) سے تشبیہ دی جس میں سامان محفوظ رکھا جاتا ہے۔ یعنی سات کلمات میرے دل میں ہیں لیکن وہ میں بھول گیا ہوں بعض نے کہا سات انوار مراد ہیں جو بنی اسرائیل کے تابوت میں لکھے ہوتے تھے۔ ابن جوزی نے تابوت سے صندوق مراد لیا ہے۔ یعنی اس کے نزدیک سات صندوق میں لکھے ہوئے ہیں۔ علامہ طیبی نے کہا یہاں نُور سے مراد اعضاء کے لئے نور کی طلب ہے کہ وہ انوارِ معرفت وطاعت سے متزیّن ہوں اور ان کے سوا سے خالی ہوں، کیونکہ شیطان وسوسوں سے انسان کی جہاتِ ستّہ کا احاطہ کر لیتے ہیں اُن سے خلاصی انوار سے ہی ممکن ہے جو ان جہات کو روکتے ہیں۔ اس لئے سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے چھ جہات ذکر فرمائی ہیں کہ شیطان کسی جہت سے آکر وسوسہ نہ دے سکے

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ
اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَ
وَعْدُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ
حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ
بِكَ اٰمَنْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ
مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

قولہ اتقیہ الخ میں آپ کا انتظار کرتا ہوں۔ ارقبہ بھی پڑھا گیا۔ اتقیہ بھی تمطیت کے معنی ہیں میں نے تاخیر کی ! سے بمعنی تنقیس پڑھا گیا ہے۔

۶۸۲۹ — **ترجمہ** : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تہجد پڑھتے۔ فرماتے "اے اللہ" تیری حمد ہے تو آسمانوں اور زمینوں کو اور جو اُن میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے۔ تیری حمد ہے تو آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے کہ تدبیر کرنے والا ہے۔ تیری حمد ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیرا کلام حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے قیامت حق ہے نبی حق ہیں محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" حق ہیں۔ اے اللہ میں تیرے تابع ہوں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں تیرے ایمان لایا تیری طرف رجوع کیا تیرے سبب خصومت کرتا ہوں تیری طرف فیصلہ لے جاتا ہوں مجھے بخش جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا جو خفیہ کیا اور جو علانیہ کیا تو ہی اول اور تو ہی آخر ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۶۸۲۹ — **شرح** : تہجد لغت میں بیداری اور ہجود نیند ہے۔ ابن فارس نے کہا ہاجد سونے والا اور متہجد رات کو نماز پڑھنے والا ہے۔ ہروی نے کہا تہجد بیدار ہوا اور نیند کو اتارا ہجد بمعنی سو گیا۔ قیم، قیام اور قیوم کے معنی ہیں۔ مخلوق کی تدبیر کرنے والا اور ان کو قوت دینے والا۔ قولہ بک خاصمت یعنی تیرے عطاء براہین اور تیغ و سنان سے معاندین کا مقابلہ

Marfat.com

بَابُ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۶۸۳۰ — حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُومُ فَقَالَ مَكَانَكَ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِينَ فَهٰذَا خَيْرٌ

کرتا ہوں۔ قولہ الیک حاکمت " محاکمہ کے معنی ہیں فیصلہ حاکم کے پاس لے جانا یعنی جو کوئی حق کا انکار کرے میں تجھے اپنے اور اس کے درمیان حاکم کرتا ہوں تیرے غیر کو حاکم تسلیم نہیں کرتا جیسے جاہلیت میں کافر بتوں اور کاہنوں کو حاکم مقرر کرتے تھے (حدیث ۱۰۵۸ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

باب سوتے وقت تکبیر و تسبیح کہنا

۶۸۳۰ — ترجمہ : حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے چکی چلانے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف کی شکایت کی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں تشریف لائیں کہ آپ سے خادم طلب فرماتی تھیں انہوں نے حضور کو گھر میں نہ پایا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنا ارادہ ذکر کیا جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے حضور کو سیدہ کے کلام سے خبردار کیا حضرت علی نے کہا حضور ہمارے گھر تشریف لاتے۔ حالانکہ اپنی خواب گاہ میں جا چکے تھے میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو حضور نے فرمایا اپنی جگہ رہو

Marfat.com

لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلٰثُوْنَ

بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ النَّوْمِ

٦٨٣١ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ نَفَثَ فِيْ يَدِهٖ فَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهٗ

اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی حضور نے فرمایا کیا میں تمہاری اس چیز کی طرف راہنمائی نہ کروں جو تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے جب تم اپنے بستروں میں جگہ لو یا سونے کے لئے بستروں میں آؤ تو ۳۳ بار اللہ اکبر کہو، ۳۳ بار سبحان اللہ کہو اور ۳۳ بار الحمد للہ کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔ شعبہ نے خالد کے ذریعہ ابن سیرین سے روایت کی انہوں نے کہا سبحان اللہ ۳۴ بار کہو۔"

٦٨٣٠ — شرح : ایک حدیث میں ہے سبحان اللہ زمین و آسمان کو ثواب سے بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر میزانِ اعمال کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔ الحمد للہ بھی اسی طرح ہے۔ یہ یقینی امر ہے کہ اُخروی ثواب دائمی بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے اس فانی دُنیا کی چند روزہ استراحت سے بہتر ہے۔ اگر کوئی یہ سوال پوچھے کہ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا میں حضور کے پاس آئی آپ کے پاس لوگ باتیں کر رہے تھے تو میں حیا کے باعث واپس آگئی اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا محمل یہ ہے کہ سیدہ گھر تشریف لے گئیں تو آپ گھر میں موجود نہ تھے کسی اور مکان میں تھے یا مسجد میں تھے آپ کے پاس لوگ باتیں کر رہے تھے (حدیث ۲۹۰۴ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

باب سوتے وقت اعوذ باللہ اور قرآن پڑھنا

٦٨٣١ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت جناب

Marfat.com

باب-۶۸۳۲ ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ ابْنُ اَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ تَابَعَهٗ اَبُوْ ضَمْرَةَ وَاِسْمٰعِيْلُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو اپنے نورانی دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور معوذات (قل یا ایہا الکافرون، سورہ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھتے اور ہاتھوں کے ساتھ سارے جسم اطہر کو مسح کرتے (حدیث ع کی شرح دیکھیں) فضائل قرآن

باب

۶۸۳۲ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی اپنی خواب گاہ پر آئے تو اپنی چادر کے کنارے سے بستر جھاڑے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا اس کے پیچھے کیا چیز اس میں داخل ہوگئی ہے۔ پھر کہے اے میرے پروردگار تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری قوت سے اس کو اٹھاؤں گا اگر تو نے میری روح کو روک لیا تو اس پر رحم کر اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت کر جس طرح صالحین اور نیک لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔ ابو ضمرہ اور اسماعیل ابن زکریا نے عبید اللہ سے روایت کرنے میں زہیر بن معاویہ کی متابعت کی،، اور یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن مفضل نے عبید اللہ عمری سعید مقبری اور ابو ہریرہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور اس کو مالک بن انس، محمد بن عجلان نے سعید مقبری اور

www.muhammadiah.net

ابْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ

۶۸۳۳ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى

ابوہریرہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔،،

۶۸۳۲ — شرح : یعنی اگر کوئی اپنے بستر پر سونے کے لئے آئے تو اپنی چادر کے کنارے سے اس کو جھاڑے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بستر پہ کوئی زہریلا جانور آگیا ہو۔ پھر حدیث میں مذکور دعا پڑھے۔

باب آدھی رات کو دعاء کرنا

آدھی رات سے طلوعِ فجر تک کے وقت کو اللہ تعالیٰ نے تجلیات کے نزول کے لئے مختص فرمایا یہ تشریف وقت ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر تفضل و احسان فرمایا کہ اس میں ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اُن کے سوال عطا کرتا ہے ان کے گناہ بخشتا ہے۔ یہ غفلت و خلوت کا وقت ہے اس میں لوگ نیند میں مستغرق ہوتے ہیں اور اس کی لذت حاصل کرتے ہیں۔ لذت اور آرام کو چھوڑنا خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو آرام پسند ہیں۔ خصوصاً اور سردی کے زمانہ میں تو بہت مشکل ہے۔ اسی طرح جو لوگ مشقت کرتے ہیں اور راتیں بھی چھوٹی ہوں تو اُن کے لئے آدھی رات کو اٹھنا تو بہت ہی مشکل ہے نیک بخت وہ شخص ہے جو اس وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے

Marfat.com

ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبُ لَهٗ مَنْ يَسْئَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَلَهٗ

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

۶۸۳۴ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے ''

۶۸۳۳ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آخری رات کی تہائی باقی رہ جاتی ہے تو اس کی تجلیات آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگتا ہے میں اس کی دعاء قبول کروں گا اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرتا ہے۔ میں اس کو عطاء کروں گا اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اس کو بخشوں گا۔

۶۸۳۳ — شرح : سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت شریف میں اللہ تعالیٰ پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے۔ نزول حرکت اور انتقال سے ہوتا ہے اور یہ اجسام کی خصوصیت ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اس لئے اس نزول سے مراد اللہ کی تجلیات کا نزول ہے یا رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ قولہ ''ثلث اللیل الاخر'' میں آخر ثلث کی صفت ہے یعنی جس وقت رات آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے (حدیث ع ۱۰۸۳ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

باب بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت دعاء کرنا

۶۸۳۴ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

٦٨٣٥ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ

میں داخل ہوتے تو فرماتے اے اللہ میں تیرے ذریعہ مذکر و مؤنث جنات سے پناہ چاہتا ہوں۔

٦٨٣٤ — شرح : خُبُث خبیث کی جمع اور خبائث خبیثۃ کی جمع ہے اس سے مراد مذکر و مؤنث جنات ہیں۔ خبث کے معنی کفر اور خبائث کے معنی جن بھی آتے ہیں۔ (حدیث ١٤٢ ج : ١ کی شرح دیکھیں)

باب صبح کے وقت کیا پڑھے

٦٨٣٥ — ترجمہ : شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید استغفار یہ کلمات ہیں۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے عہد و وعدے پر قائم

Marfat.com

۶۸۳۶ ــــ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

۶۸۳۷ ــــ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

ہوں جس قدر مجھے طاقت ہے "میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے لئے اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں ۔ مجھے بخش دے شان یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا" میں تیرے ذریعہ اپنے کئے کی شر سے پناہ چاہتا ہوں جب شام کے وقت کہے اور فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوگا یا وہ اہل جنت سے ہے ۔ (راوی نے شک کیا ہے) اور جب صبح کے وقت کہے اور اسی روز فوت ہو جائے یہ بھی پہلے کی مثل ہے ۔

۶۸۳۶ ــــ ترجمہ : حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے اے اللہ تیرے نام کے ذکر سے میں سوتا ہوں اور بیدار ہوتا ہوں اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے سب تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے ۔

۶۸۳۷ ــــ ترجمہ : ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بستر میں تشریف لے جاتے تو فرماتے اے اللہ تیرے نام کے ذکر سے میرا مرنا اور جینا ہے اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے سب تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہم کو مارنے کے بعد زندہ کیا اور اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے

www.muhammadilm.net

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ

٦٨٣٨ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب نماز میں دعاء کرنا

٦٨٣٨ — ترجمہ : ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے ایسی دُعا کی تعلیم دیں جو اپنی نماز میں پڑھا کروں فرمایا کہو،، اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا ہے۔ اپنے کرم سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر، تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے عمرو بن حارث نے یزید کے ذریعہ الوالخیر سے روایت کی کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

٦٨٣٨ — شرح : کرمانی نے کہا یہ دُعاء جامع ہے، کیونکہ اس میں اپنی انتہائی تقصیر کا اعتراف ہے کہ اس نے بہت ظلم کیا ہے۔ اور انتہائی انعام کی طلب ہے اور وہ رحمت و مغفرت ہے، کیونکہ مغفرت سے گناہ مستور ہو جاتے ہیں اور رحمت میں ایصالِ خیرات ہے۔ مغفرت ہو جائے تو دوزخ سے دُور ہو جاتا ہے اور رحمت سے خیرات کا حصول ہوتا ہے اور وہ دخولِ

www.muhammadilah.net

Marfat.com

۶۸۳۹ — حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ

۶۸۴۰ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ إِلَى الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ

جنت ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْفَائِزِينَ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ آمِينَ ،، عمرو بن حارث کے اسناد سے مقصد یہ ہے کہ اس حدیث کا مضمون عمرو بن حارث کے اسناد سے بھی ثابت ہے۔

۶۸۳۹ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ،، کی تفسیر میں ذکر کیا یہ آیت کریمہ دُعاء کے بارے میں نازل ہوئی (یعنی دُعاء میں نہ تو زیادہ جہر کرو اور نہ زیادہ اخفاء کرو)

۶۸۴۰ — ترجمہ : عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نماز میں ،، السلام علی اللہ السلام علی فلان ،، کہتے تھے (تشہد کی دُعاء میں) ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام اللہ ہی ہے (یہ دُعاء کرنا عبث ہے) جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے التحیات للہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

٦٨٤١ — حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ اَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ وَالنَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ قَالَ کَیْفَ ذَاکَ قَالُوْا صَلَّوْا کَمَا صَلَّیْنَا وَجَاهَدُوْا کَمَا جَاهَدْنَا وَاَنْفَقُوْا مِنْ فُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ وَلَیْسَتْ لَنَا اَمْوَالٌ قَالَ اَفَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَمْرٍ تُدْرِکُوْنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ وَتَسْبِقُوْنَ مَنْ جَاءَ بَعْدَکُمْ وَلَا یَأْتِیْ اَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ اِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهٖ تُسَبِّحُوْنَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُکَبِّرُوْنَ عَشْرًا تَابَعَهٗ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَیٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ

صالحین تک پڑھے جب نماز پڑھنے والا یہ کہے گا تو زمین اور آسمان میں رہنے والے اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچے گا۔ واشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہد اَنَّ محمداً عبدہٗ ورسولہ، پھر جو چاہے اللہ کی ثناء اختیار کرے۔

(حدیث ۷۹۷ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

باب نماز کے بعد دعاء کرنا،

٦٨٤١ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء صحابہ نے عرض کیا یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مال دار لوگ قربِ الٰہی کے درجات اور دائمی نعمتیں لے گئے حضور نے فرمایا کس طرح ؟ انہوں نے کہا وہ نمازیں پڑھتے ہیں جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں اور وہ جہاد کرتے ہیں جیسے ہم جہاد کرتے ہیں اور وہ اپنے زائد مال خرچ کرتے ہیں اور

Marfat.com

عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ ابْنِ حَيْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ابْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۴۲ ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ اِلٰی مُعٰوِيَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْيٰنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے پاس مال نہیں۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی شئے کی خبر نہ دوں کہ تم اس شخص کو پالو گے جو تم سے پہلے گزرا ہے (خرچ کرنے والے پہلے لوگوں کا ثواب پالو گے) اور جو تمہارے بعد آئیں گے اُن پر سبقت لے جاؤ گے اور جو تم نے کیا اس جیسا کوئی بھی نہ کرے گا مگر جو اس کی مانند کرے۔ ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہو، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہو (یہ عدد رفع درجات کے لئے ہے) عبید اللہ ابن عمر عدوی نے سُمَیّ سے روایت کرنے میں ورقاء کی متابعت کی اور مذکور حدیث کو محمد بن عجلان نے سُمَیّ اور رجاء بن حیوہ سے روایت کیا اور اس کی جریر نے عبد العزیز بن رُفیع، ابی صالح کے ذریعہ ابو درداء سے روایت کی،، اور اس کو سہیل نے بھی اپنے والد اور ابو ہریرہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۶۸۴۱ ــــ شرح: اَھْلُ الدُّثُوْرِ،، مالدار لوگ،، دُثُور بضم الدال بمعنی کثیر مال،، یہ دثر کی جمع بمعنی کثیر مال ہے۔ واحد، تثنیہ اور جمع پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

قولہ درجات،، یہ مراتب کے طبقے ہیں یہاں اس سے مراد جنت میں قرب الٰہی کے طبقات ہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث ۸۰۷ ج ۲: میں تسبیح حمد اور تکبیر کا ۳۳ - ۳۳ بار ذکر کیا ہے۔ یہاں صرف دس بار کا ذکر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہاں درجاتِ عُلیٰ کا ذکر ہے۔ یہاں صرف درجات مذکور ہیں۔ نیز وہاں صیام صلوٰۃ اور حج وعمرہ ایسے اعمال زیادہ مذکور ہیں جو اس حدیث میں نہیں۔ علاوہ ازیں ایک عدد دوسرے عدد کے منافی نہیں ہوتا فَلَا اِعْتِبَارَ لِمَفْهُوْمِ الْعَدَدِ،، ان کلمات کا کثیر ثواب اس لئے ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی

www.muhammadiah.net

كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ صَلٰوتِهٖ إِذَا سَلَّمَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهٖ وَقَالَ أَبُو مُوسٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ

نقائص سے پاکیزگی اور کمالات کا اثبات ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی ایک دن سَو بار سُبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، پڑھے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۶۸۴۲ — ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ کے آزاد کردہ غُلام اور کاتب وَرّاد سے روایت ہے کہ مغیرہ نے امیر معاویہ بن ابو سُفیان کو خط لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ الخ" پڑھتے تھے۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی حق معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اسی کے لئے حمد و ثنا ہے وہ ہر ممکن پر قادر ہے اے اللہ! جو تو عطاء کرے اس کا کوئی منع کرنے والا نہیں اور جو تو منع کرے اس کا کوئی منع کرنے والا نہیں تیرے حضور صاحبِ غنا کو اس کی غنا تیری طاعت کے بدلہ نفع نہیں دے سکتی۔ شعبہ نے منصور سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے مسیّب سے سُنا ہے۔ (یعنی یہ اسناد تدلیس کا وہم دُور کرنے کے لئے ذکر کیا گیا ہے)

(حدیث ۸۰۸ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

٦٨٤٣ ــــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيْ عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيَّاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هٰذَا وَلٰكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهِ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمُ قَاتَلُوهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد! وَصَلِّ عَلَيْهِمْ، ان پر رحمت کر

اور جس نے صرف اپنے بھائی کو دعاء کے لئے خاص کیا اپنے لئے دعاء نہ کی،، ابو موسیٰ اشعری نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! چھوٹے سے بندے ابو عامر کو بخش اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف کر دے۔

٦٨٤٣ ــــ ترجمہ: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف گئے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اے عامر اگر تو ہم کو اپنے رجز سناتے تو بہت اچھا ہوگا (چھوٹے شعر) عامر سواری سے اُترے اس حال میں ان کے لئے حدی پڑھنے لگے اور یہ ذکر کرتے تھے ،، اللہ کی قسم اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے ،، اس کے علاوہ اور اشعار ذکر کئے لیکن وہ مجھے یاد نہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کو چلانے والا یہ شخص کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یہ عامر بن اکوع ہے۔ فرمایا اللہ اس پر رحم کرے صحابہ کرام میں سے ایک آدمی

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النَّارُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلٰى حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالُوا اَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا قَالَ رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَا نُهْرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ

(عمر فاروق رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! عامر کے ذریعہ آپ ہمیں کیوں نفع نہیں دیتے، "جب حضرات صحابہ کرام نے دشمن کے سامنے صف بندی کی اس حال میں کہ اُن سے جنگ کرتے تھے تو وہ اپنی تلوار سے زخمی ہو گئے اور اسی زخم سے فوت ہو گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی ہے ؟ کس چیز پہ روشن کر رہے ہو لوگوں نے کہا گدھوں کے گوشت پر (گوشت پکا رہے ہیں) حضور نے فرمایا جو کچھ ہنڈیوں میں گرا دو اور ہنڈیاں توڑ ڈالو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! کیا جو کچھ ان میں ہے اس کو گرا نہ دیں اور ہنڈیاں دھولیں فرمایا یہی کرلو۔

۶۸۴۳ — شرح : عامر حضرت سلمہ بن اکوع کے چچا تھے۔ بعض کہتے ہیں بھائی تھے۔ ان کو اشعار رجزیہ بہت یاد تھے اور نہایت ہی خوش آواز تھے۔ ہُنَیّات بضم الہاء و فتح النون ہے اور یا مشدد ہُنَیّۃ کی جمع ہنوت کی تصغیر ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے اشعار ہیں جنہیں رجزیہ کہتے ہیں۔ عرب کے لوگ اونٹوں پر سفر کرتے وقت خوش آواز کے ساتھ اشعار پڑھتے جس سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے تھے۔ اس لئے عامر خوش آواز کے ساتھ کلماتِ رجزیہ سے اونٹوں کو چلانے لگے تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے جو حدیث میں مذکور ہیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشعار سُن کر فرمایا اللہ تعالیٰ یہ اشعار پڑھنے والے پر رحم کرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ معروف تھا کہ جس کے لئے غزوہ میں حضور رحم کی دُعاء فرماتے تھے وہ زندہ باقی نہ رہتا تھا شہید ہو جاتا تھا اس لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کی زندگی ہمیں بہرہ مند فرما یعنی عامر فوت نہ ہو؛ چنانچہ عامر فوت ہو گئے ہو سکتا ہے کہ "لو" تمنّی کے لئے یعنی کاش عامر کے ساتھ ہمیں بہرہ مند فرماتے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غنیمت کے گدھوں کو ذبح کر کے گوشت پکانا شروع کیا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ضائع کر دینے کا حکم دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا جائز نہیں۔

(حدیث ۲۹۲۲ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

۶۸۴۴ ــــ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

۶۸۴۵ ــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيْرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

۶۸۴۴ ــــ ترجمہ : عمرو بن مُرّہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سُنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی آدمی صدقہ لے کر آتا تو فرماتے اے اللہ آلِ فلاں پر رحم کر (صدقہ لانے والے پر) آپ کے پاس میرا والد آیا تو حضور نے فرمایا اے اللہ آل ابی اوفیٰ پر رحم فرما۔

۶۸۴۴ ــــ شرح : سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کریمہ "وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ،، پر امتثال کرتے ہوئے صدقہ لانے والے کے لئے اس طرح دُعاء فرماتے تھے، حالانکہ غیر نبی کے لئے جائز نہیں کہ نبی کی تبعیت کے بغیر کسی کے لئے اس طرح کہے امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام کے غیر پر لفظ صلوٰۃ کا اطلاق جائز نہیں۔ اس حدیث میں ابی اوفیٰ کی تخصیص ہے۔ ابن ابی اوفیٰ کا نام عبداللہ ہے جبکہ ابو اوفیٰ کا نام علقمہ ہے۔ یہ دونوں باپ بیٹا صحابی ہیں رضی اللہ عنہما۔ (حدیث ع ۱۴۱۱ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

۶۸۴۵ ــــ ترجمہ : جریر نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مجھے ذی الخلصہ سے آرام نہیں پہنچاتے ہو۔ وہ بُت ہے جس کی لوگ پُوجا کرتے تھے

Marfat.com

فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ مِنْ قَوْمِي وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا

۶۸۴۶ — حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

اس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں گھوڑے کی پشت پر ٹھہر نہیں سکتا۔ حضور نے میرے سینے پر تھپکی دی اور فرمایا اے اللہ! اس کو ثابت رکھ اور اس کو ہدایت کرنے والا اور ھدایت یافتہ کر۔ جریر نے کہا میں قبیلہ احمس سے جو میری قوم کا قبیلہ ہے پچاس آدمی باہر نکالے بسا اوقات سفیان بن عیینہ نے کہا میں اپنی قوم کی جماعت میں نکلا اور اس مقام پر پہنچا اور اس کو جلا دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے پاس نہیں آیا حتیٰ کہ اس کو خارشی اونٹ کی طرح کر کے چھوڑا ہے۔ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے لیئے اور اس کے گھوڑوں کے لئے دعائیں فرمائیں۔ (حدیث ۲۸۱۷ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

۶۸۴۶ — ترجمہ: قتادہ بن دعامہ اسدی سے روایت ہے کہ میں نے انس سے سنا کہ اُمِّ سُلَیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ انس آپ کا خادم ہے۔ اس کے لئے دعاء فرمائیں (اس کے لئے دُعاء فرمائیں) سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! انس کا مال اور اولاد زیادہ کر جو کچھ تُو نے اسے دیا اس میں برکت کر"

۶۸۴۶ — شرح: اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ اور انس کی

Marfat.com

۶۸۴۷ ـــ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَقْرَأُ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ لَقَدْ اَذْکَرَنِیْ کَذَا وَکَذَا اٰیَۃً اَسْقَطْتُہَا مِنْ سُوْرَۃِ کَذَا وَکَذَا ـــ

والدہ ہیں۔ اُنہوں نے حضرت انس کو حضور کی خدمت میں برائے خدمت پیش کیا اور یہ عرض کیا اپنے اس خدمت گذار کے لئے دعاء فرمائیں۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم نے انس کے لئے تین دعائیں فرمائیں ایک یہ کہ اس کا مال زیادہ ہو جائے، چنانچہ ان کا مال اتنا زیادہ ہُوا کہ بصرہ میں ان کا ایک باغ تھا جو ہر سال دو بار پھل دیتا تھا۔ اس میں ریحان خوشبو تھی اس سے کستوری جیسی خوشبو آتی تھی۔ دوسری دعاء ان کی اولاد کے لئے فرمائی کہ وہ زیادہ ہو، چنانچہ ان کے ایک سوبیس (۱۲۰) بچے تھے۔ جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو اُن کے ساتھ ان کی اولاد سے ستر افراد سے زیادہ ہوتے تھے۔ بعض نے کہا ان کے اسّی بچے تھے جن میں سے اٹھہتر لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ جن کے نام حفصہ اور ام عمرو تھے۔ ابن اثیر نے کہا جس وقت انس نے وفات پائی تھی اُن کی اولاد اور اولاد کی اولاد سے ایک سو بیس بچے بچیاں تھیں۔ تیسری دعاء ان کی درازیٔ عمر کے لئے فرمائی، چنانچہ فرمایا بَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ تونے جو اسے دیا ہے اس میں انس کے لئے برکت فرما، چنانچہ اُنہوں نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کس کے لئے کثرتِ مال اور کثرتِ اولاد کی دعاء کرنا جائز ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ ایک روائت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے اللہ جو مجھ پر ایمان لائے اور مشن کی تصدیق کرے اس کے مال و اولاد میں کمی کر اس کا جواب یہ ہے کہ یہ روائت باطل ہے صحیح نہیں، کیونکہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نکاح کی ترغیب دلاتے تھے اور فرماتے زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورت سے نکاح کرو۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ کثرتِ مال انسان کو سرکش بنا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم جانتے تھے کہ انس کے لئے کثرت مال اور کثرتِ اولاد مضر نہ ہوں گے۔ (عینی)

۶۸۴۷ ـــ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک آدمی کو مسجد شریف میں قرآءت کرتے ہوئے سُنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے

Marfat.com

۶۸۴۸ــــــ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ

اُس نے مجھے فلاں فلاں آیت یاد کرا دی ہے جو میں فلاں فلاں سورت سے بھلا یا گیا تھا۔

۶۸۴۷ــــــ شرح : "اُسْقِطْتُهَا بمعنی نُسِّیْتُهَا" ہے یعنی میں وہ بھول گیا تھا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے۔ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کیسے بھول سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نسیان اختیاری نہیں۔ جمہور علماء نے کہا امور غیر ابلاغیہ میں نسیان جائز ہے لیکن مستقر نہیں ہوتا جلدی زائل ہو جاتا ہے اور امور ابلاغیہ میں تبلیغ سے پہلے نسیان جائز نہیں۔ اور جس کی تبلیغ کر دی ہو اس میں نسیان جائز ہے لہٰذا حدیث میں مذکور جائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تجھے پڑھائیں گے پھر آپ نہ بھولیں گے مگر جو اللہ چاہے (کرمانی)

۶۸۴۸ــــــ ترجمہ : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم فرمایا تو ایک آدمی بولا اس تقسیم میں اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر سنائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت غصہ میں آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام، پر رحم کرے ان کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو اُنہوں نے صبر کیا۔

۶۸۴۸ــــــ شرح : سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے "اُوْذِیَ بِاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ" سے اس آیت کریمہ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسٰى، موسیٰ علیہ السلام کو جو اذیت پہنچائی گئی وہ ایک فاحشہ عورت کے ذریعہ آپ کو متہم کیا گیا تھا یا لوگوں نے آپ پر یہ بہتان لگایا تھا کہ آپ نے بھائی ہارون علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے یا انہوں نے کہا کہ موسیٰ برہنہ اس لئے نہیں نہاتے کہ انہیں اُدرہ بیماری ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو تینوں بہتانوں سے علانیہ بری فرمایا : فَبَرَّأَهُ اللهُ مِمَّا قَالُوا، اللہ نے موسیٰ کو ان کے بہتان سے بری کیا، اس حدیث سے معلوم

Marfat.com

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ مِنَ الدُّعَاءِ

۶۸۴۹ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مِرَارٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ أَنْصِتْ فَإِنْ أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا ذٰلِكَ الِاجْتِنَابَ

ہوتا ہے اگر اہلِ فضل کے حق میں کوئی ایسی بات کر دی جائے جو انہوں نے نہ کیا ہو تو وہ غصہ میں آجاتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ نرمی کرتے ہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کی اقتدا کرتے ہوئے صبر کیا تھا۔ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم پر اعتراض کرنے والا ذو الخویصرہ خارجی تھا جس کی نسل سے فرقہ خارجیہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اعتراض کرنے والے بدبخت کو ایک جنگ میں قتل کیا تھا۔

باب دعاء میں سجع مکروہ ہے "

سجع مُقفّیٰ کلام ہے جس میں وزن کی رعایت نہیں ہوتی۔ یہ اس وقت مکروہ ہے جب اس میں تکلف کرے اور اگر طبعی طور پر مقفّیٰ عبارت صادر ہو اور اس میں کوئی تکلف وغیرہ نہ ہو تو مکروہ نہیں! کیونکہ اگر تکلف سے دعاء مقفّیٰ کی جائے تو خشوع وخضوع نہیں رہتا اور ذہن خشوع سے ہٹ کر ظاہری الفاظ کی

Marfat.com

تزیین میں لگ جاتا ہے اور اس کے تضرّع میں اخلاص نہیں ہوتا ہے ؛ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غافل اور لہو میں مشغول ہونے والے کی دعا قبول نہیں کرتا ؛ کیونکہ دعا میں مقفّیٰ عبارت لانے والے کی ہمت کلام کو جوڑنے میں صرف ہونے لگتی ہے اور اس میں اس کا دل مشغول ہو جاتا ہے یہ خشوع کے منافی ہے اور جو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں مقفّیٰ عبارت اور سجع دیکھنے میں آتی ہے وہ خشوع اور تضرّع کے منافی نہیں کیونکہ اس میں سجع کا قصد نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں تکلّف ہوتا ہے وہ صرف اتفاقی سجع ہے اور اتفاقی طور پر سجع مکروہ نہیں "

۵۸۴۹ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا لوگوں کو جمعہ میں ایک بار حدیث بیان کرو اگر اس کا انکار کرے تو دو بار کر لیا کرو اور اگر زیادہ بیان کرنا چاہتے ہو تو تین بار جمعہ میں وعظ کر لیا کرو اور لوگوں کو قرآن سے ملال میں نہ ڈالو اور میں تجھے نہ پاؤں کہ تو لوگوں کے پاس آئے ، حالانکہ وہ اپنی باتوں میں مشغول ہیں تو ان کے پاس وعظ کرنا شروع کر دے اور ان کی گفتگو کاٹ ڈالے اور ان کو پریشان کرے لیکن خاموش رہو جس وقت وہ تمہیں کہیں تو انہیں وعظ کرو ، حالانکہ وہ اس کی خواہش کرتے ہوں اور دعا میں سجع چھوڑو اور اس سے بچو (سجع کرنے میں تکلّف نہ کرو) کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو پایا وہ نہیں کرتے مگر اسی طرح (یعنی وہ دعا میں سجع سے اجتناب کرتے تھے اگر تکلّف کے بغیر سجع واقع ہو تو حرج نہیں)

۵۸۴۹ — شرح : اَنْصِتْ کے معنیٰ ہیں خاموشی سے کان لگا کر بات سُننا یعنی جب وہ کہیں حالانکہ وہ وعظ سُننے کے خواہش مند ہوں تو وعظ کرو ؛ قولہ انظر السجع " یعنی دعا میں سجع سے اجتناب کر یعنی مکروہ سجع سے بچو قولہ لایفعلون الّا ذالک یعنی وہ نہ کرتے تھے مگر اجتناب " ، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک اعمال میں ملال کے ڈر سے افراط مکروہ ہے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام کو ہر روز وعظ نہ کرتے تھے کہ وہ تنگ نہ پڑ جائیں اور فرمایا طاقت کے مطابق اعمال کرو ، کیونکہ اللہ تنگ نہیں ہوتا تم تنگ پڑ جانے ہو جب لوگ اپنی باتوں میں مشغول ہوں تو جب تک فارغ نہ ہوں وہاں وعظ نہ کرو اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علم و حکمت کو ان لوگوں کے پاس نشر نہ کرنا چاہیے جو اس کے سُننے کو اچھا نہ جانتے ہوں ؛ کیونکہ اس میں علم کو ذلیل کرنا ہوتا ہے ؛ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے علم کی قدر بلند کی ہے (عینی)

Marfat.com

بَابٌ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

۶۸۵۰ ـــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ

۶۸۵۱ ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ

باب یقین سے سوال کرے کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں

۶۸۵۰ ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی دعاء کرے تو یقین کے ساتھ دعاء کرے اور یہ نہ کہے اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے دے کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

۶۸۵۰ شرح : مسئلہ یعنی سوال اور دعاء ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے سوال قطع اور یقین کے ساتھ کرے اور مشیت کے ساتھ معلق نہ کرے کیونکہ تعلیق میں مطلوب منہ اور مطلوب سے استغناء کی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ حالانکہ اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا

۶۸۵۱ ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے اے اللہ مجھے بخش

Marfat.com

بَابٌ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

۶۸۵۲ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

اگر تو چاہتا ہے اے اللہ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہتا ہے وہ یقین سے دُعاء کرے ، کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے ۔

۶۸۵۱ — شرح : یعنی سوال میں تعلیق نہ کرے کیونکہ یہ مطلوب سے استغناء کی صورت ہے ۔ داؤدی نے کہا اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ دعاء میں کوشش کرے اور یہ نہ کہنے اگر تو چاہے جیسے مستغنی کہتا ہے بلکہ مسکین اور فقیرانہ حال میں دعاء کرے ۔

باب انسان کی دُعاء قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے

۶۸۵۲ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دُعاء قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہیں کرتے اور کہے میں نے دُعاء کی ہے قبول تو ہوتی نہیں ۔

۶۸۵۲ — شرح : ابن بطال نے کہا جلدی کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ بددل ہو کر دعاء ترک کر دیتا ہے قولہ لاحدکم یعنی تم میں سے ہر ایک کی دُعاء قبول ہوتی ہے ، کیونکہ صحیح تر قول یہ ہے کہ مفرد مضاف عموم کا فائدہ دیتا ہے قولہ یقول .. مالم یعجل کا بیان ہے یعنی ہر ایک کی دعاء قبول ہوتی ہے جب تک قطع رحمی اور گناہ کی دعاء نہ کرے کہا گیا جلدی کیسے ہوتی ہے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

فرمایا وہ کہتا ہے میں نے بار بار دعاء کی قبول ہوتی تو نظر نہیں آتی اس وقت تنگ ہو کر دُعاء ترک کر دیتا ہے۔ مظہری نے کہا جو کوئی دُعاء میں تنگی اور ملول کا اظہار کرے اس کی دُعاء قبول نہیں ہوتی؛ کیونکہ دُعاء عبادت ہے اس کی اجابت (قبولیت) حاصل ہو یا حاصل نہ ہو مومن کو عبادت سے تنگ نہیں ہونا چاہیئے دُعاء کی اجابت وقبولیت تاخیر اس لیئے ہوتی ہے کہ ابھی اس کی اجابت کا وقت نہیں؛ کیونکہ ہر شئی کا وقت ہوتا ہے اَلْاُمُوْرُ مَرْهُوْنَةٌ بِاَوْقَاتِهَا یا اس لئے کہ ازل میں اس کی دُنیا میں دُعاء کی اجابت کا فیصلہ نہیں کیا گیا تاکہ اس کا معاوضہ آخرت میں دیا جائے یا قبول میں اس لیئے تاخیر کی جاتی ہے کہ وہ اور الحاح اور مبالغہ سے دُعاء کرے کیونکہ اللہ چمٹ کر دُعاء کرنے کو پسند کرتا ہے بایں ہمہ اس میں انقیاد و استسلام اور اظہارِ افتقار بھی ہے یعنی دعاء کرنے والا عاجزی تابعداری کرتا ہے اور اپنی احتیاجی ظاہر کرتا ہے اور یہ اللہ کو بہت پسند ہے جو کوئی بکثرت دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جو بکثرت دُعاء کرے وہ عنقریب قبول ہو جاتی ہے۔

دُعاء کے آداب

دُعاء کرنے کے چند آداب ہیں پہلے وضو کرے پھر نماز نوافل پڑھے گناہوں سے توبہ کرے دعاء میں اخلاص کرے قبلہ کی طرف متوجہ ہو دعاء کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور دعاء کر چکنے کے بعد آمین کہے یہ دُعاء کے اختتام کی مُہر ہے۔ دُعاء صرف اپنی ذات ہی کے لیئے نہ کرے بلکہ عام لوگوں کو دُعاء میں شامل کرے تاکہ اس کی دُعاء اور طلب مسلمانوں کی کئی دعاؤں میں درج ہو جائے اور اس کی حاجت ان کی حاجات کے ساتھ مل جائے شاید اُن کی برکت سے دعاء قبول ہو جائے۔ دُعاء کا اصول یہ ہے کہ حرام تو حرام مشتبہات سے بھی اجتناب کرے۔ مالک بن یسار سے مرفوع حدیث ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرو تو ہاتھوں کے بطون سے دعاء کرو ہاتھ الٹے کر کے دعاء نہ کرو اور جب فارغ ہو جاؤ تو ان کے ساتھ منہ کا مسح کرو۔ (ابو داؤد) عادت یہ ہے کہ جب کوئی کسی سے کوئی شئی مانگتا ہے تو ہاتھ آگے بڑھاتا ہے اسی لئے اللہ سے دعاء کرنے والا (مانگنے والا) تواضع اور عاجزی سے اللہ کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ دُعاء کے بعد ہاتھوں کو منہ پر پھیرنے میں حکمت مطلوب پالینے کی نیک فال اور اس کا اعضاء میں سے اعلیٰ عضو کی طرف نبر کا پہنچانا ہے تاکہ اس سے باقی تمام اعضاء کی طرف سرائت کرے (قسطلانی)

www.muhammadiarman.net

Marfat.com

بَابُ رَفْعِ الْاَیْدِیْ فِی الدُّعَاءِ

وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ وَشَرِیْكٍ سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ

باب دُعاء میں ہاتھ اُٹھانا

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا: اے اللہ میں اس سے بیزار ہوں جو خالد بن ولید نے کیا ہے۔ ابو عبداللہ امام بخاری نے کہا کہ اُویسی نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے یحییٰ بن سعید اور شریک بن ابی نمیر سے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ حضور نے دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

خالد بن ولید کا واقعہ

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف لشکر دے کر بھیجا کہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ اُنھوں نے اسلام تو قبول کر لیا لیکن اچھی طرح زبان سے ادا نہ کر سکے اور یہ نہ کہا کہ ہم مسلمان ہیں بلکہ یہ کہا ہم صابی ہیں۔ صابی اسے کہتے ہیں جو ایک دین چھوڑ کر دوسرے دین میں منتقل ہو جائے خالد نے ان کو قتل کرنا شروع کیا اور ہر ایک لشکری کو کہا کہ وہ اپنے اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ جب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو حضور اس فعل سے راضی نہ ہوئے اور دونوں ہاتھ مبارک

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

۶۸۵۳ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتّٰى مَا كَانَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

اُٹھا کر دُعا فرمائی اے اللہ خالد نے جو کچھ کیا ہے میں اس سے بیزار ہوں ''

باب غیر قبلہ کو منہ کر کے دعا کرنا

۶۸۵۳ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ایک وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم پہ بارش برسائے پس آسمان پہ بادل آگیا اور ہم پہ بارش ہونے لگی ۔ یہاں تک کہ آدمی اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا تھا ۔ اور آئندہ جمعہ تک بارش ہوتی رہی تو وہی آدمی یا اس کا غیر کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہم سے بارش روک دے ۔ ہم ڈوبنے لگے ہیں ۔ فرمایا اے اللہ ! ہمارے ارد گرد برسا ہم پہ نہ برسا ۔ پس بادل مدینہ منورہ کے ارد گرد پھیل گیا اور مدینہ منورہ پہ بارش نہ ہوتی تھی ''

۶۸۵۳ — شرح : اس حدیث کی ترجمۃ الباب سے مناسبت اس طرح ہے کہ خطیب قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو کر خطبہ دیتا ہے اور یہ کہیں بھی

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

۶۸۵۴ ـــ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هٰذَا الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِي فَدَعَا فَاسْتَسْقٰى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ

مذکور نہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں بار دُعاء کے وقت قبلہ کی طرف سے پھرے ہُوئے تھے۔ حدیث ۹۶۳ ج ۲ کی شرح دیکھیں۔ قولہ حوالینا، یعنی ہمارے ارد گرد بارش برسا ہم پہ بارش نہ برسا۔ ابن اثیر نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ کھیتی باڑی کے مقامات پہ بارش برسا مکانات پہ نہ برسا۔ واللہ اعلم!

باب قبلہ رُو دُعاء کرنا

۶۸۵۴ ـــ ترجمہ : عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِس عیدگاہ میں تشریف لائے اس حال میں کہ بارش طلب کرتے تھے۔ آپ نے دُعاء فرمائی اور بارش طلب کی پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہُوئے اور اپنی چادر شریف پلٹا دی۔

۶۸۵۴ ـــ شرح : یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے استقبال قبلہ سے پہلے دُعاء فرمائی اس وقت عنوان سے حدیث کی مناسبت نہیں، لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ اپنی عادت کے مطابق ادھر اشارہ کیا ہو۔ کیونکہ کتاب الاستسقاء میں بعض احادیث میں ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعاء کا ارادہ کیا ہو تو قبلہ رُو ہو گئے اور اپنی چادر شریف پلٹا دی اور دُعاء کے وقت استقبال قبلہ میں حضور کے فعل کی کئی احادیث مذکور ہیں (قسطلانی)۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کافی بحث و تمحیص کے بعد کہا احسن یہ ہے کہ اس حدیث کے بعض طرق میں یہ ہے کہ جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعاء کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہوئے اور تحویلِ رداء فرمائی۔ مطابقت میں اتنی قدر کافی ہے۔

www.muhammadilm.net

Marfat.com

بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ الْمَالِ

٦٨٥٥ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ أُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

باب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادم کے لئے درازئ عمر اور کثرت مال کی دعاء فرمانا

٦٨٥٥ — ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے خادم انس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء فرمائیں۔ حضور نے فرمایا اے اللہ! انس کا مال اور اولاد زیادہ کر اور جو کچھ اس کو تو نے عطاء کیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

٦٨٥٥ — شرح : حدیث میں درازئ عمر کا ذکر نہیں لیکن حضور کا یہ فرمانا کہ جو کچھ اس کو تو نے عطاء کیا ہے اس میں برکت فرما۔ درازئ عمر کو بھی شامل ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ میں داخل ہے۔ اس حدیث کے بعض طرق میں ہے وَاَطِلْ حَيَاتَهُ اس کی عمر دراز فرما اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے مال و دولت اور اولاد وعیال زیادہ طلب کرنا مباح ہے بشرطیکہ اللہ کے ذکر اور اس کے حقوق ادا کرنے سے غافل نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں اس سے بڑا فتنہ کیا ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے سے غافل کر دے۔ اگر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا انس کے لئے نہ ہوتی تو خطرات سے محفوظ نہ ہوتے۔ ام سلیم کا نام رُمَیْصَاء ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

۶۸۵۶ — حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۶۸۵۶ — **ترجمہ** : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یہ دُعاء کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی حق معبود نہیں وہ عظیم ہے بردبار ہے لا الٰہ الا اللہ وہ آسمان اور زمین کا رب ہے وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

۶۸۵۶ — **شرح** : یہ دُعاء اللہ تعالیٰ کی توحید کو شامل ہے جو تنزیہات کا اصل ہے جنہیں اوصافِ جلالیہ کہا جاتا ہے اور عظمت پر مشتمل ہے جو عظیم قدرت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ عاجز کو عظیم نہیں کہا جاتا اور حلم و بردباری پر مشتمل ہے جو علم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جاہل سے حلم متصور نہیں ہوسکتا۔ یہ دونوں صفات وجودیہ حقیقیہ کا اصل ہیں جنہیں اوصاف اکرامیہ کہا جاتا ہے۔ اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہوجاتے ہیں۔ حدیث میں مذکور ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلمات سے ہے اگر یہ سوال پوچھا جائے حدیث مذکور ذکر ہے دعاء نہیں، حالانکہ عنوان تکلیف کے وقت دعاء کرنا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس ذکر کے ساتھ دعاء شروع کی جاتی ہے، چنانچہ سفیان بن عُیَینہ نے کہا جس شخص کو ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے روکا میں اس کو بہت اچھی شئی عطا کرونگا جو سائلین کو عطا کرتا ہوں۔ حلیم کو ذکر کرنے کی خصوصیت یہ ہے کہ غالبًا مومن پر مصیبت اللہ کی طاعت میں تقصیر کرنے اور حالات میں غفلت کرنے سے آتی ہے۔ اس میں عفو کی امید ہے جو غم زائل کرتا ہے۔ حلم کے معنی غیظ و غضب کے وقت اطمینان ہیں اس اعتبار سے اس کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق جائز نہیں لیکن اس سے اس کا لازم مراد ہے اور وہ عقوبت میں تاخیر کرنا ہے۔ آسمان اور زمین دیکھنے میں عظیم ترین ہیں اس لئے "رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" فرمایا ہے۔

Marfat.com

۶۸۵۷ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ —

لفظ ربّ کے معانی

لغت میں رب کے معانی متعدد ہیں چنانچہ مالک، سید، مُدبّر، مُربّی، مُتمّم اور مُنعِم پر رب کا اطلاق ہوتا ہے لیکن اس کا اضافت کے بغیر صرف اللہ پر ہی اطلاق ہوتا ہے۔ اور جب اللہ کے غیر پر اطلاق ہو تو اضافت سے ہوتا ہے؛ چنانچہ کہا جاتا ہے رب کذا،، قرآن کریم میں ہے اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ اِنَّهٗ رَبِّيْ وَاِنَّهٗ اَحْسَنَ مَثْوَايَ،، اسی طرح رب العرش العظیم کو اس لئے خاص کیا کہ یہ توحید، ربوبیت اور عظمتِ عرش پر مشتمل ہے (اس حدیث کا ترجمہ اس حدیث سے پہلی حدیث کے تحت دیکھیں)

قَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ ،،

وَھب نے کہا شعبہ کے قتادہ سے پہلی حدیث جیسی خبر دی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس سے مقصد ان لوگوں کا رد کرنا ہے جو کہتے ہیں کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف حدیثیں سنی ہیں۔ ایک حدیث یونس بن متّٰی کی۔ دوسری ابن عمر کی حدیث جو نماز کے بارے میں ہے تیسری حدیث یہ کہ قاضی تین ہیں اور ابن عباس کی حدیث ۔ کیونکہ شعبہ کسی مُدلّس سے روایت نہیں کرتے لیکن اس مدلس سے روایت کرتے ہیں جس نے اپنے شیخ سے سماعت کی ہو۔ شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے ذکر کی ہے لہٰذا اس حدیث میں قتادہ کی تدلیس کا شبہ جاتا رہا۔ جبکہ اس کو عنعنہ سے روایت کیا ہے (قسطلانی)

www.muhammadian.net

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

۶۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُمَیٌّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ قَالَ سُفْیٰنُ الْحَدِیْثُ ثَلٰثٌ زِدْتُ اَنَا وَاحِدَةً لَا اَدْرِیْ اَیَّتُهُنَّ هِیَ ۔

باب سخت مصیبت سے پناہ چاہنا

اس باب میں جہد البلاء سے تعوّذ کا بیان ہے۔ جہد بفتح الجیم وضمہا بمعنی مشقت ہے انسان کو جو سخت مشقت اور جہد پہنچے جس کی برداشت کی قوت نہ ہو اور نہ ہی وہ خود بخود دفع ہوسکے اس کو جہد البلاء کہا جاتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جہد البلاء کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا قلتِ مال اور کثرتِ عیال جہد البلاء ہے (عینی) الجُہد بالضم بمعنی مشقت و بالفتح بمعنی طاقت ہے۔ وقیل بالعکس

۶۸۵۸ — **ترجمہ** : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مصیبت، بدبختی لاحق ہونے، بری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا اس حدیث میں تین کلمات ہیں ایک میں نے زیادہ کیا ہے میں نہیں جانتا وہ کونسا کلمہ ہے۔

۶۸۵۸ — **شرح** : قولہ دَرَکِ الشَّقَاءِ " دَرَک کی راء کو مفتوح اور مجزوم دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ اس کے معنی پالینے اور لاحق ہوجانے کے ہیں۔ شَقاء بفتح الشین بمعنی شدت اور تنگی ہے جو کوئی شئی ھلاکت تک پہنچائے اس کو بھی شقاء کہا جاتا ہے۔ ابن بطال مالکی نے کہا شقاء دو قسم دُنیا اور آخرت کے امور میں ہے۔ اسی طرح سُوءِ قضاء بھی نفس، مال اور اولاد خاتمہ اور معاد میں عام ہے۔ قولہ سُوءِ الْقَضَاءِ " میں قضاء بمعنی مَقْضِیْ ہے جو فیصلہ کیا گیا قضاء

Marfat.com

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى

۶۸۵۹ — حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

بمعنی حکم نہیں کیونکہ اللہ کا حکم سارے کا سارا حسن ہے۔ اس میں سُو نہیں۔ قضاء و قدر کی علیحدہ علیحدہ تعریف یہ ہے کہ قضاء ازل میں اجمالی طور پر کلیات کا حکم ہے اور قدر ان کلیات کی جزئیات کے وقوع کا حکم ہے جو تفصیلاً نازل ہوتی ہیں، چنانچہ قرآن کریم میں ہے اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ،، قولہ شَمَاتَةَ الْاَعْدَاءِ ،، شماتت کے معنی دشمن کا خوش ہونا۔ کرمانی نے کہا شماتۃ الاعداء ،، دشمن کی خوشی سے غمناک ہونا ہے اور اس کی غمناک حالت سے خوش ہونا دل کو زخمی کرتا ہے اور اس میں سخت تاثیر پیدا کرتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے لئے ان کلمات سے دعاء فرمائی ہے اور یہ کلمہ جامعہ ہے، کیونکہ مکروہ مبدء کی جہت سے ہو تو سُوء قضا (بُرا فیصلہ) یا معاد کی جہت سے ہو تو درکِ شقاء ہے، کیونکہ آخرت کی شقاء وہی تو حقیقی شقاء ہے اور مکروہ اگر معاش کے اعتبار سے ہو تو اگر غیر کے اعتبار سے ہو تو شماتۃ اعداء ہے اور اپنی جہت سے ہو وہ جہد البلاء ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

قولہ قَالَ سُفْیَان ،، یعنی سُفیان بن عیینہ نے کہا ان چار امور میں سے تین تو حدیث میں ہے اور ایک میرا اپنا کلمہ ہے جس کا میں نے اضافہ کیا ہے اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سفیان کے لئے کیسے جائز ہے کہ وہ اپنا کلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام شریف کے ساتھ خلط ملط کر دے کہ اُن میں سے فرق ہی اُٹھ جائے اس کا جواب یہ ہے کہ سفیان نے خلط ملط نہیں کیا بلکہ ان پر بعینہ تین کلمات مشتبہ ہو گئے ہیں اور ان کو یہ معلوم ہُوا کہ وہ تین ان چار کلمات سے ہیں تو اُنھوں نے تین کی روایت کی قطعیت کے لئے چار ذکر کر دیئے کہ وہ تین ان میں سے خارج نہیں۔ علامہ کرمانی نے کہا امام بخاری نے کتاب القدر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اس میں چاروں امور کسی تردّد کے بغیر جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف منسوب کئے ہیں۔ بعض روایات میں سُفیان نے کہا مجھے ایک کلمہ زیادہ کرنے میں شک ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم!

www.muhammadiahmet

Marfat.com

وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نُزِلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى

باب سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعاء فرمانا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى

اَلرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى منصوب ہے کیونکہ یہ فعل مقدر کا مفعول ہے یعنی اِخْتَرْتُ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى یا اَخْتَارُ یا اُرِيْدُ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى ،، اور الرفیق جنت ہے یا نبیوں کی جماعت ہے جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں

٦٨٥٩ — ترجمہ : ابن شہاب نے کہا مجھے سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر نے چند اہل علم آدمیوں میں خبر دی کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ آپ تندرست تھے کوئی نبی کبھی فوت نہیں ہوا یہاں تک کہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے جس وقت سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات آئی، حالانکہ آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا کچھ وقت آپ پر غشی آئی پھر افاقہ ہوا تو آپ نے اپنی نگاہ مبارک چھت کی طرف لگا دی پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى ،، میں نے کہا اس وقت حضور ہم کو اختیار نہیں کریں گے اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ وہی حدیث ہے جو ہم سے بیان فرمایا کرتے تھے؛

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيٰوةِ

۶۸۶۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَنْ قَيْسٍ قَالَ اَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا قَالَ لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ

حالانکہ آپ تندرست تھے۔ ام المؤمنین نے کہا یہ حضور کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے تلفظ فرمایا۔

۶۸۵۹ — شرح : سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر حیات میں اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ اگر چاہیں تو دُنیا میں باقی رہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور تمام کمالات جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطاء فرمائے ہیں ان میں سے کچھ کمی نہ آئے گی اور اگر چاہیں تو دُنیا سے تشریف لے آئیں اور ملکوت سے جا ملیں تو سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاء اعلیٰ کو اختیار کیا اور فرمایا اے اللہ میں ملاء اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں اس وقت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ران شریف پر حضور کا سر مبارک تھا۔ مائی صاحبہ نے فرمایا مجھے اس وقت یقین آیا کہ اب حضور ہمیں اختیار نہ کریں گے، کیونکہ حضور صحت کی حالت میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کو اس کی وفات کے وقت دُنیا و آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے کہ جو چاہیں پسند کریں۔

باب اپنی موت اور حیات کی دُعاء کرنا

۶۸۶۰ — ترجمہ : قیس نے کہا میں خبّاب کے پاس آیا حالانکہ اُس نے سات داغ لگوائے تھے۔ خباب نے کہا اگر یہ نہ ہوتا کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دُعاء کرنے سے منع فرمایا ہے تو میں یقیناً موت کی دُعاء کرتا۔

۶۸۶۰ — ترجمہ : قیس نے کہا میں خباب کے پاس اس حال میں آیا کہ اُنہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے۔ میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اگر یہ نہ ہوتا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعاء کرنے سے منع فرمایا ہے تو میں ضرور موت کی دعاء کرتا۔

Marfat.com

۶۸۶۱ — حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ قَالَ اَتَیْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعًا فِیْ بَطْنِهٖ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ

۶۸۶۲ — حَدَّثَنِیْ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّیًا لِلْمَوْتِ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوةُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ

۶۸۶۱ — **ترجمہ** : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی تکلیف کی وجہ سے جو اس پر نازل ہو موت کی خواہش نہ کرے اگر اُس نے ضرور ہی موت کی خواہش کرنا ہے تو کہے اے اللہ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور اگر میرے لئے وفات بہتر ہے تو مجھے وفات دے۔

۶۸۶۱ — **شرح** : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی خواہش کرنے سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ کسی شئ میں اللہ تعالیٰ کی قضاؤ قدر سے تنگ آنا ہے جو آخرت میں اس کو نفع دے گی۔ اگر دین و ایمان کے فساد کا ڈر ہو تو موت کی خواہش کرنا مکروہ نہیں۔
قولہ بضر "یعنی اگر تم میں سے کوئی موت کی خواہش اس حال میں کرتا ہے کہ کسی تکلیف کی وجہ سے اس کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے تو یہ کہے اے اللہ اگر میرے لئے موت بہتر ہے تو مجھے وفات دے اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ منع کرنے کے بعد اس کا جواز کیونکر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ضرورت کا مقام احکام سے مستثنیٰ ہوتا ہے؛ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ ، یا نہی موت منجز پر محمول ہے اور جواز معلق ہے

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُؤُسِهِمْ

وَقَالَ اَبُومُوسٰی وُلِدَ لِی غُلَامٌ فَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ

۶۸۶۳ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ جَعْدٌ وَجُعَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِی خَالَتِی اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِی وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاسِی وَدَعَا لِی بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ

باب بچوں کے لئے برکت کی دعاء کرنا اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرنا،،

ابوموسیٰ اشعری نے کہا میرے ہاں بچہ پیدا ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے برکت کی دعاء کی،،

۶۸۶۳ — ترجمہ : سائب بن یزید نے کہا میری خالہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھانجہ بیمار ہے حضور نے میرے سر پہ دستِ اقدس پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر حضور نے وضو کیا تو میں نے ان کے بچے ہوئے پانی سے پیا پھر میں حضور کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور حضور کے دو کندھوں کے درمیان ڈولی کے بٹن کی طرح ختم نبوت دیکھی،،

www.muhammadiah.net

۶۸۶۴ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي عَقِيلٍ اِنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ اَوْ اِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ

۶۸۶۵ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَحْمُودٌ

۶۸۶۳ — شرح : طبرانی میں ہے جس نے یتیم کے سر پہ ہاتھ رکھا صرف اللہ کے لئے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرے تو سر کے ہر بال کے بدلے جس سے اس کا ہاتھ گزرے اسے نیکی حاصل ہوگی لیکن اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ امام احمد نے حسن سند کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک آدمی نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سختیٔ قلب کی شکایت عرض کی تو حضور نے فرمایا مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرو،، محلہ دلہن کی ڈولی ہے جس کو کپڑوں سے سجایا جاتا ہے۔ اس کے بڑے بڑے بٹن ہوتے ہیں۔ (حدیث ۱۸۸ ج : اکی شرح دیکھیں)

۶۸۶۴ — ترجمہ : ابوعقیل سے روایت ہے کہ ان کا دادا عبداللہ بن ہشام ان کو بازار میں لے جاتے اور طعام خرید کرتے ان کو ابن زبیرؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ملتے تو کہتے ہمیں بھی اپنی تجارت کے مال میں شامل کر لیا کرو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے برکت کی دعا کی ہے؛ چنانچہ وہ انہیں تجارت کے مال میں شریک کر لیا کرتے تو بسا اوقات سواری کا بوجھ غلہ (منافع) پاتے اور اس کو اپنے گھر بھیجے۔

۶۸۶۵ — ترجمہ : ابن شہاب نے کہا مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی یہ وہ محمود ہے جنؓ

Marfat.com

ابْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ

٦٨٦٦ — عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

٦٨٦٧ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

چہرہ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنوئیں سے پانی کی کُلی ڈالی جبکہ وہ بچے تھے "
(حدیث ۱۸۸ ج : ا کی شرح دیکھیں)

٦٨٦٦ — **ترجمہ** : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تو حضور ان کے لئے دعاء فرمائے ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا تو اُس نے حضور کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ حضور نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا اور مبالغہ سے نہ دھویا۔ (حدیث ۲۲۲ ج : ا کی شرح دیکھیں)

٦٨٦٧ — **ترجمہ** : زہری نے روایت کی عبد اللہ بن ثعلبہ بن صُعیر نے بیان کیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا۔ اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے (حدیث ۹۴۳ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۶۸ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

۶۸۶۹ — حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَلِمْنَا

باب سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود شریف پڑھنا

۶۸۶۸ — ترجمہ: شعبہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سُنا کہ مجھ سے کعب ابن عُجزہ نے ملاقات کی اور کہا کیا میں آپ کو نذرانہ پیش نہ کروں - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ہم نے یہ معلوم کرلیا

Marfat.com

فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ

بَابٌ هَلْ يُصَلِّي عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

٦٨٧٠ — حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَأَتَاهُ أَبِي
بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى

ہے کہ آپ پر سلام کس طرح کہنا ہے آپ پر درود شریف کس طرح پڑھیں فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (سورۂ احزاب کی تفسیر دیکھیں)

ترجمہ : ٦٨٦٩ — ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، سلام آپ پر کرنا ہم نے پہچان لیا ہے ۔ آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ ،،

شرح : ٦٨٦٩ — اگر یہ سوال پوچھا جائے تشبیہ کی شرط یہ ہے کہ مشبہ بہ اقوی ہونا چاہیئے یہاں برعکس ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تشبیہ ناقص کو کامل کے ساتھ لاحق کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ تشبیہ اشہریت کے سبب ہے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام پہلی امتوں میں زیادہ مشہور ہیں ۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۸۷۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

باب

کیا غیر نبی پر درود شریف پڑھا جائے،،

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ! اپنی امت کے لئے دعاء کریں بے شک آپ کی دعاء ان کے لئے سکون ہے،،

یعنی اپنی اُمت کے لئے دعاء اور استغفار کریں، کیونکہ صلوٰۃ کے معنی دُعاء کے ہیں جبکہ آپ کی دُعاء ان کے لئے موجب راحت و سکون ہے۔

۶۸۷۰ — ترجمہ : ابن ابی اوفیٰ نے کہا جب کوئی آدمی اپنا صدقہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تو حضور فرماتے اے اللہ اس پر رحم فرما۔ آپ کے باپ الصدقہ لے کر آیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ صلِّ علٰی آلِ ابی اوفیٰ "

۶۸۷۰ — شرح : غیر نبی میں فرشتے اور انبیاء کرام علیہم السلام اور مومن بھی داخل ہیں! چونکہ اس مسئلہ میں اختلاف تھا اس لئے امام نے استفہام سے ذکر کیا ہے؛ چنانچہ بعض علماء نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پر لفظ صلوٰۃ نہ بولا جائے؛ چنانچہ ابوبکر ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پر صلوٰۃ جائز نہیں۔ بعض علماء نے کہا نبی کی تبعیت میں غیر نبی پر صلوٰۃ جائز ہے۔ استقلالاً جائز نہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک ہے بعض نے کہا استقلالاً اور تبعاً دونوں طرح جائز ہے۔ ان کی دلیل باب میں مذکور حدیث ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر صلوٰۃ بہرحال جائز ہے۔ ان کی دلیل حضرت علی کی حدیث ہے کہ

Marfat.com

اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذَیْتُهٗ فَاجْعَلْهُ لَهٗ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً

۶۸۷۲ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهٗ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهٗ قُرْبَةً اِلَیْكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

کہ فرمایا صَلِّ عَلَیَّ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ الْکِرَامِ (ترمذی) اور ملائکہ پر صلوٰۃ کا اطلاق مذکور حدیث سے لیا گیا ہے

۶۸۷۱ — ترجمہ: ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں فرمایا کہو:
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

۶۸۷۱ — شرح: اس حدیث سے باب کے عنوان میں جو ابہام تھا اس کی وضاحت ہو گئی ہے کیونکہ حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ غیر نبی پر بالتبع صلوٰۃ کا اطلاق جائز ہے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آلِ محمد سے مراد حضور کی بیویاں اور اولاد ہے (حدیث ۳۱۵۲ ج: ۵ کی شرح دیکھیں)

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! جس کو میں نے اذیت پہنچائی اس کو طہارت اور اس پر رحمت کر دے"

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

٦٨٧٣ — حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ

٦٨٧٢ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا اے اللہ جس مومن کو میں نے گالی دی ہو اس گالی کو اس کے لئے قیامت میں قربت کا ذریعہ بنا دے۔

٦٨٧٢ — شرح : قولہ فاجعلہٗ ،، ضمیر منصوب کا مرجع اذیٰ ہے جو آذیتہٗ کے ضمن میں مذکور ہے۔ پس باب کے عنوان کے معنی یہ ہیں ،، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ! اے اللہ جس شخص کو اذیت اور تکلیف دوں تو اس اذیت اور تکلیف کو اس شخص کے لئے طہارت اور رحمت کر دے۔ قولہ فَاَیُّمَا مُؤمِنٍ الخ فَاَیُّمَا میں فاء جزائیہ اس کی شرط محذوف ہے سیاقِ حدیث اس پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اے اللہ اِنْ کُنْتُ سَبَبْتُ مُؤْمِنًا فَکَذَا ،، یعنی اگر کسی مومن کو گالی دوں اس کو ایسا کر دے اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اگر وہ شخص گالی کا مستحق ہو تو یہ اس کے لئے طہارت و رحمت نہ ہو گی اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے مراد ہی وہ شخص ہے جو گالی کا مستحق نہیں ؛ چنانچہ مسلم شریف میں ہے فَاَیُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَیْہِ مِنْ اُمَّتِیْ بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ لَھَا بِاَھْلٍ اَنْ یَجْعَلَھَا طُھُوْرًا وَّزَکَاۃً وَقُرْبَۃً تُقَرِّبُہٗ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ،، یعنی میں اپنی امت میں سے جس مومن پر بددعا کروں جس کا وہ اہل نہیں تو اس بددعا کو طہارت اور رحمت کر دے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اگر اس دعاء کا اثر ہی نہیں تو اس کے قربت کی طرف منقلب ہونے کی کیا وجہ ہے اس کا جواب یہ ہے یہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ کی ایک جھلک ہے کہ گالی سے بھی اس کا مقابل مراد لیا ہے جو خیر اور کرامت ہے کیونکہ آپ خلقِ عظیم پر فائز ہیں ،، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین

باب فتنوں سے پناہ مانگنا

فِتَن فتنہ کی جمع بمعنی امتحان ہے ؛ چنانچہ کہا جاتا ہے فَتَنْتُہٗ وَاَفْتَنْتُہٗ فُتُوْنًا اِذَا امْتَحَنْتَہٗ ،، کہ جب

Marfat.com

عَنْ شَیْءٍ اِلَّا بَیَّنْتُہٗ لَکُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا کُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَاْسَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ یَبْکِیْ فَاِذَا رَجُلٌ کَانَ اِذَا لَاحَی الرِّجَالَ یُدْعٰی لِغَیْرِ اَبِیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ حُذَافَۃُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ کَالْیَوْمِ قَطُّ اِنَّہٗ صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ حَتّٰی رَاَیْتُہُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَکَانَ قَتَادَۃُ یَذْکُرُ عِنْدَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ

تو کسی کا امتحان لے تو کہے گا فَتَنْتُہٗ "، پھر اس کا استعمال مکروہ اشیاء میں ہونے لگا حتیٰ کہ گناہ، کفر، قتال، جنگ کرنا۔ اِحْرَاق "، جلا دینا، ازالہ اور شئی سے کسی کو پھیر دینے میں اس کا استعمال بکثرت ہونے لگا ہے۔

۶۸۷۳ — ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے حتیٰ کہ سوالات میں بہت مبالغہ کیا تو آپ غصہ میں آگئے اور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا آج کے دن تم کوئی شئی مجھ سے نہ پوچھو گے مگر میں تمہارے لئے پوری وضاحت سے بیان کروں گا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے دائیں اور بائیں لوگوں کو دیکھا کہ ہر ایک آدمی اپنا منہ اور سر اپنے کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا ہے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک ایک آدمی جس کا حال یہ تھا کہ جب وہ لوگوں سے جھگڑتا تھا تو اس کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ اس نے آتے ہی کہا یا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " میرا باپ کون ہے ؟ " فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ عمر فاروق نے اظہار کیا اور کہا ہم اللہ کے رب ہونے سے راضی ہیں، اسلام کے دین ہونے سے خوش ہیں اور جناب محمد رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے رسول ہونے سے راضی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے ذریعہ فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خیر اور شر آج کے دن کی طرح کبھی نہیں دیکھی۔ شان یہ ہے کہ جنت اور دوزخ میرے سامنے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

کی گئی یہاں تک کہ میں نے دونوں کو اس دیوار کے پیچھے دیکھا۔ قتادہ اس حدیث کے بیان کے وقت یہ آیت کریمہ ذکر کیا کرتے تھے "اے ایمان والو اشیاء کے متعلق سوال نہ کرو اگر وہ تمہارے لئے ذکر کی گئیں تو تمہیں غمناک کر دیں گی۔

۶۸۷۳ ــــ شرح : لوگوں نے غیر ضروری سوال بکثرت کئے جو حضور کے غضب کا سبب بنے تھے۔ اس لئے آپ منبر شریف پر تشریف لائے اور فرمایا آج غیب کے متعلق تم جو بھی پوچھو گے میں اس کا جواب دوں گا حضور کے غیظ و غضب سے حضرات صحابہ کرام سروں پر کپڑے ڈال کر رونے لگے۔ ایک شخص نے جس کا نام عبداللہ تھا کہا یا رسول اللہ میرا والد کون ہے ؟ کیونکہ لوگ اس کو اس کے والد کے غیر کی طرف منسوب کرتے تھے حضور نے فرمایا تیرا والد حذافہ بن قیس ہے ، کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نبوت سے امت کے افراد کے آباؤ اجداد کا علم ہے جیسا کہ بیدہ کتابان کی حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ جنت کا عرض تمام آسمان اور زمین ہیں وہ اس دیوار یا محراب میں کیسے ظاہر ہوئی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنت و دوزخ کی طرف توجہ فرمائی تو آپ کی بصیرت حقیقی جنت و دوزخ تک پہنچی چونکہ آپ کے سامنے دیوار تھی جس سے آپ کی بصیرت نے نفوذ کیا تھا اس لئے فرمایا اس دیوار کے پیچھے دیکھا۔ قسطلانی نے کہا یہ آپ نے آنکھ سے دیکھا تھا (حدیث ع۹۰ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

علامہ قسطلانی نے ذکر کیا جس طرح شیشے میں صورت منطبع ہوتی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت و دوزخ میں ان کی ہر شئی دیکھی یہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ صقیلہ اجسام آپ کی نگاہ میں شفاف ہو جاتے ہیں۔ قولہ اشیاء ، خلیل ، سیبویہ اور جمہور علماء بصریین نے کہا اس کا اصل شَیْئَاءُ ہے۔ دونوں ہمزوں کے درمیان الف ہے اس کا وزن فَعْلَاءُ ہے۔ دوسرا ہمزہ تانیث کے لئے ہے اسی لئے یہ غیر منصرف ہے جیسے حمراء غیر منصرف ہے۔ یہ لفظاً مفرد اور معناً جمع ہے۔ چونکہ ایک جگہ دو ہمزے ثقیل ہوتے ہیں پہلے کو جو لام ہے شین سے مقدم کر دیا تو اس کا وزن لَفْعَاءُ ہو گیا۔

علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا جب عبداللہ اپنی والدہ کے پاس گیا تو اس نے کہا یہ تو نے جرأت کس لئے کی ہے۔ عبداللہ نے کہا ہم جاہلیت کے زمانہ میں رہے ہیں میں اپنے والد کو نہیں جانتا تھا کہ کون ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام و اعظام اور مسلمانوں پر شفقت کے لئے کہا تاکہ زیادہ سوال کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ دیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غضب فیصلہ کرنے میں مانع نہیں ، کیونکہ آپ کی زبان شریف سے ہر حال میں عدل و انصاف ہی ظاہر ہوتا ہے بخلاف دوسرے لوگوں کے وہ غصہ کی حالت میں صحیح فیصلہ کرنے سے قاصر ہوتے ہیں اسی لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

۶۸۷۴ ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي
أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتّٰى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ فَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ
بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ

مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا لَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ ،، اس میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اُنہوں نے سمجھا کہ کثرتِ سوال سے آپکو اذیت پہنچتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ علماءِ دین سے ضرورت کے وقت سوال کرنا چاہیئے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب لوگوں کے کمزروں پر غلبہ سے پناہ مانگنا

۶۸۷۴ ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے کہا اپنے بچوں میں سے کوئی بچہ ہمارے لئے تلاش کرو جو میری خدمت کیا کرے ابوطلحہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے ہیں جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب بھی آپ اُترتے تھے میں حضور

Marfat.com

ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

کو اکثر یہ فرماتے ہوئے سنتا تھا کہ اے اللہ میں تیرے ذریعے ہم اور حزن، عجز اور کسل بخل اور بزدلی، قرضہ کی سختی اور عوام کے غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں میں ہمیشہ حضور کی خدمت کرتا رہا حتیٰ کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے تو صفیہ بنت حیی جس کو اپنی ذاتِ کریمہ کے لئے خاص کیا تھا کو ساتھ لے کر تشریف لائے میں حضور کو دیکھتا تھا کہ آپ چادر یا کمبل کا پردہ کر کے ان کو اپنے پیچھے بٹھلاتے تھے حتیٰ کہ جب ہم صہباء میدان میں آئے تو حضور نے چمڑے کے دسترخوان پر حَیس تیار کر کے رکھا پھر لوگوں کو بلانے کیلئے مجھے بھیجا میں نے لوگوں کو بلایا تو انہوں نے طعام سے کھایا۔ یہ صفیہ کے زفاف کے وقت ولیمہ کا کھانا تھا پھر حضور مدینہ منورہ شرّفہا اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے یہاں تک کہ جب اُحد پہاڑ ظاہر ہوا تو ارشاد فرمایا یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں جس وقت مدینہ منورہ کو دیکھا تو فرمایا اے اللہ میں مدینہ منورہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان زمین کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا تھا۔ اے اللہ مدینہ منورہ والوں کے مُد اور صاع میں برکت دے (حیس کو کھجوروں اور گھی کے ساتھ ملا کر بنایا جاتا ہے)

٦٨٧٤

شرح : ہَم اور حزن میں فرق یہ ہے کہ جو مکروہ شئ متوقع ہو وہ ہَم ہے اور جو مکروہ واقع ہو چکا ہو وہ حُزن ہے۔ کسل، سستی، جُبن، بزدلی۔ ضلع قرضہ کا بوجھ اور غلبۃ الرجال لوگوں کا کمزوروں پہ غلبہ کر لینا۔ کرمانی نے کہا عوام کا غالب ہو جانا یہ دعاء جوامع کَلِم سے ہے، کیونکہ رذیل اشیاء تین ہیں۔ نفسانیہ، بدنیہ اور خارجیہ۔ پہلی قسم بھی انسان کی قوت عقلیہ، غضبیہ اور شہویہ کے اعتبار سے تین انواع ہیں۔ ہَم اور حزن کا تعلق قوتِ عقلیہ سے جُبن کا قوت غضبیہ سے اور بخل کا قوت شہویہ سے عجز اور کسل کا قوت بدنیہ سے تعلق ہے۔ دوسری قسم اعضاء اور آلات کی سلامتی کے وقت ہے۔ اور پہلی عضو وغیرہ کے نقصان کے وقت ہے۔ ضلع دین اور غلبۃ رجال

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

٦٨٧٥ — حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

٦٨٧٦ — حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِيْ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

خارجیہ کے لئے ہے۔ پہلی مال دوسری جاہی ہے اور دعا سب پر مشتمل ہے۔

باب عذابِ قبر سے پناہ مانگنا

٦٨٧٥ — ترجمہ : موسٰی بن عقبہ نے کہا میں نے ام خالد بنت خالد سے سُنا۔ اُنہوں نے کہا میں نے کسی کو نہیں سُنا کہ اُس نے ام خالد کے سوا کسی نے نہیں سُنا کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہو۔ ام خالد نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگتے تھے (اس حدیث میں عذابِ قبر کا اثبات ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے)

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

٦٨٧٧ — حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوْزَانِ مِنْ عُجُزِ یَهُوْدِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَتَا لِیْ اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ اُنْعِمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَجُوْزَیْنِ وَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَاَیْتُهٗ بَعْدُ فِیْ صَلٰوةٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

٦٨٧٦ — ترجمہ : مصعب نے کہا سعد بن ابی وقاص پانچ چیزوں کا حکم کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے تھے کہ حضور اُن پانچ امور کا حکم فرماتے تھے (وہ یہ ہیں) اے اللہ میں تیرے ذریعہ بخل سے پناہ مانگتا ہوں اور بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں اور اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ذلیل زندگی کی طرف رد کیا جاؤں میں تیرے ذریعہ دُنیا کے فتنہ یعنی دجال سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ذریعہ عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

٦٨٧٧ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مدینہ منورہ کی یہودی بوڑھی عورتوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اُنھوں نے مجھے کہا قبروں والوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے۔ میں نے ان کو جھٹلا دیا اور ان کی تصدیق نہ کی وہ دونوں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" دو عورتیں" اور میں نے اُن کا کلام ذکر کیا ، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنہوں نے سچ کہا ہے یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے جو تمام جانور سُنتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے حضور کو کسی نماز میں نہ دیکھا مگر آپ عذابِ قبر سے پناہ مانگتے ہیں

(حدیث ع ١٢٩٢ ج ٢ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadilm.net

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

۶۸۷۸ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

۶۸۷۹ — حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۶۸۷۸ — ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ میں تیرے ذریعہ عجز، سستی، بزدلی اور بڑھاپے سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے ذریعہ عذابِ قبر سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ذریعہ زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ (حدیث : ۲۶۲۷ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

باب گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

۶۸۷۹ — ترجمہ : ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ! میں تیرے ذریعہ کاہلی، بڑھاپا، گناہ، قرض، قبر کے فتنہ اور عذابِ قبر، دوزخ کا فتنہ اور دوزخ کے عذاب، مال داری کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ذریعہ فقر کے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

فتنہ اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میری خطائیں برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور گناہوں سے میرا دل صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دُوری کر جیسے مشرق اور مغرب میں دُوری کی ہے۔

۶۸۷۹ — شرح: فتنۃ القبر، منکر و نکیر کے سوالات ہیں۔ اس کے بعد مجرموں کو عذابِ قبر ہوگا۔ فتنۃ النار، دوزخ کے فرشتوں کا ڈانٹ ڈپٹ کرنا ہے کہ کیا تمہیں ڈرانے والا کوئی نہیں آیا تھا؟ اس کے بعد دوزخ کا عذاب ہوگا۔

فتنۃ الغنی، سرکش ہو جانا، فخر و غرور کرنا اور زکوٰۃ وغیرہ ادا نہ کرنا۔ اس میں شر کا لفظ فرمایا اور فقر میں لفظِ شر نہیں ذکر کیا؛ کیونکہ مال داری میں شر ہے جو دوسروں میں نہیں مالداری کے مفاسد اور ضرر بہت زیادہ ہیں۔ یا مال داروں کے لئے تغلیظ اور سختی فرمائی کہ وہ مالداری سے غرور میں نہ آجائیں اور اس کے مفاسد سے غافل نہ ہوں۔

فتنۃ الفقر، کیونکہ غربت میں انسان وہ کہہ دیتا ہے جو مومن کے لائق نہیں اسی لئے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فقر کفر تک پہنچا دے۔

فتنۃ المسیح الدجال، مَسِیح بفتح المیم وکسر السین ہے دونوں کو مکسور اور سین کو مشدد بھی پڑھا جاتا ہے۔ اگر سین کو مشدد پڑھیں تو یہ ممسوح عین سے ہے یعنی کانا۔ اور اگر مخفف ہو تو سیاحت سے

Marfat.com

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ كُسَالٰى وَكِسَالٰى وَاحِدٌ

۶۸۸۰ حَدَّثَنَا خَلِدُ ابْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مٰلِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

ہے، کیونکہ وہ ساری زمین پر چلے گا یا وہ دائیں آنکھ سے کانا ہے۔

دجّال دجل سے ہے اس کے معنی ہیں ڈھانک لینا دجّال ساری زمین کو کثیر مخلوق کے سبب ڈھانک لے گا یا وہ سچ کو جھوٹ کے ساتھ چھپائے گا یا زمین پر پھر جائے گا۔ حدیث میں برف اور اولے کے پانی کی تخصیص یہ ہے کہ یہ بہت صاف ہوتے ہیں ان میں نجاست کے ملنے کا احتمال کم ہوتا ہے۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ جب کپڑا دھونے میں مبالغہ کرنا ہو تو گرم پانی سے دھوتے ہیں ٹھنڈے خصوصًا برف کے پانی سے نہیں دھوتے اس کا جواب یہ ہے کہ بعینہٖ برف اور اولے مراد نہیں بلکہ گناہوں سے تطہیر کی تاکید مراد ہے اور برف اور اولے دو ایسے پانی ہیں کہ ان میں طہارت ہی طہارت ہے ان کو ہاتھ مس نہیں کرتے تو پاکیزگی میں یہ ضرب المثل ہیں۔

علامہ کرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا یہ ہو سکتا ہے کہ گناہوں کو بمنزلہ نارِ جہنم کیا جائے کیونکہ گناہ انسان کو دوزخ تک پہنچاتے ہیں تو اس کی حرارت بجھانے کے لئے غسل سے تعبیر کی۔

باب بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا

کُسالٰی بضم الکاف اور کَسالٰی بفتح الکاف ہم معنیٰ ہیں ""

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ الْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ

۶۸۸۱ — حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُ بِهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۶۸۸۰ — ترجمہ : عمرو بن ابی عمرو نے کہا میں نے انس بن مالک سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے تھے اے اللہ! میں تیرے ذریعہ ہم، حزن، عجز، کسل، بزدلی، بخل، ترض کے بوجھ اور لوگوں کا کمزوروں پر غلبہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

باب بُخل سے پناہ مانگنا

۶۸۸۱ — ترجمہ : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان پانچ امور کا حکم فرمایا کرتے تھے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم سے بیان کرتے تھے اے اللہ میں تیرے ذریعہ بخل سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ذریعہ بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ذریعہ اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ ذلیل عمر کی طرف ردّ کیا جاؤں اور تیرے ذریعہ دُنیا کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ذریعہ عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ اَرَاذِلُنَا سُقَّاطُنَا

۶۸۸۲ — حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ

بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ

۶۸۸۳ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب رذیل عمر سے پناہ مانگنا

اَرَاذِلُنَا اَسْقَاطُنَا ، اس سے اس آیت کریمہ : اِلَّا الَّذِیْنَ ھُمْ اَرَاذِلُنَا ، کی طرف اشارہ کیا اور" اَرَاذِلُنَا" کی تفسیر اَسْقَاطُنَا سے کی۔ یہ ساقط کی جمع ہے یہ حسب و نسب میں ذلیل آدمی ہے جو قوم میں گرا ہوا شمار ہوتا ہے۔

۶۸۸۲ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے اے اللہ میں تیرے ذریعہ کاہلی سے پناہ مانگتا ہوں، تیرے ذریعہ بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ذریعہ بخل سے پناہ مانگتا ہوں۔ (بڑھاپا اور ارذل العمر ایک ہی شیٔ ہے)

باب وباء اور تکلیف دور کرنے کی دعاء کرنا

وباء عام مرض ہے بعض نے کہا عام موت ہے یہ طاعون سے عام ہے، کیونکہ درحقیقت یہ بیماری ہوا کے فاسد ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں وباء اور طاعون ایک ہی شیٔ ہے۔ ہر مرض پر وجع کا اطلاق ہوتا ہے

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا

٦٨٨٤ — حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوٰى أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مَا تَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَبِشَطْرِهٖ قَالَ لَا قَالَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ

لہٰذا یہ عام کا خاص پر عطف ہے لیکن وباء کا منشا فساد ہوا ہے۔ یہ خاص ہے اور وجع کے کئی اسباب ہیں۔ اگر یوں کہا جائے کہ وباء عام مرض ہے تو عام کا عام پر عطف ہوگا۔

٦٨٨٣ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مدینہ منورہ ہم کو محبوب کر دے جیسے مکہ مکرمہ کو محبوب کیا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کا بخار نقل کر کے جحفہ پہنچا دے اے اللہ ہمارے لئے مد اور صاع میں برکت فرما۔ (حدیث ۱۷۶۱ ج ۳ کی شرح دیکھیں)

٦٨٨٤ — ترجمہ : عامر بن سعد سے روایت ہے کہ ان کے والد نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر میری بیماری جس سے میں موت کے قریب ہو چکا تھا میری عیادت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مہلک بیماری پہنچی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں اور میں مالدار ہوں میری ایک ہی بیٹی میری وارث ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا نہ۔ میں نے عرض کیا اپنا نصف مال (صدقہ کروں) فرمایا نہ میں نے عرض کیا ایک تہائی۔ فرمایا ایک تہائی کرو اور ایک تہائی بہت ہے۔ بے شک تمہارا اپنے وارثوں

Marfat.com

تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ سَعْدٌ رَثَى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ

کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ ان کو بھوکا چھوڑے اس حال میں کہ وہ لوگوں کی طرف ہاتھ پھیلائیں اور نو کوئی نفقہ خرچ نہ کرے گا جس کے سبب تو اللہ کی رضا چاہے مگر تجھے ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ تو جو اپنی بیوی کے منہ میں کرے گا (ثواب دیا جائے گا) میں نے عرض کیا کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد مکہ میں پیچھے چھوڑ دیا جاؤں گا؟ فرمایا تو ہرگز پیچھے نہ رہے گا پس جو کوئی تو اچھا کام کرے گا جس سے تو اللہ کی رضا چاہے گا مگر اس کے باعث تیرا درجہ اور مرتبہ اور زیادہ ہوگا یقیناً تو پیچھے رکھا جائے گا۔ حتیٰ کہ تیرے سبب بعض لوگ نفع حاصل کریں گے اور دوسرے (کفار) تمہارے سبب ضرر پائیں گے اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت پوری کر اور ان کو ان کی ایڑیوں کے باعث رد نہ کر لیکن سخت حاجتمند سعد بن خولہ، سعد بن ابی وقاص نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن پر رحم کا اظہار کیا کہ وہ مکہ میں فوت ہوگئے۔

۶۸۸۴ **شرح**: عالہ عائل بمعنی فقیر کی جمع ہے۔ یتکففون یعنی لوگوں کی طرف مانگنے کے وقت ہاتھ پھیلائیں۔ قولہ لعلک تخلف ،، لعل تحقیق کے لئے ہے۔ یعنی تو یقیناً پیچھے چھوڑا جائے گا اس میں سعد کی درازیٔ عمر کی طرف اشارہ ہے۔ یہ غیب کی خبر ہے؛ چنانچہ اس کے بعد

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ

۶۸۸۵ــــ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِهِنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

سعد بن ابی وقاص چالیس برس بقید حیات رہے اور فتوحات کثیرہ حاصل کیں اور عراق فتح کیا۔
علامہ عینی نے داؤدی سے ذکر کیا۔ مہاجرین کے لئے مکہ میں طوافِ صدر کے بعد صرف تین دن اقامت کی اجازت تھی۔ حضور نے ان کے لئے اس پر ثابت رہنے کی دعا کی لیکن سخت حال سعد بن خولہ جو مکہ میں ہی فوت ہوگئے۔ اس لئے ان کے لئے حضور رحم کا اظہار کرتے تھے؛ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے شہر سے ہجرت کرے اس کو قیامت کے دن ہجرت کا ثواب دیا جائے گا جو اس نے اپنے شہر سے دوسری زمین کی طرف ہجرت کی تھی اور جب وہ مکہ میں ہی فوت ہوگئے تو اس ثواب سے محروم ہوگئے۔
بعض نے کہا سعد بن خولہ جنگِ بدر کے بعد مکہ مکرمہ چلے گئے اور کسی عذر کے بغیر بہت مدت اقامت کی اگر ان کا عذر ہوتا تو گناہ گار نہ ہوتے وہ حجۃ الوداع میں فوت ہوئے۔ (حدیث ۱۲۲۱ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

باب رذیلِ عمر سے اور فتنۂ دنیا اور عذابِ نار سے پناہ مانگنا

۶۸۸۵ــــ ترجمہ: مصعب بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگو جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے۔ اے اللہ! میں بزدلی

Marfat.com

٦٨٨٦ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بخل، رذیل عمر کی طرف رد ہونے، دُنیا کے فتنوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں،،

٦٨٨٦ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ! میں کسل، بڑھاپا، قرض اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں عذابِ نار، آگ کی آزمائش، قبر کی آزمائش اور عذابِ قبر، مال داری کی آزمائش کی شر، فقر کی آزمائش کی شر اور مسیح دجال کے فتنہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہ برف اور اولے کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل گناہوں سے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دُوری کر جیسے تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری کی ہے۔

(ہرم اور رذیل عمر ایک ہی شئ ہے لہٰذا حدیث عنوان کے مناسب ہے)

Marfat.com

٦٨٨٧ — حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

٦٨٨٨ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعٰوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مالداری کے فتنہ سے پناہ چاہنا

٦٨٨٦ — ترجمہ : ہشام نے اپنے والد عروہ سے اُنہوں نے اپنی خالہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پناہ مانگتے تھے۔ ”اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ“

باب فقر کے فتنہ سے پناہ چاہنا

٦٨٨٧ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ اے اللہ! میں تیرے ذریعہ فتنۂ نار اور عذاب

Marfat.com

يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِیْ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ

۶۸۸۹ ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ

فتنۂ قبر اور عذابِ قبر، مالداری کے فتنہ کی شر اور فتنۂ فقر کی شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ فتنۂ مسیح دجال سے پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میرا دل برف اور اولے کے پانی سے صاف کردے جیسے تونے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر جیسے تونے مشرق و مغرب کے درمیان دُوری کی ہے۔ اے اللہ میں تیرے ذریعہ کاہلی، گناہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔ (حدیث ۵۹۱۹ ج : ۹ کی شرح دیکھیں)

باب برکت کے ساتھ کثرتِ مال کی دعاء کرنا

۶۸۸۹ ـــ ترجمہ : ام سُلَیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسُولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کا خدمتگار ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء فرمائیں فرمایا

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِمِثْلِهِ

بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ

۶۸۹۰ — حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِسْتِخَارَةِ

۶۸۹۱ — حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

اے اللہ! انس کا مال زیادہ کر جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت کر ہشام بن زید نے کہا میں نے انس ابن مالک سے اس طرح سنا ہے۔ حدیث ۶۔۔۔۔ کی شرح دیکھیں (باب دعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخادمہ)

باب برکت کے ساتھ کثرتِ اولاد کی دعاء کرنا

۶۸۹۰ — ترجمہ: قتادہ بن دعامہ سدوسی نے کہا میں نے انس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ام سلیم نے کہا انس آپ کا خادم ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اس کا مال اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو کچھ اس کو دیا ہے اس میں برکت فرما۔

Marfat.com

ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ

باب استخارہ کے وقت دُعاء کرنا

۶۸۹۱ — ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے۔ جیسے قرآن کریم کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ فرمایا جب کوئی کسی کام کا قصد کرے تو دو رکعتیں نماز پڑھے پھر کہے اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل سے تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک تو قادر ہے میں قادر نہیں تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو غیبوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین، میری زندگی اور میرے کام کی عاقبت میں بہتر ہے یا فرمایا میرے دنیاوی کام اور اُخروی کام میں بہتر ہے، تو اس کو میرا مقدر کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لئے میرے دین، میری زندگانی اور میرے کام کی عاقبت میں بُرا ہے یا فرمایا میرے دُنیاوی امر اور اُخروی کام میں شر ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے باز رکھ اور میرے لئے بہتری اور خیر مقدر کر۔ پھر مجھے راضی کر دے اور اپنی حاجت ذکر کرے۔

۶۸۹۲ — شرح: اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ کلمہ "اِنْ" شک کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے عالم ہونے میں شک نہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ شک اس بات میں ہے کہ اس کا علم خیر سے متعلق ہے یا شر سے متعلق ہے۔ اصل علم میں شک نہیں۔ دُعاء معاش

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ الدُّعَاءِ

۶۸۹۲ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ وَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ

سے مراد زندگی اور معاد سے مراد آخرت ہے۔

قولہ او قال " یعنی راوی نے یہ کلام تین الفاظ" فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری "، کا بدل ذکر کیا ہے اور اس میں شک کیا ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ تین بار دعاء کرنا چاہیے ایک بار دعاء میں فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری دعاء کرے۔ دوسری بار دعاء کرے۔ فی عاجل امری وآجلہ تیسری بار کہے فی دینی وعاجلی وآجلی (کرمانی) (حدیث ۱۰۹۷ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

باب وضوء کے وقت دُعاء کرنا

۶۸۹۳ — ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضوء کیا پھر دونوں ہاتھ مبارک اُٹھائے اور فرمایا اے اللہ! عُبَید ابی عامر کو بخش میں نے حضور کی بغلوں کی سپیدی دیکھی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ اس کو قیامت کے دن اس کی قدر و منزلت مسلمانوں میں کثیر مخلوق سے بُلند فرما "

۶۸۹۳ — شرح: یہ ابو عامر حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری کا چچا ہے ان کو غزوۂ اوطاس میں گھٹنے میں تیر لگا۔ وہ اسی وقت تیر کے زخم سے وفات پاگئے ان کے فوت ہونے کی خبر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضور نے دونوں ہاتھ مبارک اٹھا کر ان کے لئے دُعاء فرمائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فوت شدہ شخص کے لئے ہاتھ اٹھا کر

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ خَيْرٌ عُقْبًا عَاقِبَةً وَعُقْبًا وَعَاقِبَةً وَاحِدٌ وَهُوَ الْآخِرَةُ ٦٨٩٣ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلٰكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

فاتحہ خوانی کرنا سُنّتِ رسُول ہے صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بدعت کہنا بہت بڑی جسارت ہے۔

باب جس وقت اُونچی جگہ چڑھے تو دُعاء کرنا

ابوعبداللہ (بخاری) نے کہا "خَيْرٌ عُقْبًا عَاقِبَةً" وَعُقْبًا وَعَاقِبَةً ہم معنیٰ ہیں اور وہ آخرت ہے۔ ٦٨٩٣ــ ترجمہ : ابوموسیٰ اشعری نے کہا ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم بلند جگہ پر چڑھتے تو اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! اپنے پر نرمی کرو، کیونکہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو لیکن تم تو سُننے والے دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر حضور میرے پاس تشریف لائے اور میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ اِذَا هَبَطَ وَادِيًا فِيْهِ حَدِيْثُ جَابِرٍ

بَابُ الدُّعَاءِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَوْ رَجَعَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَنَسٍ

۶۸۹۴ ـــــ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فرمایا اے عبداللہ بن قیس "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" جنت کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ یا فرمایا کیا میں ایک کلمہ کی طرف تیری راہنمائی نہ کروں جو جنت کے خزانوں سے خزانہ ہے وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" ہے۔

۶۸۹۳ ـــــ شرح : "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کے معنی یہ ہیں کہ شر کے دفع کرنے میں کوئی حیلہ نہیں اور نہ ہی خیر کے حاصل کرنے میں اللہ کے سوا کوئی قوت ہے۔ یہ کلمہ استسلام اور کام اللہ تعالیٰ کے حضور سپرد کرنا ہے۔ یعنی اللہ کے حکم کے مطابق گردن جھکا دینا اور تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا (حدیث ۲۷۸۹ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

باب جب کسی گھاٹی میں اُترے تو دعاء کرنا

اس میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جب ہم بلند جگہ چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب کسی گھاٹی میں اُترتے تھے تو تسبیح کرتے تھے یعنی سبحان اللہ کہتے تھے۔ (حدیث ۲۷۹۰ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

باب جس وقت سفر کا ارادہ کرے یا سفر سے واپس آئے تو دعاء کرنا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ
عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَ
هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ

٦٨٩٥ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ اَوْمَهْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى
وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

اس میں یحییٰ بن ابی اسحاق نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روائت کی ہے ،،

٦٨٩٤ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روائت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو زمین سے ہر بلند جگہ پر تین بار تکبیر کہتے۔ پھر فرماتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ اللہ کے سوا کوئی حق معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک اور اسی کی حمد وثنا ہے اور وہ ہر شئی پر قادر ہے ہم اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے عبد کی مدد کی اور کافروں کو تنہا شکست دی ،، (یہ ہر سفر میں پڑھنا مسنون ہے)

باب نکاح کرنے والے کے لئے دعاء کرنا

٦٨٩٥ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن

Marfat.com

٦٨٩٦ ـــــ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قُلْتُ هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو وَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ

ابن عوف پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا تمہارا کیسا حال ہے یا مَہْ فرمایا (معنی واحد) عرض کیا میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے عوض نکاح کیا ہے حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے لئے برکت کرے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ کرو ،،

٦٨٩٥ ـــــ شرح : قولہ مَهْيَم بفتح المیم وسکون الیاء وفتح الیاء آخر میں میم ہے یعنی ماحالک تمہارا کیسا حال یا تمہاری کیا شان ہے۔ قولہ "مہ" ما استفہامیہ ہے الف کو ہا سے بدلا ہے۔ یہ راوی کو شک ہے (حدیث ۴۷۵۲ ج ۸ کی شرح دیکھیں) "باب کیف یدعیٰ للمتزوج "

٦٨٩٦ ـــــ ترجمہ : جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میرا والد فوت ہوگیا اور سات یا نو(۹) بیٹیاں چھوڑیں میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر تو نے نکاح کیا ہے ؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ،، فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے نکاح کیا ہے۔ میں نے عرض کیا بیوہ سے فرمایا کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی یا فرمایا تو اس کو ہنساتا اور وہ تجھے ہنساتی۔ میں نے عرض کیا میرا والد وفات پاگیا اور سات یا

Marfat.com

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

٦٨٩٧ ــــ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا

---

(۹) تو بیٹیاں چھوڑیں میں نے پسند نہ کیا کہ اُن جیسی لڑکی لے آؤں۔ اس لئے میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا ہے جو اُن کا اہتمام کرے گی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے لئے برکت کرے ابن عُیَیْنَہ اور محمد بن مسلم نے عمرو سے "بارک اللہ علیک" نہیں کیا۔ (حدیث ع ـــ ج ۷ کی شرح دیکھیں) (نفقات باب عون المرأۃ زوجہا فی ولدہ)

باب جس وقت اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا کہے

٦٨٩٧ ــــ ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اُن میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا "ساتھ نام اللہ کے اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس سے دور رکھ جو ہمیں عطا فرمائے" پس اگر اُن دونوں کے اس جماع میں بچہ مقدر ہے تو اس کو شیطان کبھی ضرر نہ دے گا۔

٦٨٩٧ ــــ شرح: یعنی جس وقت انسان اپنی بیوی سے جماع کی خواہش کرے تو حدیث میں مذکور دعا پڑھے۔ اس جماع میں اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں بچہ کر دیا تو اس پر شیطان کا تسلط نہ ہوگا اور وہ نیک اور صالح ہوگا شیطان اس کے بدن اور دین میں کسی قسم کی مضرت نہیں پہنچا سکے گا (حدیث ع ۱۵۴ ج ۸ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

٦٨٩٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
اے ہمارے پروردگار ہمیں دُنیا میں حسنہ دے

حَسَنَۃٌ دُنیا میں علم و عبادت ہے اور آخرت میں جنت ہے۔ بعض علماء نے کہا دُنیا میں حسنہ خیر و عافیت ہے۔ مال بھی مراد ہوسکتا ہے۔ محمد بن کعب قرظی نے کہا حسنہ ایک بیوی ہے (عینی)

٦٨٩٨ —— ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دُعاء یہ تھی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ،،

٦٨٩٨ —— شرح : قاضی عیاض نے کہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعاء بکثرت اس لئے کرتے تھے کہ یہ دُعاء دُنیا و آخرت کی دُعاء کے معانی کو جامع ہے۔ حسنۃ نعمت ہے تو حضور نے دُنیا اور آخرت کی نعمتوں اور عذاب سے وقایت کا سوال کیا۔

شیخ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ چاہا ہے وہ آپ کے مرتبہ کے موافق ہوگا جو ہماری عقل میں نہیں آسکتا ہے۔ ہمارے حال اور سلوک کے موافق معنیٰ یہ ہے کہ اے پروردگار عالم ہمیں دُنیا میں اپنی پسندیدہ توفیق دے اور آخرت میں مغفرت اور اپنی ملاقات اور دوزخ کے عذاب سے ہماری حفاظت کر ،،

Marfat.com

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

٦٨٩٩ حَدَّثَنِیْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ هُوَ
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا
تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

بَابُ تَكْرِيْرِ الدُّعَاءِ

٦٩٠٠ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا
اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

باب دُنیا کے فتنوں سے پناہ مانگنا

٦٨٩٩ ترجمہ : مصعب بن سعد نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ان کلمات کی تعلیم دیتے تھے جیسے کتاب سکھائی جاتی ہے۔ اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی اور رذیل عمر کی طرف رد ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دنیا کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

باب بار بار دعاء کرنا

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ قَدْ صَنَعَ الشَّيْئَ وَمَا
صَنَعَهٗ وَاِنَّهٗ دَعَا رَبَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ اِنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ
فِيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ
اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا
وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ
فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ
ذِيْ اَرْوَانَ وَذُوْ اَرْوَانَ بِئْرٌ فِيْ بَنِيْ زُرَيْقٍ قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا
نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا اَخْرَجْتَهٗ

یعنی ایک بار دُعاء کے بعد دُوسری بار دُعاء کرنا ، کیونکہ دُعاء کے تکرار میں مقامِ فقر ، حاجت اور اللہ کے حضور تذلل اور خضوع کا اظہار ہے۔ ابوداؤد اور نسائی میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تھا کہ تین بار دُعاء اور تین بار استغفار کریں (عینی)

۶۹۰۰ — ترجمہ : ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کا یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ نے کوئی شئی کی ہے ، حالانکہ وہ نہ کی ہُوئی ہوتی تھی۔ اور حضور نے دُعاء کی پھر فرمایا اے عائشہ کیا تم جانتی ہو اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جس کے متعلق میں نے اس سے پوچھا تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا یا رسُولَ اللہ! وہ کیا ہے ؟ فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے اُن میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دُوسرا میرے پاؤں کے پاس اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا اس مرد کا مرض کیا ہے ۔ دوسرے نے کہا جادو کیا گیا ہے۔ کہا

Marfat.com

فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ شَفَانِیَ اللّٰہُ وَکَرِھْتُ اَنْ اُثِیْرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا زَادَ عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ وَاللَّیْثُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ

کس نے کیا۔ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے جادو کیا ہے۔ کہا کس چیز میں کیا ہے دوسرے نے کہا کنگھی اور کنگھی سے گرنے والے بالوں میں اور مذکر کھجور کے شگوفہ میں کہا۔ اُس نے کہا وہ اب کہاں ہے؟ دُوسرے نے کہا بنی زُریق کے ذروان کنوئیں میں ہے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے پھر عائشہ کی طرف لوٹے اور فرمایا بخدا گویا کہ اس کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح سُرخ ہے گویا کہ اس کی کھجوریں شیاطین کے سر ہیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُن سے کنوئیں کا واقعہ بیان فرمایا میں نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ نے وہ جادو باہر کیوں نہیں نکالا۔ فرمایا اللہ نے مجھے شفا دے دی ہے میں نہیں پسند کرتا کہ میں لوگوں میں شر بھڑکاؤں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث نے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے والد عروہ سے اور اُنہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ حضور نے دُعا کی پھر دُعا کی اور ساری حدیث بیان کی،،

۶۹۰۰ — شرح: سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار دُعا کی اس اعتبار سے عنوان سے مناسبت ہے۔ بعض لوگ اس حدیث سے انحراف کرتے ہیں اور کہتے ہیں نبی پر جادو نہیں ہوسکتا، لیکن یہ وہم ہی وہم ہے؛ کیونکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر صرف اس حد تک محدود تھا کہ آپ کا خیال ہوتا تھا کہ میں نے فلاں کام کیا ہے، حالانکہ کیا نہ ہوتا تھا۔ خصوصًا بیویوں کے بارے میں اثر تھا اس کے سوا اور کچھ نہ تھا اس لئے جس قدر آپ پر جادو کا اثر تھا۔ اس سے نبوت کے حق میں کچھ ضرر نہ تھی جب نبیوں کو قتل کرنا اور ان کو زہر دینا ان کی نبوت میں اثر انداز نہیں تو جادو کی تاثیر انبیاء علیہم السلام کے ابدان میں قتل اور زہر سے زیادہ اندازہ نہیں اور نہ یہ ان کی فضیلت کو کم کرسکتا ہے۔ یہ تو حضرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے اور جس کا نبوت سے تعلق ہے اس میں انبیاء کرام جادو کے اثر سے معصوم ہوتے ہیں۔ (اس کی مزید تفصیل حدیث ۳۰۵۵ ج: ۵ کی شرح میں دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ

٦٩٠١ــــ حَدَّثَنِيْ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

باب مشرکوں پر بددعاء کرنا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ قحط کے سات برسوں کے ساتھ میری مشرکوں پر مدد کر جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط کے سات سال تھے ۔

اے اللہ ابوجہل کو ہلاک کر ۔،

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دعا دی کی اے اللہ فلاں فلاں پر لعنت کر حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ"، نازل فرمائی۔

شرح : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابوجہل کی ہلاکت کا ذکر اونٹ کی اوجھڑی کے واقعہ میں ہے جبکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز میں سجود کے وقت ڈالی گئی تھی اور ڈالنے والا عرب کا بدبخت عقبہ بن ابی معیط تھا۔ (اس کی تفصیل حدیث ع۲۳۹ ج ا کی شرح میں دیکھیں)

٦٩٠١ ــــ ترجمہ : ابن ابی خالد نے کہا میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے

Marfat.com

٦٩٠٢ — حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے لشکروں پر بددعاء فرمائی اور فرمایا اے اللہ قرآن کر نازل کرنے والے بہت جلد حساب لینے والے کافروں کے لشکروں کو شکست دے ان کو ہزیمت دے اور اُن کے قدم پھسلا دے۔"

٦٩٠١ — شرح : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے جُرم کے مطابق ان پر بدعاء فرماتے تھے اور جو مسلمانوں کو سخت اذیت دیتے تھے اُن پر بددعاء میں مبالغہ فرماتے تھے ؛ چنانچہ ابوجہل لعین کی ہلاکت کی دعاء کی اور خندق کے روز کافروں کے لشکر جمع ہو گئے تو ان کی ہزیمت کی دُعاء فرمائی۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو یہودیوں پر لعنت کرنے پر منع فرمایا تھا اور انہیں رفق اور نرمی کی تلقین فرمائی تھی اور جو کچھ اُنہوں نے کہا اس جیسے کلام سے ان کی تردید کر دی تھی۔ اس سے زیادہ کی ام المؤمنین کو اجازت نہ دی تھی اس کا جواب یہ ہے کہ یہودیوں کی تالیف کے لئے اُن سے رفق کا حکم دیا تھا کہ اس طرح سے وہ اسلام قبول کریں گے۔

٦٩٠٢ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء آخری رکعت میں "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ"، کہتے تو فرماتے اے اللہ عیاش بن ربیعہ کو نجات دلا۔ اے اللہ! قبیلہ مُضر پر اپنی گرفت سخت کر دے اے اللہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط کے سالوں کی طرح ان پر قحط سالی ڈال۔ (حدیث ۹۵۸ ج ۲ کی شرح دیکھیں)

٦٩٠٢ — شرح : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۰۳ — حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

۶۹۰۴ — حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ السَّامُ

نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا جنکو قُرّاء کہا جاتا تھا وہ تمام شہید کر دیئے گئے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر غمناک ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنا اس واقعہ سے غمناک ہوئے تھے۔ آپ فجر کی نماز میں ایک مہینہ قنوت پڑھتے رہے اور فرماتے تھے کہ عُصَیّہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۶۹۰۳ — شرح : سَرِیّہ ، چھوٹا سا لشکر ہے جس کو دشمن کی طرف بھیجا جاتا ہے یہ زیادہ سے زیادہ چار سو غازیوں پر مشتمل ہوتا ہے ان کو سَرِیّہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ سری کے معنی نفیس اور عمدہ کے ہیں یہ بھی لشکر کا عمدہ حصہ ہوتا ہے اور لشکر کا خلاصہ اور بہترین لوگ ہوتے ہیں۔ جس سریہ کو عصیہ نے قتل کیا تھا اُن کو قراء بھی کہا جاتا ہے؛ کیونکہ یہ قرآن کریم بہت پڑھتے تھے۔ یہ قراء حضرات صُفّہ مسجد میں رہتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درسگاہ کے طالب علم تھے۔ بوقت ضرورت عساکرِ اسلام کی مدد بھی کیا کرتے تھے نجد کے لوگ ان کو دھوکہ سے لے گئے تھے کہ ان کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ جب بئرمعونہ پہنچے تو انہیں قتل کر دیا گیا۔ اس لئے حضور نے فرمایا عصیہ نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی ہے اور چالیس روز نماز میں قنوت پڑھتے رہے۔ ایک روایت کے مطابق حضور نے ایک ماہ دعا قنوت پڑھی لیکن ان دونوں

Marfat.com

عَلَيْكَ فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ

٦٩٠٥ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ

روایات میں تعارض نہیں، کیونکہ مفہوم عدد کا اعتبار نہیں کما مر۔

٦٩٠٤ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں سلام کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے "السّام علیک" ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی یہ بات معلوم کر لی تو فرمایا تمہاری ہلاکت ہو اور تم پر لعنت ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ہر کام میں نرمی کرو، اُنہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ کیا آپ نے نہیں سُنا کہ اُنہوں نے کیا کہا ہے فرمایا اے عائشہ کیا تو نے نہیں سُنا میں نے ان پر یہ کلام کیسے ردّ کیا ہے میں نے کہا ہے تم پر (تمہاری ہلاکت ہو) السام بمعنی الموت مہلاً، نرمی۔

(حدیث ۔۔۔ ج: ۹ کی شرح دیکھیں۔ کتاب الادب: الرفق فی الامر کلہ)

٦٩٠٥ — ترجمہ: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم غزوہ خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی قبریں اور گھر آگ سے بھر دے جس طرح اُنہوں نے ہم کو صلوٰۃ وسطیٰ سے روکا ہے حتی کہ سورج غروب

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

٦٩٠٦ ــــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ ابْنُ عَمْرٍو عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ

ہو گیا۔ صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

٦٩٠٥ ــــ شرح : قولہ کما شغلونا، دونوں میں وجہ تشبیہ یہ ہے کہ ان کا آگ سے مشغول ہونا تمام پسندیدہ اشیاء سے اعراض کا سبب ہے گویا کہ کہا اللہ ان کو اس سے روکے جیسے انہوں نے ہم کو روکا ہے۔

باب مشرکوں کے لئے دُعاء کرنا

٦٩٠٦ ــــ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دوس نے نافرمانی کی ہے اور اسلام قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں بددعا فرمائیں لوگوں نے گمان کیا کہ حضور ان کے حق میں بددعا فرمائیں گے حضور نے فرمایا اے اللہ دوس کو ہدایت دے اور ان کو سلکِ اسلام میں داخل کر،،

٦٩٠٦ شرح : یہ دُعا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمالِ خلقِ عظیم اور لوگوں پر رحمت کا نتیجہ ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہی مقصود تھا کہ لوگ سلکِ اسلام میں منسلک ہو جائیں تاکہ نارِ جہنم کا ایندھن نہ بنیں۔

طفیل بن عمرو دوسی : طفیل بن عمرو بن طریف بن عاص دوس سے آئے اور مشرف باسلام

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

٦٩٠٧ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُوسٰى عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي كُلِّهِ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ

ہوئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مکرمہ میں تصدیق کی پھر واپس دوس چلے گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت تک دوس میں رہے پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ پھر وہ آپ کے ساتھ ہی رہے حتّٰی کہ حضور وفات پا گئے پھر وہ مسلمانوں کے ساتھ رہے۔ حتّٰی کہ یمامہ کی جنگ میں شہید ہو گئے۔ بعض نے کہا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اے اللہ میرے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دے

٦٩٠٧ ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

ثُمَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۹۰۸ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ
ابْنِ أَبِي مُوسٰى وَأَبِي بُرْدَةَ وَأَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي
وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي

تھے (برائے تعلیم اُمّت) اے اللہ میری خطا ہو، جہل اور تمام کاموں میں میرا اسراف اور جو چیز تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے۔ اے اللہ! میری خطائیں اور جو گناہ میں نے قصداً یا خطاء اور ہزل کے طور پر کئے ہیں اور جو میں نے کیا ہے سب بخش دے۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے جو میں نے پہلے اور پیچھے کئے ہیں اور جو خفیہ اور علانیہ کئے ہیں تو ہی اوّل اور تو ہی آخر اور تو ہر شئی پر قادر ہے
عُبَیداللہ بن معاذ نے اپنے اسناد کے ساتھ ابوموسیٰ اشعری سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (یہ دُعا تعلیم اُمّت کے لئے ہے)

۶۹۰۸ــــ ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء فرمایا کرتے تھے (برائے تعلیم امت) اے اللہ میری خطائیں اور غفلت اور تمام کاموں میں میرا اسراف اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے۔ اے اللہ! میری لاپرواہی، قصد اور خطاء و عمد اور جو بھی میں نے گناہ کئے ہیں سب بخش دے۔

۶۹۰۸ــــ شرح: یعنی اے پروردگارِ عالم میں اِن اشیاء متصف ہوں یہ سب معاف کردے اور مجھے بخش۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مغفور ہیں تو اس دعاء کا کیا مفہوم ہے؟

Marfat.com

بَابُ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

٦٩٠٩ — حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا

اس کا جواب یہ ہے کہ حضور نے یہ تواضع انکساری یا تعلیم امت کے لئے فرمایا ہے یا اس لئے کہ دُعا عبادت. سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گناہ کیسے متصور ہو سکتا ہے جن کی یہ شان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ،، وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ،، وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ،، بہرکیف مذکور تمام دُعائیں امت کی تعلیم کے لئے ہیں اور ان میں عبادت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے چنانچہ ارشاد ہے

باب جُمعہ کے دن کی ساعت میں دعاء کرنا

٦٩٠٩ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے اس کو مسلمان نہیں پاتا جبکہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اس حال میں کہ اللہ سے سوال کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول کرتا ہے اور اپنے دستِ اقدس سے اشارہ کیا ہم نے کہا اس کی قلت کی طرف اشارہ فرماتے تھے (یعنی وہ گھڑی نہایت ہی قلیل ہے)

٦٩٠٩ — شرح : یعنی کوئی مسلمان اس گھڑی میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور نماز کے ضمن میں دُعا بھی ہے لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ سے نیک دُعائیں کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعائیں ضرور قبول کرتا ہے یا اس کے معنی یہ ہیں کہ یُصَلِّی بمعنی یدعو ہے اور قائم کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس گھڑی پر مواظبت کرتا ہے۔

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا

٦٩١٠ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! یہودیوں کے بارے میں ہماری دعا قبول ہے انکی دعا ہمارے بارے میں قبول نہیں

٦٩٠٩ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا السلام علیک حضور نے فرمایا وعلیکم ام المؤمنین نے فرمایا تم پر ہلاکت ہو اور تم پر اللہ لعنت کرے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ نرمی کرو اور نرمی اختیار کرو۔ سختی سے دور رہو یا فرمایا بدگوئی سے دور رہو۔ ام المؤمنین نے کہا یا رسول اللہ! جو انہوں نے کہا آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کیا جو کچھ میں نے کہا ہے تو نے سنا نہیں میں نے ان کو جواب دیا ہے۔ میرا جواب ان کے بارے میں قبول ہوگا اور ان کی بد دعا میرے حق میں تو نہیں۔

٦٩٠٩ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے جواب میں فرمایا "وعلیکم" یعنی اور تم پر ہو۔ واؤ اشتراک کو چاہتی

Marfat.com

بَابُ التَّأْمِيْنِ

٦٩١١ــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ

٦٩١٢ــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ

ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور کے جواب کے معنی یہ ہیں۔ وَعَلَیْکُمُ الْمَوْتُ ،،تم پر موت۔ اور ہلاکت: ہو یہ واو استیناف کے لئے ہے یعنی تم پہ ہلاکت ہو جس کے تم مستحق ہو۔

باب آمین کہنا

٦٩١١ ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا جب قاری آمین کہے تم سب آمین کہو، کیونکہ فرشتے تمہاری آمین کے مطابق آمین کہتے ہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں،، (حدیث ۷۴۸ ج ۱ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

فَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ

٦٩١٣ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمٰعِيلَ قَالَ عُمَرُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَتَيْتُ عَمْرًا

باب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی فضیلت

٦٩١٢ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک دن میں سو بار کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، "اللہ کے سوا کوئی حق معبود نہیں اس کا ملک اور اسی کی حمد و ثناء ہے وہ ہر شئی پر قادر ہے" اس کو دس اونٹ کے برابر ثواب حاصل ہوگا۔ اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور وہ سارا دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے حتی کہ شام ہو جائے جو عمل اس نے کیا ہے اس سے افضل کسی کا عمل نہ ہوگا۔ مگر جو کوئی اس سے زیادہ عمل کرے (حدیث : ۳۰۸۰ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

٦٩١٣ — ترجمہ : عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ نے کہا جس نے دس بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ کہا۔ وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام سے غلام آزاد کیا۔ عمر بن ابی زائدہ نے کہا ہم سے عبداللہ بن ابی سفر نے شعبی کے ذریعہ ربیع بن خثیم نے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

ابْنُ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَوْلَهُ وَقَالَ مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ قَوْلَهُ وَقَالَ آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَوْلَهُ

اس طرح بیان کیا۔ میں نے ربیع سے کہا آپ نے یہ کس سے سُنا ہے؟ اُنہوں نے کہا میں نے عمرو بن میمون سے سُنا ہے۔ میں عمرو بن میمون کے پاس گیا اور اُن سے کہا آپ نے یہ حدیث کس سے سُنی ہے اُنہوں نے کہا میں نے یہ ابن ابی لیلیٰ سے سُنی ہے۔ پھر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس گیا اور اُن سے کہا آپ نے یہ کس سے سُنا ہے انہوں نے کہا میں نے یہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔ ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد سے انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے عمرو بن میمون نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابوایوب سے ان کا قول [illegible] موسیٰ نے کہا ہم سے وُہیب نے دا[illegible]د، عامر، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور ابوایوب کے ذ[illegible] نبی کر[illegible] سے حدیث بیان کی ہے اور اسماعیل [illegible] کے ذریعے ربیع سے ان کا کلام سُنا [illegible] اور [illegible] عبدالملک بن میسرہ سے بیان [illegible] [illegible]ساف ربیع بن خثیم، عمرو بن

رَوَاهُ اَبُوْمُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِیُّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰہِ الصَّحِیْحُ قَوْلُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو

بَابُ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ

۶۹۱۴ — حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

میمون کے ذریعہ ابن مسعود سے اُن کا قول سُنا۔ اعمش اور حُصَین نے ہلال اور ربیع کے ذریعہ عبداللہ کا قول ذکر کیا اور اس کر ابو محمد حضرمیؔ نے ابوایوب سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ وہ اس شخص کی مثل ہے جس نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے غلام آزاد کیا۔ ابو عبداللہ (بخاری) نے کہا صحیح عبدالملک ابن عمرو کا قول ہے۔

۶۹۱۳ — **شرح** : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کی کیا تخصیص ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کرنا دوسرے غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ قولہ مثلہ، یعنی یہ عمرو ابن میمون سے ابو اسحاق کی روایت کی طرح ہے۔ اس کی صورتِ تحصیل یہ ہے کہ عمر بن ابی زائدہ نے اس روایت کا اسناد دو اسانید سے ذکر کیا ہے ایک ابو اسحاق کے ذریعہ عمرو بن میمون سے، موقوف ذکر کیا ہے۔ دوسرا عبداللہ بن ابی سفر شعبی، ربیع بن خثیم، عمرو بن میمون، عبدالرحمٰن بن ابن ابی لیلیٰ کے ذریعہ ابوایوب خالد انصاری خزرجی سے مرفوع ذکر کیا ہے۔ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد (عرب) غلام ہو سکتے ہیں، لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ اگر عرب ظلماً گرفتار ہو کر کافروں کے قبضہ میں ہو جائیں تو اُن کو خرید کر آزاد کرنا عظیم ثواب کا موجب ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۱۵ — حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

باب تسبیح کی فضیلت

۶۹۱۴ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک دن میں سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا اس کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں۔

۶۹۱۴ — شرح : یعنی وہ گناہ جن کا حقوق اللہ سے تعلق ہے وہ اس کلمہ کی برکت سے گر جاتے ہیں لیکن وہ گناہ جن کا حقوق العباد سے تعلق ہے وہ ان کی رضاء کے بغیر معاف نہیں ہوتے ہیں لیکن یاد رہے کہ دن میں کسی وقت کی تعیین نہیں دن کے کسی وقت میں ایک ہی بار سو مرتبہ پڑھ لے یا متفرق اوقات میں سو بار پڑھ لے ان کی یہی فضیلت ہے جو حدیث میں مذکور ہے۔ افضل یہ ہے کہ شروع دن میں ایک ہی مجلس میں سو بار کہہ لے۔ سمندر کی جھاگ سے مراد گناہوں کی کثرت ہے۔

۶۹۱۵ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پہ ہلکے ہیں۔ میزان میں بھارے ہیں اور رحمٰن کو پیارے ہیں (وہ یہ ہیں) سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم "

۶۹۱۵ — شرح : کلام پہ بھی کلمہ کا اطلاق ہوتا ہے جیسے شہادت کا کلمہ ہے، حالانکہ وہ کلام ہے۔ زبان پہ ہلکے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آسانی سے ادا ہوتے ہیں ان کا میزان میں بھارا ہونا حقیقت پہ مبنی ہے، کیونکہ آخرت میں میزان کے پاس تمام اعمالوں

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

٦٩١٦ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ —

کے جسم ہوں گے اور میزان جسم محسوس ہوگی اس کے دو پلڑے اور ڈنڈی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اعمال کو جسم ظاہر کر کے اس میں وزن کرلے گا۔ حبیبتان سے مراد محبوبتان ہیں یعنی ان کلمتان کا کہنے والا اللہ کو محبوب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ بندوں کو ثواب دیتا ہے اور ان کی عزت عظمت بڑھاتا ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ فعیل "میں مذکور و مؤنث برابر ہوتے ہیں خصوصًا جب ان کا موصوف مذکر ہو تو یہ مذکر ہوتے ہیں ان کو مؤنث کیوں ذکر کیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تذکیر و تانیث میں تسویہ جائز ہے واجب نہیں البتہ مفرد میں واجب ہے تثنیہ میں نہیں یا خفیفہ اور ثقیلہ کی مناسبت سے ان کو مؤنث ذکر کیا ہے کیونکہ یہ فاعل کے معنی میں ہیں یا ان پر تاء نقل کے لئے ہے جبکہ ان کو وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے باقی اسماء کی نسبت یہاں رحمٰن کی خصوصیت یہ ہے کہ حدیث سے غرض لوگوں پر اللہ کی رحمت کی وسعت بیان کرنا ہے کہ ان کو تھوڑے عمل پر عظیم ثواب دیا جائے گا یا سجع کو قائم رکھنے کے لئے رحمٰن کو ذکر کیا ہے کیونکہ کلمات کے آخری حروف ہمشکل ہونے سے کلام کی خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ علم بدیع میں مذکور ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجع سے منع فرمایا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور نے کاہنوں کی سجع سے منع فرمایا ہے جو باطل معانی کو متضمن ہوتی ہے۔ سبحان کے تکرار میں اللہ تعالیٰ کی مطلق تنزیہ اور پاکیزگی مطلوب ہے (عینی)

باب اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

علامہ کرمانی نے ذکر کیا کہ ذکر نماز، قراءت قرآن، تلاوتِ حدیث، تدریس علوم اور علماء کے مناظ

Marfat.com

٦٩١٧ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّونَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالُوا يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَاَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ

کو شامل ہے علامہ عینی نے رازی رحمہ اللہ سے نقل کیا۔ ذکر لسان سے مراد وہ الفاظ ہیں جو تسبیح و تحمید و تمجید قلبی ذکر اللہ کی ذات و صفات میں فکر اور امر و نہی جو تکالیف کے دلائل ہیں۔ ان میں غور و خوض کرنا تاکہ احکام پہ مطلع ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے اسرار میں فکر کرنا اور زبان سے ذکر کرنا مراد ہیں

٦٩١٦ — ترجمہ : ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور وہ جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی طرح ہے (یعنی جو اللہ تعالیٰ کا دل و زبان سے ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہے وہ نہ مردہ ہے

٦٩١٧ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں وہ ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں جب لوگوں کو ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آوازیں دیتے ہیں کہ اپنی حاجت کی طرف آجاؤ اور ذاکرین کو پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ڈھانک لیتے ہیں۔ راوی نے کہا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے تھے،، وہ کہتے ہیں وہ تیری تنزیہہ کرتے ہیں۔ تیری بڑھائی بیان کرتے ہیں تیری بزرگی بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

لَوْ رَأَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّ اَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّ اَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا
قَالَ يَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنَ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا
قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ اَنَّهُمْ
رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا
وَّ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّ اَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ
مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ
مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا
كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا اَوْ اَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُنِّيْ
اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا اُنہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں اللہ کی قسم اُنہوں نے تجھے نہیں دیکھا اللہ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا حال کیسا ہوگا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو عبادت اور زیادہ کریں اور تیری بزرگی اور پاکدامنی بہت زیادہ بیان کریں۔ راوی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا سوال کرتے تھے۔ کہا وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُنہوں نے جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں بخدا ہمارے پروردگار انہوں نے جنت نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا حال کیسا ہوگا وہ کہتے ہیں اگر وہ جنت دیکھ لیں تو وہ اس کی اور زیادہ حرص کریں گے اور اس کی طلب میں اضافہ کریں گے اور اس میں رغبت بہت زیادہ کریں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ لوگ کس سے پناہ چاہتے ہیں فرشتے کہتے ہیں وہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا اُنہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے اللہ کی قسم اُنہوں

Marfat.com

لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَ رَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۶۹۱۷ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَقَبَةٍ

نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ فرمایا اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیں تو اُن کا حال کیسا ہوگا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیں تو اس سے بہت دُور بھاگیں اور اس سے بہت ڈریں۔ راوی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ذکر کرنے والوں کو بخش دیا۔ راوی نے کہا فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے کہا یا اللہ! اُن میں فلاں شخص بھی تھا حاضر نہ کرتا تھا وہ تو اپنی کسی ضرورت اور حاجت کے لیے آیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ذکر کرنے بیٹھے ہیں اُن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔ اس کی شعبہ نے اعمش سے روایت کی اور اسے مرفوع نہ کیا۔ سُہیل نے اپنے والد سے اُنہوں نے ابوہریرہؓ سے اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

شرح : ۶۹۱۷ — اس حدیث میں بنی آدم کی فضیلت کی طرف اشارہ ہے کہ فرشتوں نے تخلیقِ آدم اور اس کو اللہ کا خلیفہ ماننے میں تشویش کی تھی۔ اور اولادِ آدم کو فتنہ فساد خونریزی وغیرہ وغیرہ کی طرف منسوب کیا تھا۔ اس حدیث میں انسان کی فرشتوں پر کرامت اور عظمت کا بیان ہے۔ لہٰذا اس حدیث میں یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ وہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمنشین تھے اور صحبت کی عظیم تاثیر ہے کہ نیک لوگوں کے ہم نشین بھی نیک بخت ہوتے ہیں۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک اور باصلاح لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔

www.muhammadiah.net

أَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى بَغْلَتِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا
أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ
بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

باب لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ کہنے کا بیان

اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عصمت سے ہی گناہوں سے ڈر لگتا ہے اور اس کی قوت سے ہی اللہ کی طاعت پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔

۶۹۱۷ — ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی پر پر چڑھنے لگے۔ راوی نے کہا جب اس پر ایک آدمی چڑھا تو اس نے بلند آواز سے کہا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے فرمایا تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو (آہستہ کرو) پھر فرمایا اے ابا موسیٰ یا فرمایا اے عبداللہ کیا میں تیری جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کی طرف راہنمائی نہ کروں کہا میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیوں نہیں ضرور راہنمائی فرمائیں" فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ"۔

(یہ کلمہ جنت کا خزانہ اس اعتبار سے ہے کہ یہ کہنے سے آخرت میں کثیر المنافع کی توقع ہے گویا کہ یہ نفیس اور عمدہ خزانہ ہے)

(حدیث ۲۷۸۹ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى مِائَةُ اِسْمٍ غَيْرُ وَاحِدٍ

۶۹۱۸ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَفِظْنَاهُ مِنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اِسْمًا مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ اَحْصَاهَا مَنْ حَفِظَهَا

باب اللہ کے ایک نام کے سوا سو نام ہیں (ننانوے (۹۹) نام ہیں)

۶۹۱۸ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں (سو سے ایک کم) کوئی آدمی ان کو یاد نہیں کرتا مگر جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ایک کو پسند کرتا ہے۔"

۶۹۱۸ — شرح : یہ بات مخفی نہیں کہ کتاب و سنت میں جناب رب العزت کے نام سو سے بہت زیادہ ہیں۔ ننانوے اسماء کی تخصیص یہ ہے کہ صرف ان کو یاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ بعض شروح میں ہے کہ اگرچہ اللہ کے نام بہت ہیں لیکن باقی اسماء انہیں ننانوے اسماء میں مندرج ہیں۔ علاوہ ازیں ایک عدد کا ذکر دوسرے عدد کے منافی نہیں ہوتا۔ اس کی حصر پہ دلالت نہیں۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے میرے پاس مہمانوں کے لئے سو بکریاں ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ اس میزبان کے پاس اس سے زیادہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) کو پسند کرتا ہے۔ اسی لئے اس نے زمین و آسمان وتر پیدا کئے ہیں اور نمازیں وتر فرض کی ہیں۔ ان اسماء کو یاد کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انہیں بار بار پڑھتا رہے۔ اور ان پہ ایمان لائے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

٦٩١٩ ـــ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقُلْنَا أَلَا تَجْلِسُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَإِلَّا جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ وَلٰكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

باب وعظ ونصیحت میں وقفہ کرنا

یعنی وقفے وقفے وعظ کرنا چاہیئے تاکہ لوگ تنگ نہ پڑ جائیں

٦٩١٩ ـــ ترجمہ : شقیق نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود کا انتظار کر رہے تھے۔ اچانک یزید بن معاویہ آ گئے۔ ہم نے کہا کیا وعظ کرنے بیٹھتے نہیں ہو؟ اُس نے کہا نہیں لیکن میں گھر میں داخل ہوتا ہوں اور تمہارے صاحب عبداللہ بن مسعود کو باہر لاتا ہوں۔ ورنہ میں ہی آ کر وعظ کروں گا پس عبداللہ بن مسعود باہر آئے اس حال میں کہ انہوں نے یزید کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا مجھے تمہارے یہاں بیٹھنے کی خبر پہنچی تھی لیکن مجھے تمہارے پاس آنے سے اس نے منع کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کبھی کبھی وعظ فرمایا کرتے تھے تاکہ ہم تنگ نہ پڑ جائیں۔

٦٩١٩ ـــ شرح : یزید بن معاویہ نخعی کوفی تابعی ثقہ عابد ہے فارس میں جہاد کرتے ہوئے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الرِّقَاقِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

٦٩٢٠ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

شہید ہوگئے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہُوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو وعظ کیا کرتے تھے۔ اس لئے لوگوں نے کہا کہ ہر روز وعظ کیا کریں تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا نہ ہوگا، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وقفہ وقفہ سے وعظ فرماتے تھے تاکہ ہمارے لئے ملول کا سبب نہ ہو یہ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم پہ مہربانی تھی۔ لہٰذا حضور کی پیروی کرنی چاہیئے، کیونکہ تکرار سے طبیعت بیزار ہوجاتی ہے اور دل تنگ پڑجاتا ہے اور نفرت کرنے لگتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کِتَابُ الرِّقَاق

رقاق رقیق بمعنی نرم کی جمع ہے یہ رقّت سے ماخوذ ہے اس باب میں وہ احادیث مذکور ہوں گی جو دل نرم کر دینے والی ہیں۔

Marfat.com

ابْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ قَالَ الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

باب صحت اور فرصت کے متعلق روایات اور یہ کہ زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے

۶۹۲۰ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو[۲] نعمتیں ہیں جن میں بہت لوگ خسارے میں پڑے ہوئے ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت "

۶۹۲۰ — شرح : نعمت وہ منفعت ہے جو کسی پر بطور احسان کی جاتی ہے "مغبون" غبن بسکون الباء سے مشتق ہو تو اس کے معنی خرید و فروخت میں نقصان ہے اور اگر بفتح الباء ہو تو معنی نقص فی الرائے ہے۔ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ صحت فراغ دو امر ہیں اگر ان کو مناسب طور پر استعمال نہ کیا جائے تو صاحب صحت و فراغت مغبون ہوتا ہے یعنی خرید و فروخت کے معاملہ میں خسارہ میں رہتا ہے اس کی بیع قابل ستائش نہیں ہوتی یا اس کی بیع میں رائے میں کمزور ہوتی تو وہ بیع کرنا نہیں جانتا، کیونکہ جب انسان صحت و تندرستی کے زمانہ میں اللہ کی طاعت نہیں کرتا تو مرض کے زمانہ میں بطریق اولیٰ نہیں کر سکے گا۔ یہی حکم فراغ کا ہے تو وہ اپنی زندگی میں کسی عمل کے بغیر خاسر، مغبون رہے گا۔ کبھی انسان تندرست ہوتا ہے اور روزی کے اسباب میں مصروف رہنے کے باعث عبادت کے لئے فارغ نہیں ہوتا ہے جب انسان میں یہ دونوں پائی جائیں اور فضائل کو حاصل کرنے میں قاصر رہے تو مکمل طور پر مغبون ہوتا ہے کیونکہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے یہ منافع کا بازار اور

Marfat.com

۶۹۲۱ — حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ

۶۹۲۲ — حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ

آخرت کی تجارت ہے تو بدن کی صحت و توانائی اور امورِ دُنیا میں عدمِ اشتغال دو نعمتیں ہیں جن میں اللہ کی طاعت کر کے انسان آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

ترجمۃ الباب: عباس عنبری نے کہا ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے عبداللہ بن سعید بن ابی ھند، سعید بن ہند کے ذریعہ بیان کیا کہ میں نے ابن عباس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بیان کرتے ہوئے سُنا۔

۶۹۲۱ — ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے۔ انصار اور مہاجرین کی اصلاح کر،، (حدیث ع ج کی شرح دیکھیں)

۶۹۲۲ — ترجمہ: سہل بن سعد ساعدی نے کہا ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق میں تھے۔ آپ خندق کھودتے تھے اور ہم مٹی اُٹھاتے تھے۔ حضور ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَة ÷ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة

Marfat.com

بَابُ مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ

وَقَوْلِهٖ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ اِلٰى قَوْلِهٖ مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

۶۹۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

۶۹۲۲ **شرح** : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ فضلِ انصار میں حدیث گزری ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا دیئے حالانکہ انصار خندق کھود رہے تھے اور اس حدیث میں ہے کہ حضور خود خندق کھودتے تھے اور اُن میں سے بعض مٹی اُٹھا کر باہر نقل کرتے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہیں کیونکہ انصار میں سے بعض سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق کھودتے تھے اور اُن میں سے بعض مٹی اُٹھا کر باہر نقل کرتے تھے۔

باب آخرت میں دُنیا کی مثال

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! دُنیاوی زندگی کھیل کود اور زینت ہے اور ایک دُوسرے پر فخر کرنا اور مال اولاد کی کثرت چاہنا ہے۔ مثل بارش کے جو کاشتکاروں کو اس کا سبزہ اگنا خوش کرتا ہے پھر وہ قوت پکڑتا ہے پھر اس کو زرد دیکھتا ہے پھر پاؤں میں روندا گھاس ہو جاتا ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے مغفرت اور رضامندی اللہ کی طرف سے ہے اور دُنیاوی زندگی صرف غرور کا سامان ہے"

تفسیر : یعنی دُنیا کھیل کود ہے جس میں وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ اموال اور اولاد میں مشغول رہنا اور اُن سے دل لگانا دُنیا ہے لیکن طاعتیں اور عبادتیں اور جو چیزیں کہ طاعت پر معین ہوں وہ امورِ آخرت سے ہیں۔ دُنیاوی زندگی کی مثال بارش کی طرح ہے جو کافروں کو اس کا سبزہ اگانا خوش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کے حال کو جو تھوڑے نفع کے ساتھ جلدی ختم ہو جاتا ہے نباتات کے ساتھ تشبیہ دی جن کو بارش نے اگایا وہ بڑھیں اور قوت پکڑی کافر اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بارش کے ذریعہ عطا کیں۔ پھر ان پر اللہ تعالیٰ نے سماوی آفت بھیجی جس نے نباتات کو زرد کر دیا اور وہ ریزہ ریزہ ہو گئیں تا! ان کے کفر کے باعث انہیں عذاب دے جیسے باغات والوں کے ساتھ کیا گیا تھا بعض

Marfat.com

عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

بعض تفاسیر میں ہے کہ کفار سے مراد کاشتکار اور کسان ہیں جن کو بارش سے اُگنے والی نباتات نے خوش کیا ہو" ایسے ہی دُنیاوی زندگی کافروں کو خوش کرتی ہے چیکہ وہ اس کے بہت حریص ہوتے ہیں اور دیگر لوگوں کی نسبت اُن کا دُنیا کی زندگانی کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے۔ کھیتی کی طرح دُنیاوی زندگی میں پہلے شباب آتا ہے پھر سن کہولت تک پہنچ جاتی ہے پھر بڑھاپا آجاتا ہے

انسان کا یہی حال ہے کہ وہ عنفوان شباب میں خوش مزاج اور خوش منظر ہوتا ہے پھر بڑھاپے میں داخل ہوجاتا ہے۔ پھر زیادہ بوڑھا ہوجاتا اور شیخ فانی ہوجاتا ہے۔ اس کے تمام قوی ضعیف ہو جاتے ہیں چلنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ یہ مثال دُنیا کے زوال اور اس کے اختتام پر دلالت کرتی ہے اور آخرت بہرحال قائم اور دائم ہے۔ اس لئے دُنیاوی زندگی کے امر سے ڈرایا اور آخرت کے امر کی رغبت دلائی اور فرمایا کافروں کو آخرت میں سخت عذاب دیا جائے گا اور مومنوں کو اللہ معاف کرے گا اور اُن سے راضی ہوگا۔ دُنیا کی زندگی اس کی طرف مائل ہونے والے اور اس پر اعتماد کرنے والے کے لئے غرور کا سامان ہے۔

ذوالنون مصری نے اپنے مریدوں سے فرمایا دنیا کو طلب نہ کرو اگر طلب کیا ہو تو اس سے محبت نہ کرو، کیونکہ زادِ راہ دُنیا سے ہے اور قیلولہ اور استراحت اس کے غیر میں ہے۔

۶۹۲۳ — ترجمہ : سہل بن سعد نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جنت میں کوڑے کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اللہ کی راہ میں صبح اور شام کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔

(قولہ اَوْ رَوْحَۃٌ لفظ اَوْ تقسیم کے لئے ہے شک کے لئے نہیں۔ پس دُنیا آخرت کے مقابلہ میں لاشئ محض ہے)

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

٦٩٢٤ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ

باب سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد دُنیا میں ایسے رہو گویا کہ مسافر ہو یا راہ گزر ہو

٦٩٢٤ — ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں مونڈھے کو پکڑ کر فرمایا (اے عبداللہ) دُنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر ہو یا راہ گزر ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر۔ تندرستی میں وہ عمل کرو جو بیماری کے دنوں میں کام آئیں اور زندگی کے موت کے لئے عمل کر۔

٦٩٢٤ شرح : غریب کا لفظ نصائح کے تمام اقسام کو جامع ہے کیونکہ مسافر کو لوگ جانتے نہیں اس لئے اس پر کوئی شخص حسد و عناد اور بغض و

Marfat.com

بَابٌ فِی الْاَمَلِ وَطُوْلِہٖ

وَقَوْلِہٖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ذَرْھُمْ یَاْکُلُوْا وَیَتَمَتَّعُوْا وَیُلْھِھِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ وَقَالَ عَلِیٌّ اِرْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَۃً ارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَۃُ مُقْبِلَۃً وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا بَنُوْنَ فَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْیَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلٌ بِمُزَحْزِحِہٖ بِمُبَاعِدِہٖ

نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی اس سے منافقت اور جھگڑا کرتا ہے کیونکہ اس کا لوگوں کے ساتھ زیادہ اختلاط نہیں ہوتا جو مذکورہ امور کا سبب ہے۔ مسافر راہ گزر قلیل الاقامت ہے اس لئے اس کو مکان، باغات کھیتی باڑی اور اہل وعیال اور دیگر علاقوں کی ضرورت پیش نہیں آتی جو اللہ تعالیٰ سے دور رکھنے کا منشاء ہیں بعض نے کہا غریب اور عابر سبیل ہم معنی ہیں لہٰذا یہ عام کا خاص پر عطف ہے۔ کیونکہ راہ گیر کو مسافر ہونا لازم نہیں اس میں مبالغہ زیادہ ہے کیونکہ راہ گیر کے تعلقات مسافر کے تعلقات سے کم ہوتے ہیں۔

قولہ خذ من صحتک،، میں یہ اشارہ ہے کہ جو اعمال صحت کے زمانہ میں کرے۔ بیماری کے زمانہ میں اعمال کی قوت نہ ہونے کے باعث اس کے نامۂ اعمال میں بدستور صحت کے وقت کے اعمال لکھے جاتے ہیں اور اپنی موت کے لئے زندگی میں عمل کر جو موت کے بعد تیری مغفرت کا موجب ہوں۔

باب امید اور اس کا لمبا ہونا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد جو کوئی دوزخ کی آگ سے دور رہا اور جنت میں داخل ہوا وہ کامیاب ہوا اور دنیاوی زندگی کچھ نہیں مگر عزور کا سامان ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! ان کو چھوڑو وہ کھائیں اور نفع حاصل کریں۔ ان کو درازیٔ عمر نے مشغول کر رکھا ہے۔ عنقریب وہ معلوم کر لیں گے۔

Marfat.com

شرح : آمَل بفتح المیم بمعنی امید رکھنا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ درازیٔ عمر اور زیادتیٔ مال کے ساتھ مقید ہے یاس اور ناامیدی کا مقابل نہیں۔ اَمَل کا معنی تمنا کے قریب ہے۔ ان دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ امل اُس شیٔ کی خواہش ہے جس کا سبب واقع ہے اور تمنا اس کے خلاف ہے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آمَل اس شیٔ کی خواہش ہے جس کا سبب واقع ہے اور تمنا اس کے خلاف ہے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آمَل اس شیٔ کے حاصل کرنے کا ارادہ ہے جس کا حصول ممکن ہے۔ جب وہ قوی ہو جائے تو اس کی تمنا کی جاتی ہے۔ رجاء، کسی شیٔ سے محبت کرنا ہے تاکہ مستقبل میں حاصل ہو جائے۔ رجاء اور تمنا میں فرق یہ ہے کہ تمنا انسان کو سست کر دیتی ہے کہ وہ کوشش کی راہ نہیں چلتا۔ صاحب رجاء اس کے برعکس ہے۔ پس رجاء محمود ہے اور تمنا مذموم ہے جیسے امل مذموم ہے لیکن عالم کا علم حاصل کرنے کے لئے درازیٔ عمر کی امید کرنا مذموم نہیں کیونکہ درازیٔ عمر کی اُمید نہ ہوتی تو تصنیف و تالیف نہ ہوتی۔ امل میں پوشیدہ راز بھی ہے، کیونکہ اگر کسی کو کوئی امید نہ ہو تو اس کی زندگی خوشگوار نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی شخص دنیا کے کسی عمل کو شروع کرنے میں خوش و خرم ہوتا ہے البتہ جو عمل اور امید مذموم ہے وہ یہ ہے کہ انسان نفس کو آزاد کر دے اور امورِ آخرت کی تیاری نہ کرے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

دنیاوی زندگی صرف فریب کا سامان ہے۔ غرور بضم الغین مصدر ہے۔ دُنیا کو متاع کے ساتھ تشبیہ دی کہ اس کو خریدنے والا دھوکہ میں رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت بفتح الغین ہے اور فعول بمعنی فاعل ہے۔ اس کی شیطان سے تفسیر کی جاتی ہے۔ فعول بمعنی مفعول بھی جائز ہے۔ یعنی دُنیا مغرور اور دھوکا کا سامان ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت اس شخص کے بارے میں ہے جو دُنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے اور جو دُنیا کا سامان آخرت کے لئے طلب کرتا ہے وہ اچھا سامان ہے اور محمود ہے۔

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

یعنی مشرکوں کو چھوڑ دو وہ کھائیں اور دُنیا کے سامان سے نفع حاصل کریں، کیونکہ ان کا حصہ صرف دُنیا کا سامان ہے آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔ لمبی اُمید نے ان کو مشغول کر رکھا ہے اور ایمان اور طاعت سے نفع حاصل کرنے سے ان کو روک رکھا ہے وہ عنقریب قیامت میں سب کچھ معلوم کر لیں گے جبکہ کیفر کردار کو پہنچیں گے۔ اس آیت میں زجر و تہدید ہے۔ ذَرْهُمْ میں مشرکوں کے لئے تہدید ہے اور فسوف یعلمون میں دوسری تہدید ہے۔ دو تہدیدوں کے درمیان زندگی کیسے خوشگوار ہو سکتی ہے لیکن آیت قتال سے یہ آیت

Marfat.com

۶۹۲۵ — حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ

منسوخ ہے۔ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے اپنے استاذ سے نقل کیا کہ یہ آیت منافقوں اور اہل ذمہ کو شامل ہے لہذا منسوخ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دُنیا کُوچ کر رہی ہے اس حال میں کہ تم کو پیٹھ دکھا رہی ہے اور آخرت کوچ کر رہی ہے۔ اس حال میں تمہارے سامنے آ رہی ہے اُن میں سے ہر ایک کی اولاد ہے تم آخرت کی اولاد بنو دُنیا کے بیٹے نہ بنو، کیونکہ آج عمل ہے حساب وکتاب نہیں کل حساب وکتاب ہوگا عمل نہیں۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ "اَلْيَوْمَ عَمَلٌ" میں یوم عین عمل نہیں بلکہ عمل کا ظرف ہے اور یہاں "فی" کو مقدر کہنا ممکن نہیں ورنہ "عَمَلٌ" منصوب ہوتا۔ کیونکہ مجرور حرف جر کے مقدر ہونے سے منصوب ہو جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دن کو نفس عمل بطور مبالغہ کہا ہے جیسے کہا جاتا ہے "ابوحنیفہ فقہ ہے" یا دراصل کلام اس طرح تھا "فَإِنَّهُ اَلْيَوْمَ عَمَلٌ" إنّ کا اسم ضمیر شان ہے جو محذوف ہے اس کا حذف کرنا جائز ہے یا یوم سے پہلے مضاف محذوف ہے۔ دراصل عبارت اس طرح ہے فَإِنَّ حَالَ الْيَوْمِ عَمَلٌ" یا عمل کا مضاف محذوف ہے۔ یعنی فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَمَلٍ" آج کا دن عمل کا دن ہے۔ اس کو ابونعیم نے ابوبرم کے طریق سے زُبید کے ذریعہ مہاجر بن عمرؓ سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف خواہش کی اتباع اور درازیٔ اُمید ہے۔ نفسانی خواہش حق سے روکتی ہے جبکہ درازیٔ اُمید آخرت کو بھلا دیتی ہے خبردار دُنیا کوچ کر رہی ہے الخ

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مربع

۶۹۲۵ — خط کھینچا اور اس کے وسط میں ایک اور خط کھینچا جو مربع سے

www.muhammadilan.net

Marfat.com

أَمَلُهُ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَشَهُ هٰذَا

۶۹۲۶ — حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ

سے باہر نکلا ہُوا تھا اور اس درمیانے اندرونی خط کے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے خط کھینچے۔ پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جس نے اس کا احاطہ کیا ہُوا ہے اور یہ خط جو باہر نکلا ہُوا ہے انسان کی اُمید ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے خط حوادثات ہیں اگر وہ اس حادثہ سے گزر جائے تو دوسر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۶۹۲۵ — شرح: سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مربع خط کھینچ کر انسان کی طرف اشارہ کیا اور اس کے درمیان خط کھینچا جو مربع کے ایک کنارے سے باہر نکلا ہوا اور اس کے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے خطوں جو انسان کو عوارض ہوتے ہیں اور مربع سے باہر نکلنے والا انسان کی اُمیدیں ہیں یعنی انسان دُور دراز کی امیدیں رکھتا ہے اور اُن کو حاصل کرنے کا امیدوار رہتا ہے؛ حالانکہ موت اس کے بہت قریب ہے۔ اور ان کی تکمیل سے پہلے فوت ہو جاتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے:"

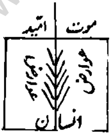

نہش کے معنی زہریلے جانور کا ڈسنا ہے۔ یہاں بطور مبالغہ ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۶ — ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کھینچے اور فرمایا یہ اُمید ہے اور یہ انسان کی موت ہے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابٌ مَنْ بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهٖ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَ كُمُ النَّذِيْرُ

(جو انسان کو گھیرے ہوئے ہے) انسان اس اندیشہ میں ہمیشہ رہتا ہے۔ اچانک اس کے قریب والا خط اس کے پاس آتا ہے۔

۶۹۲۶ — شرح: یعنی لمبا خط جو مربع سے باہر نکلا ہوا ہے وہ انسان کی امید ہے اور جس نے انسان کا احاطہ کیا ہوا ہے وہ اس کی موت ہے۔ انسان اس حال میں رہتا ہے کہ اچانک اس کی موت آجاتی ہے جو اس کے بہت قریب خط ہے۔ اور امید کو نہیں پاسکتا ہے، کیونکہ باہر نکلنے والے خط سے اس کا احاطہ کرنے والا خط بہت قریب ہے۔

باب جو شخص ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول نہ کریگا

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ہم نے تمہیں عمر نہ دی تھی کہ اس میں نصیحت پانا چاہتا پالیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ یعنی تم پہ بڑھاپا بھی آیا۔

اس باب میں یہ بیان ہے کہ جو شخص ساٹھ برس عمر کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام عذر مسترد کر دیتا ہے اس وقت انسان کو صرف استغفار کرنا چاہیئے اور کلیتہً آخرت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اس کا اس وقت یہ عذر قابلِ قبول نہ ہوگا کہ اس کو تھوڑی عمر میسر ہوئی ہے۔ قولہ اَعْذَرَ، باب افعال کی ماضی ہے اس میں ہمزہ سلب کا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو لمبی عمر دے کر اس کا عذر زائل کر دیا ہے اور بہت مدت اس پہ فائدہ کیا ہے، چنانچہ فرمایا کیا ہم نے تمہیں عمر نہ دی تھی جس میں تم اپنا حال درست کر سکتے تھے یعنی نے آیت کریمہ "اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ" کی تفسیر میں چند اقوال نقل کئے ہیں؛ چنانچہ مسروق نے چالیس سال مجاہد نے [illegible] سال، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے [illegible] سال، سہل بن سعد نے ساٹھ سال، ابوہریرہ نے ساٹھ یا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

٦٩٢٧ — حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً تَابَعَهُ ابْنُ عَجْلَانَ وَأَبُو حَازِمٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ٦٩٢٨ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

ستر سال ذکر کئے ہیں اس عمر میں اللہ تعالیٰ انسان کے عذر زائل کر دیتا ہے اور نذیر سے مراد رسول یا قرآن یا بڑھاپا ہے یہ صحیح تر قول ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

٦٩٢٧ — **ترجمہ**: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کا عذر زائل کر دیتا ہے جس کی عمر لمبی کی حتیٰ کہ اس کو ساٹھ سال تک پہنچا دیا۔ ابوحازم اور ابن عجلان نے سعید مقبری سے روایت کرنے میں معن بن یزید کی متابعت کی۔

٦٩٢٧ — **شرح**: اطباء کہتے ہیں عمر کے چار حصے ہیں۔ ایک حصہ سنِ طفولیت ہے یہ تیس برس تک ہے۔ دوسرا حصہ سنِ شباب ہے یہ چالیس برس تک ہے تیسرا حصہ سنِ کہولت ہے یہ ساٹھ برس تک ہے چوتھا حصہ سنِ شیخوخت ہے یہ ساٹھ سال کے بعد ہے اس میں انسان کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے جس میں نقص اور انحطاط ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اور موت سر پہ منڈلاتی پھرتی ہے۔ یہ اللہ کی طرف رجوع کا وقت ہے۔ اور جوانی میں رجوع الی اللہ پیغمبری شیوہ ہے ترمذی میں ابوہریرہ سے مرفوع روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت کی عمریں ساٹھ اور ستر سالوں کے درمیان ہیں بہت تھوڑے لوگ اس سے اوپر عمر پاتے ہیں۔ الحاصل انسان ساٹھ سال تک قوی رہتا ہے اس کے بعد نقص اور ہرم شروع ہو جاتا ہے۔ اس عمر میں اللہ تعالیٰ اس کے تمام عذر ناقابل قبول کر دیتا ہے، کیونکہ سنِ بلوغ سے ساٹھ سال تک کافی وقت ہے جس میں وہ سوچ بچار کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ"

www.muhammadiah.net

Marfat.com

قَالَ اَخْبَرَنِی سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابًّا فِی اثْنَتَیْنِ فِی
حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ قَالَ اللَّیْثُ وَحَدَّثَنِی یُوْنُسُ وَابْنُ
وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِی سَعِیْدٌ وَاَبُوْ سَلَمَةَ

۶۹۲۹ — حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَکْبَرُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَکْبَرُ مَعَهٗ اثْنَانِ حُبُّ الْمَالِ وَطُوْلُ الْعُمُرِ رَوَاهُ
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

۶۹۲۸ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسرے لمبی اُمید ہے (کثرتِ مال اور عمر کی درازی) لیث نے کہا مجھے یونس اور ابن وہب نے یونس کے ذریعہ ابن شہاب سے خبر دی کہ مجھے سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے۔

۶۹۲۸ — شرح : کبیر سے مُراد بوڑھا شخص ہے۔ یعنی بوڑھے کا دل دو خصلتوں میں جوان ہوتا ہے۔ اس کو مال کی محبت میں قوی استحکام کے سبب جوان کہا ہے یہاں طولِ امل سے مراد درازیٔ عمر ہے۔ اس حدیث کے پہلے باب میں ذکر کرنا زیادہ مناسب تھا (کرمانی)

۶۹۲۹ — ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اس کے ساتھ دو خصلتیں بڑی ہو جاتی ہیں۔ ایک مال کی محبت دوسرے درازیٔ عمر" اس کی شعبہ نے قتادہ سے روایت کی ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الْعَمَلِ الَّذِیْ یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ فِیْهِ سَعْدٌ

۶۹۳۰ — حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ وَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ مِنْ دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِیْ سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنْ یُّوَافِیَ عَبْدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْتَغِیْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ

۶۹۲۹ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کثرتِ مال اور درازی عمر کی حرص کرنا مکروہ مذموم ہے۔ ان دو خصلتوں کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی جان بہت پیاری ہے اس لئے اس کی زیادہ رغبت عمر کے باقی رہنے میں ہوتی ہے اور مال سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ انسان کی دائمی صحت جس پر درازیٔ عمر مرتب ہے کے لئے مال و دولت بہت بڑا سبب ہے اور جب بھی وہ عمر اور مال کا ختم ہونا محسوس کرتا ہے تو اس میں اس کی محبت اور اس کے دوام میں رغبت زیادہ ہو جاتی ہے؛ کیونکہ صبح کے وقت نیند بہت محبوب ہوتی ہے جبکہ وہ محسوس کرتا ہے کہ صبح ہونے والی ہے۔ قولہ رواہ شعبۃ الخ یعنی مذکور حدیث کو شعبہ نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔ اس تعلیق کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں انقطاع کے وہم کو دفع کیا ہے؛ کیونکہ قتادہ مدلس ہے اور عَنْعَنَہ سے روایت کی ہے اور شعبہ مدلسین سے روایت نہیں کرتے جب تک انہیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ اُن کے سماع میں داخل ہے۔ اس میں عنعنہ اور تصریح دونوں برابر ہیں۔ جبکہ شعبہ حدیث میں امیر المؤمنین ہے۔ لہٰذا

Marfat.com

۶۹۳۱ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ —

ان کی قتادہ سے روایت انقطاع کے وہم کو دفع کرتی ہے - ان کے غیر میں یہ بات نہیں۔

باب وہ عمل جس میں اللہ کی رضاء کی جستجو ہو۔ (ریاکاری نہ ہو)

اس باب میں سعد بن ابی وقاص کی حدیث ہے جو کتاب الجنائز میں حدیث ع۱۲۲۱ ج: ۲ میں مذکور ہے اس میں یہ الفاظ ہیں - بے شک تو ہرگز مال خرچ نہ کرے گا جس سے تو اللہ کی رضا چاہتا ہو۔ مگر اس پر تجھے اجر دیا جائے گا حتی کہ تو جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے،، اس میں بھی تجھے ثواب ملے گا۔

۶۹۳۰ — ترجمہ : زہری نے کہا مجھے محمود بن ربیع نے خبر دی اُنہوں نے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہیں اور وہ کلی بھی جانتے ہیں جو اُن کے گھر میں ڈول سے کلی اُس کے منہ پر ڈالی تھی) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف فرما تھے جبکہ محمود بچے تھے اس وقت حضور نے برکت کے لئے پانی کی کلی محمود کے منہ پر ڈالی تھی) محمود ابن ربیع نے کہا میں نے عتبان بن مالک انصاری جو قبیلہ بنی سالم سے ہیں اُنہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس سے وہ اللہ کی رضا چاہتا ہے وہ قیامت کے دن کو نہ پائے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کردیگا (حدیث ع — ج ۱ کی شرح دیکھیں)

۶۹۳۱ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.muhammadian.net

Marfat.com

بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا

۶۹۳۲ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسٰى ابْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے مومن بندے کے لئے میرے پاس کوئی جزا نہیں جبکہ میں دُنیا میں اس کی محبوب شئ قبض کرلوں اور وہ صبر کر کے ثواب کا طالب رہے مگر جنّت ہے (کسی عزیز کے فوت ہوجانے پر ثواب طلب کرتے ہوئے صبر کرے تو اس کے لئے جنّت کے سوا اور کوئی جزا نہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ صفیہ ان کی محبوب شئ ہے جیسے بیٹا بھائی وغیرہ)

باب دُنیا کی زینت اور اس میں رغبت کرنے سے پرہیز کیا جائے،،

(تنافس نفاست سے ہے اس کے معنی کسی شئ میں رغبت کرنا ہے)

۶۹۳۲ ترجمہ: مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لؤی کے حلیف ہیں اور جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ جنگ بدر میں موجود تھے نے خبر دی کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین جذیہ وصول کرنے بھیجا جبکہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بحرین والوں سے صلح کی تھی اور ان پر علاء بن حضرمی

Marfat.com

وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِهٖ فَوَافَتْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ فَقَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَاَنَّهٗ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ

کو امیر مقرر کیا تھا ابو عبیدہ بحرین سے مال لائے تو انصار نے اُن کے آنے کی خبر سُنی تو صبح کی نماز میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہو گئے جب حضور نماز سے فارغ ہُوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے جب حضور نے ان کو دیکھا تو مُسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابو عبیدہ کے آنے کی خبر سُنی ہے اور یہ کہ وہ کچھ لائے ہیں۔ انصار نے کہا ہاں! یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور اس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کرے گی۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے فقر کا خوف نہیں لیکن مجھے ڈر یہ ہے کہ تمہارے لئے دُنیا کھُل جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لئے کھلی اور تم دُنیا میں رغبت کرو گے جیسے انہوں نے رغبت کی وہ تمہیں ہلاک کر دے گی جیسے ان کو مشغول کیا۔

۶۹۳۲

شرح : ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اس اُمت کے امین ہیں وہ دس ہجری میں ایک لاکھ اسّی ہزار درہم مال لائے تھے وہ رات کو تشریف لائے اور مال چٹائی پر بکھیر دیا اس مال سے کسی سائل کو محروم نہ کیا گیا تھا۔ بحرین والے مجوسی تھے اُن سے یہ جزیہ لیا گیا تھا معلوم ہُوا کہ مجوسیوں سے جزیہ لینا جائز ہے۔

(حدیث : ۲۹۴۸ ج : ۴ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

۶۹۲۳ ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

۶۹۲۳ ــــ ترجمہ : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور اُحد کے شہداء پر میت کی نمازِ جنازہ کی طرح نماز جنازہ پڑھی پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں میں تم پر گواہ ہوں اور میں اب اپنا حوض دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا فرمایا زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ بخدا! میں تم پر یہ خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ تم دُنیا میں رغبت کرنے لگو گے۔

۶۹۲۳ ــــ شرح : قولہ فصلی علیہ آہ ہجرت کے آٹھ سال بعد یہ نماز پڑھی تھی، کیونکہ غزوہ اُحد تیسرے سال کے ماہِ شوال میں واقع ہوا تھا۔ امام نووی اور قسطلانی نے کہا صلوٰۃ سے مراد یہ ہے کہ حضور نے شہداء اُحد کیلئے دُعا کی تھی معہود نمازِ جنازہ نہ تھی۔ عینی نے کہا یہ صریح لفظ سے عدول ہے اور اپنے مذہب کی ترویج کے لئے عدول کیا ہے یہ انصاف نہیں۔ امام طحاوی نے کہا سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شہداء اُحد پر نماز پڑھنا تین امور سے خالی نہیں اول یہ کہ نماز شہداء اُحد کے حق میں ناسخ ہے جابر سے روایت ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء کے دفن کا حکم فرمایا ان کو غسل نہ دیا گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید کے لئے نماز جنازہ مشروع نہیں دوسرے یہ کہ شہداء اُحد کے حق میں یہ

Marfat.com

٦٩٣٤ ـــ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مٰلِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْبَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيلَ مَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ تَأْكُلُ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ

مسنون تھا کہ اُن کی نمازِ جنازہ آٹھ سال بعد پڑھی جائے تیسرے یہ کہ شہداء اُحد پر نمازِ جنازہ جائز تھی جبکہ دوسری اموات کے لئے واجب ہے۔ بہر حال شہید کی نمازِ جنازہ ثابت ہے۔ اس کے باوجود ابوداؤد نے عطاء بن ابی رباح کے مراسیل میں روائت ذکر کی ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے شہداء پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ یہ جابر کی حدیث کے معارض ہے اور اِس کو اُس پر ترجیح ہے کیونکہ مثبت کو نافی پر ترجیح ہوتی ہے۔ حدیث ع ۱۲۶۵ ج ۲ کی شرح دیکھیں۔

٦٩٣٤ ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھے تم پر زیادہ خوف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے زمین کی برکتیں ظاہر کر دے گا۔ عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم" زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا دُنیا کی زینت تر و تازگی ایک آدمی نے عرض کیا کیا خیر شر کو لائے گی؟ (خیر کے بعد شر آئے گی) جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کچھ خاموش ہُوئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور فرمایا سائل کہاں ہے؟ اُس نے کہا جی میں حاضر ہوں۔ ابوسعید نے کہا جب وہ

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ

شخص ظاہر ہُوا تو ہم نے اس کی تعریف کی۔ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر خیر کو ہی لاتی ہے بیشک یہ مال سرسبز، شاداب اور میٹھے گھاس کی طرح ہے جو کچھ موسم ربیع اگاتا ہے وہ زیادہ کھانے والے چارپائے کو ہلاک کر دیتا ہے یا وہ ہلاکت کے قریب ہو جاتا ہے مگر سبزہ کو کھانے والا جو اس کو کھائے حتیٰ کہ اس کی دونوں طرفیں دراز ہو جائیں (پیٹ بھر جائے) سورج کے سامنے آئے اور جگالی کرے اور لید، پیشاب کرے پھر لوٹے اور کھائے بے شک یہ مال میٹھا اور لذیذ ہے جو کوئی اس کو اپنے حق کے ساتھ لے اور اس کو اس کے حق میں صرف کرے تو یہ مال بہترین مددگار ہے اور جو کوئی اس کو بغیر حق کے لے وہ اس چوپائے کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

۶۹۳۴ — شرح: حمدناہ، ابوسعید نے کہا جب وہ شخص ظاہر ہُوا تو ہم نے اس کی تعریف کی، یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلے اس کو ملامت کی جبکہ اُنہوں نے سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاموش ہوتے دیکھا اُنہوں نے گمان کیا کہ اُس نے حضور کو غضبناک کیا ہے پھر جب دیکھا کہ اس کا سوال سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے استفادہ کا سبب ہے تو صحابہ نے سائل کی حمد و ثنا کی۔

قولہ لا یاتی الخیر الا بالخیر، یعنی خیر کو شر اس لئے عارض ہوتی ہے کہ وہ مستحق سے بخل کرتا ہے اور غیر شرعی امور میں اس کے خرچ کرنے میں اسراف کرتا ہے

قولہ ان ھٰذا المال، یعنی مالدار زندگی دیکھنے میں لذیذ اور میٹھی ہے یا چکھنے میں لذیذ ہے یا تشبیہ مراد ہے یعنی مال میٹھی اور لذیذ سبزی کی طرح ہے یا یہاں مال سے مُراد دنیا ہے کیونکہ یہ اس کی زینت ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا، مال و اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہے۔

قولہ وان کل ما انبت الربیع آہ، درحقیقت اگانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور

Marfat.com

یہاں انبات کی ربیع کی طرف نسبت مجازی ہے یعنی جو گھاس وغیرہ موسم ربیع اگاتا ہے وہ سبزہ لذیذ ہوتا ہے زیادہ کھانے والے چارپایہ کو بدہضمی کی وجہ سے ہلاک کر دیتا ہے اور اس کے پیٹ میں ہوا بھر دیتا ہے یا وہ مرنے کے قریب ہو جاتا ہے جبکہ بسیار خور چوپایہ کی آنتیں اس کو ہضم نہیں کرسکتیں اس حال میں اس کا پیٹ پھول جاتا ہے جس سے وہ ہلاک ہو جاتا ہے یا ہلاکت کے قریب ہو جاتا ہے یہ اس شخص کی مثال ہے جو دُنیا زیادہ حاصل کرتا ہے اور اس کو خرچ کے مقامات میں خرچ نہیں کرتا وہ دُنیا میں لوگوں کی اذیت اور حسد سے ہلاک ہو جاتا ہے اور آخرت میں عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ حَبَط بفتح الحاء والباء ہے اس کے معنی چوپایہ کا زیادہ چرنے سے اس کے پیٹ کا پھول جانا ہے۔

قولہ اِلّا آکلۃ الخضرۃ آہ یعنی وہ چوپایہ جو گھاس کھاتا ہے حتی کہ جب اس کی دونوں طرفیں بھر جائیں اور اس کا پیٹ بڑا ہو جائے تو وہ سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کرتا ہے اور پتلی لید و گوبر اور پیشاب وغیرہ کر کے راحت پاتا ہے پھر لوٹ آتا ہے اور کھاتا ہے یہ اس شخص کی مثال ہے جو دُنیا زیادہ جمع نہیں کرتا اور دُنیا میں غرباء پر خرچ کرتا ہے اور آفتاب شریعت کو احوال کی اصلاح کا مُوجب جانتا ہے وہ دُنیا میں راحت پاتا ہے اور آخرت میں پسندیدہ زندگی میں رہتا ہے۔ فھو فی عیشۃ راضیہ،، پہلی قسم کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مایقتل حَبطًا ،، میں اس شخص کے حال کی طرف اشارہ ہے کہ کثرتِ دُنیا کے سبب معصیت اور شہوت میں پڑ جاتا ہے اور کبائر پر اصرار کر کے دائرۂ شریعت سے خارج ہو جاتا ہے اس طرح وہ ہلاک ہوتا ہے اور توبہ کی توفیق نہیں پاتا۔ دُنیا و آخرت میں اس کی ہلاکت ہے اور جو ہلاکت کے قریب ہو جاتا ہے اس کی مثال وہ آدمی ہے جو کثرت دُنیا کے سبب فسق و فجور میں پڑ جاتا ہے لیکن اسلام سے خارج نہیں ہوتا اور دوزخ کی آگ میں عذاب کے بعد خلاصی پاتا ہے اس تمثیل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی محبت اور اس کے خرچ کرنے میں لوگوں کے احوال میں تفاوت کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ مالِ دُنیا شیریں اور لذیذ ہے جو دل و دماغ میں سرور پیدا کرتا ہے اور اس میں نفس رغبت کرتا ہے اور خوش ذائقہ شیریں چیز کھانے کی خواہش کرتا ہے۔

قولہ ومن اخذہ بحقہ آہ یعنی جو حلال طریقہ سے مال حاصل کرتا ہے اور اس کے حق میں اس کو خرچ کرتا ہے۔ یہ شخص قلبی فراغت کے سبب اللہ کی طاعت میں مصروف رہتا ہے اور جو کوئی ناجائز طریقہ سے مال جمع کرتا ہے اور اس کو خرچ نہیں کرتا وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ یہ دنیاداروں کی خاصیت ہے کہ جب مال پائیں تو ان کی حرص اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے اور جو اُن کے پاس ہو

Marfat.com

۶۹۳۵ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَهْدَمُ ابْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ

اس کو قلیل شمار کرتے ہیں ایسے لوگوں کا حال صاحب مرض جوع کلب کا حال ہے کہ جب بھی وہ زیادہ کھائے اس کی بھوک زیادہ بڑھتی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت ہے۔

قسطلانی نے ابن منیر سے نقل کیا کہ اس حدیث میں تشبیہ کی چند صورتیں ہیں۔ اوّل مال اور اس کے بڑھنے کو نباتات اور ان کے ظہور کے ساتھ تشبیہ دی۔ دوم دنیا کا مال اور اس کے اسباب کرنے میں منہمک ہونے والے کو چوپایوں سے تشبیہ دی جو گھاس چرنے میں منہمک رہتے ہیں۔ سوم مال کی فراوانی اور اس کو ذخیرہ کرنے کو کھانے میں مبالغہ کرنے والے سے تشبیہ دی۔ چہارم دنیا کا مال زیادہ جمع کرنے کو کھانے کی زیادہ حرص کرنے اور اس سے پیٹ بھرنے والے کے ساتھ تشبیہ دی۔ پنجم نفوس میں مال کی عظمت کے باوجود جو زیادہ بخل تک پہنچائے کو اس چیز سے تشبیہ دی جو چار پایہ پتلی پتلی لید وغیرہ کرتا ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ شریعت میں مال کا ہونا غلیظ اور بدبودار چیز ہے۔ مال جمع کرنے سے باز رہنے کو اس بکری سے تشبیہ دی جو آرام کرنے کے لئے سورج کی طرف منہ کرکے بیٹھ جاتی ہے۔ یہ اس کا سکون واطمینان میں بہترین حال ہے۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ بکری کو اپنی مصلحت کا ادراک ہے۔ ششم موت جو مال کی جامع اور اس سے مانع ہے کو چوپایہ کی موت سے تشبیہ دی جو اپنی اذیت اور ضرر سے غافل ہے۔ ہفتم مال کو اس شخص سے تشبیہ دی جس کا مال اس کے دشمن ہونے میں امن میں نہیں کیونکہ مال کی شان یہ ہے کہ اس کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اس کو مستحقین سے روکا جاتا ہے تو یہ اس کے لئے عذاب کا سبب بن جاتا ہے ہشتم ناحق مال لینے والے کو اس شخص سے تشبیہ دی جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اس حدیث میں یہ آٹھ تشبیہات ہیں۔

(حدیث ۱۳۸۲ ج ۲، کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِىْ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهٖ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ

۶۹۳۵ — **ترجمہ**: زہدم بن مُضرّب نے کہا میں نے عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین مسلمان میرے زمانہ کے ہیں پھر وہ مسلمان جو اُن سے ملتے ہیں پھر وہ جو اُن سے ملتے ہیں۔ عمران نے کہا میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یا تین بار کے بعد فرمایا (یہ راوی کو شک ہے) پھر اُن کے بعد ایسے لوگ آئیں گے وہ گواہی دیں گے حالانکہ اُن سے گواہی نہیں لی جائے گی وہ خیانت کریں گے ان کو امین نہ بنایا جائے گا وہ نذریں مانیں گے اور پُوری نہ کریں گے اُن میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

۶۹۳۵ — **شرح**: یعنی بہترین مسلمان میرے زمانہ کے مسلمان ہیں جو صحابہ کرام ہیں "رضی اللہ عنہم"، پھر جو اُن کے زمانہ سے متصل زمانہ کے لوگ ہوں گے وہ تابعین کرام رضی اللہ عنہم ہیں پھر جو اُن سے متصل ہوں گے یعنی حضرات تبع تابعین رضی اللہ عنہم۔ شیخ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا صحیح تر بات یہ ہے کہ قرن میں زمانہ کا معین عدد معتبر نہیں کیونکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرن جو حضرات صحابہ کرام ہیں سو سال تک باقی رہے تھے اور تابعین کا قرن سو سال سے ستر سال تک باقی رہا اور تبع تابعین کا قرن اس کے بعد ساٹھ سال سے کچھ قدرے زیادہ تھا اس وقت بدعات اور عجیب و غریب اشیاء ظاہر ہوئیں۔ فلاسفہ نے اپنے سر اُٹھائے معتزلوں نے زبانیں کھولنا شروع کر دیں اور اہلِ علم خلقِ قرآن کے مسئلہ میں آزمائش میں پڑ گئے۔ حالات متغیر ہو گئے اور فحش اختلافات ہونے لگے اور روز بروز احکامِ سنّت میں نقصان ہونے لگا عمران کی روایت کے مطابق سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم مخبر صادق کے ارشاد کا مصداق ظاہر ہوا"۔

قولہ قال عمران"، یعنی عمران نے کہا میں نہیں جانتا کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار یا تیسری کے بعد فرمایا کہ پھر اس کے بعد لوگ ظاہر ہوں گے جو گواہی دیں گے؛ حالانکہ اُن کی گواہی مطلوب نہ ہوگی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طلب کرنے کے بغیر گواہی دینا مذموم ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حدیث شریف

Marfat.com

۶۹۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ

میں ہے کہ بہترین گواہ وہ لوگ ہوں گے جو گواہی طلب کئے بغیر گواہی دیں گے اس کا جواب یہ ہے کہ اُس حدیث کا محمل یہ ہے کہ اِس شخص کے سوا کوئی اور شخص گواہ نہیں جو اُس کے دعویٰ کے ثبوت کا گواہ ہو جبکہ اس شخص کا مدعی کو علم نہیں اگر یہ شخص گواہی نہ دے تو اس کا حق ضائع ہوتا ہے اس صورت میں اس شخص کا گواہی طلب کئے بغیر گواہ بننا محمود ہے اور کسی کا حق ضائع کرنے کے لئے خود بخود گواہ بننا مذموم ہے اس طرح حدیثوں میں اتفاق ہے۔ قولہ یظہر فیہم السمن ,, یعنی اِن لوگوں میں جو خیانت کرتے ہیں اور ان کو امین نہیں بنایا جاتا ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا اور وہ موٹاپے کو محبوب جانیں گے حتیٰ کہ موٹاپا کے لئے دوائیں استعمال کریں گے لیکن اگر طبعی طور پر انسان میں موٹاپا آجائے تو مذموم نہیں۔ واللہ ورسولہ اعلم ! (حدیث ۲۴۷۵ ج ۴ کی شرح تفہیم)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۹۳۶ — نے فرمایا بہترین لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو میرے زمانہ کے لوگوں سے متصل ہوں گے پھر وہ جو اُن کے متصل ہوں گے۔ پھر اُن کے بعد لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں سے آگے ہوں گی۔

۶۹۳۶ — شرح: یعنی وہ گواہی دینے کے حریص ہوں گے کبھی وہ قسموں کو گواہی پر مقدم کریں گے کبھی اس کا برعکس کریں گے یا یہ شہادت اور یمین کی سُرعت کی مثال ہے اور وہ اس میں مجبوری سے شروع ہوں گے حتیٰ کہ یہ معلوم نہ ہوگا کہ گواہی پہلے دینا ہے یا قسم پہلے کھانا ہے اور دین میں لاپرواہی کے باعث جس طرح چاہیں گے ابتداء کریں گے اور اس میں کوئی احتیاط نہ کریں گے بعض علماء نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جھوٹی گواہیاں دیں گے اور جھوٹی قسمیں کھائیں گے یا معنیٰ یہ ہیں کہ وہ اپنی گواہیوں کو قسموں سے سچا کرنے کی کوشش کریں گے اور کہیں گے۔ اللہ گواہ ہے کہ ہم سچے ہیں؛ چنانچہ وہ کہیں گے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَا بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ

ہماری قسموں کی سچائی کے لوگ گواہ ہیں۔ ابن جوزی نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ احتیاط نہ کریں گے اور گواہی اور قسم کھانے کو آسان جانیں گے (حدیث ۳۴۷۵ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

۶۹۳۷ — ترجمہ : قیس نے کہا میں نے خباب سے سنا حالانکہ اس روز ان کے پیٹ پر سات داغ لگائے گئے تھے۔ قیس نے کہا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعاء کرنے سے منع فرمایا ہے تو میں موت کی دعاء کرتا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گزر گئے، حالانکہ دنیا نے اُن کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا اور ہم نے دنیا میں مال حاصل کیا۔ مٹی کے سوا اس کی جگہ کہیں نہیں پاتے ہیں۔

۶۹۳۷ — شرح : یعنی اس کی مال کی کھپت مکانوں اور عمارات میں کرتے ہیں۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کثرتِ مال اور دنیاوی معیشت پر حسرت اور افسوس کرتے ہیں کہ یہ اُن کے آخرت کے ثواب کے نقصان کا موجب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد مذکور حدیث میں ہے کہ خباب مکان بنارہے تھے اگر یہ مذکور نہ ہوتا تو حدیث کے معنیٰ یہ ہوتے کہ مال و دولت کو زمین میں چھپاتے۔

داؤدی نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ مال کے فتنہ سے وہی نجات پاتا ہے جو مر جائے اور زمین میں چلا جائے۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۹۳۸ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا فِي التُّرَابِ

۶۹۳۹ــــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ

۶۹۳۸ ــــ ترجمہ : قیس نے کہا میں خبّاب کے پاس آیا، حالانکہ وہ دیوار بنا رہے تھے۔ انہوں نے کہا ہمارے ساتھی فوت ہو گئے اور دُنیا نے ان کے عمل سے کچھ نقصان نہ کیا اور ہم نے ان کے بعد مال پایا ہے۔ مٹی کے سوا اس کی جگہ نہیں پاتے ہیں۔

۶۹۳۹ ــــ ترجمہ : حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اور اس کا واقعہ بیان کیا۔

۶۹۳۹ ــــ شرح : یعنی راوی مذکور حدیث ہجرت کی ابتداء سے مدینہ منورہ تک بتمامہ بیان کی کہ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہُوا ہم میں سے بعض فوت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر سے کچھ نہ لیا اُن میں سے مصعب بن عمیر ہیں اس کی تفصیل فضل فقر میں ذکر ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اے لوگو اللہ کا وعدہ حق ہے

Marfat.com

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيْرُ جَمْعُهٗ سُعُرٌ وَقَالَ مُجَاهِدُ الْغَرُوْرُ الشَّيْطَانُ

۶۹۴۰ — حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُعَاذُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ ابْنَ اَبَانٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَتَيْتُ عُثْمٰنَ بِطَهُوْرِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ

تم کو دُنیاوی زندگی دھوکہ میں نہ رکھے اور نہ شیطان تمہیں اللہ سے غافل کر دے۔ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے اس کو دشمن جانو وہ صرف اپنی جماعت کو دعوت دیتا ہے تاکہ وہ دوزخی ہو جائیں سعیر کی جمع سُعُر ہے۔ مجاہد نے کہا غرور بمعنی شیطان ہے۔

اللہ کا وعدہ ہے کہ تمہیں فوت کرنے کے بعد زندہ اُٹھانے کا پھر تمہارا حساب و کتاب ہوگا اور ثواب و عقاب کا فیصلہ کرے گا۔ شیطان اللہ سے غافل کرتا ہے پس بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اور مغفرت کی خواہش کرتا ہے۔ غرور بمعنی شیطان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے دھوکہ میں آنے سے روکا ہے اور ہمارے لئے اس کی عداوت واضح کی ہے تاکہ اس کے فریب نہ آجائیں اور فرمایا اس کو اپنا دشمن سمجھو اور اس کی طاعت سے بچتے رہو وہ اپنی جماعت کو کفر کی طرف بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخی ہو جائیں۔ مجاہد نے کہا غرور شیطان ہے۔

غرور بروزن فعول بمعنی فاعل ہے۔ غِرّہ بالکسر بمعنی بیداری میں غفلت ہے غرور ہر وہ شئی ہے جو انسان کو غافل کر دے۔ مجاہد نے غرور کی تفسیر شیطان سے اس لئے کی ہے کہ شیطان انسان کو غافل کر دیتا ہے اور فریب دیتا ہے۔

۶۹۴۰ — ترجمہ: معاذ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حمران بن ابان نے اُن سے بیان

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوْءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْتَرُّوْا قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ حُمْرَانُ بْنُ أَبَانٍ

کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس وضوء کا پانی لایا، حالانکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے وضوء کیا اور کامل وضوء کیا پھر کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جبکہ آپ نے وضوء فرمایا حالانکہ آپ اس جگہ تشریف فرما تھے۔ حضور نے بہت اچھا وضوء کیا پھر فرمایا جس نے اس طرح وضوء کیا پھر مسجد میں آیا اور دو رکعتیں نماز پڑھیں پھر بیٹھا رہا اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکا میں مبتلا نہ ہو جاؤ"۔

۶۹۴۰ — شرح: قولہ مثل ھذا الوضوء" مثلیت کو یہ لازم نہیں کہ ان کا وضوء ہر لحاظ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کی مثل تھا، کیونکہ یہ مشکل ہے۔ یعنی جو شخص کامل وضوء کرے پھر مسجد میں آکر دو رکعتیں نفل پڑھے اس کے بعد مسجد میں بیٹھا رہے اور نماز کا انتظار کرے تو اس کے پہلے صغائر گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وضوء کر کے مسجد میں آئے اور فرض نماز ادا کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نمازی کا تحیۃ المسجد یا فرض با جماعت پڑھنے کے لئے کامل وضوء کرنا گناہوں کی مغفرت کا موجب ہے۔ ایک روایت میں ہے جو کوئی مسلمان اچھا وضوء کرے اور پانچوں نمازیں ادا کرے اس سے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس سے مراد وہ گناہ ہیں جو انسان اور بندہ کے درمیان میں ہیں یعنی صغائر نیک عمل کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَات" اور کبائر گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے اور جن امور کا تعلق انسانوں سے ہے یعنی حقوق العباد ان کو راضی کئے بغیر معاف نہیں ہوتے قولہ لَا تَغْتَرُّوْا یعنی گناہ کرنے میں جرأت نہ کرو اور یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا، کیونکہ مغفرت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم!

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ ذَهَابُ الصَّالِحِيْنَ

۶۹۴۱ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسِ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَ تَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ لتَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً قَالَ ابوعبدالله حفالة: خثالة

باب نیک لوگوں کا فوت ہونا

ذہاب بفتح الذال معنی گذشتن و رفتن ہے۔ یعنی نیک لوگوں کا چلے جانا اور فوت ہو جانا قیامت کی علامت اور دُنیا کے فنا ہونے کی دلیل ہے۔ کہا جاتا ہے "اَلذَّهَابُ الْمَطَرُ" یعنی لفظ ذہاب گزر جانے اور بارش میں مشترک ہے۔ لیکن ذھاب بفتح الذال معنی رفتن اور بکسر الذال معنی بارش ہے۔ عینی نے صاحب محکم سے نقل کیا کہ اَلذِّهْبَةُ بکسر الذال ہلکی سی بارش ہے اس کی جمع ذہاب ہے۔

۶۹۴۱ — ترجمہ : مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اور جَو اور کھجوروں کے چھان اور باقی ماندہ خراب کھجوروں کی طرح باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہ کرے گا۔ بخاری نے کہا "حفالہ اور خُثالہ ہم معنی ہیں"

۶۹۴۱ — شرح : مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ اہل بیعتِ رضوان میں سے ہیں حفالہ ہر وہ شئ ہے جو کسی کام کی نہ ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربِ قیامت میں زمین علماء سے خالی ہو جائے گی اور اس میں صرف جاہل رہ جائیں گے داؤدی نے کہا حفالہ جَو کا چھان ہے اور اچھی کھجوریں کھانے کے بعد جو باقی بچ رہتی ہیں۔ دونوں پر حُفالہ بولا جاتا ہے یعنی نیک لوگوں کے مرجانے کے بعد ایسے لوگ رہ جائیں گے جن کی اللہ کے نزدیک کوئی قدر و منزلت نہ ہوگی اور نہ ہی اُن کا وزن ہوگا اور وہ کسی شمار میں نہ ہوں گے"

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

۶۹۴۲ — حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ

باب مال کے فتنہ سے بچنا

فتنہ بمعنی ابتلاء اور سیدھی راہ سے ٹیڑھے ہو جانا ہے۔
اس کے معنی احتراق "جل جانا" بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے ابتلاء "آزمائش" ہے

۶۹۴۲ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار، درہم اور قطیفہ کا بندہ ہلاک ہو جائے کہ اگر اس کو دیا جائے تو خوش ہوتا ہے اور اگر اس کا مقصد پورا نہ کیا جائے تو راضی نہیں ہوتا۔

۶۹۴۲ — شرح : تعس بد دعاء کا کلمہ ہے۔ یعنی روپے پیسوں کی طلب اور اور نفیس کپڑے پہنتے ہیں جن کی عمر اسی طرح گزر جائے وہ خسارہ میں رہے گا۔ یہ دنیا کے طالب اور اس میں منہمک رہنے والے کے لئے بد دعاء ہے۔ قطیفہ، ریشمی چادر خمیصہ سیاہ کمبل۔ بعض نے کہا خمیصہ ریشمی یا صوف کی چادر ہے۔ بعض علماء نے کہا خمیصہ مربع چادر ہے

Marfat.com
www.muhammadilibrary.net

۶۹۴۳ــــ حَدَّثَنَا أَبُوعَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ

جس میں نقش ونگار اور خطوط ہوں۔ حضرات علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا دُنیا کے سامان سے محبت کرنا اور اس میں منہمک رہنا مذموم ہے اگر کسی کی ملک میں مذکورہ اشیاء ہوں اور وہ ان میں منہمک نہ ہو مذموم نہیں ہے۔

درہم و دینار سے محبت کرنے والے شخص کو اس کا مطلوب دیا جائے تو خوش ہوتا ہے، ورنہ ناراض رہتا ہے؛ چنانچہ قرآن کریم میں ہے فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ،، اگر ان کو دُنیا میں سے کچھ دیا جائے تو خوش ہوتے ہیں اور اگر انہیں کچھ نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ دُنیا میں بہت حریص ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دُنیا کے سامان میں حرص کرنے کے سبب ان کو بندۂ دینار درہم فرمایا ہے لہٰذا جو شخص بندۂ شہوت ہو اس کے حق میں ،، إِيَّاكَ نَعْبُدُ ،، صادق نہیں آتا اور نہ ہی اس کو صدیقیت کے ساتھ موصوف کرنا درست ہے۔

۶۹۴۳ ــــ ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا اگر ابن آدم کے لئے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کو تلاش کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی بھرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا ہے جو عصمت طلب کرنے کے لئے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(یعنی جو معصیت اور دُنیا کی محبت سے اور اللہ تعالیٰ کے حق میں غفلت سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اس حدیث میں دُنیا کے مال میں حرص کرنے کی مذمت ہے)

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۹۴۴ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ فَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۶۹۴۴ — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اگر ابن آدم کے لئے وادی کی مقدار مال ہو تو وہ خواہش کرے گا کہ اتنا مال اس کے پاس اور بھی ہو۔ ابن آدم کی آنکھ کو مٹی ہی بھرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے جو آہ وزاری سے اس کی طرف رجوع کرے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں۔ اس حدیث کے راوی عطاء نے کہا میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر شریف پر یہ کہتے سُنا ہے۔

۶۹۴۴ — شرح : یعنی مذکور حدیث شریف قرآن کریم میں ہے جس کی تلاوت منسوخ ہے۔

کرمانی نے کہا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا یعنی اگر ابن آدم کے لئے ایک وادی مال ہو تو وہ خواہش کرے گا کہ اس کے لئے اس جیسی ایک اور وادی ہو، اس کے منہ کو صرف مٹی ہی بھرتی ہے۔ یہ بھی احتمال کہ ذالک سے مراد قول "لاادری" بھی ہو یعنی میں نہیں جانتا یہ قرآن ہے یا نہیں۔

۶۹۴۵ — ترجمہ : عباس بن سہل بن سعد نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر کو مکہ مکرمہ میں منبر شریف پر خطبہ میں یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اگر ابن آدم کو ایک وادی سونے سے بھری ہوئی دی جائے تو وہ دوسری وادی کی خواہش کرے گا اور اگر اس کو

Marfat.com

۶۹۴۵ — حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى مِنْبَرِ مَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ

۶۹۴۶ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ كُنَّا نُرَى هٰذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتّٰى نَزَلَتْ أَلْهٰكُمُ

دُوسری وادی بھی دی جائے تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا۔ ابن آدم کی آنکھ کو صرف مٹی بھرتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں تائب ہو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

۶۹۴۵ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ پہلی روایت میں ہے کہ ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھرتی ہے دوسری روایت میں آنکھ مذکور ہے اور تیسری میں منہ کا ذکر ہے ان میں اتفاق کیسے ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان الفاظ کی حقیقت مراد نہیں بلکہ اس سے مراد موت ہے کیونکہ اس کو امتلاء "بھر جانا" لازم ہے۔ گویا کہ فرمایا ابن آدم دُنیا میں سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ مر جائے لہٰذا ان تینوں عبارات کا مقصد ایک ہی ہے۔

۶۹۴۶ — ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ

www.muhammadilm.net

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْمَالُ حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ

وَقَالَ اللّٰهُ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ إِلٰى قَوْلِهِ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقَالَ عُمَرُ اَللّٰهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَ لَنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِيْ حَقِّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ابن آدم کے لئے ایک وادی سونا ہو تو وہ چاہے گا کہ اس کے لئے سونے کی دو وادیاں ہوں اس کے منہ کو کوئی شئ نہیں بھرتی مگر مٹی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے ابوالولید نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس کے ذریعہ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ اُنہوں نے کہا ہم اس حدیث کو قرآن شمار کرتے تھے حتی کہ یہ آیت کریمہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ،، نازل ہوئی ،،

٦٩٤٦ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اس آیت کریمہ کی کیا تخصیص ہے؟ حالانکہ یہ آیت کریمہ مذکور حدیث کی ناسخ بھی نہیں ؛ کیونکہ حدیث اور اس آیت کریمہ میں معارضہ ہی نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حکم منسوخ ہونے کی شرط معارضہ ہے لیکن الفاظ منسوخ ہونے کے لئے معارضہ شرط نہیں ، لہٰذا مقصد یہ ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی جو حدیث کے ہم معنیٰ ہے تو جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ اس کی تلاوت منسوخ ہے اور اس کے معنی پر ہی اکتفاء کی گئی ہے۔ حدیث اور آیت کریمہ کے معنی میں موافقت اس طرح ہے کہ بعض مفسرین نے زیارت القبور کی موت سے تفسیر کی ہے۔ یعنی تمہیں مال کی کثرت اللہ کی یاد سے غافل کر دے گی یہاں تک کہ تم مرجاؤگے ، یہ بھی احتمال ہے کہ اس کے معنیٰ یہ ہوں کہ ہم اس حدیث کو قرآن گمان کرتے تھے حتی کہ اس کے ہم معنیٰ قرآن کی صورت نازل ہوئی ان دونوں میں مماثلت کے سبب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ یہ حدیث قرآن نہیں لہٰذا یہاں نسخ وغیرہ نہیں (کرمانی)

Marfat.com

باب سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد "یہ مال تر و تازہ میٹھا ہے"

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! لوگوں کے لئے خواہشات یعنی عورتوں بیٹوں سونے چاندی کے ڈھیروں نشان لگائے ہوئے گھوڑوں، چوپایوں اور کھیتوں کی محبت مزین کی گئی ہے۔ یہ دُنیاوی زندگی کا سامان ہے

تفسیر: یعنی اس دُنیا میں مختلف انواع ہیں جو انسان کے لئے مرغوب طبع ہیں۔ اُن سے اوّل الذکر عورت ہے، کیونکہ اس کا فتنہ بہت سخت ہے جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کو ضرر دے لیکن جب ان سے غرض پاکدامن رہنا اور کثرتِ اولاد ہے تو یہ ایسا مطلوب ہے جس میں رغبت کی جاتی ہے اور اس کی طرف بلایا جاتا ہے، کیونکہ جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ دُنیا سامان ہے اور اس کا بہتر سامان نیک عورت ہے۔ اس کے بعد "لڑکوں" کو ذکر کیا ان کی محبت یا فخر و مباہات اور زینت کے لئے ہے تو وہ اس میں داخل ہے یا نسل کی کثرت اور امتِ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کثرت کے لئے ہے تو یہ محمود ہے اور قابل مدح و ثناء ہے جیسے حدیث شریف میں ہے محبت کرنے والی زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورت سے نکاح کرو، کیونکہ قیامت میں تمہاری وجہ سے میں پہلی امتوں پر کثرت کے باعث فخر کروں گا۔

قولہ والقناطیر المقنطرۃ "قنطار کی مقدار میں کئی قول ہیں ضحاک نے کہا یہ کثیر مال ہے بعض نے ہزار دینار بعض نے بارہ سو بعض نے بارہ ہزار بعض نے چالیس ہزار بعض نے ستر ہزار اور بعض نے اسی ہزار کہا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا "قنطار" بارہ ہزار اوقیہ ہیں اور ہر اوقیہ زمین و آسمان کے درمیان والی اشیاء سے بہتر ہے۔ اسی طرح ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا قنطار بیل کے کھال کے بھراؤ کی مقدار سونا ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا ایک لاکھ دینار ہے۔ مقنطرہ قنطار کی تاکید ہے جیسے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۹۴۷ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيٰنُ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ

بدرۃ مبدرۃ مدخیل مسومہ نشانی لگائے ہوئے گھوڑے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ ہم طاقت نہیں رکھتے مگر اس چیز کی جو تو نے ہمارے لئے مزین کیا ہے اس سے خوش ہوں اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مال کو اسکے حق میں خرچ کروں۔

کیونکہ جو کوئی مال حق سے حاصل کرے اور اس کو حق میں خرچ کیا کرے وہ مال کے فتنہ سے محفوظ رہتا ہے۔ دار قطنی نے یحیی بن سعید انصاری سے روایت کی کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مشرق سے بہت مال لایا گیا جبکہ کسریٰ پر فتح حاصل ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا اس کو زمین پر ڈال کر ڈھانپ دیا جائے پھر لوگوں کو جمع کیا پھر حکم دیا کہ اس سے کپڑا اٹھایا جائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ زیورات، جواہرات اور دیگر بے شمار سامان تھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی لوگوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کیوں رو رہے اللہ تعالیٰ نے یہ غنیمتیں ان کے مالکوں سے چھین کر ہمیں عطا کی ہیں عمر فاروق نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کو یہ کثیر مال دے وہ لوگ اس کی وجہ سے خونریزی کرتے ہیں اور حرام کو حلال جاننے لگتے ہیں پھر فرمایا اے اللہ ہم اسی پہ قادر ہیں جو تو نے ہمارے لئے مزین کیا ہے مجھے اس کے شر سے بچا اور مجھے توفیق دے کہ میں اس کو اس کے حق میں خرچ کروں۔ عمر فاروق وہاں سے نہ اٹھے حتی کہ سارا مال تقسیم کر دیا اور اس سے کوئی شئی باقی نہ رہی (قسطلانی)

۶۹۴۷ ترجمہ: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

٦٩٤٨ — حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ

سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا میں نے پھر سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا میں نے پھر سوال کیا تو فرمایا یہ مال بسا اوقات سفیان نے کہا کہ مجھے فرمایا اے حکیم یہ مال تر و تازہ شیریں ہے جو کوئی اس کو حرص کے بغیر لے گا اس کے لئے اس میں برکت ہوگی اور جو کوئی لالچ کے ساتھ لے اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی۔ مثل اس شخص کے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اوپر والا ہاتھ نچلے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(حدیث ۱۳۸۹ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

باب جس نے اپنے مال سے کچھ آگے بھیجا وہ اس کا ہے

یعنی انسان عاقل بالغ اپنے مال سے جو موت سے پہلے نیک امور میں خرچ کرے وہ اس کا ثواب قیامت میں پالے گا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا وارثوں کے لئے چھوڑنے سے بہتر ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص کے لئے فرمایا تھا کہ تمہارا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ ان کو بھوکے چھوڑ دو جو لوگوں سے مانگتے پھریں ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان میں تعارض نہیں

www.muhammadiah.net

بَابُ الْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ

وَقَوْلُهُ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا اِلٰى قَوْلِهٖ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

کیونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری میں سارا مال صدقہ کرنے کا ارادہ کیا تھا جبکہ ان کی وارث صرف ان کی ایک ہی لڑکی تھی وہ مال کسب نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے حضور نے ان کو حکم دیا تھا کہ ایک تہائی مال خرچ کر کے باقی اپنی بیٹی کے لئے چھوڑ دے اور اس حدیث میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی صحت کی حالت میں خطاب فرمایا جبکہ ان کی یہ خواہش تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کریں تاکہ قیامت میں اس کا ثواب پائیں۔ حضور کی یہ مُراد نہ تھی کہ مرض کے وقت بیمار سارا مال خرچ کر دے، کیونکہ اس طرح وارثوں کو محروم کرے گا اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں گے،، اس لئے بیمار ایک تہائی میں تصرف کر سکتا ہے۔

۶۹۴۸ ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال ہی محبوب ہے حضور نے فرمایا اس کا مال وہ ہے جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو چھوڑ کر چلا گیا (اس میں سے صدقہ کئے بغیر مر گیا)

باب زیادہ مال والے کم ثواب والے ہوتے ہیں

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! جو کوئی دُنیاوی زندگانی اور اس کی زیب و زینت کا خواہش مند ہے ہم اس کو دُنیا میں اس کے اعمال کا پُورا بدلہ چکا دیتے ہیں اس میں ان کے لئے کمی نہ کی جاتی ان کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ دُنیا میں کیا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور ان کے سارے عمل باطل ہیں۔

www.muhammadilal.net

٦٩٥٠ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ

تفسیر : یہ آیت کریمہ اپنے عموم کے اعتبار سے کافروں اور ریاکار مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ اُن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو اللہ کی رضاء کے لئے عمل نہیں کرتے ان کو دُنیا میں ہی ان کی جزاء دی جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت کریمہ یہود و نصاریٰ کے حق میں وارد ہوئی ہے کہ اگر وہ سائلیں کو دیں یا صلۂ رحمی کریں تو دُنیا میں ان کے رزق میں وسعت کر کے اُن کے نیک عملوں کی جزاء پُوری کر دی جاتی ہے اور وہ دُنیا میں صحت و توانائی سے زندگی گزارتے ہیں ان کو کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی۔ بعض علماء نے کہا یہ منافقوں کے بارے میں ہے جو مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہوتے ہیں تو ان کو غنیمت سے حصّہ دے کر بدلا چکا دیا جاتا ہے ضحاک نے کہا مشرک نیک عمل کریں تو ان کو دُنیا میں جزاء دے دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں"

٦٩٥٠ — ترجمہ : ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک رات باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا چل رہے ہیں آپ کے ساتھ کوئی انسان نہیں تو میں نے خیال کیا کہ حضور اپنے ساتھ کسی کے چلنے کو پسند نہیں کرتے ہوں گے (اس لئے تنہا چل رہے ہیں) تو میں چاند کے سایہ میں چلنے لگا۔ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی اور مجھے دیکھ لیا پھر فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا (میں) ابو ذر ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهٗ وَشِمَالَهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهٗ وَعَمِلَ فِيْهِ
خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً فَقَالَ لِيْ اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِيْ
فِيْ قَاعٍ حَوْلَهٗ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِيْ اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ قَالَ
فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا اَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّيْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ اِنِّيْ
سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ
لَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِيْ
جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرْجِعُ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ
عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّهٗ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ
بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ
نَعَمْ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ
زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَاِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ قَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ وَالْاَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا

کرے فرمایا اے ابا ذر آگے آؤ تو میں کچھ وقت آپ کے ہمراہ چلتا رہا۔ حضور نے فرمایا زیادہ مالدار لوگ قیامت کے دن کم ثواب والے ہوں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کو دائیں بائیں اور آگے اور پیچھے دے اور اس میں نیک عمل کرے ابوذر نے کہا میں کچھ وقت آپ کے ساتھ چلتا رہا پھر مجھے فرمایا یہاں بیٹھ جاؤ۔ ابوذر نے کہا حضور نے مجھے صاف میدان میں بٹھایا اس کے ارد گرد پتھر تھے اور مجھے فرمایا یہاں بیٹھے رہو حتیٰ کہ میں تیرے پاس واپس آؤں اور آپ پتھریلے میدان میں چلے گئے یہاں تک کہ میری نظر سے اوجھل ہو گئے اور مجھ سے بہت دیر غائب رہے اور بہت دیر کر دی پھر میں نے آپ کو

Marfat.com

زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا وَعَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَوْرَدْنَاهُ لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا إِذَا تَابَ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ

سُنا جبکہ آپ تشریف لا رہے تھے کہ آپ فرماتے تھے اگرچہ چوری کرے اور اگرچہ زناء کرے۔ ابوذر نے کہا جب آپ تشریف لائے میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پہ فداء کرے حرّہ کی ایک طرف آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کسی کو آپ کو کچھ جواب دیتے نہیں سُنا فرمایا وہ جبرائیل ”علیہ السّلام“ تھے۔ حرّہ کے کنارے میرے سامنے آئے اور کہا اپنی اُمّت کو خوشخبری سُنائیں کہ جو کوئی مر جائے اس حال میں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بناتا ہو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اے جبرائیل اگرچہ وہ چوری کرتا ہو اگرچہ زناء کرتا ہو تو اُس نے کہا جی ہاں فرمایا میں نے کہا اگرچہ چوری کرے اگرچہ زناء کرے جبرائیل نے کہا جی ہاں! اگرچہ وہ شراب پیتا ہو۔

۶۹۴۹ شرح : اس حدیث کی عنوان سے مطابقت واضح ہے اور حدیث اور آیت کریمہ میں مناسبت اس طرح ہے کہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو وعید ذکر فرمائی ہے۔ وہ مسلمانوں کے حق میں کچھ وقت کے لئے ہے ہمیشہ کے لئے نہیں کیونکہ حدیث کا مدلول یہ ہے کہ جو مسلمان کبائر کے مرتکب ہیں وہ جنّت میں داخل ہوں گے۔ حدیث میں کبیرہ کے مرتکب کو جنّت میں داخل ہونے سے پہلے تعذیب کی نفی نہیں جیسے آیت کریمہ میں معصیت زناء پہ عذاب دینے کے بعد اس کو جنّت میں داخل ہونے کی نفی نہیں۔ قولہ فی ظل القمر، یعنی جس جگہ چاند کی روشنی نہ ہوتا کہ اپنے آپ کو مخفی رکھے اور وہ دیر یا اس لئے چلتے رہے کہ اگر حضور کو کوئی حاجت درپیش

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ اُحُدًا ذَهَبًا

۶۹۵۰ — حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ اَبُوْذَرٍّ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا

ہو تو قریب سے پوری کردیں۔ قولہ "تعاکہ" یہ امر حاضر معروف ہے اور اس پر ھاء سکتہ کی ہے۔ ابو نضر نے کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی اور کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت، اعمش، عبدالعزیز بن رُفیع نے بیان کیا کہ ہمیں زید بن وھب نے یہ خبر دی، ابو عبداللہ بخاری نے کہا ابو درداء سے ابو صالح کی حدیث مرسل ہے صحیح نہیں اس کو ہم نے صرف معرفت کے لئے ذکر کیا ہے۔ صحیح حدیث ابوذر کی حدیث ہے۔ بخاری سے کہا گیا عطاء بن یسار کی ابودرداء سے حدیث کیسی ہے؟ انہوں نے کہا یہ بھی مرسل ہے صحیح نہیں ہے صحیح حدیث ابوذر کی حدیث ہے اور کہا کہ ابو درداء کی حدیث پر یہ زیادہ کرد جب مرجائے تو موت کے وقت کہے لا الٰہ الا اللہ۔ یعنی ابودرداء سے جو منقول ہے کہ جو شخص مرجائے اس حال میں کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ بناتا ہو یہ اس شخص کے حق میں ہے جو مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ پڑھے۔ یعنی اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لئے اُحد کی مثل سونا ہو"

۶۹۵۰ — ترجمہ: ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں مدینہ منورہ کے میدان حرّہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا تو ہمارے سامنے اُحد پہاڑ ظاہر ہوا فرمایا اے ابا ذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا مجھے اچھا نہیں لگتا کہ اُحد پہاڑ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي
أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا يَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ
دِينَارًا إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا
أَوْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشٰى
ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ
هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
وَقَلِيلٌ مَا هُمْ ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ ثُمَّ
انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتّٰى تَوَارٰى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ
فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي لَا تَبْرَحْ حَتّٰى آتِيَكَ فَلَمْ

کے برابر میرے پاس سونا ہو کہ میرے پاس تیسرا دن گزرے ، حالانکہ میرے پاس اُس میں سے ایک دینار ہو مگر وہ شئ جس کو میں قرض ادا کرنے کے لیے روک رکھوں مگر میں اللہ کے بندوں میں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں دائیں ، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر آپ کچھ دیر چلے اور فرمایا زیادہ مال دار لوگ قیامت میں کم ثواب والے ہیں مگر جس نے اس طرح اور اس طرح اور اس طرح خرچ کیا دائیں بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ پھر فرمایا تم اپنی جگہ ٹھہرو اور میرے آنے تک یہاں ہی رہو پھر آپ رات کے اندھیرے میں چلے گئے حتی کہ مجھ سے غائب ہو گئے میں نے ایک بلند آواز سُنی تو مجھے خوف لاحق ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو کوئی حادثہ نہ پیش آیا ہو میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے پاس جاؤں تو میں نے آپ کا یہ ارشاد یاد کیا کہ تم یہاں رہو حتی کہ میں تمہارے پاس آؤں پس میں ٹھہرا رہا حتی کہ حضور میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

أَبْرَحُ حَتّٰى أَتَانِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ

۶۹۵۱ — حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

میں نے ایک آواز سنی تھی مجھے خوف محسوس ہوا تو میں نے آپ کا قول یاد کیا فرمایا کیا تو نے آواز سنی تھی؟ فرمایا وہ جبرائیل «علیہ السلام» تھے جو میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کی امت سے جو شخص فوت ہو جائے اس حال میں کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ بناتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا اگرچہ زناء کرے اگرچہ چوری کرے جبرائیل نے کہا اگرچہ زناء کرے اگرچہ چوری کرے۔

۶۹۵۰ شرح : یعنی جب موت کے وقت توبہ کر لی جنّت میں داخل ہوگا۔ بعض علماء نے کہا وہ جنت میں بہرکیف داخل ہوگا اگرچہ گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد داخل ہو کیونکہ کلمہ گو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا۔ پس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ ابتداً جنت میں داخل ہوگا یا سزا بھگتنے کے بعد داخل ہوگا۔ اس حدیث میں خارجیوں اور معتزلہ کا ردّ بلیغ ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب جب توبہ کے بغیر مر جائے تو وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ حدیث میں صرف دو کبیرہ گناہ زناء اور چوری مثال کے طور پر ذکر کئے ہیں زناء سے اُن کبائر کی طرف اشارہ کیا جن کا حقوق اللہ سے تعلق ہے اور چوری سے حقوق العباد کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے پہلی حدیث میں یہ بھی ذکر کیا تھا کہ وہ اگرچہ شراب پئے، اس سے یہ اشارہ کیا کہ اگرچہ فحش کرے، کیونکہ شراب پینے سے عقل مختل ہو جاتی ہے جس سے انسان کو بہائم پر شرف حاصل ہے (قسطلانی)

۶۹۵۱ ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس اُحُد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِيْ اَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ

بَابُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

وَقَوْلُهٗ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَبَنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ عَامِلُوْنَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَعْمَلُوْهَا لَابُدَّ مِنْ اَنْ يَعْمَلُوْهَا

پسند ہے کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں، حالانکہ میرے پاس اس میں سے کچھ ہو مگر اتنا کہ میں اس کو قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لو۔

۶۹۵۱ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعت کے لئے جلدی کرنا چاہیئے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرضہ ہوتا تھا کیونکہ اپنے اور اپنے عیال اور صاحب حاجت کی حاجت پوری کرنے کے لئے آپ کھانے پینے کا اہتمام فرماتے تھے جس کے باعث قرضہ لینا پڑتا تھا۔ نیز معلوم ہوا کہ تھوڑی شئی پر راضی رہنا چاہیئے اور تنگدستی پر صبر کرنا چاہیئے۔

باب بے نیازی دل کی بے نیازی ہے

ور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! کیا کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کی جو مال اور بیٹیوں سے مدد کرتے ہیں۔ ہم ان کے لئے خیر میں جلدی کرتے ہیں بلکہ ان کو شعور تک نہیں " سفیان بن عیینہ نے ھُمْ لَهَا عَامِلُوْنَ کی تفسیر میں ذکر کیا اُن کے مقدر میں بُرے عمل تھے ان پر لازم ہے کہ مرنے سے پہلے وہ عمل کریں تاکہ عذاب کے سزاوار ہوں۔

Marfat.com

۶۹۵۲ ــــــ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس آیت کریمہ کے ذکر کرنے میں مقصد یہ ہے کہ کافروں کو مال و دولت اور اولاد دینا مطلق خیر نہیں ہے اور یہ امداد صرف معاصی میں استدراج ہے اس کو وہ خیر سمجھتے ہیں اور ان کے اچھے فعل کی جزاء اور ثواب خیال کرتے ہیں ۔ اس آیت کریمہ میں معتزلہ کا رد ہے ، کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیئے وہ کرتا ہے جو دین میں ان کے لیئے زیادہ صلاحیت والا ہو ، حالانکہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ یہ ان کے لیئے دین میں بہتری نہیں اور نہ ہی اس میں ان کی صلاحیت ہے ان کو یہ شعور نہیں کہ اس امداد میں استدراج ہے جس کا انہیں شعور تک نہیں ہے ۔ امام کا مقصد یہ ہے کہ کافروں کو مال و دولت اور کثرت اولاد دینا ان کے لیئے خیر نہیں بلکہ یہ استدراج ہے ۔

۶۹۵۲ ــــــ **ترجمہ** : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُنیا کے کثیر اسباب کا نام بے نیازی نہیں لیکن بے نیازی دل کی ہے ۔

۶۹۵۲ ــــــ **شرح** : اس حدیث کی عنوان سے مناسبت اس طرح ہے کہ مال میں خیریت لذاتہ نہیں بلکہ اس کے متعلق کے اعتبار سے ہے ۔ اگرچہ اس کو خیر کہا جاتا ہے ۔ اسی طرح زیادہ مالدار آدمی لذاتہ غنی اور بے نیاز نہیں بلکہ اس میں تصرف کے اعتبار سے غنی ہے ، کیونکہ اگر وہ لذاتہ غنی ہو تو اس کی غنا مال کو واجبات مستحبات اور دیگر نیک امور میں صرف کرنے پر موقوف نہ ہوتی ، ، اور اگر وہ لذاتہ فقیر ہوتا تو مال کے ختم ہونے کے خطرہ کے پیش نظر وہ خرچ کرنے سے رُک جاتا وہ درحقیقت صورت اور معنی کے اعتبار سے فقیر ہے اگرچہ مال اس کے ہاتھ میں ہو ، کیونکہ وہ اس مال سے دنیا اور آخرت میں نفع حاصل نہیں کرتا بلکہ بسا اوقات یہ مال اس کے لیئے وبال ہوتا ہے ۔

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ

۶۹۵۳ـــ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَلَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَلَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَلَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا

www.muhammadiah.net

باب فقیر کی فضیلت

۶۹۵۳ ـــ ترجمہ : سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو حضور نے اپنے پاس بیٹھنے والے شخص سے فرمایا اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ اس شخص نے کہا یہ مقتدر لوگوں میں سے ہے۔ بخدا یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو نکاح کر دیا جائے اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ سہل نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ایک اور آدمی گزرا تو حضور نے اس سے فرمایا اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے

Marfat.com

۶۹۵۴ — حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَاِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص فقیر لوگوں میں سے ہے یہ اس لائق ہے کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجے تو نکاح نہ کیا جائے اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اگر یہ بات کرے تو اس کی بات سُنی نہ جائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اُس شخص جیسے لوگوں سے زمین بھر جانے سے بہتر ہے،،

۶۹۵۳ — شرح : فقر سے مراد گداگر نہیں بلکہ وہ فقیر مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے دیئے پر راضی ہو اور اس پر صبر کرے اور اس کے قول فعل میں کوئی ایسی شئی نہ پائی جائے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے اور کسب حلال ترک نہ کرے اور مانگنے میں مشغول نہ ہو جس میں ذلت ہے۔ اس زمانہ کے فقراء میں وہ صفات کاملہ نہیں پائی جاتیں ان لوگوں کے فقر سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی۔

۶۹۵۴ — ترجمہ : اعمش نے کہا میں نے ابو وائل کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ہم نے خباب کی عیادت کی تو اُنہوں نے کہا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی اس حال میں کہ ہم اللہ کی رضا کا ارادہ کرتے تھے تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۵۵ ــــ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِى الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَ اطَّلَعْتُ فِى النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ اَيُّوْبُ وَعَوْفٌ

ذمہ ہوا اُن میں سے بعض صحابہ گذر گئے اور اپنے اجر سے کوئی شئی نہ لی اُن میں سے مصعب بن عُمیرؓ ہیں وہ اُحد کی جنگ میں شہید ہوئے اور صرف ایک چادر چھوڑی جب ہم نے اُن کا سر چھپاتے تو اُن کے پاؤں ننگے ہوجاتے اور جب اُن کے پاؤں ڈھانپتے تو اُن کا سر ظاہر ہوجاتا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اُن کا سر چھپا دیں اور اُن کے پاؤں پر اذخر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے بعض کا پھل پک گیا وہ اسے چن رہے ہیں۔

۶۹۵۴ ــــ شرح : یعنی ہمارا اجر و ثواب۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے وعدہ کے مطابق اس کے ذمہ ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی شئ واجب نہیں اُس نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے نیک عمل کا ثواب اپنے ذمہ کر رکھا ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اجر آخرت کا ثواب ہے یہ دُنیا میں کیسے حاصل ہوسکتا ہے اس کا جواب یہ ہے، دُنیا بھی اجر ہے۔ (حدیث ۲۰۵ ج : ۲ کی شرح دیکھیں)

مُصعب بن عُمیرؓ رضی اللہ عنہ

مُصعب بن عُمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قُصیّ ہیں ان کا نسب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ قصیّ میں ملتا ہے۔ غزوۂ اُحد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اُن کے ہاتھ میں تھا اور غزوۂ اُحد میں شہید ہوگئے اُن کے پاس صوف کی لکیردار چادر تھی جو ان کا کفن تھا چونکہ پورے کفن کے لئے کافی نہ تھا اس لئے حسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کا سر اس چادر سے چھپا دیا گیا اور ان کے دونوں قدموں پر گھاس رکھ دیا گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیشت بہت کمزور تھی۔ غزوۂ خیبر کے بعد صحابہ کرام کی معیشت

www.muhammadiah.net

Marfat.com

وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۶۹۵۶ — حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ

۶۹۵۷ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ

مستحکم ہوئی تھی۔

۶۹۵۵ — ترجمہ : عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اس میں رہنے والے اکثر فقراء کو دیکھا اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔ ایوب سختیانی اور عوف نے ابورجاء کی متابعت کی۔ صخر اور حماد بن نجیح نے ابورجاء سے اُنہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی (حدیث ۳۰۲۹ ج ۵ کی شرح دیکھیں)

۶۹۵۶ — ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر نہیں کھایا حتیٰ کہ وفات پا گئے اور نہ ہی پتلی چپاتی کھائی یہاں تک کہ وصال فرما گئے۔

۶۹۵۷ — ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا

٦٩٥٨ — حَدَّثَنِیْ اَبُوْنُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ آللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ

وفات پائی حالانکہ میری بھڑولی (جس میں آٹا ڈالتے ہیں) کوئی شئی نہ تھی جس کو صاحبِ جگر کھا سکے مگر تھوڑے سے جو میری بھڑولی میں تھے۔ میں اس سے کھاتی رہی حتّٰی کہ مدّتِ مدید گزر گئی پھر میں نے اس کا ناپ کیا تو وہ ختم ہو گیا۔

٦٩٥٧ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ناپ تول سے برکت جاتی رہتی ہے، حالانکہ سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے "كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ"، اپنا طعام ناپو تمہارے اِس میں برکت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ برکت بیع کے وقت کیل کرنے میں ہے اور عدمِ برکت نفقہ کے وقت کیل کرنے میں ہے، (حدیث ١٩٩٧ ج ٣ کی شرح دیکھیں)

باب سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیشت کیسی تھی؟ اور ان کا دُنیا سے علیحدہ رہنا

٦٩٥٨ ترجمہ : مجاہد نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں،، میں بھوک کے باعث اپنے پیٹ کے بل زمین پر لیٹ جاتا تھا اور

Marfat.com

عَلٰی بَطۡنِیۡ مِنَ الۡجُوۡعِ وَلَقَدۡ قَعَدۡتُ یَوۡمًا عَلٰی طَرِیۡقِهِمُ الَّذِیۡ
یَخۡرُجُوۡنَ مِنۡهُ فَمَرَّ اَبُوۡبَکۡرٍ فَسَاَلۡتُهٗ عَنۡ اٰیَةٍ مِّنۡ کِتَابِ اللّٰهِ مَا
سَاَلۡتُهٗ اِلَّا لِیُشۡبِعَنِیۡ فَمَرَّ وَلَمۡ یَفۡعَلۡ ثُمَّ مَرَّ بِیۡ عُمَرُ فَسَاَلۡتُهٗ عَنۡ
اٰیَةٍ مِّنۡ کِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلۡتُهٗ اِلَّا لِیُشۡبِعَنِیۡ فَمَرَّ وَلَمۡ یَفۡعَلۡ
ثُمَّ مَرَّ بِیۡ اَبُو الۡقٰسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِیۡنَ رَاٰنِیۡ وَ
عَرَفَ مَا فِیۡ نَفۡسِیۡ وَمَا فِیۡ وَجۡهِیۡ ثُمَّ قَالَ اَبَا هِرٍّ قُلۡتُ لَبَّیۡکَ
یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ الۡحَقۡ وَمَضٰی فَاتَّبَعۡتُهٗ فَدَخَلَ فَاسۡتَاۡذَنَ
فَاَذِنَ لِیۡ فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیۡ قَدَحٍ فَقَالَ مِنۡ اَیۡنَ هٰذَا اللَّبَنُ
قَالُوۡا اَهۡدَاهُ لَکَ فُلَانٌ اَوۡ فُلَانَةٌ قَالَ اَبَا هِرٍّ قُلۡتُ لَبَّیۡکَ
رَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ الۡحَقۡ اِلٰی اَهۡلِ الصُّفَّةِ فَادۡعُهُمۡ لِیۡ قَالَ وَ

بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں لوگوں کے راستہ میں بیٹھا تھا جس سے وہ باہر جایا کرتے تھے۔ ابوبکر صدیق «رضی اللہ عنہ» گزرے تو میں نے اُن سے اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے متعلق پوچھا اُن سے آیت پوچھا صرف اس لئے تھا کہ مجھے کھانا کھلائیں۔ وہ آگے چلے گئے اور کچھ جواب نہ دیا پھر میرے پاس سے عمر فاروق گزرے تو میں نے اُن سے اللہ کی کتاب کی وہی آیت پوچھی میں نے صرف اس لئے پوچھی تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں وہ بھی آگے گزر گئے اور کچھ نہ کیا پھر میرے پاس سے سرورِ کائنات ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور جس وقت دیکھا تو مسکرائے اور میرے دل کی بات جانی اور میرے چہرے کا رنگ پہچانا پھر فرمایا اے اباھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایا یا رسول اللہ! فرمایا اہلِ صُفّہ کے پاس جاؤ اور ان کو میرے پاس بلاؤ۔ راوی نے کہا اہلِ صُفّہ اہلِ اسلام کے مہمان تھے وہ اہل و عیال اور مال نہ رکھتے تھے اور نہ کسی کے پاس جاتے تھے۔ جب حضور کے پاس

Marfat.com

أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ
وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ
مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ
فِيهَا فَسَاءَنِي ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ
أَحَقُّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاءَ
أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا
اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ بُدٌّ فَأَتَيْتُهُمْ
فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ
مِنَ الْبَيْتِ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ فَأَعْطِهِمْ
فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ
يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ
عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ

صدقہ آتا تو وہ اُن کے پاس بھیج دیتے تھے اور خود اس سے کچھ نہ کھاتے تھے اور جب آپ کے
پاس ہدیہ آتا تو اُن کے پاس بھیجتے اور اس سے کچھ خود بھی کھا لیتے تھے اور فقراء کو اُس میں شریک
کر لیتے تھے مجھے ان کے شریک ہونے نے غمناک کیا اور میں نے کہا اہل صفہ میں یہ دودھ کیا
شئی ہے ؟ میں زیادہ حقدار ہوں کہ اس دودھ کو ایک ہی دفعہ پی لوں کہ اس کے ساتھ طاقت
حاصل کروں۔ جب وہ آئیں گے تو حضور مجھے حکم دیں گے تو میں ہی ان کو دودھ دوں گا اور قریب نہیں
کہ اس دودھ سے کچھ مجھ تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے خلاصی

Marfat.com

الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ
فَقَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ
قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ
فَقَالَ اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا قَالَ فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ

www.muhammadiah.net

نہ تھی (یہ گفتگو ابوہریرہ نے اپنے دل میں کی تھی) میں حسب ارشاد اہلِ صفہ کے پاس گیا اور ان کو بلایا وہ تمام آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضور نے ان کو اجازت دی اور وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابا ہر! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! حاضر ہوں۔ فرمایا دودھ کا پیالہ پکڑو اور ان کو دو۔ میں نے پیالہ پکڑا اور ایک آدمی کو دیتا وہ پیتا یہاں تک کہ سیر ہو جاتا پھر پیالہ مجھے دیتا میں وہ دوسرے آدمی کو دیتا وہ پیتا حتی کہ سیر ہو جاتا پھر پیالہ مجھے دیتا یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا، حالانکہ اہلِ صفہ تمام سیر ہو چکے تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ اپنے دستِ اقدس پر رکھا اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اے ابا ہر! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حاضر ہوں فرمایا اب صرف میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا ہے۔ فرمایا بیٹھو اور پیو میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا فرمایا اور پیو میں نے اور پیا پس آپ ہمیشہ یہ فرماتے رہے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اس ذاتِ الٰہی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس کے لئے کوئی راہ نہیں پاتا ہوں فرمایا مجھے دکھاؤ میں نے آپ کو پیالہ دیا۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور بسملہ پڑھی اور بچا ہوا سارا دودھ پی لیا۔

۶۹۵۸ ــــــ شرح : اللہ، میں حرف جر محذوف ہے ہمزہ پر مد ہے اور لا مجرور ہے۔ بعض نے کہا ہمزہ بمنزلہ واؤ قسم کے ہے بعض

Marfat.com

۶۹۵۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ إِنِّي لَأَوَّلُ

عرب لفظ اللہ سے حرف جر حذف کر کے ہا پر جر پڑھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اللہِ لَاَقُوْمَنَّ، کیونکہ اس کا استعمال بکثرت ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھوک کے مارے اپنا پیٹ زمین پر ملا دیتا تھا۔ یعنی زمین پر گر پڑتا تھا اور غشی طاری ہو جاتی تھی اور پیٹ پر پتھر اسی لئے باندھتے تھے کہ پتھر کی ٹھنڈک سے بھوک کی حرارت کم ہو جائے یا اس لئے باندھتے کہ سیدھے ہو کر چل سکیں، کیونکہ جب پیٹ خالی ہو تو انسان سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا اس لئے عرب کے لوگ چھوٹے چھوٹے پتھر پیٹوں پر باندھتے تھے تاکہ اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو سکیں۔ سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ابوہریرہ کو دیکھ کر مسکرانا اس لئے تھا کہ حضور ابوہریرہ کی بھوک اور اس کے باعث ان کے چہرے کا تغیر پہچانتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور کے مسکرانے سے یہ استدلال کیا کہ آپ کو اُن کا سارا حال معلوم ہے، کیونکہ تبسّم کا سبب تعجب ہوتا ہے۔ جس کو دیکھ کر تعجب ہو اس سے اُنس کے لئے مسکراتے ہیں چونکہ ابوہریرہ کا حال تعجّب میں ڈالنے والا نہ تھا اس لئے اس کو ایناس پر محمول کیا جائے گا۔ اصحابِ صفّہ فقراء تھے اُن کے مکان وغیرہ نہ تھے اور مسجد میں ہی سویا کرتے تھے یہی اُن کی رہائش تھی اور جو میسّر ہوتا کھا لیتے تھے یہی اُن کی معیشت تھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دل میں خیال کیا کہ سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم اصحابِ صفّہ کو بلانے کے لئے مجھے ہی فرمائیں گے پھر مجھے ہی فرمائیں گے کہ پیالہ کا دودھ ان کو پلا ڈالے، حالانکہ دودھ کا پیالہ ان کو اور مجھے اور جناب رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے سیّد عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاد "ان کو بلاؤ" سے ابوہریرہ نے خیال کیا کہ وہ اس دودھ میں شریک ہوں گے اُس نے مجھے غمناک کیا، لیکن اللہ اور اُس کے رسُول کی طاعت لازم تھی اس لئے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ان کو بلایا جب دُودھ سے تمام سیر ہو گئے تو فرمایا اے اباہریرہ خوب پیو۔ اس میں ابوہریرہ کے ذہنی تصوّر کا رد تھا کہ یہ پیالہ ہمارے لئے ناکافی ہوگا تقریبًا اصحابِ صفّہ ستّر تھے جو اس دودھ کے پیالہ سے سیر ہو گئے تھے۔ فاضل بریلوی فرماتے ہیں

؎ کیوں جناب بوہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر ٭ جس سے ستّر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

۶۹۵۹ ترجمہ: قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَاِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِىْ عَلَى الْاِسْلَامِ خِبْتُ اِذَنْ وَضَلَّ سَعْيِىْ

کو یہ کہتے ہوئے سُنا میں پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس حُبلہ کے پتوں اور کیکر کے درخت کے پھل کے سوا کوئی شئی کھانے کی نہ تھی اور ہم سے ہر ایک فضلہ ایسے وضع کرتا تھا جیسے بکری مینگنیاں کرتی ہے اس میں ذرہ بھر خلط ملط نہ ہوتا تھا (خشکی کے سبب) پھر بنو اسد قبیلہ والے مجھے اسلام اختیار کرنے پر ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں (اگر یہ بات ہے) تو اس وقت میری ساری کوشش باطل ہو کر رہ گئی ہے۔

۶۹۵۹ — شرح: یعنی ہم نے اتنے مشکل اوقات میں اسلام قبول کیا اور درختوں کے پتے کھا کر جہاد کیا، حالانکہ ہمارا حال یہ تھا کہ درختوں کے پتے کھانے کے باعث ہم بکری کی سی مینگنیاں وضع کرتے تھے جو خشک ہونے کے سبب ایک دوسری سے جُدا ہوتی ہیں اور اُن میں اختلاط نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں ہم دین کے احکام خوب بجا لاتے تھے اور ان کی پوری واقفیت حاصل تھی لیکن باایں ہمہ یہ لوگ مجھے ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں کہ میں نماز بھی صحیح نہیں پڑھ سکتا ہوں اگر یہی بات ہے تو میری ساری کوشش تباہ و برباد ہو گئی۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے اپنی مدح و ثناء کیسے جائز تھی، حالانکہ یہ مؤمن کی شان کے خلاف ہے جبکہ شریعت مطہرہ میں اس سے منع کیا گیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جب جاہل لوگوں نے ان کو شرمندگی دلائی کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے ہیں تو وہ اپنی فضیلت بیان کرنے پر مجبور ہو گئے تھے اور جب مدح فخر و غرور سے خالی ہو اور اپنی مدح کرنے والے کا مقصد اظہار حق اور اللہ کی نعمت کا شکریہ ہو تو یہ جائز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ"، (حدیث عـ۳۴۸۶ ج ۵ کی شرح دیکھیں) اور صـ۶۷۵ پر حضرت سعد کے حالات کا مطالعہ فرمائیں

Marfat.com

۶۹۶۰ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلٰثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حَتّٰی قُبِضَ ۶۹۶۱ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ هُوَالْاَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ ابْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَكَلَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكْلَتَیْنِ فِیْ یَوْمٍ اِلَّا اِحْدٰهُمَا تَمْرٌ

۶۹۶۰ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن مسلسل کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک حضور وفات پا گئے۔

۶۹۶۰ شرح: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ شرفہا اللہ تعالیٰ میں غزوات حج وعمرہ کے سفروں سمیت دس برس اقامت فرمائی۔ اس مدت میں کھانے پینے کا یہی حال تھا جو حدیث میں مذکور ہے۔ ابن سعد نے شعبی کے طریق سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ شباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار چار ماہ تک کبھی سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

؎ کل دُنیا مِلک اور جَو کی روٹی غذا ؛ اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

۶۹۶۱ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو کھانے نہیں کھائے مگر ان میں سے ایک کھجوریں ہوتی تھیں۔

www.muhammadilm.net

Marfat.com

۶۹۶۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا
النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيْفٍ

۶۹۶۳ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ
ابْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِیْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ
قَائِمٌ فَقَالَ كُلُوْا فَمَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا
مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا
۶۹۶۴ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
يَاْتِیْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ
اِلَّا اَنْ نُؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ

۶۹۶۲ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۶۹۶۳ ترجمہ : قتادہ نے بیان کیا ہم انس بن مالک کے پاس آئے جبکہ اُن کا باورچی ان کے پاس کھڑا تھا اُنھوں نے کہا کھانا کھاؤ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتلی روٹی دیکھی ہو یہاں تک کہ حضور اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور نہ ہی آپ نے کبھی اپنی آنکھوں سے بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔

Marfat.com

۶۹۶۵ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْقِينَاهُ

۶۹۶۴ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم پر مہینہ بھر گزر جاتا ہم اس میں آگ روشن نہیں کرتے تھے (کھانا میسر نہ ہوتا تھا) ہمارا طعام صرف کھجوریں تھیں مگر کبھی کبھار تھوڑا سا گوشت دیا جاتا تھا۔

۶۹۶۵ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عُروہ سے کہا اے میرے بھانجے ہمارا حال یہ تھا کہ ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں سلگھتی تھی (دو دو مہینے کھانا نہ پکتا تھا) میں نے کہا تمہارا گذارا کیسا ہوتا تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا دو سیاہ چیزیں جو کھجور اور پانی ہیں ہم کھاتے پیتے تھے،، مگر یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار ہمسایہ تھے جن کے پاس دودھ کے جانور تھے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھروں سے دیتے تھے تو حضور وہ [illegible]

Marfat.com

۶۹۰۶ — حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَارَۃَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ اٰلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَۃِ عَلَی الْعَمَلِ

۶۹۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ

۶۹۰۶ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ! آلِ محمد" صلی اللہ علیہ وسلم" کی روزی قوت کر دا تنی روزی ملتی رہے جس سے صرف زندہ رہے)

۶۹۰۱ – ۶۹۰۶ شرح : مذکور بالا احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت بہت سادہ اور غذا معمولی تھی جس سے صرف زندگی قائم رہے ۔عموماً پانی اور کھجوروں سے گزر اوقات ہوتی تھی ۔ البتہ بعض اوقات کوئی تھوڑا گوشت نذرانہ پیش کیاجاتا تو وہ پکا لیاجاتا تھا ورنہ دو دو مہینے ابیاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دھوّاں نظر نہیں آتا تھا یا ہمسائے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور ہوتے تھے وہ گھروں سے دودھ بھیج دیتے تو وہ بیبیوں کو پلاتے تھے اور حضور کی دُعاء یہی تھی کہ اے اللہ ہمیں کھانا صرف اتنا میسر ہو جس سے صرف زندگی باقی رہے ۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی کبھی بھُنی ہوئی بکری آپ کے سامنے نہیں آئی تھی اور کھانے پینے کی چیزیں فراوانی سے حاصل نہ تھیں ۔ " مَنَائِحَ مَنِیْحَۃٌ "، کی جمع ہے اور وہ دودھ دینے والی اونٹنی یا بکری ہے جس کے دودھ سے فائدہ اُٹھا کر اسے واپس کر دیا جاتا ہے ۔ قولہ "یَمْنَحُوْنَ"، یعنی انصار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ نذرانہ پیش کرتے تھے جو آپ بیبیوں کو پلاتے تھے "اس شکم کی قناعت پر لاکھوں سلام"

Marfat.com

شُعْبَةَ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ اَیُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ كَانَ یَقُوْمُ قَالَتْ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ۶۹۰۸ــ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَدُوْمُ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ

باب میانہ روی کرنا اور نیک عمل پر ہمیشگی کرنا

۶۹۰۷ ــ ترجمہ: مسروق نے کہا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا نیک عمل پر ہمیشگی مسروق نے کہا میں نے عرض کیا حضور رات کو کس وقت بیدار ہوتے تھے۔ فرمایا آپ اس وقت اُٹھتے جو مرغ کی آواز سنتے تھے (مرغ کی آواز سن کر اُٹھتے اور تہجد کی نماز پڑھتے تھے)

۶۹۰۸ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل زیادہ محبوب تھا جس پر عمل کرنے والا ہمیشگی کرے۔

(حدیث ۱۰۶۹ ج: ۲ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۰۹ ــــ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنَجِّیَ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَیْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا

۶۹۰۹ ــــ ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دلائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بھی فرمایا مجھے بھی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت کے ساتھ ڈھانک رکھا ہے۔ تم میانہ روی اختیار کرو (افراط و تفریط نہ کرو) اور صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں (نماز پڑھتے) نکلو اور میانہ روی اختیار کرتے رہو تم مقصد پالو گے۔

۶۹۰۹ ــــ شرح : یعنی جب تمام لوگ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونے کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ یہ حتمی اور قطعی بات ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخل ہوں گے اور جنت میں محض اللہ کی رحمت سے داخل ہوں گے تو آپ کے سوا دوسرے لوگ بطریقِ اَولیٰ اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی رحمت میں چھپا رکھا ہے اور حضور سراپا مجسم اللہ کی رحمت ہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ " اس جنت میں تم عملوں کے سبب داخل ہوئے ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ لوگ اپنے نیک عملوں کے سبب جنت میں جائیں گے اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں منازل اعمال کے باعث حاصل کئے جائیں گے جبکہ جنت کے درجات اعمال کے اعتبار سے متفاوت ہیں اور مذکور حدیث کا مقصد جنت میں دخول و دوام ہے یعنی جنت میں داخل ہو کر اس میں ہمیشہ رہنا اللہ کے فضل سے ہے۔ لیکن پھر یہ سوال پوچھا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۱۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا أَنْ لَّنْ يُّدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللّٰهِ وَإِنْ قَلَّ

فرماتا ہے۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ،، تم پر سلامتی ہو اپنے نیک عملوں کے سبب جنت میں داخل ہو اس میں یہ صراحت ملتی ہے کہ جنت میں داخل ہونا بھی عملوں کے سبب ہے اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ مجمل ہے اور حدیث اس کا بیان ہے یعنی تم جنت کے منازل میں اور اس کے محلات میں اپنے عملوں کے باعث داخل ہوگے۔ قولہ قارِبُوا ،، یعنی اپنے اعمال میں میانہ روی اختیار کرو اور افراط ،، زیادتی ،، نہ کرو اور اپنی جانوں کو دکھ میں نہ ڈالو ورنہ اُکتا جاؤ گے اور ملول ہو پڑ جاؤ گے اور عمل کرنا ہی چھوڑ دو گے۔ قولہ وَاغْدُوْا ،، غَدْوٌ سے ہے شروع دن کی سیر سے ماخوذ ہے اور رَوَاح دن کے نصف ثانی کی سیر ہے اور شَیْءٌ مِنَ الدُّلْجَۃِ ،، کے معنی یہ ہیں کہ رات کے کچھ اندھیرے سے مدد لو۔ (حدیث ۳۸ ج ۱ کی شرح دیکھیں) باب الدین یُسْرٌ،،

قولہ القصدَ القصد ،، یعنی درمیانی راہ اختیار کرو تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے اور مسافر کی سیر کی طرح عبادت کرو کہ وہ سفر کرتا ہے اور اثناء سفر میں آرام بھی کرتا ہے اور ساری مسافت سفر میں مصروف نہیں رہتا۔

۶۹۱۰ — ترجمہ : اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درستی کا قصد کرو اور افراط (زیادتی) نہ کرو (اعتدال اختیار کرو) اور یقین کرو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ قلیل ہو۔

۶۹۱۰ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ جو عمل ہمیشہ کیا جائے وہ قلیل کیسے ہوگا جبکہ دوام کے معنی یہ ہیں جو کسی تعین کے بغیر تمام زمانوں

www.muhammadian.net

Marfat.com

۶۹۱۱ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ

۶۹۱۲ــــ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ

کو شامل ہو اس کا جواب یہ ہے کہ دوام سے مراد معروف ہمیشگی ہے اور وہ ہر ماہ یا ہر دن کرنا ہے اگرچہ قلیل ہو۔ (حدیث ۳۸ ج ا کی شرح دیکھیں)

۶۹۱۱ــــ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو محبوب تر عمل کیا ہے۔ فرمایا جس کو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ قلیل ہو اور فرمایا وہ اعمال کرو جن کی تم طاقت رکھتے ہو (جس کو ہمیشہ کر سکو اور آئندہ اس سے عاجز نہ ہو)

۶۹۱۲ــــ ترجمہ: علقمہ نے کہا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المؤمنین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کیسا تھا کیا آپ نے ایام میں سے کوئی دن عمل کے لئے مقرر کیا ہوا تھا؟ ام المؤمنین نے فرمایا کوئی دن مقرر نہ تھا۔ حضور کے عمل میں ہمیشگی تھی تم میں سے کون ہے جو وہ کر سکتا ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کر سکتے تھے۔

۶۹۱۲ــــ شرح: سوال کا حاصل یہ ہے کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معین ایام

Marfat.com

۶۹۱۳ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهُ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ قَالَ اَظُنُّهُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوْا وَاَبْشِرُوْا قَالَ مُجَاهِدٌ سَدِيْدًا سَدَادًا صِدْقًا

میں عبادت مخصوص کی تھی۔ جس کو ان کے علاوہ دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایسا نہ کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص اس پر معارضہ پیش کرے کہ ام المؤمنین نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ روزے کسی دوسرے مہینے میں رکھتے نہیں دیکھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بہت سفر کرتے تھے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کا موقعہ نہ ملتا تھا اس لئے ان کو شعبان میں جمع کرتے تھے جبکہ آپ کی عبادت حسبِ منشا تھی اور زیادہ تکلف نہ فرماتے تھے لہٰذا اس میں تعارض نہیں۔

۶۹۱۳ — ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم اعمال میں میانہ روی اختیار کرو تمہیں خوشی ہونی چاہیئے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہ کرے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو بھی نہیں۔ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی بخشش اور رحمت سے ڈھانپ رکھا ہے۔ بخاری کے استاد علی بن عبداللہ نے کہا میرا خیال ہے کہ موسیٰ بن عقبہ اور ابو سلمہ کے درمیان واسطہ ہے اور وہ ابوالنضر ہے اور عفان بن مسلم

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

۶۹۱۴ — حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِىْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَرَّتَيْنِ —

نے کہا ہم سے وُہیب نے موسیٰ بن عقبہ سے بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ کو ام المؤمنین سے روائت کرتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور تمہیں خوشخبری ہو۔
مجاہد نے کہا سداد اور سدید بمعنی صدق ہیں۔ یعنی سچے دل سے اللہ کی عبادت کرو۔

۶۹۱۴ — ترجمہ : محمد بن فلیح نے کہا مجھے ابوعوانہ نے ہلال بن انس کے ذریعہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر شریف پر تشریف لائے اور اپنے دستِ اقدس سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس وقت جو تمہیں نماز پڑھا رہا تھا مجھے جنّت اور دوزخ اس دیوار کے آگے دکھائے گئے حضور نے دو بار فرمایا کہ میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر میں کوئی شئی نہیں دیکھی۔

۶۹۱۴ — شرح : قُبل کا قاف مضموم اور مکسور پڑھا جاتا ہے اگر مضموم پڑھیں تو معنی یہ ہیں کہ اس دیوار کے آگے اور مکسور پڑھیں تو یہ بمعنی جہت ہے یعنی اس دیوار کی جہت میں " مجھے جنّت اور دوزخ دکھائے گئے "۔ علامہ قسطلانی نے کہا اس حدیث میں نمازی کو خبردار کیا گیا ہے کہ نماز پڑھتے وقت جنّت اور دوزخ کو اپنی آنکھوں کے سامنے ظاہر کرے تاکہ نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پیدا ہونے والے افکار کی طرف اس کو مشغول نہ ہونے دے اور جو شخص ان کو

Marfat.com

بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

وَقَالَ سُفْيٰنُ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اپنے میں ظاہر کرتا رہے وہ اللہ کی طاعت میں مصروف رہے گا اور معصیت سے بچتا رہے گا اس طرح حدیث اور عنوان میں مطابقت بھی واضح ہو جاتی ہے

باب خوف کے ساتھ امید رکھنا مستحب ہے

یعنی صرف ایک پر اکتفاء نہ کی جائے، کیونکہ اگر صرف امید پر اقتصار کیا جائے تو وہ تکبر تک پہنچاتی ہے اور خوف صرف نا امیدی تک پہنچاتا ہے۔ شریعت میں دونوں مذموم ہیں ابوعلی روزباری سے روایت ہے اُنہوں نے کہا خوف اور امید پرندے کے دونوں پروں کی مانند ہیں جب دونوں برابر رہیں تو پرندہ بدستور پرواز کرتا ہے اور جب دونوں میں سے ایک پر ناقص ہو جائے تو پرندے میں نقص واقع ہو جاتا ہے اور جب دونوں پَر جاتے رہیں تو پرندے کی موت قریب ہو جاتی ہے پس جب تک انسان اپنے احوال میں مستقیم رہے تو اللہ کی طاعت میں اس کا سلوک بھی مستقیم رہتا ہے جبکہ خوف اور امید دونوں معتدل ہوں جب وہ طاعت میں قصور کرے گا تو اس کی امید کمزور ہو جائے گی اور اس کا معاملہ اختلال کے قریب ہو جائے گا۔ اور اگر اعمال کو خراب کرنے والے سے خوف وحذر نہ ہو گا تو اپنے آپ کو ہلاکت کے لئے پیش کرے گا اور جب امید اور خوف دونوں معدوم ہو جائیں تو اس کا دشمن اور خواہش مضبوط ہو جائیں گے پھر وہ اللہ کی مدد سے دُور ہو جائے گا۔ بعض علماء نے کہا مومن خوف و رجاء (امید) کے درمیان رہتا ہے کبھی وہ اپنے نفس کے عیوب کو دیکھتا ہے تو خائف ہوتا ہے کبھی اللہ کے کرم کو دیکھتا ہے تو امیدوار ہو جاتا ہے۔ بعض علماء نے کہا عالم کا خوف اس کی امید پر غالب ہونا ضروری ہے، کیونکہ اس کو خوف مناہی سے دُور کرتا ہے اوامر کے لئے تیار کرتا ہے اور عارف کا خوف اور اس کی امید کا معتدل ہونا ضروری ہے، کیونکہ اہل امید آگے کی طرف بڑھتی ہے اور محبت کی امید کا

٦٩١٥ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ —

اس کے خوف پر زیادہ ہونا ضروری ہے، کیونکہ وہ جمال و رجاء کے میدان میں ہوتا ہے اور اس کا دل محبوب کے ساتھ معلق ہوتا ہے وہ نفع کے حصول اور ضرر کے دفاع میں رہتا ہے جو اس کو مستقبل میں حاصل ہونے والے ہیں، کیونکہ اس کے قلب میں ظن غالب یہ ہوتا ہے کہ وہ اسے مستقبل میں حاصل کرے گا۔ اس میں اور تمنّی میں فرق یہ ہے کہ تمنّی میں اس شئی کے وقوع کی خواہش ہوتی ہے جو واقع نہیں ہوسکتی جیسے کہے کاش جوانی واپس آجائے اور صاحبِ رجا اس کے برعکس ہے۔ اس کے لئے مرجو کی خواہش ممکن ہوتی ہے الحاصل رجاء سے مقصود یہ ہے کہ انسان سے تقصیر واقع ہو تو اللہ کے ساتھ حسنِ ظن رکھے اور یہ امید کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف کردیگا ایسے ہی جو اللہ کی طاعت کرے تو اس کی قبولیت کا امیدوار رہے اور جو شخص معصیت میں منہمک ہوجائے اور کسی ندامت کے بغیر عدم مواخذہ کی امید کرے تو وہ ہمیشہ غرور میں رہتا ہے۔ ابن ماجہ نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم "اَلَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ" "اور ان کے دل خائف ہوں کیا وہ زنا اور چوری کرسکتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن وہ روزے رکھے صدقات خیرات کرے نماز پڑھے اور اس کو یہ خوف ہو کہ اس کے یہ اعمال قبول نہ ہوں گے۔ سفیان نے کہا مجھ پر قرآن کریم میں اس سے کوئی سخت آیت نہیں "لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ" یہ اس لئے سخت ہے کہ یہ کُتبِ الٰہیہ اور ان پر علم کو مستلزم ہے۔

٦٩١٥ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ

وَاِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ

کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جس روز اللہ تعالیٰ نے رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سو حصّے پیدا کئے ان میں سے رحمت کے ننانوے (۹۹) حصّے اپنے پاس روک لئے اور ایک حصّہ اپنی ساری مخلوق میں رکھا اگر کافر کو اللہ کی ساری رحمت کا علم ہو تو وہ کبھی جنّت سے نا امید نہ ہو اور اگر مومن اللہ کے پاس عذاب کو معلوم کرلے تو وہ دوزخ سے کبھی امن میں نہ رہے۔

۶۹۱۵ — شرح: یعنی اگر انسان کو اللہ کی پُوری رحمت کا علم ہو تو وہ کبھی نا امید نہ ہو اور اگر اس کو اللہ تعالیٰ کے پُورے عذاب کا علم ہو تو وہ ہر وقت ڈرتا رہے لہٰذا انسان کو بیم و رجاء کے درمیان رہنا چاہیئے اتنا زیادہ امیدوار بھی نہ ہو جائے کہ اس کا یہ عقیدہ ہو جائے کہ ایمان لانے کے بعد کوئی معصیت اور گناہ ضرر نہیں پہنچا سکتا جیسے مرجئہ کہتے ہیں اور نہ ہی اس قدر خائف رہے کہ اس کا عقیدہ یہ ہو جائے کہ کبیرہ گناہ کرنے والا جب توبہ کے بغیر مرجائے تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا جیسے معتزلہ اور خارجیوں کا عقیدہ ہے۔ لہٰذا انسان کو ان دونوں حدوں کے مابین رہنا چاہیئے۔ اللہ کی رحمت کا امیدوار رہے اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی رہے۔

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ جب لفظ کل اسم موصول کی طرف مضاف ہو تو مراد عموم اجزاء ہوتا ہے۔ افراد میں عموم مراد نہیں ہوتا ہے، حالانکہ حدیث میں عموم افراد مراد ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بعض احادیث میں اس طرح ہے کہ رحمت سو حصّوں میں منقسم ہے لہٰذا اس وقت تعمیم عموم اجزاء کے لئے ہوگی اور مبالغہ کے طور پر اجزاء افراد کے قائم مقام ہیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ جنّت سے نا امید ہونے کا مفہوم کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کافر اللہ کی رحمت کی وُسعت معلوم کرلیتا تو اس کے علم کے مطابق وہ عظیم تر عذاب کو ڈھانپ لیتی اور اس کے لئے امید و رجاء حاصل ہوتی۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب اللہ تعالیٰ کے مُحَرَّمات سے رُکنا

مَحَارِم مَحْرَمَہ کی جمع ہے جسے کرنا منع ہے۔ لغت میں صبر بمعنی حبسِ نفس ہے یعنی نفس کو روکنا اس کو کبھی

www.muhammadian.net

Marfat.com

۶۹۱۶ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ أَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

حرفِ عَنْ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، چنانچہ معصیت میں کہتے ہیں ارتکابِ زنا سے نفس کو روکا گیا اور کبھی حرفِ علی کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے، چنانچہ طاعات میں کہتے ہیں۔ نماز پر روکا گیا۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! صبر کرنے والوں کو بے حساب ثواب دیا جائے گا" اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بہترین زندگی صبر کرنے میں پائی "

۶۹۱۶ ترجمہ : عطاء بن یزید نے کہا ان کو ابو سعید خدری نے خبر دی کہ انصار میں سے چند لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو اُن میں سے جس نے جو مانگا حضور نے وہ دیا حتیٰ کہ آپ کے پاس مال ختم ہو گیا جب ختم ہو گیا تو اُن سے فرمایا جو اپنے ہاتھوں سے دیا ہے وہ ختم ہو گیا ہے اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ تم سے چھپا کر نہیں رکھتا ہوں اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا ہے اور جو صبر کرنا چاہے اللہ اس کو صبر دیتا ہے اور جو کوئی غناء چاہتا ہے اللہ اس کو مستغنی کر دیتا ہے۔ تم کو صبر سے وسیع تر کوئی شئ نہیں دی گئی " حدیث ۱۳۸۷/ج۲ کی شرح دیکھیں۔

Marfat.com

۶۹۱۷ — حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

بَابٌ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

وَقَالَ الرَّبِيعُ ابْنُ خُثَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ

۶۹۱۷ — ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یہاں تک آپ کے دونوں قدموں میں ورم آ گئے آپ سے عرض کیا جاتا اللہ تعالیٰ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں تو آپ فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں، (شکر صبر کو متضمن ہے اس اعتبار سے حدیث باب کے مطابق ہے)

باب جو کوئی اللہ پر توکل کرے اسے اللہ کافی ہے

توکل وکل سے بمعنی اعتماد ہے توکل کے معنیٰ ہیں امور کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا اور اسباب سے قطع نظر کرنا اسباب اور اعتماد کو ترک کرنا توکل نہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی اپنے گھر میں یا مسجد میں بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کوئی کام نہیں کروں گا حتی کہ میرا رزق خود میرے پاس آئے کیا اس کا توکل صحیح ہے؟ امام نے فرمایا یہ شخص علم سے جاہل ہے جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرا رزق نیزوں کے سایہ میں رکھا ہے اور فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرو تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ پرندہ صبح اپنے آشیانہ سے صبح بھوکا نکلتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتا ہے۔ وہ طلب رزق میں صبح وشام کرتا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۱۸ — حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ —

ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھجوروں میں کاروبار اور تجارت کرتے تھے۔ معلوم ہُوا کہ اسباب کا اختیار کرنا توکل کے مفہوم کے منافی نہیں۔

ربیع بن خیثم نے کہا یہ ہر اس مشکل میں ہے جو لوگوں کو پیش آئے یعنی اللہ تعالیٰ پر توکل ہر درپیش مشکل میں عام ہے کسی خاص امر میں خصوصیت نہیں ہے"۔ **۶۹۱۸** — ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو دم نہیں کرتے نہ شگون لیتے ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں

۶۹۱۸ — شرح : بعض احادیث میں جھاڑ پھونک کا جواز اور بعض میں ممانعت مذکور ہے لیکن اُن کے محمل مختلف ہیں جن احادیث میں جھاڑ پھونک سے منع کیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے بغیر اور کتب سماویہ میں نازل شدہ کلمات کے بغیر دم کیا جائے اور یہ اعتقاد کیا جائے کہ جھاڑ پھونک موثر ہے اور کتاب و سنت میں مذکور آیات و آثار سے دم کیا جائے تو جائز ہے۔ اسلام سے قبل جاہلیت میں لوگوں کی عادت تھی کہ وہ پرندوں وغیرہ سے شگون پکڑتے تھے اس سے منع فرمایا۔ طیرہ اور فال میں یہ فرق ہے کہ طیرہ شر میں ہے اور جو خیر میں ہو وہ فال ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

۶۹۱۹ ـــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى مُغِيرَةَ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

باب جھگڑا کرنا مکروہ ہے

ترجمہ : شعبی نے مغیرہ بن شعبہ کے کاتب وراد سے روایت

۶۹۱۹ کی کہ امیر معاویہ نے مغیرہ کو خط لکھا کہ میری طرف کوئی حدیث لکھ کر بھیجو جو تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ نے (جواباً) لکھا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علٰی کل شیئ قدیر" پڑھتے تھے۔ اور قیل و قال (جھگڑنے) زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، ضروری دینے والی شیٔ کو منع کرنے اور جس کا ... [illegible] ... ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے۔ ہشیم سے

Marfat.com

عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلِهٖ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۔ ٦٩٢٠ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ

روایت ہے کہ ہمیں عبدالملک بن عمیر نے خبر دی کہ میں نے یہ حدیث وراد کو مغیرہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے سنا۔

٦٩١٩

شرح: اسلام سے پہلے جاہلیت کا یہ طریقہ تھا کہ اگر کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو اس کو زندہ مٹی میں دفن کر دیتے تھے اس کے دو باعث تھے ایک یہ کہ لڑکی کے جوان ہونے کی صورت میں داماد بنانے میں عار محسوس کرتے تھے اور اگر غریب ہوتا تو اس کو کھانے کھلانے کے خوف سے زندہ درگور کر دیتے تھے۔ اسلام نے دونوں کا رد کیا کہ ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے اس میں شک نہیں کہ باپ کی نافرمانی بھی منع ہے گویا کہ باپ کی نافرمانی کو ماں کی نافرمانی پر قیاس کیا ہے۔ والدہ کا حق اور اس کے احترام کی خاطرداری باپ سے زیادہ ہے اور جو اولاد کی تربیت میں ماں تکالیف اٹھاتی ہے وہ باپ پر زیادہ ہیں اسی لئے کہا جاتا ہے کہ والد کی تعظیم و ادب و احترام ماں سے زیادہ ہے اور ماں کے ساتھ حسن اخلاق اور مہربانی کرنا والد پر مہربانی سے زیادہ ہے۔

باب زبان کی حفاظت کرنا

اور جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات

www.muhammadiah.net

Marfat.com

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ اَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ

۶۹۲۱ — حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

کرے یا خاموش رہے ،، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد! وہ کوئی بات نہیں کرتا مگر اس کے قریب نگہبان ہوتے ہیں ،،

تفسیر : شریعت میں زبان کی حفاظت کے معنی یہ ہیں کہ غیر شرعی کلام نہ کرے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو اوندھے منہ دوزخ میں زبانیں پھینکیں گی، لیکن حق بات کرنا واجب ہے اس میں خاموشی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان پر محافظ فرشتے مقرر کئے ہیں جو اس کی ہر بات لکھتے ہیں رقیب بمعنی محافظ اور عتید بمعنی حاضر ہے۔

۶۹۲۰ — **ترجمہ** : سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان کی اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی مجھے ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں "

۶۹۲۰ — **شرح** : دونوں جبڑوں کے درمیان زبان ہے یعنی زبان کی حفاظت کرے اور دونوں ٹانگوں کے درمیان شرمگاہ ہے یعنی فرج کی حفاظت کرے زنا نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں انسان کے لئے بہت بڑا امتحان زبان اور شرم گاہ میں ہے جو کوئی ان دونوں کے شر سے محفوظ رہا وہ بہت بڑی شر سے بچ گیا۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

٦٩٢٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ قِيلَ وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

٦٩٢١ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو اذیت نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

٦٩٢١ — شرح : حدیث میں اللہ پر ایمان اور قیامت پر ایمان رکھنے کو خصوصیت سے ذکر کرنے میں مبدء اور معاد کی طرف اشارہ ہے کیونکہ بعض لوگ عالم کو قدیم کہتے ہیں اس کی ابتداء اور اوّلیت کا وجود تسلیم نہیں کرتے اور کچھ بعض ایسے ہیں جو مرکر اُٹھنے کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔

٦٩٢٢ — ترجمہ : ابوشریح خزاعی سے روایت ہے اُنہوں نے کہا میرے کانوں نے سُنا اور میرے دل نے یاد کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہمانی تین دن اور اس کا جائزہ ، عرض کیا گیا اس کا جائزہ کیا ہے فرمایا ایک دن اور ایک رات ، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام واحترام

www.muhammadilm.net

Marfat.com

۶۹۲۳ — حَدَّثَنَا ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی حَازِمٍ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عِیْسٰی بْنِ طَلْحَةَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ یَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ فِیْهَا یَزِلُّ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ الْمَشْرِقِ —

کرے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔

۶۹۲۲ — شرح : قولہ جائزتہ ،،منصوب ہے یعنی اُعْطُوْ جائزتہٗ ،، اس کا جائزہ دو بعض روایات میں مرفوع ہے اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی یہ ہوگا عَلَیْکُمْ جَائِزَتُہٗ ،، تم پر اس کا جائزہ ہے۔ قولہ یَوْمٌ وَّ لَیْلَۃٌ ،، یعنی اس کا جائزہ ایک دن اور ایک رات ہے۔ یعنی جس وقت گھر میں عزیز مہمان آئے تو ایک دن اور ایک رات اس کی خاطر داری میں خوب تکلف کرے اور اس کے بعد دو دن جو گھر میں حاضر ہو پیش کرے۔ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ ضیافت اور مہمانی تین دن ہے اس کے بعد جو مناسب ہو اس کو دے اور اس کو صبح و شام کھلاتا رہے۔

۶۹۲۳ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی بعض دفعہ کوئی بات کرتا ہے جس کی برائی میں تدبر و تفکر نہیں کرتا اس بات کی وجہ سے وہ دوزخ کی آگ میں گر پڑتا ہے۔ اس حال میں کہ مشرق و مغرب کے درمیان مسافت سا دُور ہو جاتا ہے۔

۶۹۲۳ — شرح : یعنی بعض اوقات انسان ایسا کلام کرتا ہے اور اس پر مرتب قباحت میں غور و خوض نہیں کرتا تو دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے قولہ اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ الْمَشْرِقِ ،، یعنی وہ اتنا دور ہو جاتا ہے جتنا کہ مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔ بعض نسخوں میں مغرب کا ذکر نہیں تو اس تقدیر پر معنیٰ یہ ہوگا کہ مشرق کے درمیان دوری سا دور ہو جاتا ہے کیونکہ مشرق متعدد ہیں قرآن کریم میں رب المشرقین ،، مشرق صیف اور مشرق شتاء ،، سردی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۲۴ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ

بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

۶۹۲۵ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ

گرمی کا مشرق ،، ان دونوں میں بہت لمبی مسافت ہے اور وہ فلک کا نصف کرہ ہے یا صرف ایک ضد "مشرق" پر اکتفاء کی ہے جیسے قرآن کریم میں ہے۔ "سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ" لباس تم کو گرمی سردی سے بچاتا ہے۔ اور حَرّ "گرمی" پر اکتفاء کی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کلام کرنا ہو تو نطق سے پہلے اس میں تدبر کر لینا چاہیئے اگر اس میں مصلحت ہو تو بولے ورنہ خاموش رہے ،،

۶۹۲۴ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان اللہ کی رضامندی کی بات کرتا ہے جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا اس کے بدلے اس کے درجات بلند کرتا ہے اور بعض دفعہ انسان اللہ کو ناراض کرنے والی بات ہے جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا وہ اس کے سبب دوزخ میں گر جاتا ہے

قولہ لَا يُلْقِي ،، یعنی اس کا دل اس بات کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور نہ اس کی پرواہ کرتا ہے جو اس کے دوزخ میں گرنے کا سبب ہوتا ہے۔

www.muhammadeh.net

Marfat.com

يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ

٦٩٢٦ — حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ قَبْلَكُمْ يُسِيْئُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا

باب اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا

۶۹۲۵ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخصوں پر اللہ تعالیٰ رحمت کا سایہ کرتا ہے اُن میں سے ایک وہ شخص ہے جو "تنہائی" میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور (اللہ کے خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں۔

۶۹۲۵ — شرح : حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے لوگو! اللہ کے خوف سے تمہیں رونا چاہیے اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورتیں اپنا لیا کرو! کیونکہ دوزخی آگ میں روئیں گے اور اُن کے آنسو ان کے چہروں پر بہتے ہوں گے گویا کہ نہریں جاری ہیں۔ پھر آنسو ختم ہو جائیں گے تو ان کی آنکھوں سے خون جاری ہوں گے اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی۔ اگر ان میں کشتیاں جاری کی جائیں تو چل پڑیں۔

باب اللہ تعالیٰ کا خوف

۶۹۲۶ — ترجمہ : حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جس کا اپنے عمل میں بہت بُرا گمان تھا اُس نے اپنے گھر والوں سے کہا جب میں مروں تو مجھے پکڑ کر سخت گرمی

www.muhammadiah.net

Marfat.com

أَنَا مُتُّ فَحَرِّقُونِي فَذَرُّونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ ۔

۶۹۲۷ ــــ حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي أَعْطَاهُ فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ قَالُوا خَيْرًا قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَقْدَمْ

www.muhammadiyat.net

کے دن سمندر میں بہا دو اُنہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات جمع کئے پھر فرمایا اس فعل کی تجھے کس نے ترغیب دی ہے جو تو نے کیا ہے اس نے کہا اس پر مجھ کو صرف تیرے خوف نے اُبھارا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۶۹۲۷ ــــ ترجمہ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ذکر کیا جو تم سے پہلے گزر چکا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو مال و اولاد بہت دی جب اس کے پاس موت کے فرشتے آئے تو اپنے بیٹوں سے کہا میں تمہارا کیسا باپ ہوں ؟ اُنہوں نے کہا تو اچھا باپ ہے اُس نے کہا اُس نے (تمہارے باپ) اللہ کے پاس کوئی اچھا کام کسب نہیں کیا۔ قتادہ نے اس کی یہ تفسیر کی یا کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کی۔ اگر یہ اللہ کے پاس حاضر ہُوا تو وہ اس کو سخت عذاب دے گا۔ پس تم میرا حال دیکھو جس وقت میں مر جاؤں مجھے جلا دو یہاں تک کہ جب میں سیاہ کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس ڈالو

Marfat.com

عَلَى اللّٰهِ يُعَذِّبُهُ فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَاحْرِقُونِي حَتّٰى إِذَا صِرْتُ
فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ
فَاذْرُونِي فِيهَا فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ذٰلِكَ
فَقَالَ اللّٰهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فَقَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ
عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ
فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَاذْرُونِي
فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر جس روز سخت تیز ہوا چلے مجھے اس میں اڑا دو اور اپنے اہل و اولاد سے اس پر مضبوط وعدہ لیا اور قسم ہے میرے رب کی۔ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا ہو جا، وہ آدمی کھڑا ہو گیا فرمایا میرے بندے تجھے اس فعل پر کس نے اُبھارا ہے جو تُو نے کیا ہے۔ اُس نے کہا اے اللہ تیرے خوف نے کروایا ہے یا کہا تجھ سے ڈرتے ہوئے کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اُس کی تلافی یہ کی کہ اس پر رحم کیا اور اس کو بخش دیا میں نے ابو عثمان کو اس حدیث کی خبر دی تو اُس نے کہا میں نے سلمان سے سُنا ہے لیکن اُس نے یہ اضافہ کیا کہ اُس نے کہا مجھے سمندر میں بہا دو جیسا کہ اُس نے بیان کیا۔ معاذ نے کہا ہمیں شعبہ نے قتادہ سے خبر دی کہ انہوں نے کہا میں نے ابو سعید کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے سُنا۔

۶۹۲۷ شرح : قولہ لم یبتئر، ابتئار سے بمعنی عدم ذخیرہ ہے۔ یعنی اُس نے کوئی نیکی جمع نہیں کی یہ شخص کفن چور تھا اُس نے یہ فعل اس لئے کروایا کہ اگر وہ اسی حال میں قیامت کے دن اُٹھایا گیا تو تمام لوگ اس کو پہچانتے ہوں گے لہٰذا جب وہ جل کر مڑ کر راکھ ہو گا اور پانی یا ہوا میں بہا دیا یا اُڑا دیا جائے گا تو وہ لوگوں پر مخفی رہے گا اور

Marfat.com

بَابُ الْاِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِىْ

۶۹۲۸ — حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ

یہ خیال کیا کہ اگر وہ اپنے رب کے حضور پیش ہُوا تو اللہ اس کو نہیں بخشے گا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ جس شخص نے اس قسم کی وصیت کی تھی اس کو کیسے بخش دیا گیا؛ حالانکہ وہ زندہ کرنے پر اللہ کی قدرت سے جاہل تھا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اُس نے صحت کے زمانہ میں جو گناہ کئے موت کے وقت اُن پر ندامت کرنے اور اُن سے توبہ کرنے کے باعث اللہ نے اُس کو معاف کردیا اسی لئے اُس نے اپنی اولاد سے کہا تھا کہ اس کو جلا کر ہوا اور سمندر میں اڑا دیں بہا دیں؛ کیونکہ اس کو اللہ کے عذاب سے سخت ڈر تھا اور کئے ہُوئے فعل پر نادم ہونا توبہ ہے۔ گویا کہ وہ تائب ہو کر مرا تھا۔ بعض نے اس حدیث اِنْ قَدَرَ اللّٰہُ کو قدرت بمعنی عجز پر محمول کیا ہے اور اس شخص کا یہ عقیدہ تھا کہ اگر اس کو جلا دیا جائے اور ہوا میں اُڑا دیا جائے تو وہ زندہ کرنے سے اللہ کو عاجز کردے گا۔ اس تقدیر پر اس کی بخشش اس لئے ہُوئی کہ وہ اللہ کی قدرت سے جاہل تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں یہ حکم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں بخشے گا اور عقل بھی یہ نہیں چاہتی کہ یہ اللہ کی حکمت میں جائز نہ ہو۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے اس قول ان اللّٰہ لا یغفران یشرک بہ ، کے نزول کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کافر کا کفر اور مؤمن کا ایمان ضرر و نقصان اور نفع نہیں پہنچا سکتے ہیں۔ بعض نے کہا "قَدَرَ" بمعنی ضیق ہے۔ قرآن کریم میں ہے مَنْ قَدَرَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ ، یعنی اس کا رزق تنگ کردیا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ اس نے اپنے خالق کی یہ وصف کی تھی کہ وہ اس کے اعادہ پر قادر نہیں۔ بعض علماء نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو معذور جانا۔ ایسا کلام کرنا اس شخص سے کفر ہے جو اس سے کفر کا قصد کرے اور وہ اپنا کلام سمجھتا ہو۔ قولہ فَاسْحَقُوْنِیْ ، سحق اور سہک ہم معنیٰ ہیں اس لئے بعض نسخوں میں فاسہکونی مذکور ہے (عینی) قولہ وَرَبِّیْ ، یہ ان سے کئے گئے وعدہ کی حکایت ہے یعنی اُس نے اپنے وصی سے کہا تھا کہو میرے رب کی قسم میں ضرور تیرا حکم پُورا کروں گا۔ قولہ فما تلافاہ ، کلمہ ما موصولہ

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَ
مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ رَاَیْتُ الْجَیْشَ
بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ
فَاَدْلَجُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْہُ طَائِفَۃٌ فَصَبَّحَھُمُ
الْجَیْشُ فَاجْتَاحَھُمْ

ہے اور "اَنْ" مصدریہ ہے۔ اس کے معنیٰ یہ ہیں اللہ تعالیٰ نے جو اس کی تلافی کی وہ یہ تھی اس پر رحم کیا اور اس کو بخش دیا۔

باب گناہوں سے باز رہنا

۶۹۲۸ ترجمہ : ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اس کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اس آدمی کی مثل ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا اور کہا میں ننگا ہوں تمہیں علانیہ ڈراتا ہوں اس سے بچو بچو تو ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور مہلت ملنے پر رات کے اندھیرے میں چلے گئے اور نجات پا گئے اور دوسرے گروہ نے اس کو جھٹلا دیا تو دشمن کے لشکر نے ان پر صبح کو حملہ کر کے ان کو ہلاک کر دیا۔

۶۹۲۸ شرح : قولہ انا النذیر العریان اس کے معنی یہ ہیں کہ لوگوں کو ڈرانے والا شخص اپنے کپڑے اتار کر برہنہ ہو جاتا تھا اور کپڑوں کو اٹھا کر اپنے سر پہ گھماتا پھرتا تھا۔ اس طرح وہ اپنی قوم کو خبردار کرتا تھا کہ دشمن حملہ کرنے والا ہے ابن بطال نے اس کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ "نذیر عریان" قبیلہ خثعم کا ایک آدمی تھا اس پر ایک آدمی نے ذی خلصہ کے دن حملہ کیا اور اس کا ہاتھ اور اس کی بیوی کا ہاتھ کاٹ ڈالا وہ اپنی قوم

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۲۹ حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ
حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلِىْ
وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا
حَوْلَهٗ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِىْ تَقَعُ فِى النَّارِ
يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ
بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا

www.muhammadiah.net

کے پاس گیا اور ان کو ڈرایا پھر کسی خبر کے تحقق اور یقین حاصل کرنے کے لئے یہ مثال بیان کی جاتی ہے۔ ابن سکیت نے کہا جس شخص نے اس پر حملہ کیا تھا وہ عوف بن عامر لشکری تھا اور عورت بنی کنانہ سے تھی۔ ابو عبدالملک نے کہا یہ قدیم مثال ہے جبکہ ایک آدمی ایک لشکر سے ملا تو اُنہوں نے اس کو برہنہ کر دیا وہ شخص مدینہ میں آیا اور کہا میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں تم مجھے دیکھتے ہو کہ میں کپڑوں سے برہنہ ہوں لشکر نے مجھے برہنہ کیا ہے۔ لہٰذا اس سے بچو بچو" لیکن حدیث کے معنی یہ ہیں کہ میں فصیح زبان سے تمہیں کہتا ہوں کہ لشکر حملہ کرنے والا ہے تم جلدی دوڑ جاؤ کیونکہ لشکر کا مقابلہ کرنے کی تمہیں طاقت نہیں ہے (عینی)

۶۹۲۹ ترجمہ : عبدالرحمٰن اعرج نے بیان کیا کہ انہوں نے ابوہریرہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور لوگوں کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے آگ روشن کی جب اُس نے اس کا ارد گرد روشن کر دیا تو پروانے اور جانور جو آگ میں گرتے ہیں اس میں گرنا شروع ہو گئے اور وہ آدمی ان کو آگ سے دُور کرتا ہے اور وہ اس پر غالب آجاتے ہیں اور آگ میں داخل

Marfat.com

٦٩٣٠ ـــ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُہَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْتَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا

٦٩٣١ ـــ حَدَّثَنَا یَحْیٰ بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ

ہو جاتے ہیں اور جل جاتے ہیں میں تم کو تمہاری کمروں سے پکڑتا ہوں کہ تم آگ میں نہ گرو اور وہ لوگ اس میں گر رہے ہیں۔

٦٩٢٩ ـــ شرح : قولہ فَیَقْتَحِمُوْنَ،، قیاس تو یہ ہے کہ حاضر کا صیغہ مذکور ہوتا ؛ لیکن اس میں حاضر سے غائب کی طرف التفات ہے۔ یہ اقتحام سے ماخوذ ہے۔ اقتحام کے معنی کسی شئی پہ داخل ہونا جب کوئی اچانک داخل ہو تو وہاں اقتحام استعمال کرتے ہیں۔ حُجَز کے معنی کمر ہیں جہاں تہبند باندھا جاتا ہے اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ جس شخص کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کمر در مَعْقَدِ ازار،، سے پکڑیں وہ آگ میں داخل نہ ہوگا۔

٦٩٣٠ ـــ ترجمہ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامتی میں رہیں ،، ان کو اذیت نہ پہنچائے،، اور مہاجر وہ ہے جو اس شئ کو چھوڑ دے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے (یعنی یہ مسلمان کامل اور مہاجر کامل ہے۔

(حدیث ۹ ج ۱ کی شرح دیکھیں) (کتاب الایمان)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

۶۹۳۲ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا

بَابُ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۶۹۳۳ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَ حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور زیادہ روتے

۶۹۳۱ - ترجمہ : ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے ۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ الْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ

۶۹۳۴ — حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ

۶۹۳۱ — شرح : یعنی جو قبضِ روح کے وقت اور قبر د حشر میں سخت امورِ ہائلہ پیش نظر ہوں گے وہ انسان کو زیادہ رونے پر مجبور کر دینے والے ہیں۔

۶۹۳۲ — ترجمہ : انس رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے

باب دوزخ شہوات سے ڈھانپی گئی ہے

۶۹۳۳ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ شہوات سے پوشیدہ کی گئی ہے اور جنت مکروہات سے ڈھانپی گئی ہے" (یعنی شہوات کا ارتکاب کر کے دوزخ میں پہنچ جاتا ہے اور مکروہات اور امورِ ناشائستہ برداشت کر کے جنت میں جاتے ہیں۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۳۵ حدثنی محمد بن المثنیٰ قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عبد الملک بن عن ابی سلمة عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق بیت قالہ الشاعر الا کل شیء ما خلا اللہ باطل

باب جنت تم میں سے کسی کی جوتی کے تسمہ سے قریب ہے دوزخ بھی اسی طرح ہے،،

۶۹۳۴ — ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تم میں سے کسی ایک کی جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے۔ دوزخ بھی اسی طرح ہے،،

۶۹۳۴ — شرح: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی طاعت جنت کی طرف پہنچاتی ہے اور نافرمانی دوزخ کے قریب کرتی ہے۔ مؤمن کو چاہیے تھوڑی خیر میں زاہد نہ ہوجائے اور تھوڑی شر میں مشغول نہ ہوجائے اور اس کو آسان اور معمولی خیال کرتا رہے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت عظیم ہے، کیونکہ مؤمن اس نیکی کو نہیں جانتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرتا ہے اور نہ وہ نافرمانی جانتا جس کے سبب اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوجاتا ہے۔

۶۹۳۵ — ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سچا مصرعہ جو شاعر نے کہا ہے یہ ہے کہ "ہر شیٔ اللہ کے سوا باطل اور فانی ہے،،

۶۹۳۵ — شرح: یعنی جب اللہ کے سوا دنیا کی ہر شیٔ جس میں اللہ کی طاعت نہیں اور نہ ہی اس کے قریب ہے باطل ہے تو اس میں مشغول ہونا جنت سے دور کرتا ہے حالانکہ وہ اس کی جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے۔ حالانکہ (حدیث ـــ کی شرح دیکھیں)

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابٌ لِيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ فَوْقَهٗ

۶۹۳۶ — حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ

اور جو امور اللہ کے امر میں داخل ہیں اُن میں مشغول رہنا دوزخ سے دُور کرتا ہے، حالانکہ وہ اس کی جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے حدیث عــــــ کی شرح دیکھیں۔

باب انسان اس طرف دیکھے جو اس مرتبہ میں پہنچا ہو اور اس طرف نہ دیکھے جو اس سے مرتبہ میں بلند ہو

۶۹۳۶ — ترجمہ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب اس کی طرف نظر کرے جس کو مال و دولت اور خوبصورتی میں اس پر فضیلت دی گئی ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ اس کی طرف نظر کرے جو مرتبہ میں اس سے کم ہو۔

۶۹۳۶ — شرح : یعنی اگر ایسے شخص کو دیکھے جو دنیاوی ناز و نعمت میں اس سے بلند پایہ ہے تو اسے ایسے شخص کو دیکھ لینا چاہیئے جس سے یہ بلند پایہ ہے تاکہ بلند پایہ کو دیکھ کر اللہ کی نعمت کا کفران نہ کرے بلکہ اپنے پر اللہ کی نعمتیں

Marfat.com

بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ اَوْ سَيِّئَةٍ

۶۹۳۷ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْدٌ اَبُوْ عُثْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ قَالَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّاٰتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَاحِدَةً

دنیاوی مال ومتاع خوبصورتی اور اولاد وغیرہ کو دیکھے تاکہ اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالائے اور خوش ہو، لیکن جس کا تعلق آخرت سے ہے وہاں اس کو دیکھے جو اس سے دین داری میں بلند ہے تاکہ فضائل حاصل کرنے میں راغب ہو۔

باب جس نے نیکی یا بدی کا قصد کیا

۶۹۳۷ ترجمہ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

www.muhammadiah.net

اللہ نے نیکیاں اور بُرائیاں لکھیں پھر ان کو بیان کیا پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک لکھ دیتا ہے اور جس نے برائی کا قصد کیا اور اس پر عمل نہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس پوری نیکی لکھتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا اور اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک بُرائی لکھتا ہے۔

۶۹۳۷ — **شرح**: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اگر انسان نیکی کا صرف ارادہ کرے تو نیکی لکھی جاتی ہے اگر بُرائی کا ارادہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا حتیٰ کہ اس کا عمل کرے تو صرف ایک بُرائی لکھی جاتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم فضل نہ ہوتا تو کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہوتا، کیونکہ لوگوں کے گناہ اور معاصی حسنات سے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی نیکیاں بڑھا دیں اور کئی گنا کر دیں اور برائیاں کم کر دیں۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ اگر انسان بُرائی کا قصد کرے اور اس کے مطابق عمل نہ کرے تو یہی ہو سکتا ہے کہ بُرائی نہ لکھی جائے اس کی نیکی کس لئے لکھی جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بُرائی سے رُکنا بھی نیکی ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص بیس برس کے بعد نماز ترک کرنے کا ارادہ کرے تو فی الحال گنہگار ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ نفس کو فعل پر آمادہ عزم ہے یہ اس قصد کا غیر ہے جس میں نفسانی خطرات ہیں جو غیر مستقر ہیں۔ الحاصل عزم میں آمادگی پائی جاتی ہے اور ھَمّ میں غیر مستقر نفسانی خطرہ پایا جاتا ہے لہٰذا عزم اور ھَمّ میں فرق یہ ہے کہ اگر انسان نے نماز کی حالت میں اپنے نفس سے نماز کو قطع کرنے کا خیال کیا تو نماز قطع نہ ہوگی اور جب نماز قطع کرنے کا عزم کر لیا تو قطع ہو جاتی ہے۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص بُرائی کا قصد کرے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے وہ نہ کرے تو اس کے لئے نیکی لکھی جاتی ہے لیکن جس نے کسی مجبوری کے باعث بُرا فعل نہ کیا تو اس کا ترک نیکی نہیں لکھا جاتا، کیونکہ اس نے بُرائی کو کسی مانع کے باعث ترک کیا ہے اور وہ منصوص حدیث میں داخل نہیں۔ علامہ عینی نے طبری سے نقل کیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کراماً کاتبین ہر وہ نیکی اور بُرائی لکھ لیتے ہیں جس کا انسان ارادہ کرے صحیح ہے اور وہ بندے کا اعتقاد جانتے ہیں۔ نیز اس میں اس شخص کے کلام کا بھی رد ہے جو کہتا ہے کہ کراماً کاتبین انسان کا وہی عمل لکھتے ہیں جو ظاہر ہو اور موجود ہو نہیں۔ رد کی وجہ یہ ہے کہ بخاری کی کتاب التوحید میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

Marfat.com

بَابُ مَا يُتَّقٰى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

۶۹۳۸ ـــ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِي اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب میرا بندہ بُرے کام کرنے کا ارادہ کرے تو وہ نہ لکھو حتیٰ کہ وہ بُرائی کر لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے کراماً کاتبین اللہ کے اطلاع کرنے سے آدمی کے دل کی بات جانتے ہیں یا اللہ تعالیٰ ان میں علم پیدا کر دیتا ہے جس کے ساتھ وہ انسان کا قلبی ارادے کا ادراک کرتے ہیں۔

باب حقیر گناہوں سے بچنا

محقرات وہ گناہ ہیں جنہیں انسان حقیر سمجھتا ہے۔ امام نسائی اور ابن ماجہ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا اے عائشہ حقیر گناہوں سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن کا بھی مطالبہ کرے گا،،

۶۹۳۸ ـــ ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا تم عمل کرتے ہو وہ تمہاری آنکھوں میں بال سے باریک نظر آتے ہیں ہم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان کو مُہلک سمجھتے تھے۔ امام بخاری نے کہا موبقات کے معنیٰ مُہلکات ہیں۔

۶۹۳۸ ـــ شرح : یعنی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی برکت سے ہم اُن کو مہلک خیال کرتے ہیں، چنانچہ ترمذی میں ہے کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ اگر احکام مشروعہ کا دسواں حصہ ترک کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے اور آخر زمانہ میں انہی احکام کا دسواں حصہ بجا لائیں گے تو نجات پائیں گے، کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

۶۹۳۹ — حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَتَبِعَهٗ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرٰى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرٰى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا —

کے دلوں میں خوفِ خدا بہت تھا وہ کبائر گناہوں سے محفوظ تھے جبکہ معمولی گناہوں کو وہ مہلک سمجھتے تھے معمولی گناہوں پر جب اصرار کیا جائے تو وہ کبیرہ ہو جاتے ہیں

باب اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے اور خاتمہ سے ڈرنا

۶۹۳۹ — ترجمہ : سہل بن سعد ساعدی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.muhammadilibrary.net

Marfat.com

بَابُ الْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَاطِ السُّوءِ

۶۹۴۰ ـــ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ح وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ

ایک آدمی کو دیکھا جو مشرکوں کو قتل کر رہا تھا۔ جرأت کے اعتبار سے وہ بزرگ مسلمانوں میں سے تھا حضور نے فرمایا جو دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ اس کے پیچھے ایک آدمی چلا اور اس کی نگہبانی کرتا رہا حتیٰ کہ وہ شخص زخمی ہوگیا اور مرنے میں جلدی کی اُس نے اپنی تلوار کی دھار اپنے سینے پر رکھی اور اس پر اپنا بوجھ ڈالا حتیٰ کہ تلوار اس کے کندھوں سے نکل گئی جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بندہ لوگوں کے دیکھنے میں ایسے عمل کرتا ہے کہ وہ جنّتیوں میں سے ہے، حالانکہ وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے اور لوگوں کے دیکھنے میں ایسے عمل کرتا ہے کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔ اعمال کا دارومدار ان کے خاتمہ پر ہے (حدیث ۲۶۹۹ ج ۴ کی شرح دیکھیں)

باب بُرے لوگوں کے میل جول سے گوشہ نشینی میں راحت ہے

یعنی بُرے لوگوں کی صحبت سے گوشہ نشینی راحت کا سبب ہے اور اس میں بہت فائدے ہیں کم از کم انسان لوگوں کی شر سے دُور رہتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی زندگی

Marfat.com

يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ مِثْلَ حَدِيثِ اَبِي الْيَمَانِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

میں کچھ وقت گوشہ نشینی بھی اختیار کرو اور فرمایا گوشہ نشینی برے ساتھیوں کی صحبت سے بچاتی ہے اس میں راحت ہے۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لوگوں سے میل جول کرتا ہے اور ان کی اذیت برداشت کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں کی اذیت پر صبر نہیں کرتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان حدیثوں میں تضاد نہیں، کیونکہ دونوں حدیثوں کے محمل جُدا جُدا ہیں کہ بعض اوقات تنہائی بہتر ہوتی ہے اور بعض اوقات لوگوں سے اختلاط بہتر ہوتا ہے۔

۶۹۴۰ — ترجمہ : ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اعرابی "دیہاتی" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا وہ آدمی جو اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور "دوسرا" وہ شخص کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور اپنی شر سے لوگوں کو بچائے۔ زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی اور معمر نے زہری کے ذریعہ عطاء سے یا عبیداللہ نے ابوسعید کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور یونس ابن مسافر اور یحییٰ ابن سعید نے ابن شہاب، عطا اور بعض صحابہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۶۹۴۰ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اختلاف اوقات، لوگوں اور اُن کے احوال کے اعتبار سے ہے۔ لہٰذا تضاد نہیں ہے۔

www.muhammadiah.net

Marfat.com

۶۹۴۱ — حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ

بَابُ رَفْعِ الْاَمَانَةِ

۶۹۴۲ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحٌ

۶۹۴۱ — ترجمہ : ابو سعید نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں مسلمان آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مواقع میں لے جائے گا اس حال میں کہ وہ اپنے دین کو فتنوں سے دُور لے جائے گا۔

۶۹۴۱ — شرح : اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فتنوں کے زمانہ میں گوشہ نشینی بہتر ہے اور دین محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں سے دُور رہنے میں سلامتی ہے۔

باب امانت کا اُٹھ جانا

۶۹۴۲ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت امانت ضائع کی جائے گی تو قیامت کے منتظر رہو۔ ابوہریرہ نے کہا یا رسُول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! امانت کس طرح اُٹھائی جائے گی۔ فرمایا جس وقت دین کا معاملہ نا اھل کے سپرد کیا جائے گا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

٦٩٤٣ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ

بس قیامت کے منتظر رہو۔

٦٩٤٢ — شرح : امر سے مراد وہ امور ہیں جن کا خلافت، سلطنت، امارت، قضاء اور افتاء سے تعلق ہو یعنی جس وقت مناصب نا اہل لوگوں کے سپرد ہو جائیں گے جیسے قضاء کا محکمہ ایسے لوگوں کے سپرد ہو جو احکام نہیں جانتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ میں ہو رہا ہے، لیکن قیامت اس لئے نہیں آئی کہ دیندار، ائمہ اسلام جو احکام شرع سے واقف ہیں درمیان میں موجود ہیں۔ لہٰذا احکام دین درمیان میں سے نہیں اُٹھے ہیں۔

٦٩٤٣ — ترجمہ : **حذیفہ** نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں نازل ہوئی۔ پھر اُنہوں نے قرآن سے معلوم کیا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا
مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَ
لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّيْ
الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهُ
وَمَا اَظْرَفَهُ وَمَا اَجْلَدَهُ وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ
اِيْمَانٍ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ
مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيْهِ
فَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے جانا کہ "امانت کی حفاظت کرنا چاہیئے"، اور ہم سے اس کے اٹھ جانے کی حدیث بیان فرمائی؛ چنانچہ فرمایا آدمی ایک بار سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اُٹھ جائے گی (غافل ہو جائے گا اور دیکھے گا کہ اس کے دل میں امانت نہیں) اور اس کا دھندلا سا نشان باقی رہے گا۔ پھر سوئے گا اور امانت اٹھالی جائے گی تو اس کا نشان آبلہ کی طرح باقی رہے گا جیسے تو کوئلہ کو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اور وہ پھول جائے تو اس کو اُبھرتے دیکھے گا؛ حالانکہ اس میں کچھ نہیں۔ لوگ صبح کو خرید و فروخت کریں گے اور کوئی بھی امانت ادا کرنے والا نہ ہوگا۔ پس کہا جائے گا فلاں قبیلہ میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ اس کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کس قدر عقلمند ہے اور کس قدر خوش طبع ہے اور کس قدر کریم ہے؛ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کی مقدار ایمان نہ ہوگا" حذیفہ نے کہا مجھ پر ایک زمانہ گزرا ہے میں یہ پرواہ نہ کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کروں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کی مسلمانی اسے میری طرف رد کرتی اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کے مددگار میری طرف امانت واپس کرتے اور آج کل یہ حال ہے کہ میں صرف فلاں فلاں سے خرید و فروخت کروں گا۔

۶۹۴۴ شرح: حدیث شریف کے معنیٰ یہ ہیں کہ فطرت کے اعتبار سے لوگوں میں

Marfat.com

٦٩٤٤ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

امانت ہے اور احکام شرعیہ کے لحاظ سے بھی وہ لوگوں کو حاصل ہوئی ہے جو لوگوں کے دلوں کی جڑوں اور گہرائیوں میں اُتری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے امانت زمین و آسمان پر پیش کی سب نے انکار کر دیا اور انسان نے اس کو اٹھایا۔ پھر سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم امانت کے اُٹھائے جانے کی تفصیل بیان فرمائی کہ آدمی ایک بار نیند کرے گا تو اس کے دل سے امانت اُٹھالی جائے گی پھر آہستہ آہستہ لوگوں کے دلوں سے امانت اُٹھا لی جائے گی۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں کے دلوں سے اُٹھتی رہے گی اور ان کے دلوں میں دین و اسلام کی اہمیت نہ رہے گی تو اس کا اثر اور نشان بے رنگ نقطہ کی طرح ہو جائے گا۔ پھر دوسری بار سوئے گا تو اس کا نشان آگ کے کوئلہ کی طرح ہو گا جس کو تو پاؤں پر جلائے تو وہ اُبھرنے لگے اور آبلے بن جائیں جو اندر سے خالی ہوتے ہیں یعنی دل امانت سے خالی ہو جائے گا۔ جبکہ آہستہ آہستہ اس سے امانت نکلتی رہے گی جب تھوڑی سی زائل ہوگی تو اس کا نور جاتا رہے گا اور بے رنگ نقطہ کی طرح ظلمت سی رہ جائیگی جب اور بھی زائل ہوگی تو آبلہ کی طرح رہ جائے گی دل میں اس کے ثابت ہونے کے بعد اس کے ازالہ کو کوئلہ سے تشبیہ دی جس کو اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ تو اس پر چھالے سے بن جاتے ہیں۔ اس وقت لوگ خرید و فروخت کریں گے مگر ان میں کوئی امانتدار نہ ہوگا۔ میرا حال یہ ہے کہ لوگوں میں امانت جانتا تھا تو جس پر مجھے وثوق ہوتا اس کے حال کی تفتیش کے بغیر اس سے خرید و فروخت کر لیتا تھا؛ کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کی مسلمانی اور دین خیانت کرنے سے اس کو منع کرتا اور امانت ادا کرنے پر اسے مجبور کرتا تھا اگر وہ کافر ہوتا تو اس کے والی اور مددگار مجھ سے انصاف کرتے اور اس سے میرا حق دلواتے تھے۔ اب حال یہ ہو گیا ہے کہ امانت کو کوئی ادا نہیں کرتا۔ میں خرید و فروخت کسی کو امین نہیں سمجھتا ہوں البتہ بظاہر دیکھنے میں بعض لوگ نظر آتے لیکن ان پر بھی اعتماد نہیں رہا ہے۔ اس حدیث میں یُبَایِعُوْنَ سے بیعتِ خلافت مراد نہیں، کیونکہ نصرانی اور کافر لوگوں میں یہ کیسے متصور ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۶۹۴۵ــــ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ

۶۹۴۴ ـــ ترجمہ : عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگ سو اونٹوں کی طرح ہیں اُن میں کوئی بھی تو سواری کے قابل نہ پائے گا۔

۶۹۴۴ ـــ شرح : عوام بہت ہوں گے لیکن ان میں کام کے آدمی بہت کم ہوں گے جیسے سو اونٹوں میں کوئی سواری کے قابل نہ ہو گا کیونکہ فرائض کو ضائع کر دیں گے جو ان کے ذمہ واجب الاداء ہیں۔ اس حدیث میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرات صحابہ کرام نہیں اور نہ ہی تابعین عظام ہیں؛ کیونکہ ان کی خیریت و فضیلت حضور نے خود بیان فرمائی ہے کہ تمام قرنوں اور زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو میرے زمانہ سے ملنے والا زمانہ ہے۔ لہٰذا حضور نے مستقبل بعید میں لوگوں کے حالات ذکر فرمائے ہیں کہ ان میں شاذ و نادر لوگ احکام شرع کے پابند رہ جائیں گے۔ واللہ ورسولہ اعلم!

باب دکھانا اور سُنانا

یعنی جو شیٔ حاسہ بصر سے تعلق رکھے وہ دکھاوا ہے اور جو سمع کے حاسہ سے تعلق رکھے وہ سُمعہ بضمِ السین ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف لوگوں کے دکھانے اور سنانے

Marfat.com

کے لئے خالص اللہ کے لئے عبادت نہ کرنا ۔

۶۹۴۵ ترجمہ : سلمہ نے کہا میں نے جندب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اُن کے سوا کسی سے نہیں سنا کہ وہ کہتا ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اُن کے قریب آیا اور ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنا عمل لوگوں کے لئے ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی فاسد نیت ظاہر کرتا ہے اور جو کوئی اپنی عبادت لوگوں کے لئے ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کرتا ہے ۔

۶۹۴۵ شرح : سلمہ بن کہیل نے کہا میں نے سنا نہیں یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے اس مقام میں جندب کے سوا کوئی صحابی باقی نہیں رہا۔ اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ وہ آخر وقت تک کوفہ میں رہے اور وہیں وفات پائی ، حالانکہ جندب کی زندگی میں وہاں ابوجحیفہ سوائی موجود تھے ۔ وہ جندب کے چھ سال بعد فوت ہوئے اور عبداللہ بن ابی اوفی بھی موجود تھے وہ جندب کے بیس سال بعد فوت ہوئے اور دونوں سے سلمہ بن کہیل نے روایت کی ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جہاں جندب حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ وہاں اس وقت حضرات صحابہ کرام میں سے کوئی موجود نہ تھا۔ صرف وہی موجود تھے ، اگرچہ ابوجحیفہ اور ابن ابی اوفی بھی کوفہ میں موجود تھے۔

حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے کوئی عمل اخلاص کے بغیر کیا اور صرف لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے عمل کیا اس کو یہ جزاء دی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ اس کے باطن کو مشہور کرے گا ۔ اور اس کی ریاکاری کو مشہور کرے گا ۔

اس کا یہ مفہوم بھی صحیح ہے کہ جس نے اپنے عمل سے دنیاوی مفاد کا قصد کیا اور لوگوں میں وجاہت اور اچھا مقام بنانا چاہا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے نزدیک اس کا فریب ظاہر کرے گا اور آخرت میں اسے کچھ ثواب حاصل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ریاکاری سے محفوظ رکھے ۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ

۶۹۴۶ — حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ

باب جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا

ترجمہ : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا ایک دفعہ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

۶۹۴۶ — کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہُوا تھا۔ میرا اور حضور کے درمیان صرف کجاوہ کی پچھلی لکڑی تھی آپ نے فرمایا اے مُعاذ میں نے عرض کیا "لبیک یا رسُولَ اللہ وسعدیک" پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا "لبیک یا رسُول اللہ وسعدیک" پھر کچھ دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ! تم جانتے ہو کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا۔ "اللہ و رسولہ اعلم" فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔ پھر کچھ دیر چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ بن جبل میں نے

Marfat.com

اللہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْہُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ

بَابُ التَّوَاضُعِ

۶۹۴۷ — حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ كَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِیُّ وَاَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّی الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ

عرض کیا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فرمایا جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جبکہ وہ ادا کریں میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کا یہ حق ہے کہ ان کو عذاب نہ دے۔

۶۹۴۶ شرح: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے لئے حضرت معاذ کو بار بار آواز دی تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ حضور کوئی اہم شئی بیان کرنے والے ہیں اس کو سننے کے لئے معاذ ہمہ تن بگوش تیار رہیں اور غفلت نہ کریں۔ لبیک تلبیہ سے ماخوذ ہے اس کے معنی داعی کی دعوت کو قبول کرنا ہے۔ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمت میں بار بار موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی شئی واجب نہیں اور بندوں کا اللہ پر حق کے معنی یہ ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے ثواب وجزاء کا لوگوں سے وعدہ کیا ہے۔ وہ پورا کرے گا۔

باب تواضع

تواضع کے معنی اپنے مرتبہ سے تنزل کا اظہار کرنا ہے بعض علماء نے کہا تواضع اپنے سے بڑے صاحبِ فضیلت کی تعظیم کرنا ہے۔

Marfat.com

لَہٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالُوْا سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُرْفَعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ

۶۹۴۸ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ

۶۹۴۷ — ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا جاتا تھا کوئی جانور اس کے آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر سوار آیا اور اونٹنی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کا آگے بڑھنا مسلمانوں کو شاق گزرا اُنہوں نے کہا عضباء مسبوق ہوگئی "پیچھے رہ گئی"، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ دُنیا میں کسی شئ کو بُلند نہیں کرتا مگر اس کو پست کرتا ہے "جس کو بُلند کرے آخر میں اس کو پستی دکھاتا ہے"

۶۹۴۷ — شرح : عضباء کے معنیٰ کان میں سوراخ والی اونٹنی ہے لیکن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا کان ٹوٹا ہُوا نہ تھا اور نہ اس کے کان میں سوراخ تھا یہ اس کا لقب مشہور تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا مذموم ہے اس میں اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ دُنیا کے امور ناقص ہیں کامل نہیں۔

۶۹۴۸ — ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فرماتا ہے جو میرے ولی سے دشمنی کرے تب اس سے

Marfat.com

عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ

اعلان جنگ کرتا ہوں میرا بندہ میری کسی محبوب شئی کے ذریعہ سے جو میں نے اس پر فرض کی ہے میرا قرب حاصل نہیں کرتا میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی شئی میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنے والا ہوں جو مجھے مومن کی جان میں تردد ہوتا ہے وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو برا جانتا ہوں۔

۶۹۴۸ —— شرح : یعنی جو کوئی ولی سے عداوت اس لئے کرتا ہے کہ وہ میرا ولی ہے میں اس سے جنگ کرتا ہوں اور اس کو ہلاک کرتا ہوں اور اس پر ایسے لوگ مسلط کرتا ہوں جو اس کو اذیت پہنچاتے رہیں اس شخص کی یہ رسوائی دنیا میں ہے۔ آخرت کی خرابی اس کے علاوہ ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی ذلت و رسوائی سے پناہ دے۔ اس مقام میں یہ جاننا ضروری ہے کہ حضرات صوفیہ کرام جو مقربان بہ درگاہ عالم ہیں کی اصطلاح میں ایک قرب فرائض ہے وہ یہ کہ بندہ آلہ اور حق تعالیٰ فاعل ہے یعنی بندہ کے افعال اگرچہ اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن حقیقۃً فاعل اللہ تعالیٰ ہوتا ہے؛ چنانچہ اس حدیث نبوی اِنَّ اللّٰہَ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ،، اللہ تعالیٰ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبان پر بولتا ہے۔ میرا اسی حال کی طرف اشارہ ہے دوسرے قرب نوافل ہے کہ اللہ تعالیٰ آلہ اور بندہ فاعل ہے جیسا کہ مذکور حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ بندہ

www.muhammadiah.net

Marfat.com

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَا اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

میرے ساتھ سُنتا ہے اور میرے ساتھ دیکھتا ہے چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے فَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ وَبِیْ یَبْطِشُ وَبِیْ یَمْشِیْ "یعنی بندہ میرے ذریعہ سُنتا ہے میرے ذریعہ دیکھتا ہے میرے ذریعہ پکڑتا ہے اور میرے ساتھ چلتا ہے اور قطب العرفاء، سیدالاولیاء شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے کلام سے ظاہر ہے کہ قربِ فرائض اَتَمّ اور اَکمَل ہے کہ بندہ درمیان سے اُٹھ جاتا ہے۔ یہ فنا کا مقام ہے کہ اس مقام میں سالکوں کا نام ونشان باقی نہیں رہتا اور یہ حدیث کہ "اِنَّ اللّٰہَ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ" اس کی وضاحت کرتی ہے۔ دوسرے اصفیاء کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ قربِ نوافل تمام تر ہے (تیسیر القاری)

اگر یہ سوال پوچھا جائے کہ نوافل کی محبت جس سے مذکورہ کمالات ظاہر ہوتے ہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرائض سے افضل ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ جس قدر فرائض سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے اور کسی سے ایسا قرب نہیں ہوتا اور "یَتَقَرَّبُ عَبْدِیْ بِالنَّوَافِلِ" سے مراد فرائض ایسے نماز اور روزہ کے ساتھ ہے۔ فرائض کے ترک سے بندہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا نوافل سے مراد وہ ہیں جو فرائض پر مشتمل ہیں اور ان کی تکمیل کرتے ہیں اس کا حاصل یہ ہے کہ مذکورہ کمالات فرائض و نوافل دونوں کی برکت سے ہیں فرائض اور نوافل تابع ہیں (کرمانی) قولہ "مَا تَرَدَّدْتُ" "یعنی میں کسی چیز کے کرنے میں تردّد نہیں کرتا ہوں جو مومن کی جان میں تردد کرتا ہوں۔ وہ موت کو بُرا سمجھتا ہے اور میں اس کی ایسی برائی کو اچھا نہیں جانتا ہوں۔ یعنی میں اس کی موت کو مکروہ جانتا ہوں"

علامہ کرمانی نے کہا "مَسَاءَتُہٗ" سے مراد حیات ہے، کیونکہ موت کے باعث بندہ جنت کی دائمی نعمتوں تک پہنچتا ہے یا اس لئے کہ حیات بندہ کو رذیل عمر اور قوی جسمانیہ کے ضعف تک پہنچاتی ہے اور اس کو نچلے طبقہ میں لے جاتی ہے اور میں اس کی موت کو اچھا نہیں جانتا اور اس کی روح قبض کرنے میں جلدی نہیں کرتا ہوں۔ اس صورت میں اس کی حیات و مماتِ میں متردد ہوتا ہوں (تیسیر القاری)

باب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں

Marfat.com

۶۹۴۹ — حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّهُمَا

۶۹۵۰ — حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ

اور قیامت کا معاملہ آنکھ جھپکنے کی طرح ہے یا اس سے بھی زیادہ قریب ہے اللہ تعالیٰ ہر چاہے پر قادر ہے ''

۶۹۴۹ ترجمہ : سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ کرکے ان کو پھیلا دیا۔

۶۹۵۰ ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔

۶۹۵۱ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں - اسرائیل نے ابوحصین سے روایت کرنے میں ابوبکر کی متابعت کی۔

۶۹۴۹ تا ۶۹۵۱ شرح : قولہ کہاتین ،، یعنی ان دونوں انگلیوں کی لمبائی میں جتنا فرق ہے یا یہ دونوں ملی ہوئی ہیں ان میں کچھ فرق نہیں اسی طرح آپ کے اور قیامت کے درمیان کچھ فرق نہیں۔

www.muhammadilah.net

Marfat.com

۶۹۵۱ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ

بَابٌ

۶۹۵۲ — حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا

حدیث شریف کے معنیٰ یہ ہیں کہ قیامت بہت قریب ہے اور بہت تیزی سے آرہی ہے۔ علامہ کرمانی نے کہا اس میں قربِ مجاورۃ کی طرف اشارہ ہے پھر کہا اگر تو یہ سوال پوچھے کہ قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے تو اس کا قریب ہونا کیسے معلوم ہُوا اس کا جواب یہ ہے کہ جو معلوم ہے وہ اس کا قرب ہے اور ذات مجہول ہے لہٰذا تعارض نہ رہا۔

باب

۶۹۵۲ ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع کرے گا پس جس وقت مغرب کی جانب سے طلوع کرے گا جب اس کو لوگ دیکھیں گے کہ "سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہُوا ہے" تو تمام لوگ ایمان لائیں گے یہ وہ وقت ہے کہ کسی نفس کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی کسب کی ہو۔ البتہ قیامت قائم ہوگی؛ حالانکہ دو شخصوں نے اپنا کپڑا کھولا ہو گا اس کی بیع پوری نہ کرسکیں گے

Marfat.com

خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ
وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ
فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَ
لَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا

اور نہ ہی اس کو لپیٹ سکیں گے ،، فوراً قیامت قائم ہو جائے گی ،، اور قیامت قائم ہوگی، حالانکہ آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر فارغ ہوگا اور اس کو پی نہ سکے گا ،، البتہ قیامت قائم ہوگی ، حالانکہ آدمی اپنا حوض تیار کرتا ہوگا اور اس سے پانی نہ پی سکے گا ، البتہ قیامت قائم ہوگی ، حالانکہ اپنے منہ کی طرف لقمہ اُٹھا رہا ہوگا اور وہ اس کو کھا نہیں سکے گا ،، قیامت کے خوف سے ،،

۶۹۵۲ — شرح : اگر یہ سوال پوچھا جائے ہیئت جاننے والوں نے تصریح کی ہے کہ فلکیات بسیطہ ہیں ان کے مقتضیات مختلف نہیں ہوتے اور ان کی اصل بناوٹ میں خلاف نہیں ہوتا ، لہٰذا ان میں مشرق و مغرب کا تصور نہیں ہو سکتا اس کا جواب یہ ہے کہ اہلِ ہیئت کے قواعد مستحکم نہیں اور ان کے مقدمات نا قابلِ تسلیم ہیں بالفرض اگر ان کی صحت تسلیم کر لیں تو مُنْطَقَۃُ بُرُوجِ مُعَدَّلِ نہار پر اس طرح منطبق ہوتا کہ مشرق مغرب یا بالعکس ہو جائے ممتنع نہیں (کرمانی)

حدیث میں مذکور آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ مغرب کی جانب سے طلوعِ سورج کے بعد کافر کا ایمان لانا اس کو نفع نہ دے گا ، کیونکہ اس وقت ایمان لانا جبکہ قیامت کے آثار ظاہر ہونے لگیں موت کے وقت ایمان لانے کی طرح ہے اور غرغرہ کے وقت ایمان لانا مقبول نہیں ۔ اس وقت ایمان غیر مفید ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " جب انہوں نے اللہ کا عذاب دیکھ لیا تو ان کے ایمان لانے نے ان کو کچھ نفع نہ دیا ۔ صحیح حدیث شریف میں ہے بندے کی توبہ اس وقت قبول ہے جبکہ وہ غرغرہ میں شروع نہ ہو اور قرآن کریم کی اس آیت کریمہ ،، يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ،، میں بعض سے مراد مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے (حدیث ۲۹۸۷ ج : ۵ کی شرح دیکھیں)

Marfat.com

بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

۶۹۵۳ــــ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآئَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَاكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ كَرِهَ

باب جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے محبّت کرے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات سے محبّت کرتا ہے"

۶۹۵۳ــــ ترجمہ : عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی ملاقات سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کو بُرا جانتا ہے۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ یا کسی اور ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم تو موت کو مکروہ جانتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ایسا نہیں" جو تم نے خیال کیا ہے" جب مومن کی موت کا وقت قریب آئے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے اکرام کی خوشخبری دی جاتی ہے تو جو اس کے آگے ہے

www.muhammadiarchive.net

Marfat.com

لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ اخْتَصَرَهُ أَبُودَاؤُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس سے بہتر کوئی شئ اس کو معلوم نہیں ہوتی اسے وہ اللہ سے محبت کرتا ہے کہ "جلدی موت واقع ہو"، اور اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جب کافر کی موت قریب آئے تو اس کو اللہ کے عذاب اور اس کی عقوبت سے خبردار کیا جاتا ہے تو جو شئ اس کے آگے ہے اس سے بُری کوئی شئ اس کو معلوم نہیں ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے اس حدیث کو ابوداؤد اور معمر نے شعبہ سے روایت کرنے میں اختصار کیا ہے اور سعید نے قتادہ، زُرارہ، سعد اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۶۹۵۳ — شرح: اللہ سے محبت کے معنیٰ یہ ہیں کہ بندہ دُنیا پر آخرت کو پسند کرتا ہے۔ وہ دُنیا میں زیادہ رہنا پسند نہیں کرتا اور دُنیا سے کوچ کی تیاری کرتا ہے اور اللہ کی ملاقات کو بُرا جاننا اس کے برعکس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے محبت کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ اپنے بندے کے لئے بہترین ارادہ رکھتا ہے اور اس کی ہدائت چاہتا ہے اور اس کا بندے کی ملاقات کو بُرا جاننا اس کے برعکس ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا اس مسئلہ میں معتبر کراہت وہ ہے جو نزع کے وقت ایسے حال میں ہو جس میں توبہ قبول نہیں ہوتی اس وقت ہر انسان کے لئے اس کی عاقبت سعادت یا شقاوت اس کے لئے منکشف ہوجاتی ہے۔ اس وقت اہلِ سعادت موت اور اللہ کی ملاقات سے محبت کرتے ہیں تاکہ ان کے لئے تیار شدہ اشیاء کی طرف منتقل ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کی ملاقات سے محبت کرتا ہے تاکہ ان کو عطایا عنائت کرے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن اثیر سے نقل کیا کہ یہاں اللہ کی ملاقات سے مراد دارِ آخرت کی طرف پھرنا اور اللہ کے پاس ذخیرہ انعام طلب کرنا ہے اس سے موت مقصود نہیں کیونکہ موت کو ہر ایک مکروہ جانتا ہے جو شخص دُنیا ترک کردے اور اس سے بُغض کرے وہ اللہ کی ملاقات سے محبت کرتا ہے اور جو دُنیا کو پسند کرے اور اس کی طرف مائل ہو وہ اللہ کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے۔

Marfat.com

۶۹۵۴ — حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

۶۹۵۵ — حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ

۶۹۵۴ — ترجمہ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ کی ملاقات سے محبت کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

۶۹۵۵ — ترجمہ : ابن شہاب نے کہا مجھے سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے خبر دی ان دونوں نے اہل علم حضرات کے درمیان بیان کیا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا زوجۂ محترمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جبکہ آپ تندرست تھے کسی پیغمبر کی روح ہرگز قبض نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتے ہیں پھر انہیں اختیار دیا جاتا ہے (کہ دنیا میں زندگی یا موت پسند کریں) جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت قریب آئی؛ حالانکہ آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا آپ پر کچھ وقت غشی آئی پھر آپ کو افاقہ ہُوا تو اپنی نظر مکان کی چھت کی طرف بلند کی پھر فرمایا اے اللہ! میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں میں نے اپنے دل میں کہا اب حضور ہمیں اختیار نہیں کریں گے اور مجھے معلوم ہوگیا کہ وہ حدیث جو ہم سے بیان کرتے تھے کہ ہر نبی کو موت کے وقت اختیار دیا جاتا ہے، صحیح ہے۔ ام المؤمنین نے فرمایا یہ آخری کلمہ تھا جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، وہ یہ ہے «اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى» اے اللہ میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔

www.muhammadiat.net

Marfat.com

ابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ اِنَّهٗ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نُزِلَ بِهٖ وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى قُلْتُ اِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ قَالَتْ وَكَانَتْ تِلْكَ اٰخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى

بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

٦٩٥٦ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ

باب موت کی سختیاں

٦٩٥٦ــــ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکوہ یا برتن تھا جس میں پانی تھا

www.muhammadiah.net

Marfat.com

فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ

۶۹۵۷ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةٌ يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ

عمر بن سعید نے شک کیا ہے۔ آپ اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈالتے اس سے چہرہ پر ملتے اور فرماتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ،، موت کی بہت سختیاں ہیں پھر حضور نے اپنا دستِ اقدس بلند کیا اور فرمایا میں رفیق اعلیٰ میں آیا یہاں تک کہ آپ کی روحِ پاک قبض کی گئی اور حضور کا دستِ اقدس مائل ہو گیا۔ امام بخاری نے کہا ،، عُلْبَہ لکڑی کا اور رکوہ چمڑے کا برتن ہے ،،

۶۹۵۶ شرح : سکرات ،، سکرہ کی جمع ہے اس کے معنی موت کی سختی ،، اس کا غم اور غشی ،، ہیں۔ سُکر بضم السین وہ حالت ہے جو آدمی اور اس کی عقل کے درمیان حائل ہوتی ہے۔ یہ اسم مصدر ہے اور سَکر بفتح السین والکاف مصدر ہے۔ سُکر اکثر نشہ میں استعمال ہوتا ہے۔ غضب، عشق، اونگھ اور کسی تکلیف سے غشی پر بھی بولا جاتا ہے سَکَر بفتح السین والکاف بمعنی نبیذ تمر ہے۔ رَکوَۃ چمڑے کا چھوٹا سا برتن ہے جس میں پانی پیا جاتا ہے اس کی جمع رکاء ،، ہے۔ اس کو ،، قدح الاعراب ،، کہتے ہیں۔ سفر میں اونٹ کے ایک پہلو میں لٹکایا جاتا ہے اس کی علاب ہے ابو یعلیٰ نے کہا ہے۔ علبہ کے نیچے چمڑہ اور اوپر گول لکڑی ہوتی ہے۔

(حدیث ۴۱۳۵ ج : ۶ کی شرح دیکھیں)

۶۹۵۷ ترجمہ : ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا عرب کے صحرانشین سادے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور آپ سے قیامت قائم ہونے سے متعلق پوچھتے ،، کہ قیامت کب قائم ہوگی ،، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے سب سے کمسن شخص کو

www.muhammadiah.net

Marfat.com

فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِيْ مَوْتَهُمْ

٦٩٥٨ — حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مٰلِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ قَالَ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

دیکھتے اور فرماتے اگر یہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا نہیں آئے گا حتیٰ کہ تم پر تمہاری قیامت قائم ہو جائے گی ہشام نے کہا یعنی تمہاری موت آجائے گی۔

٦٩٥٧ — شرح: اعراب صحرا نشین لوگ ہیں جو شہروں میں نہیں رہتے اور کسی ضروری کام کے بغیر شہر میں نہیں آتے۔ عرب حجاز مقدس کے لوگ ہیں اعراب کا اس لفظ سے واحد نہیں شہروں میں رہیں یا صحراء میں ان کی طرف منسوب کو اعرابی و عربی کیا جاتا ہے۔ اَعراب عرب کی جمع نہیں یہ اسم جنس ہے قولہ جُفَاۃ، بضم الجیم جاف کی جمع ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غلیظ الطبع ہیں کیونکہ یہ لوگوں سے میل جول نہیں کرتے۔ ایک روایت کے مطابق حُفَاۃ بفتح الحاء حاف کی جمع ہے اس کے معنیٰ ہیں۔ پاؤں سے برہنہ صحرا نشینوں میں دونوں معنے پائے جاتے ہیں وہ طبیعت کے سخت اور عموماً پاؤں سے برہنہ رہتے ہیں۔ اعراب کے جواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ اُن میں سے کمسن کو دیکھا کہ یہ شخص بڑھاپے تک نہیں پہنچے گا کہ تمہاری قیامت قائم ہو جائیگی یعنی تم سب فوت ہو جاؤ گے، کیونکہ ہر انسان کی قیامت اس کی موت ہے یہ اس کی قیامتِ صغریٰ ہے قیامت کبریٰ وہ ہے جو مرنے کے بعد حساب و کتاب کے لئے قائم ہو گی۔ یہ جواب اسلوب حکیم کے باب سے ہے یعنی تم قیامتِ کبریٰ کے وقت سے سوال کو چھوڑو وہ تو اللہ جانتا ہے۔ تم اس وقت سے سوال کرو جس میں تمہارا زمانہ ختم ہو جائے گا یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ مرنے سے پہلے تم اعمال صالحہ میں کوشش کرو۔ کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ پہلے کون مرے گا۔ واللہ و رسولہ اعلم!

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

۶۹۵۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ

۶۹۵۸ — ترجمہ : ابو قتادہ بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ ان سے یہ بیان کیا گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا یہ شخص مستریح اور مستراح منہ ہے یعنی یہ آرام پانے والا ہے اور اس سے آرام پایا گیا ہے ،، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستریح اور مستراح منہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا مومن شخص دنیا کی مشقتوں اور اذیتوں سے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور کافر یا گناہ گار سے لوگ، شہر، درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

۶۹۵۸ — شرح : مسروق نے کہا مجھے مومن پر بہت رشک آتا ہے جو اپنی لحد میں اللہ کے عذاب سے مامون اور دنیا سے آرام پاتا ہے

قولہ والعبد الفاجر ،، یعنی کافر یا گنہگار سے لوگ آرام پاتے ہیں؛ کیونکہ اگر وہ اس کو منع کریں تو ان کو اذیت پہنچاتا ہے اگر منع نہ کریں تو خود گنہگار ہوتے ہیں۔ اس سے آبادی بھی آرام پاتی ہے کیونکہ اس کی نافرمانیوں سے قحط سالی آتی ہے جس سے کھیتیاں خشک ہو جاتی ہیں اور نسل تباہ ہو جاتی ہے اس سے درخت بھی آرام پاتے ہیں؛ کیونکہ وہ ان کو جڑ سے اکھاڑتا ہے ان کا پھل غصب کرتا ہے یا کافر اور عاصی کے نہ ہونے سے شہر اور درخت اس لئے آرام پاتے ہیں کہ اس کے نہ ہونے سے موسلا دھار بارشیں ہوں گی زمین آباد ہوگی درخت سرسبز و شاداب ہوں گے اور جانور سیر ہو کر پانی

Marfat.com

۶۹۶۰ـــ حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ

بیٹھیں گے چارہ کھائیں گے جو اس کے گناہوں کی نحوست سے بارش رک جانے کے باعث خشک سالی کا شکار ہوگئے تھے؛ لیکن ان کی طرف راحت کا اسناد مجازی ہے کیونکہ درحقیقت راحت ان کے مالک کے لئے ہے۔ الحاصل لوگوں کے معاصی کی نحوست کی وجہ سے تمام اقسام موجودات اذیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۶۹۵۹ــــ ترجمہ : ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ"، مومن ہے جو دنیا کے رنج والم سے آرام پاتا ہے۔"

۶۹۶۰ــــ ترجمہ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشیاء میت کا پیچھا کرتی ہیں دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے اس کے اہل و اولاد اور مال واپس آجاتے ہیں اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہتا ہے۔

۶۹۶۰ــــ شرح : اس حدیث کی عنوان سے مناسبت اس طرح ہے کہ ہر میت موت کی تکلیف برداشت کرتی ہے۔ اس کے عمل اس پر پیش ہوتے ہیں اس کے ساتھ باقی رہنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اگر وہ نیک اور صالح ہے تو اس کا عمل خوبصورت چہرہ اور اچھے لباس اور بہترین خوشبو کے ساتھ قبر میں اس کے پاس آتا ہے اور اُسے کہتا ہے تجھے اس بات کی خوشخبری ہو کہ تیرا معاملہ اللہ نے آسان کر دیا ہے۔ وہ کہتا ہے تُو کون ہے کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں حدیث شریف میں کافر کے حق میں ارشاد ہے کہ اس کے پاس بدصورت آدمی آتا ہے اور کہتا ہے میں تیرا عمل ہوں

www.muhammadiat.net

Marfat.com

٦٩٦١ ـــ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلٰى مَقْعَدِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اِمَّا النَّارُ وَاِمَّا الْجَنَّةُ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى تُبْعَثَ

٦٩٦٢ ـــ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا

٦٩٦١ ـــ ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو صبح و شام اس پر اس کی آخری جگہ پیش کی جاتی ہے۔ دوزخ یا جنّت ، اور کہا جاتا ہے یہ تیرا مقام ہے حتیٰ کہ تو اُس کی طرف اُٹھایا جائے گا۔

٦٩٦١ ـــ شرح : یعنی دُنیا والوں کی نسبت صبح و شام مراد ہے۔ مومن کو جنت و دوزخ دونوں دکھائے جاتے ہیں وہ قبر میں دونوں کو بیک وقت دیکھتا ہے۔ اس میں فائدہ یہ ہے کہ مومن خوش ہوگا اور کافر عذاب سے غمناک ہوگا۔ دراصل یہ رُوح پر اور اس کے ساتھ متصل بدن جس کے ساتھ نعمت اور عذاب کا ادراک ممکن ہو۔ مقعد کا میّت پر پیش کرنا باب قلب سے ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے۔ عُرِضَ النَّاقَةُ عَلَى الْحَوْضِ ، اونٹنی کو حوض پر پیش کیا گیا ، حالانکہ حوض کو اونٹنی پر پیش کیا جاتا ہے۔

٦٩٦٢ ـــ ترجمہ : ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اموات کو گالی مت دو ، کیونکہ وہ اس وقت تک پہنچ گئے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا تھا (ظاہر یہ ہے کہ فوت شدہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حق میں فرمایا کیونکہ حضور ان کے حالات پر مطلع تھے) حدیث ۱۳۱۴ ج ۲۱ ا ر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ ۔ ۱۰ ذوالقعدہ ۱۴۰۹ھ

Marfat.com

فہرس

تفہیم البخاری۔ حصّہ نہم (۹)

مضمون	صفحہ
چوبیسواں پارہ	
باب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا دم پڑھنا	۴
باب: جھاڑ پھونک کے وقت تھوکنا	۷
باب: دم کرنے والے کا دائیں ہاتھ سے تکلیف کی جگہ پر دم کرنا۔	۱۱
باب: عورت مرد کو دم کرے	۱۲
باب: جو دم نہ کرے	۱۲
باب: بدفال پکڑنا	۱۴
باب: الفأل	۱۶
باب: کہانت	۱۷
باب: سحر	۲۱
باب: شرک اور جادو مہلک ہیں	۲۴
باب: کیا جادو نکالا جائے	۲۴
باب السحر	۲۷

مضمون	صفحہ
باب: بعض بیان جادو ہوتے ہیں	۲۹
باب: عجوہ کھجور کے ساتھ جادو کا علاج	۳۰
باب: ہامہ کوئی شئ نہیں	۳۲
باب: عدویٰ کی کوئی شئ نہیں	۳۴
باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیئے جانے میں مذکور ہے	۳۵
باب: زہر پینا اور اس کا علاج کرنا اور جس چیز سے خوف ہو اسے دُور کرنا اور خبیث، دوا۔	۳۸
باب: گدھیوں کے دودھ	۳۹
باب: جب برتن میں مکھی گر جائے	۴۱
کتاب اللباس	۴۳
باب: جس نے تہبند غرور سے نہ گھسیٹا	۴۴

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ
باب : کپڑا سمیٹنا	۴۶
باب : جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے۔	۴۷
باب : جس نے غرور سے کپڑا گھسیٹا	۴۷
باب : حاشیہ دار تہبند	۵۱
باب : چادریں	۵۲
باب : قمیص پہننا	۵۳
باب : قمیص وغیرہ کی جیب سینے کے قریب ہونا	۵۶
باب : جس نے سفر میں تنگ آستینوں والا جبہ پہنا۔	۵۸
باب : غزوہ میں صوف کا جبہ پہننا۔	۵۹
باب : قبا اور ریشمی فروج	۶۰
باب : ٹوپیاں	۶۲
باب : پائجامہ	۶۳
باب : عمامے	۶۴
باب : منہ اور سر کو ڈھانپنا	۶۶
باب : خود پہننا	۶۹
باب : دھاری دار، حاشیہ دار اور بڑی چادریں	۷۰
باب : چادریں اور کمبل	۷۴
باب : نمازی کا اپنے پر چادر لپیٹنا	۷۶
باب : ایک کپڑے میں گھٹ مار کر بیٹھنا	۷۸
باب : کالے رنگ کا کمبل	۷۹
باب : سبز کپڑے	۸۱
باب : سفید کپڑے	۸۳
باب : ریشم پہننا اور مردوں کے لئے اس کو بچھانا اور جس قدر وہ جائز ہے	۸۶
باب : جس نے ریشم کو پہننے کے بغیر مس کیا	۹۲
باب : ریشم بچھانا	۹۲
باب : قسی پہننا	۹۴
باب : خارش کے باعث مردوں کے لئے ریشمی لباس پہننا	۹۵
باب : عورتوں کے لئے ریشمی لباس	۹۶
باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر لباس اور بچھونے میں آسانی کرتے تھے۔	۹۸
باب : جو کوئی نیا لباس پہنے اس کے لئے دعاء کی جائے	۱۰۳
باب : مردوں کا زعفرانی رنگ کرنا	۱۰۵
باب : زعفران سے رنگا ہوا کپڑا	۱۰۶
باب : سرخ کپڑا	۱۰۶
باب : ریشمی سرخ چادر	۱۰۷
باب : دباغت شدہ اور غیر دباغت شدہ چمڑے	۱۰۸
باب : پہلے دائیں پاؤں کا جوتا پہنے	۱۱۱
باب : پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارے	۱۱۲
باب : ایک جوتی میں نہ چلیں	۱۱۲
باب : ایک جوتی کے دو تسمے ہونا اور جس نے ایک تسمہ بھی جائز کہا	۱۱۳

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ
باب : چمڑے کا سرخ قبہ	۱۱۴
باب : چٹائی پر بیٹھنا	۱۱۵
باب : سونے کے بٹن لگے ہوئے کپڑے پہننے	۱۱۶
باب : سونے کی انگوٹھیاں پہننا	۱۱۷
باب : چاندی کی انگوٹھی	۱۲۰
باب : انگوٹھی کا نگینہ	۱۲۲
باب : لوہے کی انگوٹھی	۱۲۳
باب : انگوٹھی کا نقش	۱۲۵
باب : چھنگلیا میں انگوٹھی پہننا	۱۲۷
باب : انگوٹھی بنوانا تاکہ اس کے ساتھ کسی شئی پر یا اہل کتاب وغیرہ کی طرف خط لکھنے کے وقت مہر لگائی جائے	۱۲۷
باب : جس نے انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا	۱۲۹
باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کوئی آدمی اپنی انگوٹھی پر نقش کندہ نہ کرائے	۱۳۱
باب : کیا انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں کندہ کرایا جائے	۱۳۱
باب : عورتوں کے لئے انگوٹھی	۱۳۳
باب : عورتوں کے لئے خوشبو کے ہار	۱۳۴
باب : ہار مستعار لینا	۱۳۴
باب : عورتوں کی بالیاں	۱۳۵
باب : بچوں کے ہار	۱۳۶
باب : عورتوں سے مشابہت کرنے والے مرد اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتیں	۱۳۷
باب : عورتوں سے مشابہت کرنے والوں کو گھر سے نکال دینا	۱۳۸
باب : مونچھیں کتروانا	۱۴۰
باب : ناخن کٹوانا	۱۴۲
باب : داڑھی بڑھانا	۱۴۴
باب : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کے متعلق روایات	۱۴۵
باب : خضاب لگانا	۱۴۸
باب : گھنگھریالے بال	۱۵۰
باب : تلبید کا بیان	۱۵۶
باب : مانگ نکالنا	۱۵۸
باب : گیسو	۱۵۹
باب : عورتوں کا اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے شوہر کو خوشبو لگانا	۱۶۳
باب : سر اور داڑھی کو خوشبو لگانا	۱۶۴
باب : کنگھی کرنا	۱۶۵
باب : حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر پر کنگھی کرنا	۱۶۵
باب : کنگھی اور داہنی طرف سے شروع کرنا	۱۶۶
باب : جو کچھ کستوری کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے	۱۶۷
باب : جس خوشبو کا استعمال مستحب ہے	۱۶۸
باب : جس نے خوشبو کو رد نہ کیا	۱۶۸
باب : ذریرہ	۱۶۹
باب : خوبصورتی کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتیں	۱۷۰
باب : بالوں کو جوڑنا	
باب : چہروں کے بال صاف کرنے والی عورتیں	۱۷۵
باب : بال جڑوانے والی عورت	۱۷۶
باب : گود لگانے والی عورت	۱۷۸
باب : سرمہ یا نیل بھروانے والی عورت	۱۷۹
باب : تصاویر	۱۸۲
باب : قیامت میں تصاویر بنانے والوں کو عذاب	۱۸۳
باب : تصویر توڑ دینا	۱۸۴
باب : تصویریں جو پاؤں میں روندی جائیں۔	۱۸۶
باب : جس نے صورتوں پر بیٹھنا پسند نہ کیا۔	۱۸۷
باب : صورتوں والے کپڑوں میں نماز کی کراہت۔	۱۹۰
باب : جس گھر میں صورت ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے	۱۹۱
باب : جو کوئی اس گھر میں داخل نہ ہوا	۱۹۲

www.muhammadilah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ
جس میں تصویر ہے۔	۱۹۲
باب: جس نے مصوّر پر لعنت کی	۱۹۳
باب: کسی کو سواری پر پیچھے بٹھانا	۱۹۴
باب: ایک سواری پر تین آدمیوں کا بیٹھنا	۱۹۵
باب: سواری کے مالک کا کسی کو اپنے آگے بٹھانا۔	۱۹۶
فضل و قثم بن عباس رضی اللہ عنہما	۱۹۷
باب: آدمی کا سواری پر کسی کو پیچھے بٹھانا	۱۹۸
باب: سواری پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا	۱۹۹
بسم اللہ الرحمن الرحیم	
کتاب الادب	۲۰۱
باب: چت لیٹنا اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھنا۔	۲۰۱
باب: نیکی اور صلۂ رحم	۲۰۲
باب: لوگوں میں کون سب سے زیادہ حسنِ موافقت کا مستحق ہے۔	۲۰۳
باب: ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے	۲۰۵
باب: کوئی بھی اپنے والدین کو گالی گلوچ نہ کرے	۲۰۶
باب: جو ماں باپ سے نیکی کرے اس کی دعا کا قبول ہونا۔	۲۰۷
باب: والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے	۲۱۱
باب: والد مشرک سے صلۂ رحمی	۲۱۵
باب: عورت کا اپنی ماں سے احسان کرنا	
حالانکہ اس عورت کا شوہر ہے	۲۱۶
باب: مشرک بھائی سے صلۂ رحمی کرنا	۲۱۷
باب: صلۂ رحمی کی فضیلت	۲۱۹
باب: قطع رحمی (رشتہ توڑنے کا گناہ)	۲۲۱
باب: جس کی صلہ رحمی کے سبب رزق میں فراخی ہوئی	۲۲۳
باب: جو کوئی صلہ رحمی کرتا ہے اللہ اس سے ملتا ہے۔	۲۲۴
باب: رحم کو اس کی تری سے تر کیا جائے	۲۲۷
باب: بدلہ چکانے والا واصل نہیں	۲۲۸
باب: جس نے شرک کی حالت میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا	۲۲۹
باب: دوسرے کے بچے کو چھوڑے رکھنا حتی کہ وہ اس کے ساتھ کھیلتا رہے یا اس کو بوسہ دیا یا اس سے ہنسی کی	۲۳۰
باب: بچے سے شفقت کرنا اس کو بوسہ دینا اور اس سے معانقہ کرنا	۲۳۱
باب: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں۔	۲۳۷
باب: بچوں کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ اس کے ساتھ کھائیں گے	۲۳۸
باب: بچے کو گود میں کرنا	۲۳۹
باب: بچے کو ران پر بٹھانا	۲۴۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ
باب : عہد کی حفاظت ایمان کا حصہ ہے	۲۴۱
باب : یتیم کی پرورش کرنے کی فضیلت	۲۴۲
باب : بیوہ عورتوں کے لئے کمائی کرنے والا	۲۴۴
باب : مسکین کے لیے ساعی کرنا	۲۴۵
باب : لوگوں اور چارپایوں پر رحم کرنا	۲۴۶
باب : ہمسائے کے حق میں وصیت کرنا	۲۴۹
باب : اس شخص کو گناہ جس کا ہمسایہ اس کی اذیتوں سے محفوظ نہیں۔	۲۵۱
باب : کوئی عورت اپنے ہمسایہ کو حقیر نہ جانے۔	۲۵۲
باب : جو کوئی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسایہ کو اذیت نہ پہنچائے۔	۲۵۳
باب : حق ہمسایہ دروازوں کے قریب ہونے میں ہے۔	۲۵۶
باب : ہر اچھی بات صدقہ ہے۔	۲۵۶
باب : اچھا کلام کرنا۔	۲۵۷
باب : ہر شئی میں نرمی کرنا	۲۵۸
باب : مومنوں کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا	۲۶۰
بسم اللہ الرحمن الرحیم	
پچیسواں پارہ	
باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کرنے	۲۶۴

مضمون	صفحہ
والے نہیں تھے اور نہ بیہودہ باتیں کرتے تھے	۲۶۴
باب : حسن وخلق وسخاوت اور جو بخل مکروہ ہے۔	۲۶۸
باب : آدمی اپنے گھر والوں میں کیسے رہے۔	۲۷۴
باب : محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہے۔	۲۷۵
باب : محبت اللہ کے لئے	۲۷۷
باب : گالی گلوچ اور لعنت سے منع کیا گیا ہے۔	۲۸۰
باب : لوگوں میں جو ذکر کرنا جائز ہے جیسے لانبا اور ٹھگنا کہنا	۲۸۶
باب : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد انصار کے گھروں میں سب سے بہتر گھر۔	۲۸۹
باب : فسادی اور اہل شک میں جو غیبت جائز ہے۔	۲۹۰
باب : چغلی کبیرہ گناہ ہے۔	۲۹۱
باب : جو غیبت مکروہ ہے	۲۹۲
باب : اللہ تعالیٰ کا ارشاد جھوٹ بولنے سے بچو۔	۲۹۳
باب : جو دو رخا کے حق میں کہا گیا ہے۔	۲۹۴
باب : جس نے اپنے ساتھی کو اس شئ	۲۹۵

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ
کی خبر دی جو اس میں کہی جاتی ہے۔	۲۹۵
باب : جو مدح اچھی نہیں۔	۲۹۶
باب: جس نے اپنے بھائی کی ایسی چیز سے مدح کی جس کو وہ جانتا ہے۔	۲۹۹
باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد : اللہ عدل، احسان اقارب کو دینے کا حکم کرتا ہے	۳۰۱
باب : ایک دوسرے پر حسد کرنا	۳۰۵
باب : جو گمان جائز ہے	۳۰۸
باب : مومن کا اپنے عیب پر پردہ ڈالنا	۳۰۹
باب : تکبر	۳۱۱
باب : ہجرت (ناراضگی)	۳۱۲
باب : جو کوئی اللہ کی نافرمانی کرے اس سے ہجرت جائز ہے۔	۳۱۸
باب : کیا اپنے ساتھی کی ہر روز صبح و شام زیارت کرے۔	۳۱۹
باب : زیارت کا باب۔ جس نے کسی قوم کی زیارت کی۔	۳۲۱
باب : جس نے وفد کی آمد پر زیبائش کی	۳۲۲
باب : بھائی چارہ کرنا اور قسم کھانا	۳۲۳
باب : مسکرانا اور ہنسنا	۳۲۶
باب : اچھی سیرت	۳۳۰
باب : اذیت پر صبر کرنا	۳۴۱
باب : جو شخص عتاب کے سبب لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو	۳۴۳
باب : جس نے تاویل کے بغیر اپنے مسلمان بھائی کو کفر کی طرف منسوب کیا تو وہ ایسا ہی ہے جو اس نے کہا	۳۴۵
باب : جس نے مومن کو تاویل سے کافر کہا یا وہ ناواقف تھا	۳۴۸
باب : اللہ کے لئے غصہ اور سختی کرنا جائز ہے۔	۳۵۲
باب : غصہ سے بچنا	۳۵۷
باب : حیاء کی فضیلت	۳۶۱
باب : دین میں علم حاصل کرنے کے لئے حق بات سے شرم و حیا نہ کیا جائے	۳۶۴
باب : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آسانی کرو تنگی نہ کرو	۳۶۷
باب : لوگوں کے ساتھ خوش طبعی کرنا	۳۷۲
باب : لوگوں سے درگزر کرنا	۳۷۵
باب : مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا	۳۷۷
باب : مہمان کا حق	۳۷۸
باب : مہمان کی عزت کرنا اور بذات خود اس کی خدمت کرنا۔	۳۸۱
باب : کھانا تیار کرنا اور مہمان کے لئے تکلف کرنا	۳۸۵
باب : مہمان کے پاس غصہ کرنا اور گھبرانا مکروہ ہے۔	۳۸۷

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ
باب : مہمان کا صاحب خانہ سے کہنا جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں نہیں کھاؤں گا	۳۸۹
باب : بڑے کی عزت کرنا اور بات اور سوال کرنے میں بڑا ابتدا کرے	۳۹۱
باب : جو شعر، رجز اور حداء جائز ہیں	۳۹۵
باب : مشرکوں کی ہجو کرنا	۴۰۴
باب : کسی انسان پر شعروں کا غلبہ ہو جانا	۴۰۷
باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : تربت یمینک وعقری ۔ حلقی	۴۰۸
باب : لفظ زعموا میں جو روایت وارد ہے	۴۱۱
باب : کسی آدمی کو ویلک کہنے میں روایات	۴۱۲
باب : اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت	۴۲۱
باب : کسی کا کسی کو کہنا دور ہو جا	۴۲۵
باب : مرد کا کسی کو مرحبا کہنا (خوش آمدید)	۴۳۰
باب : قیامت میں لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے بلایا جائے گا ۔	۴۳۱
باب : کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ۔	۴۳۲
باب : زمانہ کو گالی نہ دو	۴۳۴
باب : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : کرم مومن کا دل ہے ۔	۴۳۶
باب : کسی آدمی کو یہ کہنا تجھ پر میرا باپ اور ماں قربان ہوں	۴۳۸
باب : کسی آدمی کا کسی کو کہنا اللہ تعالیٰ مجھے تجھ پر فدا کرے ۔	۴۴۰

مضمون	صفحہ
باب : اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت اچھے نام	۴۴۲
باب : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : میرے نام پر نام رکھ لو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو !	۴۴۳
باب : حزن نام رکھنا	۴۴۵
باب : ایک نام دوسرے نام سے تبدیل کرنا	۴۴۵
باب : جس نے نبیوں کے نام پر نام رکھا	۴۴۸
باب : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کی کیفیت	۴۵۱
باب : امام غزالی رحمہ اللہ ایک شبہ کا ازالہ	۴۵۲
باب : ولید کا نام رکھنا	۴۵۳
باب : جس نے اپنے ساتھی کو بلایا اور اس کے نام سے کوئی حرف کم کر دیا	۴۵۵
باب : ابو تراب کنیت رکھنا	۴۵۸
باب : جو نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں	۴۵۹
باب : مشرک کی کنیت	۴۶۱
باب : اشارہ سے بات کرنا ۔ جھوٹ سے دور کرتی ہے	۴۶۲
باب : کسی آدمی کا کسی شئ کو کہنا کہ وہ کوئی شئ نہیں ۔ اس کی نیت یہ ہے کہ حق نہیں	۴۶۹

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ
باب : آسمان کی طرف نظر اُٹھانا	۴۷۱
باب : جس نے پانی اور مٹی میں لکڑی سے نیچے لگائے۔	۴۷۴
باب : آدمی اپنے ہاتھ سے زمین میں کوئی شئ کریدے	۴۷۵
باب : تعجب کے وقت تکبیر و تسبیح کہنا	۴۷۷
باب : کنکری پھینکنے سے منع کرنا	۴۸۰
باب : چھینکنے والے کا حمد کہنا	۴۸۱
باب : چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ حمد کہے	۴۸۱
باب : جو چھینک مستحب ہے اور جو جمائی مکروہ ہے۔	۴۸۲
باب : جب چھینکنے والا اللہ کی حمد نہ کہے تو اس کو جواب نہ دیا جائے	۴۸۴
باب : جب جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے	۴۸۵
کتاب الاستیذان	۴۸۵
باب : سلام کا ابتداء	۴۸۶
باب : اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو اپنے گھر کے علاوہ لوگوں کے گھروں میں داخل نہ ہو	۴۸۸
باب : سلام : اللہ کے ناموں سے نام ہے	۴۹۲

مضمون	صفحہ
باب : جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو یا اس جیسا لوٹا دو	۴۹۳
باب : تھوڑوں کا بہتوں کو سلام کہنا	۴۹۶
باب : سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے	۴۹۷
باب : پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے	۴۹۷
باب : چھوٹا بڑے کو سلام کرے	۴۹۸
باب : سلام کا اظہار کرنا	۴۹۹
باب : مسلمانوں کو سلام کہنا ان کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو	۵۰۱
باب : پردہ کی آیت	۵۰۲
باب : اجازت حاصل کرنا البصر کی وجہ سے	۵۰۶
باب : شرمگاہ کے سوا اعضاء کا گناہ	۵۰۸
باب : سلام کرنا اور اندر آنے کی اجازت طلب کرنا	۵۱۰
باب : جب آدمی کو بلایا جائے وہ آئے تو اجازت طلب کرے۔	۵۱۲
باب : بچوں کو سلام کرنا	۵۱۴
باب : مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا	۵۱۵
باب : جب کہا یہ کون ہے اُس نے کہا میں ہوں۔	۵۱۶
باب : جس نے سلام کا جواب دیا اور کہا علیک السلام	۵۱۷

www.muhammadian.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ
باب : جب کہے فلاں شخص تجھے سلام کرتا ہے۔	۵۲۴
باب : اس مجلس میں سلام کہنا جہاں مسلمان اور مشرک ملے جلے بیٹھے ہوں	۵۲۰
باب : جس نے گناہ کا ارتکاب کرنے والے کو سلام نہ کہا	۵۲۲
باب : اہل ذمہ کو سلام کا جواب کیسے دیا جائے	۵۲۴
باب : جس نے اس شخص کے خط میں نظر کی جس کا مسلمانوں کو خوف ہو تاکہ اس کی وضاحت ہو جائے۔	۵۲۶
باب : اہل کتاب کی طرف خط کیسے لکھا جائے	۵۲۹
باب : خط میں ابتداء کس سے کی جائے	۵۳۰
باب : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! اپنے سید کے لئے کھڑے ہو جاؤ	۵۳۱
باب : مصافحہ	۵۳۴
باب : دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا	۵۳۶
چھبیسواں پارہ	
باب : بغلگیری کرنا	۵۳۸
باب : جس نے لبیک اور سعدیک کے ساتھ جواب دیا	۵۴۱
باب : کوئی آدمی کسی کو اس سے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اُٹھائے پھر اس میں بیٹھ جائے	۵۴۵
باب : اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جب تمہیں کہا جائے بیٹھنے کی جگہ کشادہ کرو اللہ تمہارے لئے فراخی کرے گا۔	۵۴۵
باب : جو شخص اپنی نشست سے یا اپنے گھر سے اُٹھ کر چلا جائے اور اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل نہ کرے۔	۵۴۶
باب : ہاتھ کے ساتھ گھٹ مارنا وہ قرفصاء ہے	۵۴۸
باب : جو اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھے	۵۴۹
باب : کسی حاجت یا مقصد کے لئے تیز چلنا	۵۵۱
باب : تخت پر نماز پڑھنا	۵۵۲
باب : جس کے لئے تکیہ لگایا گیا	۵۵۳
باب : جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا	۵۵۱
باب : مسجد میں قیلولہ کرنا	۵۵۶
باب : جس نے کسی قوم سے ملاقات کی اور ان کے پاس قیلولہ کیا	۵۵۸
باب : جیسے میسر ہو بیٹھنا	۵۶۱
باب : جو لوگوں کے سامنے سرگوشی کرے	۵۶۲
باب : چت لیٹنا	۵۶۵
باب : دو آدمی تیسرے کے سوا خفیہ بات نہ کریں	۵۶۵

www.muhammadah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ
باب: راز کی حفاظت کرنا	۵۶۷
باب: اگر تین سے زیادہ ہوں تو خفیہ بات کرنے اور سرگوشی میں حرج نہیں۔	۵۶۷
باب: دیر تک سرگوشی	۵۶۹
باب: سوتے وقت آگ گھر میں نہ چھوڑی جائے	۵۶۹
باب: رات کو دروازے بند کرنا	۵۷۱
باب: بڑے ہونے کے بعد ختنہ کرنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا	۵۷۲
باب: جب لہو ولعب اللہ کی طاعت سے نہ ہو تو ایسی حرام ہے	۵۷۵
باب: عمارت بنانے میں روایات	۵۷۷
کتاب الدعوات	
دعائیں	۵۷۹
باب: ہر پیغمبر کی دعا ہے جو قبول ہوتی رہی	۵۸۰
باب: بہترین استغفار	۵۸۲
باب: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شب روز میں استغفار کرنا	۵۸۵
باب: توبہ	۵۸۶
باب: دائیں کروٹ پر لیٹنا	۵۹۰
باب: جب پاک ہو کر سویا	۵۹۰
باب: جب سونے لگے تو کیا کہے	۵۹۲
باب: سوتے وقت دایاں ہاتھ دائیں رخسارے کے نیچے رکھنا	۵۹۴
باب: دائیں کروٹ پر سونا	۵۹۵
باب: جس وقت رات کو جاگے تو دعا کرنا	۵۹۷
باب: سوتے وقت تکبیر وتسبیح کرنا	۶۰۰
باب: سوتے وقت اعوذ باللہ اور قرآن پڑھنا۔	۶۰۱
باب: آدھی رات کو دعا کرنا	۶۰۳
باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت دعا کرنا	۶۰۴
باب: صبح کے وقت کیا پڑھے	۶۰۵
باب: نماز میں دعا کرنا	۶۰۷
باب: نماز کے بعد دعا کرنا	۶۰۹
باب: دعا میں سجع مکروہ ہے	۶۱۸
باب: یقین سے سوال کرے کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔	۶۲۰
باب: انسان کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے۔	۶۲۱
باب: دعا کے آداب	۶۲۲
باب: دعا میں ہاتھ اٹھانا	۶۲۲
باب: خالد بن ولید کا واقعہ	۶۲۳
باب: غیر قبلہ کو منہ کرکے دعا کرنا	۶۲۴
باب: قبلہ رُو دعا کرنا	۶۲۵

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ
باب : سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادم کے لئے درازی عمر اور کثرت مال کی دعاء فرمانا	۶۲۶
باب : لفظ رب کے معانی	۶۲۸
باب : سخت مصیبت سے پناہ چاہنا	۶۲۹
باب : سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعاء فرمانا اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ	۶۳۱
باب : اپنی موت وحیات کی دعاء کرنا	۶۳۲
باب : بچوں کے لئے برکت کی دعاء کرنا اور اُن کے سروں پر ہاتھ پھیرنا	۶۳۴
باب : سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا	۶۳۷
باب : کیا غیر نبی پر درود شریف پڑھا جائے۔	۶۳۹
باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! جس کو میں نے اذیت پہنچائی اس کو طہارت اور اس پر رحمت کردے	۶۴۰
باب : فتنوں سے پناہ مانگنا	۶۴۱
باب : لوگوں کے کمزوروں پر غلبہ سے پناہ مانگنا	۶۴۴
باب : عذاب قبر سے پناہ مانگنا	۶۴۶
باب : زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگنا	۶۴۸
باب : گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا	۶۴۸
باب : بزدلی اور سستی سے پناہ مانگنا	۶۵۰
باب : بخل سے پناہ مانگنا	۶۵۱
باب : رذیل عمر سے پناہ مانگنا	۶۵۲
باب : وباء اور تکلیف دُور کرنے کی دعاء کرنا	۶۵۲
باب : رذیل عمر سے اور فتنۂ دنیا اور عذاب نار سے پناہ مانگنا	۶۵۵
باب : مالداری کے فتنہ سے پناہ چاہنا	۶۵۷
باب : فقر کے فتنہ سے پناہ چاہنا	۶۵۷
باب : برکت کے ساتھ کثرت مال کی دعاء کرنا	۶۵۸
باب : برکت کے ساتھ کثرت اولاد کی دعاء کرنا	۶۵۹
باب : استخارہ کے وقت دعاء کرنا	۶۶۰
باب : وضو کے وقت دعاء کرنا	۶۶۱
باب : جس وقت اونچی جگہ چڑھے تو دعاء کرنا	۶۶۲
باب : جب کسی گھاٹی میں اُترے تو دُعا کرنا	۶۶۳
باب : جس وقت سفر کا ارادہ کرے یا سفر سے واپس آئے تو دعاء کرنا	۶۶۳
باب : نکاح کرنے والے کے لئے دعاء کرنا	۶۶۴
باب : جس وقت اپنی بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے۔	۶۶۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں حسنہ دے۔	۶۶۷
باب: دنیا کے فتنوں سے پناہ مانگنا	۶۶۸
باب: بار بار دعاء کرنا	۶۶۸
باب: مشرکوں پر بددعاء کرنا	۶۷۱
باب: مشرکوں کے لئے دعاء کرنا	۶۷۵
باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اے اللہ میرے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔	۶۷۶
باب: جمعہ کے دن کی ساعت میں دعاء کرنا	۶۷۸
باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہودیوں کے بارے میں ہماری دعاء قبول ہے ان کی دعاء ہمارے بارے میں دعاء قبول نہیں ہوتی۔	۶۷۹
باب: آمین کہنا	۶۸۰
باب: لا إلہ الا اللہ کی فضیلت	۶۸۱
باب: تسبیح کی فضیلت	۶۸۴
باب: اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت	۶۸۵
باب: لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنے کے بیان	۶۸۹
باب: اللہ کے ایک نام کے سوا سو نام ہیں (۹۹)	۶۹۰
باب: وعظ ونصیحت میں وقفہ کرنا	۶۹۱

مضمون	صفحہ
کتاب الرقاق	۶۹۲
باب: صحت اور فرصت کے متعلق روایات	۶۹۳
باب: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد! دنیا میں ایسے رہو گویا کہ مسافر ہو یا راہ گزر ہو	۶۹۷
باب: امید اور اس کا لمبا ہونا	۶۹۸
باب: جو شخص ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول نہ کرے گا	۷۰۲
باب: وہ عمل جس میں اللہ کی رضاء کی جستجو ہو	۷۰۶
باب: دنیا کی زینت اور اس میں رغبت کرنے سے پرہیز کیا جانا	۷۰۷
باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد! اے لوگو اللہ کا وعدہ حق ہے	۷۱۷
باب: نیک لوگوں کا رخصت ہونا	۷۱۹
باب: مال کے فتنہ سے بچنا	۷۲۱
باب: سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ مال تر وتازہ میٹھا ہے	۷۲۶
باب: جس نے اپنے مال سے کچھ آگے بھیجا وہ اس کا حق ہے	۷۲۸
باب: زیادہ مال والے کم ثواب والے	۷۲۹

www.muhammadiah.net

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ہوتے ہیں۔	
باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لئے اُحد کی مثل سونا ہو۔	۷۲۳
باب : بے نیازی دل کی بے نیازی ہے	۷۲۶
باب : فقر کی فضیلت	۷۲۸
باب : مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	۷۴۰
باب : سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیشت کیسی تھی	۷۴۲
باب : میانہ روی کرنا اور نیک عمل پر ہمیشگی کرنا۔	۷۵۲
باب : خوف کے ساتھ امید رکھنا مستحب ہے	۷۵۸
باب : اللہ تعالیٰ کے محرمات سے رکنا	۷۶۰
باب : جو کوئی اللہ پر توکل کرے اسے اللہ کافی ہے	۷۶۲
باب : جھگڑا کرنا مکروہ ہے	۷۶۴
باب : زبان کی حفاظت کرنا	۷۶۵
باب : اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا	۷۷۰
باب : اللہ تعالیٰ کا خوف	۷۷۰
باب : گناہوں سے باز رہنا	۷۷۴
باب : دوزخ شہوات کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے کی گئی ہے۔	۷۷۸
باب : جنت تم میں سے کسی کی جوتی کے تسمہ سے قریب ہے دوزخ بھی اسی طرح ہے	۷۷۹
باب : انسان اس طرف دیکھے جو اس سے نیچا ہو اور اس کی طرف نہ دیکھے جو اس سے مرتبہ میں بلند ہو	۷۸۰
باب : جس نے نیکی یا بدی کا قصد کیا	۷۸۱
باب : حقیر گناہوں سے بچنا	۷۸۳
باب : اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے خاتمہ سے ڈرنا	۷۸۴
باب : بُرے لوگوں کے میل جول سے گوشہ نشینی میں راحت ہے	۷۸۵
باب : امانت کا اُٹھ جانا	۷۸۷
باب : دکھانا اور سنانا	۷۹۱
باب : جس نے اللہ تعالیٰ کی طاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا	۷۹۳
باب : تواضع	۷۹۴
باب : سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد : میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں	۷۹۷
باب : جو کوئی اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے محبت کرے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات سے محبت کرتا ہے	۸۰۱
باب : موت کی سختیاں	[illegible]

Marfat.com

تفہیم البخاری

شرح

صحیح البخاری

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیارہ جلدوں میں منظر عام پر ہے

تحریر و تالیف:

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ محدث کبیر

جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ اعظم آباد، فیصل آباد

ناشر صاحبزادہ محمد حبیب الرحمن رضوی

تفہیم البخاری پبلیکیشنز P-41 سنت پورہ فیصل آباد

Mob:0300-9650272
Fax:+92-41-2643623

www.muhammadiah.net

Marfat.com

(کمپیوٹرائزڈ)

تفسیر رضوی

قرآن مجید کی اُردو میں

جامع اور مدلّل تفسیر منظر عام پر آچکی ہے

جس میں

سورتوں کے اتساق آیات کے موارد اور نزول کے اسباب اور واقعات کی مکمل تفصیل ہے

تحریر و تالیف:

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ محدث کبیر

جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ اعظم آباد، فیصل آباد

ناشر صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن رضوی

Mob:0300-9650272
Fax:+92-41-2643623

تفہیم البخاری پبلیکیشنز P-41 ستت پورہ فیصل آباد

Marfat.com